وضع اصطلاحات

مولوی وحید الدین سلیم (مرحوم)

انجمن ترقی اردو پاکستان

وضعِ اصطلاحات

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

جیسا کہ آگے چل کر میں نے تمہید میں لکھا ہے، وضع اصطلاحات ہی نہیں، بلکہ نئے الفاظ بنانے سے بھی مجھے خاص دل چسپی رہی ہے۔ میں ایک مدّتِ دراز سے اُردو زبان کی قدرتی بناوٹ پر غور و فکر کی نظر ڈالتا رہا ہوں۔ وقتاً فوقتاً کئی اخباروں کی عنانِ ادارت میرے ہاتھ میں رہی ہے۔ اُن اخباروں میں جن خیالات و معلومات کے لیے نئے الفاظ کی ضرورت ہوتی رہی ہے، میں اُن کے لیے جدید الفاظ بنا کر اُن کو برابر استعمال کرتا رہا ہوں۔ جب میرے زیرِ ادارت اخباروں کے مضامین دیگر اخبارات میں منقول ہوتے تھے، تو اُن کی ضمن میں وہ جدید الفاظ بھی نقل کیے جاتے تھے۔ اس کا یہ اثر ہوا کہ چپ چاپ بہت سے نئے الفاظ اُردو زبان میں داخل ہو گئے اور آج کل وہ بے تکلّف بول چال اور تحریر میں مستعمل ہیں مگر جن قاعدوں اور اُصولوں کے مُطابق وہ نئے الفاظ بنائے جاتے تھے، اُن کا اظہار اب سے پہلے تحریر میں کبھی نہیں کیا گیا۔ البتہ بعض احباب سے جن کو تصنیف و تالیف

یا انشا پردازی کا ذوق ہے، زبانی طور پر جستہ جستہ وہ اصول اور قاعدے بیان کردیئے گئے ہیں اور اب میں یہ دیکھ کر خوش ہوتا ہوں کہ وہ حضرات اپنی علمی اور ادبی تصنیفات میں انھیں اصولوں اور قاعدوں کے مطابق نئی اصطلاحیں اور نئے الفاظ بناتے اور اُن کو بے تکلف استعمال کرتے ہیں ۔

اصطلاح سازی اور الفاظ سازی کے وہ اُصول اور قاعدے غالباً کبھی تحریر میں نہیں آئے، جن کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے۔ مگر ایک خاص واقعہ نے مجھے اس بات پر آمادہ کردیا کہ میں اُن کو قلم بند کرکے دُنیا کے سامنے پیش کروں ۔

واقعہ یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت فرماں روائے دکن خلد اللہ ملکہٗ نے حیدرآباد میں ایک جدید یونی ورسٹی کی بنیاد ڈالی، جس کی نسبت اعلان کیا گیا کہ وہ ہر ایک علم کی تعلیم اُردو زبان میں دے گی۔ اسی کے ساتھ ایک محکمہ **دارالترجمہ** کے نام سے قایم کردیا گیا جس نے انگریزی زبان سے علمی کتابوں کے اُردو ترجمہ کا کام اپنے ہاتھ میں لیا۔ اس محکمہ کے ناظم میرے محترم دوست مولوی عبدالحق بی۔ اے تھے جو **انجمن ترقیٔ اُردو** کے معتمد ہیں۔ اُن کو معلوم تھا کہ مجھے ایک عرصہ سے اصطلاح سازی کے مسئلہ پر غور کرنے کا موقع ملا ہے۔ اُنھوں نے تحریک کی کہ میں اس مسئلہ پر جو خیالات اپنے دل میں رکھتا ہوں اُن کو جہاں تک ممکن ہو تفصیل کے ساتھ قلم بند کردوں ۔

اب یہ اوراق ناظرین کے سامنے ہیں۔ ان میں اوّل میں نے اس بات پر بحث کی ہے کہ اصطلاح کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے۔ پھر وضع اصطلاح کے دو مختلف نظریئے پیش کیے ہیں، جن میں سے ہر ایک کا ماننے والا ایک بڑا گروہ ہے۔ دونوں گروہ اپنے اپنے نظریہ کی تائید میں جو دلائل بیان کرتے ہیں، وہ سب وضاحت کے ساتھ درج کردیئے ہیں۔ آگے چل کر اس امر پر بحث کی گئی ہے کہ اُردو زبان جس خاندان السنہ سے تعلق رکھتی ہے اُس کا نام آریائی ہے۔ پھر اس

خاندان کی زبانوں میں الفاظ سازی کے جو مشترک اُصول پائے جاتے ہیں، اُن کو بیان کر کے ہر اُصول کے متعلق اوّل انگریزی زبان کی کچھ مثالیں اجمالاً درج کی ہیں پھر اُردو زبان کی مثالوں میں اُردو الفاظ کا بہت بڑا ذخیرہ جمع کیا گیا۔ اس تفصیلی بحث کے بعد جس میں اُردو زبان کی قدرتی بناوٹ کا خاکہ کھینچا گیا ہے، وہ اصلی اور مرکزی بحث شروع ہوتی ہے جس کے لیے یہ کتاب تیار کی گئی ہے، یعنی **وضع اصطلاحات**۔ چنانچہ اوّل **مفرد اصطلاحیں** وضع کرنے کے اُصول بتائے گئے ہیں۔ پھر عملاً اس قسم کی اصطلاحیں وضع کرنے کے طریقے درج کیے گئے ہیں ان اُصولوں اور طریقوں کے بیان کرنے کے بعد ایک نہایت اہم اور دلچسپ بحث اس باب میں کی گئی ہے کہ ہماری زبان میں ترکیب الفاظ کے کون کون سے طریقے پائے جاتے ہیں۔ اس بحث میں مُرکّب الفاظ کا جو ذخیرہ درج کیا گیا ہے وہ نہایت کارآمد ہے اور ہماری شاعری اور انشاپردازی کا مدار اسی ذخیرہ پر ہے۔ غرض کہ اوّل **سابقوں** اور **لاحقوں** کے ذکر میں پھر **نیم سابقوں** اور **نیم لاحقوں** کے بیان میں مفرد اور مُرکّب الفاظ کا جو سرمایہ جمع کیا گیا ہے وہ کہیں ایک جگہ نہیں ملے گا۔ ترکیب الفاظ کے طریقے مندرج کرنے کے بعد **مُرکّب اصطلاحیں** وضع کرنے کے اُصول بیان کیے ہیں۔ آخر میں ایک **ذیل** ہے، جس میں مُرکّب اصطلاحات کے بعض اُصول کا استعمال مثالیں دے کر بتایا گیا ہے۔

جس موضوع پر یہ کتاب پیش کی گئی ہے، وہ بالکل نیا موضوع ہے۔ میرے علم میں شاید کوئی ایسی کتاب آج تک نہ یورپ کی کسی زبان میں لکھی گئی ہے، نہ ایشیا کی کسی زبان میں۔ میں اس بات کا مدّعی نہیں ہوں کہ جس طرح یہ کتاب مسائلِ وضع اصطلاحات پر سب سے پہلی کتاب ہے، اسی طرح یہ مکمل بھی ہے۔ بہت

ممکن ہے کہ اس پہلی کوشش میں بہت سی خامیاں باقی رہ گئی ہوں اور آنے والی نسلیں اُن کو درست کریں۔ میری تمام توجہ اس بات پر مبذول رہی ہے کہ میں اُن تمام اُصولوں اور طریقوں کو شرح وبسط سے بیان کردوں، جن کے مطابق اب سے پہلے ہماری زبان کے الفاظ بنائے گئے ہیں اور جن کو میں آئندہ نئے الفاظ بنانے اور ترقی زبان کی عالی شان عمارت کھڑی کرنے کے لیے بطور سنگِ بُنیاد کے خیال کرتا ہوں۔ میں صداقت اور خلوص کے ساتھ اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ اگر ہماری قوم اپنے بزرگوں کے اس نقشِ قدم پر چلے اور آزادی کے ساتھ قدم اُٹھائے، تو وہ دن دُور نہیں ہے جبکہ ہماری زبان میں ادائے خیالات کے ہزاروں نئے سانچے تیار ہوجائیں گے اور مُرکب اور مفرد الفاظ کا اتنا بڑا ذخیرہ ہمارے پاس مہیّا ہوجائے گا، جتنا کہ یورپ کی کسی ترقی یافتہ زبان میں ہے۔ غرض کہ میں الفاظ سازی کے اُن اُصولوں اور طریقوں کو، جو اس کتاب میں درج کیے گئے ہیں، نہایت صحیح اور نہایت مفید سمجھتا ہوں۔ مگر بہت ممکن ہے کہ ان اُصولوں اور طریقوں کے مطابق جو الفاظ خود میں نے بنائے ہیں، اُن میں سے بعض الفاظ موزوں نہ ہوں اور دیگر حضرات انھیں اُصولوں اور طریقوں پر عمل کرکے اُن سے زیادہ موزوں الفاظ تجویز کرسکیں۔

اس میں ذرا شبہ نہیں کہ بعض حضرات جو **سماع پرست** ہیں اور **قیاس پسند** نہیں ہیں ان اُصولوں اور طریقوں کو دیکھ کر ناک بھوں چڑھائیں گے اور فرمائیں گے کہ اب سے پہلے جو الفاظ بن چکے، بن چکے۔ اُن پر قیاس کرکے نئے الفاظ بنانا اور لوگوں کو اس کی ترغیب دینا سراسر حماقت ہے۔ مگر میرا روئے سخن اُن قدامت پرست حضرات کی طرف نہیں ہے۔ میرے مخاطب وہ تعلیم یافتہ نوجوان ہیں، جن کے دماغ جدید معلومات سے اور دل تازہ خیالات سے لبریز ہیں، جو اپنی معلومات اور خیالات کی وسعت کے لیے زبان کی موجودہ حالت کو کافی خیال نہیں کرتے، جو چاہتے

ہیں کہ اپنی زبان کو یورپ کی ترقی یافتہ زبانوں کی بلندی پر پہنچائیں اور جن کے سینوں میں جدّت و اصلاح کی اُمنگیں موج زن ہیں۔ مجھے اُمید ہے کہ اس روشن خیال گروہ کے افراد ان اُصولوں اور طریقوں کا بغور مطالعہ کریں گے اور اُن پر عمل کر کے نہ صرف نئی نئی علمی اصطلاحیں تیّار کریں گے بلکہ شاعری اور انشا پردازی کا میدان وسیع کرنے کے لیے ہزاروں جدید الفاظ وضع کر ڈالیں گے اور اُن کو اپنی تقریروں اور تحریروں میں بے تکلّف استعمال کریں گے، کیوں کہ جدید الفاظ کے رائج کرنے کا بس یہی ایک گُر ہے۔ میں نے خود بھی ہمیشہ اسی گُر پر عمل کیا ہے اور اسی کا یہ نتیجہ ہے کہ ہماری تقریری اور تحریری زبان میں چُپ چاپ بہت سے نئے الفاظ داخل ہو گئے ہیں۔

حیدر آباد دکن ہی وہ قلمرو ہے جس کی حدود میں اُردو شاعری کے آدم شمس ولی اللہ نے جنم لیا تھا اور اس زبان کے ادب کا آغاز ہوا تھا اب یہی وہ سرزمین ہے، جہاں اُردو زبان کی تکمیل اور ترقی کا جھنڈا بلند کیا گیا ہے۔

اعلیٰ حضرت فرماں روائے دکن نے **جامعۂ عثمانیہ** اور **دارالترجمہ** کی بُنیادیں اُٹھا کر تمام دُنیائے اُردو پر وہ احسان کیا ہے جو رہتی دُنیا تک یادگار رہے گا۔ ہندوستان کی نسلیں جب اُردو زبان کی روز افزوں ترقی دیکھیں گی، اور اُس میں ہر قسم کے ادبی اور علمی خیالات کے ادا کرنے کی قابلیت پائیں گی تو "**زندہ باد عثمان علی خاں**" کا نعرہ بلند کریں گی

صاف ظاہر ہے کہ اگر اُردو زبان میں ہر علم کی تعلیم عام نہ کی جاتی اور یورپ کی زبانوں سے اس زبان میں علمی کتابوں کے ترجمہ کرنے کا ایسا وسیع انتظام نہ کیا جاتا۔ تو اُردو زبان کے دائرہ کو وسیع کرنے کی ضرورت کبھی محسوس نہ ہوتی اور اُن اُصولوں اور طریقوں کا سُراغ کبھی نہ لگایا جاتا جن پر اُردو زبان کے آیندہ ارتقا کی بُنیاد ہے اور اس کتاب میں تفصیل کے ساتھ درج کیے گئے ہیں۔ بس اُردو زبان کے

جدید انقلاب کی صبح کا طلوع ہونا اسی مُبارک اور روشن عہد کی برکات میں سے ہی جو "عہدِ عثمانی" کے نام سے مشہور ہی۔ فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

اب میں اُن اوراق کو جو "اُصُول وضع اِصطلاحات" کے نام سے موسُوم ہیں، حضرات ناظرین کی خدمت میں پیش کرکے یہ توقع رکھتا ہوں کہ اگر انھیں اپنی زبان سے محبّت ہی اور چاہتے ہیں کہ اُس میں ہر قسم کے خیالات ادا کرنے کی قوت اور قابلیت پیدا ہو اور وہ علمی و ادبی لحاظ سے ترقّی کرکے یورپ کی شایستہ اور وسیع زبانوں کا درجہ حاصل کرے، تو وہ اس کتاب کو غور اور دل چسپی سے مطالعہ کریں گے اور اُن اُصُولوں اور طریقوں کو جو اس میں درج کیے گئے ہیں پیش نظر رکھ کر **الفاظ سازی** اور **اِصطلاح سازی** کے میدان میں آزادی سے قدم رکھیں گے اور اُردُو زبان کے ادبیات کو نئی نئی ترکیبوں اور لفظوں سے مالا مال کردیں گے۔ اگر ہندوستان کے زندہ دل تعلیم یافتہ نوجوانوں نے اس اہم اور مفید شغلہ کو اپنے ہاتھ میں لیا اور مضمون نگاری اور شاعری میں ان اُصُولوں اور طریقوں سے بے تکلّف کام لینا شروع کردیا تو میں خدا کا شکر ادا کروں گا اور سمجھوں گا کہ میری برسوں کی محنت اور جاں کاہی ٹھکانے لگی، کیوں کہ میں توسیع معلُومات اور ارتقائے خیالات کے ساتھ **زبان کے اِنقلاب** کو نہایت ضروری جانتا ہوں اور اسی انقلاب کی تمنّا میں یہ دماغ سوزی اور عرق ریزی اختیار کی گئی ہی۔

وحید الدّین سلیم
اُردُو پرُوفیسر عثمانیہ کالج حیدرآباد دکن

اُصولِ اصطلاح سازی

تمہید وضع اصطلاحات یا اصطلاح سازی کا مسئلہ خاص طور پر نہایت اہم اور نہایت دلچسپ ہی۔ میں مدت دراز سے اس مسئلہ پر غور کرتا رہا ہوں۔ **انجمن ترقی اُردو** اور **جامعۂ عثمانیہ** (حیدرآباد) نے اُردو زبان میں علمی کتابوں کے ترجمہ کا کام اپنے ذمے لیا ہی۔ اس بنا پر آج کل اُردو زبان میں وضع اصطلاحات کا مسئلہ بہت زیادہ مہتم بالشان ہو گیا ہی۔ ہر طرف یہ بحث چھڑ گئی ہی کہ اصطلاحیں وضع کرنے کا کون سا طریقہ اختیار کرنا چاہیے۔ درحقیقت یہی وہ وقت ہی جب کہ ہمیں کسی صحیح اور موزوں طریقۂ اصطلاح سازی کی جستجو کرنی چاہیے۔ اگر آج اس راہ میں کوئی غلط قدم اُٹھایا گیا، تو منزل مقصود تک پہنچنا دشوار ہو جائے گا۔ اگر آج اس عظیم الشان علمی عمارت کی بنیاد رکھتے وقت پہلی اینٹ کج رکھی گئی، تو پھر اس کی دیواریں چاہے ثریا تک بلند کی جائیں، ہر دیوار کج ہوگی اور کچھ عرصہ کے بعد یہ عمارت مرکزِ ثقل سے ہٹ کر زمین پر آ رہے گی۔ یہی ضرورت ہی، جس نے مجھے اس بات پر آمادہ کیا ہی کہ میں اصطلاح سازی کے

اہم مسئلہ پر اپنے خیالات اربابِ بصیرت کی خدمت میں پیش کروں چنانچہ میں نے ان اوراق میں وضاحت اور تفصیل کے ساتھ اپنے خیالات درج کر دیئے ہیں۔

اصطلاح کی ضرورت کیا ہے؟

اصطلاح کی ضرورت ایسی نہیں ہے جس سے لوگ آگاہ نہ ہوں۔ اگر اصطلاحیں نہ ہوں تو ہم علمی مطالب کے ادا کرنے میں طول لاطائل سے کسی طرح نہیں بچ سکتے جہاں ایک چھوٹے سے لفظ سے کام نکل سکتا ہے وہاں بڑے بڑے لمبے جملے لکھنے پڑتے ہیں اور ان کو بار بار دہرانا پڑتا ہے۔ لکھنے والے کا وقت جدا ضائع ہوتا ہے اور پڑھنے والے کی طبیعت جدا ملول ہوتی ہے۔ اصطلاحیں درحقیقت اشارے ہیں، جو خیالات کے مجموعوں کی طرف ذہن کو فوراً منتقل کر دیتے ہیں۔

بعض حضرات کی رائے ہے کہ اصطلاحیں وضع کرنے سے حافظہ پر بار پڑتا ہے۔ سہولت اسی میں ہے کہ ہر اصطلاح سے جو معنی مطلوب ہیں، وہ تشریح و تفصیل کے ساتھ بیان کر دیے جائیں مگر ایسا کرنے میں یہی دقت ہے کہ لکھنے والے اور پڑھنے والے دونوں کا وقت ضائع ہوتا ہے اور کاغذ کا صرفہ جدا ہوتا ہے۔ حافظہ پر بار پڑنے کی شکایت جو ان حضرات نے کی ہے وہ بھی صحیح نہیں ہے کیوں کہ جو شخص کسی علم یا فن کو سیکھنا چاہتا ہے۔ بس اُسی علم یا فن کی اصطلاحیں اُسے یاد کرنی پڑتی ہیں، اُس سے یہ بازپرس نہیں کی جاتی کہ وہ تمام علوم و فنون کی اصطلاحیں کیوں نہیں جانتا۔ یورپ میں بھی جہاں تعلیم عام اور جبری ہے کوئی شخص ایسا نہیں ملے گا جو دُنیا بھر کے علوم و فنون کی اصطلاحیں ازبر رکھتا ہو۔ ہر صاحبِ فن صرف اپنے فن کی اصطلاحات اور اُس فن کی معلومات سے آگاہ ہوتا ہے۔

اصطلاحات ہی پر کیا موقوف ہے۔ اگر آپ عام زبان پر غور کریں تو ہر لفظ ایک آواز کی اشارہ ہے جو خیالات کے ایک بڑے مجموعے کی طرف رہ نمائی کرتا ہے۔ لفظوں

کے بنانے کی ضرورت ہی اس بنا پر پیش آئی ہے کہ خیالات کے مجموعوں کو بول چال میں بار بار دُہرانا نہ پڑے تاکہ بولنے والے اور سننے والے کا وقت ضائع نہ ہو اور ایک شخص کا مافی الضمیر دوسرے شخص کے دل میں آسانی سے اتر جائے۔

ان **آوازی اشاروں** سے جن کے مجموعے کا نام زبان ہے بلا شبہ حافظہ پر کسی قدر بار پڑتا ہے، مگر یہ تھوڑی تکلیف اُس بڑی تکلیف سے بچنے کے لیے گوارا کی گئی ہے جو **اعضائی اشاروں** سے کام لینے میں برداشت کرنی پڑتی تھی۔ جب زبان ایجاد نہیں ہوئی تھی تو آوازوں کی جگہ اعضائی اشاروں سے کام لیا جاتا تھا۔ ہر شخص اپنے دل کا مطلب دوسرے شخص کو سمجھانے کے لیے ہاتھ پاؤں اور آنکھوں کے اشاروں سے کام لیتا تھا۔ یہ اشارے عجیب و غریب اور مختلف قسم کے ہوتے تھے۔ **پالن ایشیا** کے جزائر میں بعض وحشی قومیں اب بھی ایسی موجود ہیں، جو آوازوں کی جگہ ایسے اشاروں سے کام لیتی ہیں۔ بات چیت کرنے کے وقت اُن سے عجیب عجیب حرکات ظہور میں آتی ہیں۔ جن جزائر کی وحشی قوموں میں کچھ آوازیں پیدا ہو گئی ہیں، اُن میں اشاروں کی کمی صاف نظر آتی ہے آوازوں یا لفظوں کی ترقی سے اعضائی اشارات بتدریج کم ہوتے گئے ہیں۔ جن قوموں کی زبان میں نسبتاً الفاظ زیادہ ہیں، وہ بمقابلہ اُن قوموں کے جن کی زبان میں لفظوں کی کمی ہے۔ اعضائی اشارات کا استعمال بہت کم کرتی ہیں۔ چوں کہ آوازی اشاروں میں اعضائی اشاروں کی نسبت بہت کم تکلیف ہے، اِس لیے الفاظ کی تعداد زبانوں میں رفتہ رفتہ بڑھتی گئی ہے اور اُن کے یاد رکھنے کی کوشش برابر ہوتی رہی ہے۔ اس کا انجام یہ ہوا کہ الفاظ کے یاد رکھنے میں حافظہ پر جو بار پڑتا تھا، وہ بھی متواتر یاد کرنے کی مشق سے کم ہوتا گیا اور خود حافظے بھی قوی ہوتے گئے۔ چنانچہ مؤرخوں نے بیان کیا ہے کہ دنیا کی وہ قدیم قومیں جو سنسکرت، لاطینی، یونانی اور عربی زبان بولتی تھیں۔ اُن کے

حافظے بمقابلہ دیگر ہم عصر اقوام کے نہایت قوی تھے۔ یہ وہ زبانیں ہیں جن میں الفاظ کی تعداد بمقابلہ دیگر قدیم زبانوں کے بہت زیادہ ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ الفاظ اس لیے ایجاد کیے گئے تھے کہ اعضائی اشاروں میں جو سخت تضییع ہوتی تھی اُس سے بچیں۔ الفاظ کے یاد رکھنے میں بے شک حافظہ پر بار پڑتا تھا مگر یہ تکلیف بمقابلہ اُس تکلیف کے کم تھی، اِس لیے خوشی سے برداشت کی گئی۔ پھر لفظوں کے یاد رکھنے کی متواتر کوشش سے حافظہ کا بار بھی کم ہو گیا اور اس مشاقی سے خود حافظہ طاقتور ہو گیا۔ پس لفظوں کی افزائش سے حافظہ پر بار پڑنے کی شکایت کسی طرح معقول نہیں ہے کیوں کہ اوّل تو یہ تکلیف بمقابلہ اُس تکلیف کے بہت ہی کم ہے جو لفظوں کے نہ ہونے کی صورت میں ہم کو برداشت کرنی پڑتی۔ دوسرے موجودہ صورت میں خود حافظہ کی مشق اور اُس کی تقویت متصوّر ہے۔

اس کے علاوہ ہم کو ایک اور اہم بات پر بھی غور کرنا چاہیے۔ الفاظ معلومات پر دلالت کرتے ہیں اور الفاظ کی بہتات معلومات کی بہتات پر دلالت کرتی ہے۔ پس جس قوم کی زبان میں الفاظ کی تعداد کثیر ہے اُس کی معلومات کا دائرہ بھی بمقابلہ اُس قوم کے جس کی زبان میں الفاظ کی قلت ہے، نہایت وسیع ہوگا۔ اس بنا پر پہلی قوم بمقابلہ دوسری قوم کے لازمی طور پر زیادہ مہذّب ہوگی۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ جو حضرات الفاظ کی افزائش کے شاکی ہیں اور حافظہ پر بار پڑنے کا عذر پیش کرتے ہیں، وہ گویا اپنی قوم کو تہذیب و تمدّن سے بھگاتے اور وحشت و بربریت کی طرف گھسیٹ کر لے جانا چاہتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہنا زیادہ موزوں ہوگا کہ وہ اپنے ابنائے جنس کو ترقی کی بلندی سے نیچے اُتار کر تنزل کے غار میں ڈھکیلنا چاہتے ہیں۔ ان حضرات کو سوچنا اور سمجھنا چاہیے کہ زندگی اور تمدّن کی ضروریات ہی الفاظ کو

عدم سے وجود میں لاتی ہیں۔ گاؤں میں تمدن کی ضروریات کم ہیں، اس لیے گاؤں کے رہنے والے کم و بیش دو سو الفاظ سے اپنا کام چلا لیتے ہیں، مگر جب اُن کو شہروں میں آنا پڑتا ہے اور شہریوں سے معاملہ کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے تو ضرورتاً اُن کے الفاظ میں اضافہ ہوتا ہے اور اب تین چار سو الفاظ کے بغیر اُن کا کام نہیں چل سکتا۔ گاؤں والوں کی نسبت شہر والوں کی ضروریات زندگی زیادہ ہیں، اس لیے اُن کی زبان میں الفاظ کی تعداد کثیر ہے اور گاؤں والوں کی زبان کو شہر والوں کی زبان سے کچھ نسبت نہیں۔ پھر بڑے شہروں، دارالسلطنتوں، تجارتی منڈیوں، صنعتی کارخانوں اور علمی مرکزوں میں زندگی بسر کرنے والوں کی ضروریات تمدنی اور بھی زیادہ ہیں۔ اُن کو لازمی طور پر الفاظ کا بہت بڑا ذخیرہ اپنے ذہنوں میں محفوظ رکھنا پڑتا ہے۔ اگر یہ لوگ معترض حضرات کی طرح اپنے حافظہ پر بار ڈالنا نہ چاہیں، تو ان کو چاہیے کہ اُن بڑے تمدنی مرکزوں سے بھاگیں اور عام شہروں میں زندگی بسر کریں۔ پھر اگر عام شہری باشندے حافظے پر بار ڈالنے سے بچنا چاہیں تو اُن کو لازم ہے کہ وہ دیہات میں جا کر آباد ہوں۔ اسی طرح اگر دیہات کے باشندوں کے دماغ دو تین سو الفاظ کے بوجھ کا بھی تحمل نہ کر سکیں، تو پھر اُن کے لیے پالن[ذ] ایشیا کے اُن جزیروں میں سکونت اختیار کرنا موزوں ہوگا، جہاں آوازی اشاروں یعنی الفاظ کا کوئی سُراغ نہیں ملتا۔

حاصل کلام یہ ہے کہ اگر ہم ترقی کرنا چاہتے ہیں، اگر ہم شائستہ اور مہذب قوموں کی صف میں داخل ہونا چاہتے ہیں اور اگر ہم علوم و فنون حاصل کرنا زندگی کا اہم مقصد جانتے ہیں تو زبان میں جدید الفاظ اور اصطلاحات کے اضافہ سے ہم کو ڈرنا نہیں چاہیے کیوں کہ ترقی کے لیے اس بوجھ کا برداشت کرنا ناگزیر ہے۔

وضع اصطلاحات کے خلاف ایک نئی رائے

بعض بزرگوار ہیں جو وضع اصطلاحات کی ضرورت تو تسلیم کرتے ہیں مگر اصطلاح سازی کے خلاف ایک نئی رائے رکھتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ الفاظ جو پہلے بن چکے اور پھیل کر مقبول ہو چکے ہیں، اُن کے بنانے والوں کے نام معلوم نہیں ہیں۔ اُن کے نزدیک صرف ایسے ہی الفاظ زبان میں داخل ہونے اور تسلیم کیے جانے کی قابلیت رکھتے ہیں، جن کے وضع کرنے والوں کے نام معلوم نہ ہوں۔ اگر کوئی خاص آدمی کوئی نیا لفظ وضع کرے تو وہ لفظ زبان میں داخل نہیں ہو سکتا۔ یہ بزرگوار اگر ذرا بھی تامل فرماتے تو یہ بات اُن کے ذہنوں پر ضرور منکشف ہو جاتی کہ ہر زبان میں جو الفاظ بنائے جاتے ہیں، اُن کے بنانے کے وقت تمام قوم ایک جگہ مجتمع ہو کر اُن الفاظ کو وضع نہیں کرتی۔ اوّل کوئی خاص آدمی کسی خاص لفظ کو وضع کرتا اور اس کو استعمال کرتا ہے۔ پھر اگر وہ لفظ اُس معنی پر صاف اور روشن طور سے دلالت کرتا ہے، جس کے لیے وہ وضع کیا گیا ہے اور قواعد زبان کے خلاف بھی نہیں ہوتا تو اور لوگ بھی رفتہ رفتہ اُس کو قبول کر کے استعمال کرنے لگتے ہیں، شخص واضع کی شخصیت سے عام لوگوں کو کوئی بحث نہیں ہوتی اس لیے عموماً اُس کی شخصیت فراموش کر دی جاتی ہے اور کسی کو یاد نہیں رہتا کہ اس لفظ کو کس شخص نے اوّل وضع کیا تھا۔ عام لوگوں کی نظر صرف اُس ضرورت پر رہتی ہے جس کے لیے لفظ بنایا جاتا ہے۔ اگر وہ ضرورت لفظ موضوع سے پوری نہ ہوتی ہو اور وہ لفظ آسانی سے زبان پر نہ چلتا ہو تو اُس کے رد کرنے میں دیر نہیں ہوتی۔ وہ یہ کبھی نہیں دیکھتے کہ لفظ کا بنانے والا کون ہے اور اس تحقیقات کی ضرورت ان کو کبھی پیش نہیں آتی۔ یہی وجہ ہے کہ کسی زبان کے عام الفاظ کی تاریخ معلوم نہیں ہو سکتی مگر علمی الفاظ میں سے بہت سے الفاظ ایسے ہیں

جن کی تاریخ معلوم ہو سکتی ہی اور جن کے وضع کرنے والوں کے نام بھی معلوم ہو سکتے ہیں۔ اگر یہ بزرگوار ذرا سی تکلیف برداشت کریں اور ویبسٹر ڈکشنری کو ملاحظہ فرمائیں تو انگریزی زبان کے علمی الفاظ کی بہت سی ایسی مثالیں اُن کو معلوم ہو جائیں گی آج یورپ کے علما میں کوئی شخص ایسا نہیں ملے گا، جو ان علمی الفاظ کو جن کی تاریخ اور جن کے واضعوں کے نام معلوم ہیں، قبول نہ کرتا ہو اور محض اس بنا پر رد کر دیتا ہو کہ اُن کی تاریخ مجہول نہیں ہی۔

اُردو زبان کو مسخ کرنے کی تجویز

ان عجیب و غریب خیال رکھنے والے بزرگواروں سے جو اصطلاحات کی ضرورت تو تسلیم کرتے ہیں، مگر اصطلاح سازی کے مخالف ہیں، پوچھا جاتا ہی کہ اصطلاحات کی ضرورت تو مسلّم ہی مگر جدید الفاظ کا بنانا آپ کے نزدیک ممنوع ہی تو پھر اس ضرورت کو پورا کرنے کی تدبیر کیا کی جائے؟ اس کا جواب حضرات مذکور یہ دیتے ہیں کہ انگریزی زبان کی علمی اصطلاحات قبول کر لینی چاہئیں۔ پھر جب ان سے کہا جاتا ہی کہ انگریزی زبان کے الفاظ ایسے کرخت اور ثقیل ہیں کہ ہماری زبانوں پر آسانی سے رواں نہیں ہو سکتے تو اس کے جواب میں وہ فرماتے ہیں کہ تم ان الفاظ کو بازاریوں اور جاہلوں کے سامنے بولو اور اُن سے درخواست کرو کہ وہ ان الفاظ کو دہرائیں ظاہر ہی کہ وہ الفاظِ مذکور کو بجنسہٖ نہیں بول سکتے۔ پس ضرور ہی کہ اُن میں تغیر و تبدّل کریں اور اُن کو اپنی زبان کی خراد پر چڑھائیں پھر جو تلفظ ان الفاظ کا وہ کریں اُس کو سُن کر محفوظ کر لو اور سمجھو کہ انگریزی زبان کے الفاظ کو اپنی زبان میں داخل کرنے کا یہی موزوں اور مناسب طریقہ ہی۔

اس موقع پر اگر میں یہ کہوں کہ یہ بزرگوار زبان کا صحیح ذوق نہیں رکھتے تو کچھ بے جا نہ ہوگا۔ ان بزرگواروں کو جاننا چاہیے کہ انگریزی زبان میں علمی الفاظ کی اس قدر

کثرت ہی کہ اگر اُن سب الفاظ کو ہم بگاڑ کر اور جاہلوں کی زبان کی خراد پر چڑھا کر اپنی زبان میں داخل کرلیں تو ہماری زبان کا قدرتی حسن و جمال اور اس کے خد و خال کی قدرتی خوبیاں سب خاک میں مل جائیں گی۔ اُن حضرات کو یاد رکھنا چاہیے کہ ہر مہذب اور شائستہ زبان میں ایسے الفاظ جو اجنبی زبانوں سے لہجہ یا تلفظ کی تبدیلی یا حروف کی کمی بیشی کے ساتھ لیے جاتے ہیں، بمقابلہ اُس زبان کے اصلی الفاظ کے بہت کم ہوتے ہیں۔ کسی متمدن قوم کی زبان ان الفاظ کی کثرت کو برداشت نہیں کرسکتی۔ اجنبی زبان کے الفاظ کی کیسی ہی تراش خراش کیوں نہ کی جائے اُن میں اجنبیت کی بُو اس قدر باقی رہتی ہی کہ اہل زبان ان سے مانوس نہیں ہوتے۔ ہماری زبان میں موجودہ اصلی الفاظ کی تعداد ہی بمقابلہ مہذب زبانوں کے کم ہو۔ اگر انگریزی زبان کے تمام علمی الفاظ توڑ مروڑ کر اس میں بھر دیئے جائیں تو اُن کی تعداد اصلی الفاظ سے بھی زیادہ ہو جائے گی اور ہماری زبان کی لچک اور نزاکت سب ملیامیٹ ہو جائے گی اور ہم ایسی زبان بولنے اور لکھنے پر مجبور ہوں گے، جس کے الفاظ کا کوئی جز گوش آشنا اور مانوس نہ ہوگا۔ برخلاف اس کے اگر ہم انگریزی زبان کے علمی الفاظ کے مقابلہ میں ایسے الفاظ وضع کریں جن کے اجزا پہلے سے گوش آشنا اور مانوس ہوں تو اس سے نہ تو زبان کی سلاست اور لوچ میں فرق آئے گا اور نہ ہم اپنی زبان میں کسی ناگوار مداخلت کے جرم کے مرتکب ہوں گے۔

وضع اصطلاحات کے متعلق عام فیصلہ

خدا کا شکر ہی کہ جامعہ عثمانیہ دکن کی اُس جنرل کمیٹی نے جس میں زبان اور علم کا صحیح مذاق رکھنے والے بزرگ شامل تھے، یہ اہم مسئلہ کثرت رائے سے طے کردیا ہی کہ انگریزی زبان کی اصطلاحیں بجنسہٖ یا کسی تغیر و تبدل کے ساتھ اُردو زبان میں نہ لی جائیں بلکہ انگریزی علمی اصطلاحات کے مقابلہ میں اُردو علمی اصطلاحات

وضع کی جائیں۔ اس بنا پر اُن حضرات کے خیالات جو اصطلاح سازی کے مخالف ہیں، اب زیادہ قابلِ توجہ اور لایقِ بحث نہیں رہے۔

اصطلاح سازی کے دو بڑے گروہ | اردو زبان میں اصطلاح سازی کی ضرورت تسلیم کرنے کے بعد یہ مہتم بالشان بحث پیش آتی ہے کہ اگر ہم اصطلاحیں بنائیں تو کس اصول کے مطابق بنائیں۔ اس مرحلہ پر پہنچ کر اصطلاح سازوں کے دو بڑے گروہ ہوگئے ہیں۔ ایک گروہ کی رائے یہ ہے کہ تمام اصطلاحی الفاظ عربی زبان سے بنانے چاہئیں۔ دوسرے گروہ کی رائے یہ ہے کہ اصطلاحات کے وضع کرنے میں اُن تمام زبانوں کے لفظوں سے کام لینا چاہیے جو اُردو زبان میں بطور عنصر کے شامل ہیں (یعنی عربی، فارسی، ہندی) اور اُن لفظوں کی ترکیب میں اُردو گرامر سے مدد لینی چاہیے۔

گروہ اوّل کے دلائل | پہلا گروہ اپنے نظریہ کی تائید میں حسبِ ذیل دلائل پیش کرتا ہے:

(اوّل) عربی زبان مسلمانوں کی مذہبی زبان ہے اور اس سبب سے وہ تمام مسلمان قومیں جو دنیا کے مختلف حصّوں میں آباد ہیں، اس زبان سے یکساں طور پر مانوس ہیں۔ اگر اس زبان کے الفاظ سے اسی زبان کے قواعد کے مطابق علمی اصطلاحیں بنائی گئیں، تو دنیا کے تمام مسلمان اُن کو آسانی اور دلچسپی کے ساتھ قبول کرلیں گے اور جس طرح یورپ کی علمی زبان، تمام ممالک یورپ کے لیے ایک بین قومی زبان ہے، اسی طرح ہماری علمی زبان بھی تمام بلادِ اسلامیہ کے لیے ایک بین قومی زبان ہوگی۔

(دوم) عربی زبان پہلے سے علمی زبان ہے۔ مسلمانوں کے تمام علمی کارنامے جو انھوں نے زمانۂ سابق میں سرانجام دیے تھے، اس زبان میں جمع ہیں۔ اگر جدید علمی اصطلاحیں بھی اس زبان کے الفاظ سے اور اسی زبان کے قواعد کے مطابق وضع کی جائیں تو اس میں کافی قابلیت اس امر کی موجود ہے۔

پہلی دلیل بلاشبہ نہایت موثر اور مسلمانوں کے جذبات کو کھینچنے والی ہے عربی زبان میں مذہبی تعلیم رائج ہونے کے سبب ہر ایک مسلمان قوم اور ہر ایک اسلامی ملک میں اس زبان کے جاننے والے موجود ہیں۔ محض اس لحاظ سے عربی زبان میں تمام مسلمان قوموں کی مشترک مذہبی زبان ہونے کی قابلیت بے شک موجود ہے۔ اگر یہ ممکن ہوتا کہ یہ زبان تمام مسلمانانِ عالم کی مشترک علمی زبان بھی بن سکے تو ہماری خوش قسمتی میں کوئی شبہ نہیں تھا اور اس صورت میں تمام علوم وفنون نہایت آسانی اور سہولت کے ساتھ مسلمانوں کی ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل ہو سکتے تھے، مگر افسوس ہے کہ ہماری یہ آرزو پوری نہیں ہو سکتی۔

لاطینی اور یونانی وہ علمی زبانیں ہیں جن کے لفظوں اور ترکیبوں سے اہلِ یورپ نے علمی اصطلاحات بنائی ہیں۔ یہ دونوں زبانیں آریائی خاندان کی زبانیں ہیں۔ مگر عربی زبان اس خاندان کی زبان نہیں ہے، بلکہ اُس کا تعلق سامی خاندان سے ہے۔ آریائی اور سامی خاندانوں میں الفاظ کے بنانے کے جُدا جُدا قاعدے ہیں، آریائی خاندان کی زبانوں میں مرکب الفاظ بنانے اور اُن الفاظ سے پھر نئے الفاظ مشتق کرنے کے خاص قاعدے ہیں اور یہی وہ چیز ہے جس کی ضرورت علمی اصطلاحات میں پیش آتی ہے۔ سامی زبانوں میں یہ قاعدے نہیں ہیں۔ اس لیے مرکب الفاظ اور اُن کے مشتقات کو معرّب کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے اُس وقت جب کہ یونانی زبان سے عربی زبان میں علمی کتابیں ترجمہ کی گئیں، علمی ذخیرہ بہت کم تھا اور مرکب الفاظ کی تعداد بھی کم تھی، تاہم ہزاروں الفاظ معرّب کیے گئے اور اسی پر قناعت کر لی گئی۔ آج کل علوم کی تعداد یورپ میں بہت بڑھ گئی ہے اور ہر علم نے بہت سی شاخیں اور اُن شاخوں سے بہت سی کونپلیں نکل آئی ہیں۔ اس تمام ذخیرہ میں مرکب الفاظ اور ان کے مشتقات کی بھرمار اس قدر ہے کہ عربی زبان

میں نہ تو یہ قابلیت ہے کہ اُن سب کے مقابلہ میں ویسے ہی الفاظ بنا سکے اور نہ اس کی فصاحت اس بات کا تحمل کر سکتی ہے کہ ایسے تمام الفاظ کو معرّب کر کے داخل زبان کر لیا جائے۔

عربی زبان کی قدرتی بناوٹ پر غور کرنے والا آسانی سے اس نکتہ کو سمجھ جائے گا کہ اس زبان میں مفرد مادّے تو کثرت سے ہیں مگر ترکیب کے لحاظ سے اس میں وہ لچک نہیں ہے جو یورپ کے علوم و فنون کو ان زبانوں میں منتقل کرنے کے لیے کافی ہو۔ مصری اور شامی اور خود عرب ہماری نسبت اپنی زبان کی رموز کو اچھی طرح سمجھتے ہیں وہ اسی وجہ سے کوئی ضابطہ وضع اصطلاحات کا قائم نہ کر سکے اور عملاً یہ فیصلہ انھوں نے کر دیا کہ عربی زبان یورپ کی جدید علمی اصطلاحات کے مقابلہ میں ویسی ہی علمی اصطلاحات بنانے کی قوت نہیں رکھتی۔ اب ہم کو اس بات کی توقع رکھنے کا کیا حق ہے کہ اصطلاح سازی میں تنہا اس زبان کے الفاظ اور اُس کے قواعد اشتقاق کافی ہو سکتے ہیں۔ اگر یہ لچک عربی زبان میں موجود ہوتی تو عربی زبان بولنے والے نہایت آسانی سے وضع اصطلاحات میں پیش قدمی کرتے۔

پہلی دلیل میں جو مثال لاطینی اور یونانی کی دی گئی ہے، وہ کسی طرح صحیح نہیں ہے کیوں کہ لاطینی اور یونانی وہ زبانیں ہیں جو یورپ کی تمام زبانوں کا سرچشمہ ہیں۔ یونانی اور لاطینی کے بے شمار مادّے یورپ کی زبانوں میں اول بدل کر شامل ہو گئے ہیں۔ اس کے علاوہ بڑی بات یہ ہے کہ یورپ کی زبانوں اور لاطینی اور یونانی زبان کی کمپیریٹو گرامر (نحو بالمقابلہ) ایک ہے، اس لیے کہ یہ تمام زبانیں آریائی خاندان کی ذیل میں داخل ہیں۔ برخلاف اس کے ایران، افغانستان، ترکستان، چین، روس اور ملایا کے مسلمان جو فارسی، پشتو، ترکی، چینی، روسی اور ملائی زبانیں بولتے ہیں

وہ اُس خاندان السنہ سے کچھ تعلق نہیں رکھتیں جس میں عربی زبان شامل ہے۔ ان زبانوں کی بناوٹ عربی زبان کی بناوٹ سے بالکل مختلف ہے اور عربی کی گرامر ان زبانوں کی گرامر سے کوئی مشابہت نہیں رکھتی۔ اس بنا پر جس طرح یونانی اور لاطینی تمام یورپ کے لیے ایک بین قومی علمی زبان بن گئی ہے اس طرح عربی زبان تمام بلاد اسلامیہ کے لیے مشترک علمی زبان نہیں بن سکتی۔ عراق، شام، عرب مصر اور شمالی افریقہ میں البتہ عربی زبان یا اُس سے نکلی ہوئی بولیاں بولی جاتی ہیں۔ صرف ان ملکوں کے لیے عربی زبان ایک مشترک علمی زبان بن سکتی ہے۔

دوسری دلیل میں جو اس بات کا اشارہ کیا گیا ہے کہ زمانۂ سابق میں علوم کی اصطلاحیں عربی سے لی گئی ہیں، یہ صحیح ہے مگر ہمارے بزرگوں کا ایسا کرنا ایک خاص وجہ پر مبنی تھا اور وہ وجہ اب نہیں پائی جاتی۔ یونانی زبان سے علوم کا ترجمہ عربی زبان میں اُس قوم نے کیا جو عربی زبان بولتی اور عربی ہی میں تعلیم و تعلّم کا کام انجام دیتی تھی۔ اس کے بعد جب یہ علوم ایران اور ہندوستان وغیرہ ملکوں میں آئے تو ذریعۂ تعلیم پھر بھی عربی زبان رہی۔ چنانچہ ہمارے عربی مدارس میں اب تک بھی یہی زبان ذریعۂ تعلیم ہے۔ اس لحاظ سے تمام علمی اصطلاحات کا عربی زبان میں ہونا اور اُن کا اس زبان کی ساخت اور گرامر کے مطابق ہونا ضروری اور مناسب تھا مگر اب ہم اُردو زبان کو ذریعۂ تعلیم قرار دے رہے ہیں اور اسی زبان میں یورپ کے تمام علوم و فنون کو منتقل کرنا چاہتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ جو نئی علمی اصطلاحات وضع کی جائیں، وہ اُردو زبان کی قدرتی ساخت اور گرامر کے مطابق ہوں۔

غرضکہ دونوں دلیلیں جو گروہ اوّل کے نظریہ کی حمایت میں پیش کی گئی ہیں وہ اگرچہ دل خوش کُن ضرور ہیں مگر عملاً بے کار ہیں۔

گروہ ثانی کے دلائل | دوسرے نظریہ کی تائید میں جو کچھ کہا جاسکتا ہے وہ بہ طور اختصار کے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(۱) کسی زبان کی ترقی کے یہ معنی ہرگز نہیں ہیں کہ اُس زبان میں غیر زبانوں کے بے شمار الفاظ بجنسہ یا بعد تصرف کے داخل کرلیے جائیں زبان کی ترقی اُسی حالت میں ترقی کہلاسکتی ہے جبکہ وہ اکثر الفاظ جو اُس میں بڑھائے جائیں، اُس زبان کی قدرتی ساخت اور اس کی اصلی گرامر کے مطابق بنائے گئے ہوں اور ان الفاظ کے مادّے اُن زبانوں سے لیے گئے ہوں جو اُس زبان کی بناوٹ اور ترکیب میں قدرتی طور سے دخل رکھتی ہوں۔ پس اُردو زبان میں علمی اصطلاحات وضع کرنا اُسی حالت میں اس زبان کی ترقی کا باعث ہوسکتا ہے جب کہ اس اُصول پر عمل کیا جائے۔

(۲) عربی زبان میں بلاشبہ مفرد مادّوں کی افراط ہے اور اس لحاظ سے یہ زبان ایک اعلیٰ درجہ کی زبان ہے مگر جب کہ اُردو زبان کے قدرتی عنصر عربی، فارسی اور ہندی زبانیں ہیں تو ان میں سے کسی ایک زبان پر قناعت کرلینا اپنے لیے تنگی پیدا کرنا اور ترقی کے دائرہ کو محدود کردینا ہے۔ ہمارے لیے آسانی اور سہولت اسی میں ہے کہ ہم جو نئے الفاظ بنائیں ان کے مادّے تینوں زبانوں سے لیں اور اپنی زبان کو ترقی کی اُسی طبعی رفتار پر آگے بڑھنے دیں، جس پر کہ وہ آج تک چلتی اور آگے بڑھتی رہی ہے۔

(۳) اُردو زبان ہندوستان کے مختلف گروہوں نے مل کر بنائی ہے اور فہم و تفہیم کی آسانی کے لیے ہر گروہ نے اپنی زبان کے الفاظ اس زبان میں شامل کیے ہیں اور اس طرح یہ زبان ان تمام گروہوں کے لیے ذریعۂ فہم و تفہیم بن گئی ہے۔ اگر ہم کسی ایک گروہ کی زبان مثلاً عربی کے الفاظ اُس میں کثرت سے شامل کردیں،

تو دوسرے گروہوں کے لیے وہ ذریعۂ فہم وتفہیم نہیں رہے گی اور اس زبان کی اُس خاص قابلیت میں خلل آجائے گا جس کے سبب وہ تمام ہندوستان کے لیے مشترک زبان مان لی گئی ہے۔

(۴) ہندوستان میں مدّت دراز سے دو زبانیں ذریعۂ تعلیم رہی ہیں۔ ہندؤں کے لیے سنسکرت اور مسلمانوں کے لیے عربی۔ اسی سبب سے دو مختلف قسم کی علمی اصطلاحیں اب تک اس ملک میں مستعمل ہوتی رہی ہیں۔ ہندوؤں نے اپنی تعلیمی کتابوں میں سنسکرت کی اصطلاحیں درج کی ہیں اور اپنی قوم کے طلبا کو انھیں اصطلاحوں میں تعلیم دی ہے برخلاف اس کے مسلمانوں نے تمام علمی اصطلاحیں عربی زبان سے ماخوذ کی ہیں اور ذریعۂ تعلیم انھیں اصطلاحوں کو قرار دیا ہے۔ مگر اب ہم اُردو زبان کو ذریعۂ تعلیم ٹھیرانا چاہتے ہیں۔ اس بنا پر نہ تو ہم یہ چاہتے ہیں کہ سنسکرت کی اصطلاحوں سے اپنی زبان کو بوجھل کریں اور مسلمانوں کے لیے مشکلات پیدا کریں اور نہ اس بات کو مناسب سمجھتے ہیں کہ تنہا عربی سے تمام اصطلاحیں لے کر ہندوستان کے دوسرے گروہوں کے لیے اپنی زبان کو نامانوس اور اجنبی ہونے دیں۔ ہمارے نزدیک مناسب طریقہ یہ ہے کہ اصطلاحیں وضع کرنے میں اُن تمام زبانوں سے کام لیا جائے جو اس زبان کی ترکیب میں طبعی طور پر شامل ہیں۔ ہم کو یقین ہے کہ ایسا کرنے سے تعلیم میں آسانی اور سہولت پیدا ہوگی۔

نہایت خوشی کی بات ہے کہ جامعۂ عثمانیہ کی اُس کمیٹی نے جس میں دونوں گروہ کے اصحاب الرائے موجود تھے کافی غور اور مباحثہ کے بعد کثرت رائے سے دوسرے گروہ کے اس نظریہ کو پاس کر دیا ہے کہ اُردو زبان میں جو علمی اصطلاحیں وضع کی جائیں اُن کے لیے الفاظ عربی، فارسی اور ہندی سے بے تکلف لیے جائیں

مگر الفاظ کی ترکیب دینے کے وقت صرف اُردو زبان کی گرامر کا لحاظ رکھا جائے اور کسی زبان کی گرامر کا نہیں۔ ارباب کمیٹی نے اپنے اس فیصلہ میں اس نکتہ کو ملحوظ رکھا ہے کہ اگر علمی الفاظ کسی خاص زبان مثلاً عربی یا فارسی یا ہندی زبان سے اسی زبان کی گرامر کے مطابق بنائے جائیں گے تو وہ اُردو زبان کے الفاظ نہ ہوں گے، بلکہ عربی فارسی یا ہندی زبان کے الفاظ ہوں گے۔ کسی زبان کے الفاظ بھی اُردو زبان کے الفاظ کہلانے کے مستحق نہیں ہیں، جب تک کہ اُن پر اُردو گرامر کا سکّہ لگانے کی قابلیت نہ ہو یا اُن پر اُردو گرامر کا سکّہ نہ لگا دیا گیا ہو۔ دوسرے لفظوں میں اس فیصلہ کا مطلب یہ ہے کہ جدید الفاظ اُردو زبان میں خود اس زبان کی قدرتی ساخت کے مطابق بنائے جائیں نہ کہ اور کسی اجنبی زبان کی بناوٹ اور قواعد کے مطابق۔

اُردو زبان کس خاندان السنہ میں داخل ہے

اس فیصلہ کے بعد یہ اہم بحث پیش آتی ہے کہ اُردو زبان زبانوں کے کس خاندان سے تعلق رکھتی ہے اور اُس کی فطرت اور ساخت میں وہ لچک موجود ہے یا نہیں جو کسی زبان کو علمی زبان بنانے کے لیے ضروری ہے۔ اگر اُردو زبان کسی ایسے خاندان السنہ سے تعلق رکھتی ہے جس کی زبانوں میں یہ لچک نہیں پائی جاتی تو اس زبان کے علمی زبان بننے سے ہمیشہ کے لیے مایوس ہو جانا چاہیئے۔ برخلاف اس کے اگر ہماری زبان کا تعلق زبانوں کے ایسے خاندان سے ہے جس کی ماتحت زبانیں علمی زبان بننے کی قدرت اور قابلیت رکھتی ہیں تو پھر موجودہ حالت میں یہ زبان کیسی ہی مبتذل اور ادنیٰ کیوں نہ ہو توقع رکھنی چاہیئے کہ ایک دن ضرور آئے گا جب کہ اُس کی قدرتی قابلیتیں خود بخود اندر سے اُبل پڑیں گی اور وہ علمی زبان کے بلند درجہ پر پہنچ کر رہے گی۔

اس مطلب کے لیے اوّل ہم کو اس رشتہ کا سراغ لگانا چاہیے جو اُردو زبان اور دُنیا کی دیگر زبانوں کے درمیان ہو پھر زبانوں کے جس خاندان سے اُس کا ارتباط پایا جائے اُس خاندان کی زبانوں کی مشترک گرامر پر غور کرنا چاہیے اور ان تمام اُصولوں کی تحقیقات کرنی چاہیے جو ان زبانوں میں مشترک طور پر پائے جاتے ہوں۔ اس کے بعد دیکھنا چاہیے کہ وہ مشترک اُصول ہماری زبان میں موجود ہیں یا نہیں۔ اگر وہ اُصول ہماری زبان میں پائے جائیں اور اس بات کا بھی ثبوت مل جائے کہ ان اُصولوں کے مطابق ہمیشہ ہماری زبان کے الفاظ بنائے گئے ہیں تو پھر یقین کرنا چاہیے کہ ہماری زبان بلاشبہ اُس خاندان السنہ سے تعلق رکھتی ہے۔ اس کے بعد جدید الفاظ بنانے کے لیے ایسے ضابطے مقرر کر دینے چاہئیں جو اُن اُصولوں کے ماتحت ہوں۔ اس میں ذرا شک نہیں ہے کہ اصطلاح سازی یا لفظ سازی کا سب سے زیادہ صحیح طریقہ یہی ہو سکتا ہے، اس کے سوا کسی اور طریقہ سے یہ اُمید نہیں رکھنی چاہیے کہ وہ ہماری زبان کی قدرتی ساخت کے مطابق الفاظ بنانے میں مدد دے گا۔

واضح ہو کہ علمائے السنہ نے جنھوں نے دُنیا کی زبانوں کا مطالعہ نہایت غور و فکر سے کیا ہے اس بات کا سراغ لگایا ہے کہ کون سی زبانیں اپنی خاص بناوٹ اور قواعد ترکیب اور الفاظ کی مشابہت کے لحاظ سے ایک سلسلہ میں رکھی جا سکتی ہیں اور کون سی زبانیں جداگانہ بناوٹ اور قواعد اشتقاق اور الفاظ کی مشابہت کے لحاظ سے دوسرے سلسلہ میں مسلسل ہو سکتی ہیں۔ پھر ایسے ہر سلسلہ کو جس کے ماتحت کئی زبانیں ہوں ایک خاندان کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔ ان خاندانوں میں سے تین بڑے خاندان بہت مشہور ہیں جو حسب ذیل ہیں:-

(۱) آریائی (۲) سامی (۳) تورانی

ان میں سے پہلا خاندان نہایت اہم ہے۔ اس کو انڈو یورپین، انڈو جرمینک اور انڈو کلٹک بھی کہتے ہیں۔ علماء السنہ نے اس خاندان کو دو بڑے ڈویژنوں یا جماعتوں میں تقسیم کیا ہے۔ ان میں سے ایک جماعت مشرقی اور دوسری مغربی کہلاتی ہے، پھر ہر جماعت کئی سب فیملی یعنی چھوٹے خاندانوں میں تقسیم کی گئی ہے۔ پھر ہر چھوٹا خاندان متعدد برانچوں یعنی شعبوں میں اور ہر شعبہ متعدد گروپوں یعنی مجموعوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ان میں سے ہر مجموعہ کئی زبانوں پر مشتمل ہے۔ مشرقی جماعت میں چار چھوٹے خاندان حسب ذیل ہیں۔

(۱) انڈو ایرانین (۲) اناٹولک (۳) تھریسو الیرین (۴) بالٹوسلیوک

ان میں سے پہلا چھوٹا خاندان دو شعبوں انڈک اور ایرانین میں منقسم ہوتا ہے۔ پھر شعبۂ انڈک میں دو بڑے مجموعے سنسکرتک اور نان سنسکرتک بتائے گئے ہیں۔ سنسکرتک مجموعہ میں جو زبانیں شامل ہیں اُن میں سے چند زبانیں حسب ذیل ہیں۔

(۱) سنسکرت (۲) پالی (۳) پراکرت (۴) مہاراشٹری (۵) ماگدھی (۶) سورسینی (۷) کشمیری (۸) کوہستانی (۹) پنجابی (۱۰) ملتانی (۱۱) سندھی (۱۲) مرہٹی (۱۳) اُڑیا (۱۴) بہاری (۱۵) بنگالی (۱۶) آسامی (۱۷) ہندی بھاشا (۱۸) اُردو (۱۹) راجستانی (۲۰) گجراتی (۲۱) نیپالی (۲۲) سنگھالی۔

اس سے معلوم ہوا کہ اُردو زبان ان زبانوں میں شامل ہے جو سنسکرت سے مشتق ہوئی ہیں۔

سنسکرتک زبانیں شعبۂ انڈک سے تعلق رکھتی ہیں جیسا کہ ابھی بیان کیا گیا۔ اس شعبہ کے ہم پہلو وہ شعبہ ہے جو ایرانین کہلاتا ہے۔ اس شعبہ میں پشتو، فارسی، ژند اور پہلوی زبانیں شامل ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اُردو زبان کا رشتہ فارسی زبان اور اُس کی شاخوں سے بھی ہے۔

آریائی خاندان کے دوسرے ڈویژن میں چار چھوٹے خاندان شامل ہیں

جن کے نام حسب ذیل ہیں:-

(۱) ہیلینک (۲) اٹیلک (۳) کلٹک (۴) ٹیوٹانک - ان میں سے پہلے چھوٹے خاندان میں یونانی زبان دوسرے چھوٹے خاندان میں لاطینی، اطالوی، فرانسیسی اندلسی، آسٹروی اور پرتگالی زبانیں اور چوتھے چھوٹے خاندان میں جرمن اور انگریزی زبانیں شامل ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اُردو زبان کا رشتہ جس طرح دنیا کی قدیم مشہور ترین علمی زبان سنسکرت سے ہے، اسی طرح اُس کا دور کا تعلق دُنیا کی دوسری دو بڑی مشہور قدیم علمی زبانوں لاطینی اور یونانی سے اور زمانۂ حال کی تین نامور علمی زبانوں جرمن، فرانسیسی اور انگریزی سے ہے۔

عربی زبان کا تعلق سامی خاندان سے اور ترکی کا تعلق تورانی خاندان سے ہے اُردو زبان میں عربی زبان کے الفاظ بہت زیادہ اور ترکی زبان کے الفاظ بھی بہت سے پائے جاتے ہیں اور اس لحاظ سے یہ زبان دُنیا کے تینوں مشہور خاندان ہائے السنہ سے فیض یاب ہے اور اس میں بڑی وسعت پائی جاتی ہے مگر چوں کہ اس زبان کی بناوٹ اور اُس کی گرامر وہی ہے جو آریائی خاندان کی زبانوں کی ہے اس لیے علمائے السنہ نے اس زبان کو اسی خاندان کے سلسلے میں داخل کیا ہے اور دوسرے دو خاندان ہائے السنہ سے اس کو بے تعلق بتایا ہے۔

اُس رشتہ کا سُراغ لگانے کے بعد جو اُردو زبان اور دُنیا کی دیگر زبانوں کے درمیان ہے، اب یہ دیکھنا ہے کہ آریائی زبانوں میں گرامر کے مشترک اُصول کون سے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی تحقیق کرنا ہے کہ وہ مشترک اُصول اُردو زبان میں پائے جاتے ہیں یا نہیں مگر یہ بحث اس قدر طویل ہے کہ اگر ہم اس کو پوری تفصیل کے ساتھ لکھیں تو ایک ضخیم کتاب صرف اسی بحث پر تیار ہو سکتی ہے۔ مجبوراً ہم کو بعض اہم اُصولوں پر اپنی بحث کو محدود کر دینا پڑے گا اور یہ وہ اُصول ہیں جن سے

لفظ سازی میں بہت زیادہ کام لیا جاتا ہے۔

آریائی زبانوں کا پہلا مشترک اُصول

آریائی زبانوں کا ایک مشترک اُصول یہ ہے کہ دو یا دو سے زیادہ لفظ پاس پاس رکھ دیے جاتے ہیں اور ان کے درمیان بہ ظاہر کوئی رشتہ یا ربط گرامر کے لحاظ سے نہیں ہوتا۔ ایسے مرکب کو انگریزی میں Juxta-Positional Compound جکسٹا پوزیشنل کمپونڈ یعنی مرکب امتزاجی کہتے ہیں۔ یہاں من جملہ آریائی زبانوں کے صرف انگریزی زبان کی چند مثالیں ذیل میں لکھی جاتی ہیں:

Horse-Race ہارس ریس (ہارس = گھوڑا۔ ریس = دوڑ) یعنی گھڑ دوڑ

Lamp-Oil لیمپ آئل (لیمپ = چراغ۔ آئل = تیل) یعنی چراغ کا تیل

Jaw-Bone جابون (جا = ڈاڑھ۔ بون = ہڈی) یعنی ڈاڑھ کی ہڈی

Post-Man پوسٹ مین (پوسٹ = ڈاک۔ مین = آدمی) یعنی ڈاک کا آدمی چٹھی رساں

Drinking-Water ڈرنکنگ واٹر (ڈرنکنگ = پینا۔ واٹر = پانی) یعنی پینے کا پانی

اُردو زبان میں اس ترکیب کی مثالیں کثرت سے ہیں۔ چند مثالیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں:۔

اکاس دیا۔ تارا منڈل۔ باؤ گولا۔ بن کریلا۔ ٹھگ بدیا۔ جنم پتری۔ چاند گہن رام لیلا۔ موم روغن۔ گاؤ زبان۔ بازار چودھری۔ جیب گھڑی۔ عمر قید۔ گھر داماد۔ مونگ پھلی کفن چور۔ درد شریک۔ غرض آشنا۔ زن مُرید۔ سفر خرچ وغیرہ۔

آریائی زبانوں کا دُوسرا مشترک اُصول

دوسرا مشترک اُصول آریائی زبانوں کا یہ ہے کہ الفاظ تو پاس پاس رکھے جائیں مگر ان کے درمیان گرامر کے لحاظ سے کوئی رشتہ یا ربط ضرور ہو۔ ایسے مرکبات کو انگریزی زبان میں سنٹکٹکل کمپونڈ Syntactieal Compound

یعنی مرکّب ارتباطی کہتے ہیں۔ یہاں انگریزی زبان کی چند مثالیں ذیل میں لکھی جاتی ہیں:۔

Pick-Pocket پک پاکٹ (پہلے لفظ کے معنی چننا یا اُٹھانا اور دوسرے کے معنی جیب ہیں) یعنی جیب کترا۔

Pas-Time پاس ٹائم (پہلے لفظ کے معنی گزارنا اور دوسرے کے معنی وقت ہیں۔ وقت گزارنے کا سامان) یعنی تماشا۔

Break-Water بریک واٹر (پہلے لفظ کے معنی توڑنا اور دوسرے کے معنی پانی ہیں) یعنی وہ دیوار جس سے پانی ٹکرا کر واپس جائے اور وہ زمین جس کی حفاظت کے لیے دیوار بنائی گئی ہو پانی کے صدمہ سے محفوظ رہے۔

Shoe-Maker شو میکر (شو = جوتا۔ میکر = بنانے والا) یعنی موچی۔

Man-Eater مین ایٹر (مین = آدمی۔ ایٹر = کھانے والا) یعنی مردم خوار۔

Snake-charmer سنیک چارمر (سنیک = سانپ۔ چارمر = جادو کرنے والا) یعنی سپیرا

Rat-catcher ریٹ کیچر (ریٹ = چوہا۔ کیچر = پکڑنے والا) یعنی چوہے دان۔

Engine-Driver انجن ڈرائیور (ڈرائیور = کھینچنے یا چلانے والا) یعنی انجن بان۔

Noble-Man نوبل مین (نوبل = شریف۔ مین = آدمی) یعنی شریف آدمی

Free-Trade فری ٹریڈ (فری = آزاد۔ ٹریڈ = تجارت) یعنی آزاد تجارت۔

Quick-silver کوئک سلور (کوئک = تیز چنچل۔ سلور = چاندی) یعنی پارہ۔

Humming-Bird ہمنگ برڈ (ہمنگ = بھنبھنانے والا۔ برڈ = پرندہ) وہ اُڑتا جانور جو بھنبھنائے۔

Spinning-Top سپننگ ٹاپ (سپننگ = گھومنے والا۔ ٹاپ = لٹو) یعنی گھومنے والا لٹو۔

Long-Tailed لانگ ٹیلڈ (لانگ = لمبی۔ ٹیل = دُم) یعنی لمبی دُم والا۔

Red-coloured رڈ کلرڈ (رڈ سُرخ۔ کلر رنگ)، یعنی سرخ رنگ والا۔
Watch-Making واچ میکنگ (واچ گھڑی۔ میکنگ بنانا) یعنی گھڑی سازی
House-Building ہوس بلڈنگ (ہوس = مکان۔ بلڈنگ = تعمیر کرنا) یعنی معماری

اُردو زبان میں اس کی مثالیں حسب ذیل ہیں:۔
جیب کترا۔ چڑی مار۔ چلم چٹ۔ نیبو نچوڑ۔ منہ توڑ۔ دھواں لپک۔ کفن کھسوٹ مکھی چوس۔ پتھر پھوڑا۔ چرکٹا۔ چلتا منتر۔ اٹھتی جوانی۔ کٹواں بات۔ پھسلواں پتھر۔ لال پلکا۔ لم قدا۔ لم ٹنگو۔ ننگ پیرا۔ اندھیر نگری۔ چھوٹا منہ۔ بڑی بات وغیرہ۔

مگر ہمارے نزدیک انگریزی گرامروں کی یہ تقسیم مرکبات صحیح نہیں ہے مرکباتِ امتزاجی میں مرکباتِ اضافی اور مُرکبات ارتباطی میں مرکباتِ توصیفی اور بعض فعلی مشتقات کے سوا اور کچھ نہیں آتا۔ ہم مرکبات کی بحث کو تفصیل کے ساتھ اُس موقع پر بیان کریں گے جہاں مُرکّب اصطلاحیں وضع کرنے کے اصول بتائیں گے۔

آریائی زبانوں کا تیسرا مشترک اصول

تیسرا اصول جو آریائی زبانوں میں مشترک اور یکساں طور سے پایا جاتا ہے یہ ہے کہ لفظ کے شروع یا آخر میں ایک جز بڑھایا جاتا ہے اور اس طرح ایک نیا لفظ بن جاتا ہے۔ جو جز لفظ کے شروع میں بڑھایا جاتا ہے اس کو پری فکس Prefix یعنی سابقہ کہتے ہیں اور جو جز لفظ کے آخر میں بڑھایا جاتا ہے اُس کو سفکس Suffix یعنی لاحقہ کہتے ہیں۔ یہ جز جو مستقل الفاظ کے شروع اور آخر میں بڑھائے جاتے ہیں۔ ان کے معنوں میں تبدیلی پیدا کرتے ہیں۔ یہ بالعموم ایسے ہوتے ہیں کہ زبان میں مستقل طور پر ان کا استعمال نہیں ہوتا، یا وہ اُن معنوں میں مستعمل نہیں ہوتے جن میں کہ وہ بہ طور سابقوں اور لاحقوں کے استعمال کیے گئے ہیں۔ اُردو زبان کے جو سابقے اور لاحقے ہم نے درج کیے ہیں وہ یا تو اس غرض کے لیے کثرت کے ساتھ

مستعمل ہوئے ہیں یا آئندہ مستعمل ہونے کی قابلیت رکھتے ہیں۔

سامی زبانوں میں جن میں سے عربی بھی ہے سابقوں اور لاحقوں کا وجود نہیں پایا جاتا۔ ان زبانوں میں جو تغیر اشتقاق کی حالت میں ہوتا ہے، وہ عام طور پر الفاظ کے اندر ہوتا ہے برخلاف اس کے آریائی زبانوں میں زیادہ تر الفاظ کے آگے پیچھے کچھ اجزا بڑھائے جاتے ہیں اور وہ الفاظ اپنی اصلی شکل وصورت بدستور باقی رہتے ہیں۔ یہی اجزا سابقے اور لاحقے کہلاتے ہیں۔ جن الفاظ کے شروع میں سابقے لگائے گئے ہوں، ان کے آخر میں کبھی ایک ساتھ لاحقے بھی لگائے جاسکتے ہیں۔ بعض دفعہ دو دو لاحقے لفظ کے آخر میں لگا دیے جاتے ہیں۔ جب لفظ کے آخر میں ایک لاحقہ لگایا جاتا ہے تو اس سے ایک نیا لفظ بن جاتا ہے۔ جب اسی لفظ کے شروع میں ایک سابقہ بھی لگاتے ہیں تو اس سے دوسرا نیا لفظ پیدا ہوجاتا ہے۔ پھر جب دوسرا لاحقہ لفظ کے آخر میں لگاتے ہیں تو تیسرا نیا لفظ بن جاتا ہے۔ اس طرح ایک مادّہ سے متعدد الفاظ پھوٹ نکلتے ہیں۔ مثلاً پرہیز سے پرہیزگار، ناپرہیزگار، ناپرہیزگاری۔

انگریزی زبان کے سابقے

انگریزی زبان کے پری فکسز Prefixes یا سابقوں کی کچھ مثالیں اس موقع پر درج کی جاتی ہیں۔ یہ سابقے لاطینی، یونانی اور فرانسیسی زبان سے لیے گئے ہیں Ambi امبی (لاطینی) دونوں۔ دونوں طرف جیسے Ambidexter امبی ڈکسٹر (ڈکسٹر = دایاں ہاتھ وہ شخص جو دائیں ہاتھ کی طرح دونوں ہاتھوں سے کام لے سکے۔ Ambition امبیشن (امبی ایو ایٹم = جانا۔ ہر طرف جانا یا دوڑنا) حرص و ہوس۔ Amphi امفی (یونانی) دونوں طرف۔ ہر طرف جیسے Amphitheatre امفی تھیٹر قدیم زمانہ میں ایک مدوّر تماشا گاہ تھی جس میں چاروں طرف سیڑھیوں پر بیٹھ کر لوگ

تماشا دیکھتے تھے Amphibia امفی بیا (امفی + بیاس = زندگی) وہ جانور جو ہوا اور پانی دونوں میں یکساں زندگی بسر کرتے ہیں۔

Anti انٹی (یونانی) خلاف۔ مخالف۔ جیسے Anti-Democrat انٹی ڈماکریٹ (ڈماکریٹ وہ شخص ہو جو ڈماکریسی یعنی جمہوریت کا حامی ہو) وہ شخص جو حامیان جمہوریت یا جمہوریت کا مخالف ہو۔

Anti-Lithic انٹی لیتھاک (صفت) (انٹی + لیتھاس = پتھر) وہ دوا جو مثانہ میں پتھری پیدا ہونے کو روکے۔

Auto آٹو (یونانی) خود۔ جیسے Autograph آٹوگراف (آٹو + گراف لکھائی) اپنے ہاتھ کی لکھائی۔ دستخط

Autonomy آٹونومی (آٹو + نوماس = قانون۔ حکومت) اپنی حکومت کا اختیار یعنی Co - کو۔ شریک ساتھی جیسے Co-operate کواپریٹ (کو + اپریٹ = کام کرنا) مل کر کام کرنا۔

Co-Partner کوپارٹنر (کو + پارٹنر = حصہ دار) شریک۔ حصہ دار

Demi ڈمی (فرانسیسی) آدھا۔ نصف۔ جیسے Demigod ڈمی گاڈ (ڈمی + گاڈ = خدا۔ دیوتا) نیم دیوتا۔ دیوتا کی اولاد Demiofficial ڈمی آفیشل (ڈمی + آفیشل = دفتری۔ سرکاری) نیم سرکاری۔

Epi اپی (یونانی) اوپر جیسے Epiglottis اپی گلاٹس (اپی- گلاٹس = حنجرہ) وہ پان کی شکل کی چپٹی ہڈی جو حنجرہ یعنی ہوا کی نالی کے منھ پر کھڑی رہتی ہے۔

Epizoon اپی زون (اپی + زون = حیوان) وہ چھوٹا سا جانور جو کسی دوسرے جانور کی جلد سے چمٹا رہتا ہے۔

Extra اکسٹرا (لاطینی) علاوہ غیرمعمولی۔ سوا۔ جیسے **Extraordinary** اکسٹراآرڈنری (اکسٹرا + آرڈنری = باقاعدہ) بے قاعدہ۔ غیرمعمولی۔

Extraassistant اکسٹرااسسٹنٹ (اکسٹرا + اسسٹنٹ = معاون) زائد مددگار۔

Hyper ہائپر اوپر۔ جیسے **Hyperborean** ہائپر بورین (ہائپر + بورین = شمال) وہ لوگ جو منتہائے شمال میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ **Hyperphysical** ہائپرفزیکل (ہائپر + فزیکل = طبعی) غیرطبعی۔ مافوق العادت۔ **Hypo** ہائپو (یونانی۔ نیچے۔ ماتحت۔ جیسے **Hopochondiria** ہائپوکانڈریا (ہائپو + کانڈراس = جبنی ہڈی) پیٹ کے دو حصے جو دائیں بائیں چھوٹی پسلیوں کے نیچے واقع ہیں۔

Hypoglossae ہائپوگلاسل (ہائپو + گلاس = زبان) اس جگہ کے متعلق جو زبان کے نیچے واقع ہی۔

Mis مِس (لاطینی) غلط۔ خراب۔ برا۔ جیسے **Misfortune** مس فارچون (مس + فارچون = قسمت) بدقسمتی۔

Misgoverament مس گورنمنٹ (مس + گورنمنٹ = حکومت) بدعملی۔ بدنظمی۔ **Mono** مانو (یونانی) ایک جیسے **Monogamy** مانوگیمی (مانو + گیمی = شادی۔ نکاح، ایک بیوی یا میاں سے شادی کرنا۔

Monolith مانولتھ (مانو + لتھاس = پتھر) ایک پتھر کا ستون۔

Non نان (لاطینی) نہیں۔ نفی کی علامت۔ جیسے **Nonpayment** نان پےمنٹ (نان + پےمنٹ = ادا کرنا) ادا کرنے سے غفلت یا انکار۔

Nonresidence نان ریزیڈنس (نان + ریزیڈنس = بود و باش) کسی ایک جگہ قیام نہ کرنا۔ **Pan** پین (یونانی) سب۔ جیسے **Panorama**

(پین + ہوراما = نظارہ) پورا منظر۔ بہت سے منظروں کی تصویر جو تماشائیوں کو دکھائی جائے۔ Pantheism پین تھی ازم (پین + تھیاس = خدا) اس عقیدہ کا ماننا کہ تمام دنیا خدا ہے۔ ہمہ اوست۔ وحدۃ الوجود۔

Poly پالی (یونانی) بہت۔ کثیر۔ جیسے Polygamy پالی گیمی (پالی + گیمی = شادی) کئی بیویوں یا شوہروں سے شادی کرنا۔

Polygraphy پالی گرافی (پالی + گراف = لکھنا) کئی طرح لکھنے کا فن۔

Post پوسٹ (لاطینی) بعد۔ جیسے Post-Date پوسٹ ڈیٹ پوسٹ + ڈیٹ = تاریخ) بعد کی تاریخ Post-graduate پوسٹ گریجویٹ (پوسٹ + گریجویٹ = سند یافتہ) وہ سند یافتہ طالب علم، جو سند پانے کے بعد بھی اپنا علمی مطالعہ جاری رکھے۔ Pre پری (لاطینی) پہلے۔ جیسے Prehistoric پری ہسٹارک (پری + ہسٹری = تاریخ) تاریخی زمانہ سے پہلے کا Prejudgment پری ججمنٹ (پری + ججمنٹ = فیصلہ) بغیر مقدمہ کی سماعت کے فیصلہ کرنا۔ Proto پروٹو (یونانی) اوّل جیسے Protophyte پروٹو فائٹ (پروٹو + فائٹ = درخت) نباتی دُنیا میں سب سے ادنا اور ابتدائی پودا Protozoon پروٹوزون (پروٹو + زون = جانور) حیوانی دُنیا میں سب سے ادنا اور ابتدائی جانور۔

Re ری (لاطینی) دوبارہ۔ جیسے React ری ایکٹ (ری + ایکٹ = کرنا) دوبارہ کرنا Rebaptise ری بپٹائز (ری + بپتسما دینا) دوبارہ اصطباغ دینا۔ Sub سب (لاطینی) نیچے۔ جیسے Subacid سب ایسڈ (سب + ایسڈ = تیزاب) کم درجہ کا تیزاب Sub Divide سب ڈوائڈ (سب ڈوائڈ = تقسیم) تقسیم در تقسیم کرنا۔ Tri ٹری (یونانی)

تین - جیسے Tricolour ٹری کلر (ٹری + کلر = رنگ) تین رنگ کا۔
Trilingual ٹری لنگول (ٹری + لنگوا = زبان) تین زبان کا۔

اُردُو سابقے

یہ سابقے فارسی، ہندی سے اور بعض عربی الفاظ سے لیے گئے ہیں۔ ہر سابقے کے ساتھ زبان کی رمز لکھ کر بتا دیا گیا ہے کہ وہ کس زبان سے لیا گیا ہے۔ ان سابقوں کے ساتھ اُن الفاظ کی کچھ مثالیں بھی دی گئی ہیں جو اُن کے لگانے سے بن گئے ہیں۔ یہ بات خاص کر قابل غور ہے کہ اکثر سابقے جن زبانوں سے لیے گئے ہیں، اُن کے سوا دیگر زبانوں کے الفاظ کے ساتھ بھی اہل زبان نے ان کو لگایا ہے، ایسے خاص الفاظ کے اوپر جن میں عربی ہندی یا فارسی ہندی کا ملاپ ہوا ہے تمیز کے لیے ایک خط کھینچ دیا گیا ہے۔ یہی آزادی ہے جو اُردُو زبان کی خصوصیت میں داخل ہے۔ جو الفاظ مستقل طور پر کثرت سے مستعمل ہیں، اگر اُن کے حروف علّت گرا کر بطور سابقوں کے استعمال کیے گئے ہوں تو وہ ذیل کے سابقوں میں شامل نہیں ہیں۔ مثلاً کالا سے کل۔ بڑا سے بڑ۔ چھوٹا سے چھُٹ وغیرہ۔

فارسی زبان کے سابقوں کی ذیل میں ہم نے وہ الفاظ بھی درج کر دیے ہیں جو خود اہل فارس نے اُن سابقوں سے بنائے ہیں۔ ایسے الفاظ کے شروع میں علامت (ف) درج کی گئی ہے اس سے الفاظ سازی میں مزید بصیرت اور مہارت حاصل ہوگی۔

اَ (ہ) (نفی کے لیے)، اَٹل۔ اَچل۔ اچھوتا۔ اکارت۔ اَلونا۔ اَمِٹ۔ امر وغیرہ۔

از (ف)، ازبر۔ ازبس۔ ازحد۔ ازخود۔ ازسرتاپا۔ ازسرِنو۔ ازغیب۔ ازغیبی دھکا۔ ازغیبیا (حرافہ) وغیرہ۔

اَن (ہ) (نفی کی علامت) اَن بَن (ناموافقت) اَن پڑھ۔ اَن دیکھا۔ اَن سمجھ۔ اَن گھڑ۔ اَن گھڑت۔ اَن گنا۔ ان گنت۔ انیک۔ اَن جان۔ اَن مل۔ اَن مول۔ اَن ہوا۔ ان ہوت (مفلسی) اَن ہونی۔ اَنادی (آد۔ شروع) یعنی قدیم وغیرہ۔

با (ف) (ساتھ) با اثر۔ با ایمان۔ با تدبیر۔ با تمیز۔ با حیا۔ با خبر۔ با خبری۔ با شوق۔ با ضابطہ۔ با ضابطگی۔ با قاعدہ۔ با قاعدگی۔ با مروّت۔ با نوا۔ با وضع۔ با وفا۔ با وفائی وغیرہ۔ (ف) بادِل (دلیر) با سنگ (صاحب وقار آدمی) با نیاز (حاجت مند) وغیرہ

باز (ف) (پھر) باز دعوا۔ باز دایری۔ باز پرس۔ باز خواہ (جواب طلب کرنے والا) باز یافت۔ باز گشت وغیرہ (ف) باز بیچ (چند مہرے یا گولیاں جو ڈوری میں باندھ کر بچّے کے گہوارہ میں لٹکاتے ہیں تاکہ بچّہ اُن کے ساتھ کھیلے) باز خواست (مطالبہ۔ مواخذہ) باز دار (وہ شخص جو لوگوں کو کسی کام سے منع کرے) باز داشت۔ باز گوئی۔ کہی ہوئی بات کو دوبارہ کہنا۔ باز گو (مؤرخ) باز ماندہ۔ (بچا کھچا کھانا) باز یافت۔ باز کشا (قوتِ تمیز) وغیرہ

بر (ف) (اوپر۔ باہر) برآمد۔ برآمدہ۔ برآورد۔ برباد۔ بربادی۔ برپا۔ برتر۔ برتری۔ برحق۔ برخاست۔ برجستگی۔ برانگیختہ۔ برانگیختگی۔ برخلاف۔ برطرف۔ برطرفی۔ برعکس۔ برگزیدہ۔ برگزیدگی۔ برگشتہ۔ برگشتگی۔ برمحل۔ برملا۔ برقرار۔ برقراری۔ برخوردار۔ بروقت۔ برہم۔ برہمی۔ برجستہ۔ برجستگی۔ برداشت۔ برداشتہ خاطر وغیرہ۔

بَل (ف) (بہت) بُلہوس وغیرہ۔ فارسی میں اس کی متعدد مثالیں ہیں۔ مثلاً بل غاک (غاک = شور و غل) = بہت سا شور و غل۔ بل کامہ = بہت آرزو والا آدمی وغیرہ۔

بن (ہ) (بغیر) بن سرا۔ بن جتی زمین وغیرہ
بہ (ہ) (بہت) بہروپ۔ بہروپیا۔ بھوچکا (بہ یا بہو + اچکا = بہت اچکنے والا)

وغیرہ۔

بے (ف) (نفی کی علامت) بے آپے۔ بے اختیار۔ بے اختیاری۔ بے اثر۔
بے اثری۔ بے ادب۔ بے ادبی۔ بے آرام۔ بے آرامی۔ بے اصل۔ بے اصلی۔
بے اندازہ۔ بے اعتبار۔ بے اعتباری۔ بے اطمینانی۔ بے اولاد۔ بے ایمان۔
بے ایمانی۔ بے باق۔ بے باقی۔ بے باک۔ بے باکی۔ بے باکانہ۔ بے بال و پر۔
بے بال و پری۔ بے بدل۔ بے بس۔ بے بسی۔ بے التفاتی۔ بے بہا۔ بے بہرہ۔
بے بہرگی۔ بے پر۔ بے پری۔ بے پردہ۔ بے پردگی۔ بے پروا۔ بے پروائی۔ بے پیر۔
بے پیرا۔ بے تاب۔ بے تابی۔ بے تابانہ۔ بے تاثیر۔ بے تاثیری۔ بے تحاشا۔ بے تقصیر
بے تقصیری۔ بے تکلف۔ بے تکلفی۔ بے تکلفانہ۔ بے تمیز۔ بے تمیزی۔ بے تمیزانہ۔
بے تھاہ۔ بے توجہی۔ بے ٹھکانے۔ بے ٹھور۔ بے ثبات۔ بے ثباتی۔ بے جان۔
بے جا۔ بے جوڑ۔ بے چارہ۔ بے چارگی۔ بے چراغ۔ بے چوبہ۔ بے چین۔ بے چینی۔
بے حال۔ بے حجاب۔ بے حجابی۔ بے حجابانہ۔ بے حد۔ بے حرمت۔ بے حرمتی۔
بے آبرو۔ بے آبروئی۔ بے عزت۔ بے عزتی۔ بے حساب۔ بے حسابی۔ بے حس و
حرکت۔ بے حمیت۔ بے حمیتی۔ بے حواس۔ بے حواسی۔ بے حیا۔ بے حیائی۔ بے خبر
بے خبری۔ بے خبرانہ۔ بے خطر۔ بے خطری۔ بے خطرانہ۔ بے خود۔ بے خودی۔ بے خود آنہ
بے خور و خواب۔ بے داغ۔ بے داغی۔ بے دخل۔ بے دخلی۔ بے دخلانہ۔ بے درد۔
بے دردی۔ بے دردانہ۔ بے دریغ۔ بے دست و پا۔ بے دست و پائی۔ بے دستور۔
بے دل۔ بے دلی۔ بے دلانہ۔ بے دم۔ بے دُم۔ بے دماغ۔ بے دماغی۔ بے دوش۔
بے دھڑک۔ بے دید۔ بے ڈول۔ بے ڈول پن۔ بے ڈھب۔ بے ڈھنگا۔ بے ڈھنگا پن

بے راہ۔ بے راہی۔ بے ربط۔ بے ربطی۔ بے رحم۔ بے رحمی۔ بے رحمانہ۔ بے رُخ۔
بے رُخی۔ بے روپ۔ بے روزگار۔ بے روزگاری۔ بے ریا۔ بے ریائی۔ بے ریش۔
بے ریشا۔ بے ریشہ۔ بے زبان۔ بے زبانی۔ بے زر۔ بے زری۔ بے زوال۔
بے زوالی۔ بے ساختہ۔ بے ساختگی۔ بے ساختہ پن۔ بے سامان۔ بے سامانی۔
بے سِرا۔ بے سِراپن۔ بے سُرا۔ بے سُراپن۔ بے سروپا۔ بے سروپائی۔ بے سروسامان
بے سروسامانی۔ بے سلیقہ۔ بے سلیقگی۔ بے سود۔ بے شعور۔ بے شعوری۔ بے شرم۔
بے شرمی۔ بے شک۔ بے شمار۔ بے صبر۔ بے صبری۔ بے صبرا۔ بے صبراپن۔ بے صبرانہ
بے طرح۔ بے طرحی۔ بے طرف۔ بے طرفی۔ بے عزت۔ بے عزّتی۔ بے عزّتانہ۔
بے عقل۔ بے عقلی۔ بے عقلانہ۔ بے عیب۔ بے عیبی۔ بے غرض۔ بے غرضی۔ بے غرضانہ
بے غل وغش۔ بے غیرت۔ بے غیرتی۔ بے غیرتانہ۔ بے فائدہ۔ بے فکر۔ بے فکری۔
بے فکرا۔ بے فکراپن۔ بے فیض۔ بے قابو۔ بے قاعدہ۔ بے قاعدگی۔ بے قدری
بے قدرا۔ بے قرار۔ بے قراری۔ بے قصور۔ بے قصوری۔ بے قیاس۔ بے قید
بے قیدپن۔ بے کار۔ بے کاری۔ بے کراں۔ بے کس۔ بے کسی۔ بے کل۔ بے کلی
بے کم وکاست۔ بے گناہ۔ بے گناہی۔ بے گھری۔ بے گھرا۔ بے گھراپن۔ بے لاگ
بے لاگ پن۔ بے لحاظ۔ بے لحاظی۔ بے لطف۔ بے لطفی۔ بے لگام۔ بے لگامی۔
بے لگاؤ۔ بے لگاؤپن۔ بے محابا۔ بے محاباپن۔ بے محل۔ بے مُروّت۔ بے مُروّتی
بے مزہ۔ بے مزگی۔ بے معنی۔ بے مقدور۔ بے مقدوری۔ بے منّت۔ بے منتا۔
بے موجب۔ بے موسم۔ بے موقع۔ بے نام ونشان۔ بے نصیب۔ بے نصیبی۔
بے نظیر۔ بے نظیری۔ بے نقط۔ بے نماز۔ بے نمک۔ بے ننگ وناموس۔ بے نیاز
بے نیازی۔ بے وحدت۔ بے وحدتی۔ بے وفا۔ بے وفائی۔ بے وقعت۔ بے وقعتی
بے وقت۔ بے وقر۔ بے وقری۔ بے وقوف۔ بے وقوفی۔ بے ہمّت۔ بے ہمّتی۔

بے ہنر۔ بے ہنری۔ بے ہنگم۔ بے ہنگم پن۔ بے ہوش۔ بے ہوشی۔ بے ہودہ۔ بیہودگی
وغیرہ (ف) بے آشنا (بے دوست۔ بے مثل۔ بے پروا) بے اصولی (بے ڈھنگا پن)
بے آب (بے رونق) بے اندامی (بے ڈول پن) بے برگ (بے سروساماں)
بے پایاب (گہرا) بے پرکار (بے قاعدہ۔ بے ڈول) بے تہ (بے حوصلہ) بے تہی
(بے حوصلگی) بے توشہ (بدمعاش۔ مفلس) بے تحاشی (بے باکی) بے جگری (بزدلی)۔
بے جواب (وہ بات جو قابلِ جواب نہ ہو) بے جوہر (بے ہنر) بے چشم و رو (بے حیا)
بے حضور (بیمار) بے حضوری (بے اطمینانی) بے خویش۔ بے خویشتن (بے خود)
بے دماغی (بے التفاتی) بے دولت (نالائق اور بدوضع) بے دہن (جو بات
کرنے پر قادر نہ ہو) بے دیدہ (اندھا۔ بے شرم۔ حق ناشناس) بے دیدہ و رُو
(بے حیا۔ بے مروّت) بے رگ (بے غیرت) بے رنگ (تصویر کا خاکہ) بے روئی
(بے توجہی۔ بے رونقی) بے زینہار (جو کسی کو امن نہ دے) بے ستون (ایک مشہور
پہاڑ کا نام) بے سخن (لاکلام۔ بے شک) بے سر (وہ جس نے بغیر ماں باپ کے
تربیت پائی ہو) بے سرودل (بے پروا) بے سکون (جپن چپل) بے سکّہ (بے قدر)
بے سنگ (بے اعتبار) بے سوال (جو کسی سے سوال نہ کرے) بے شکوہ (جو کسی کا
گلہ نہ کرے) بے فرمان (جو کسی کا محکوم نہ ہو) بے فرزانہ (بے عقل) بے قرین
(بے نظیر) بے قرینگی (بے نظیری) بے قیمت۔ بے کس و کو (جو برادری نہ رکھتا ہو)۔
بے گاہ (بے وقت۔ شام) بے گاہاں (رات) بے محلی (بے التفاتی) بے مغز
(پوچ) بے نماز (زنِ حائض) بے نوا۔ بے نوائی۔ بے وزن (بے وقعت)
بے ہنجار (وہ جگہ جہاں رستے کا نشان نہ ہو) بے یار (بے آشنا وغیرہ)

پا (ف) (پاؤں) پا انداز۔ پابند۔ پابندی۔ پابوس۔ پابوسی۔ پابجولاں۔
پابزنجیر۔ پابیادہ۔ پاپوش۔ پاتابہ (پاؤں کو گرم رکھنے والا) پاجامہ۔ پاخانہ۔ پالنگ

پاشویہ - پاموز (اصل پاموزہ - کبوتر کی قسم) پامال - پامالی - پازیب - پاتراب - پایاب وغیرہ - (ف) پاافزا (جوتی) پاافشار (وہ تختہ جس کو جلاہے بُنتے وقت پاؤں سے دباتے جاتے ہیں) پابرجا (قایم) پابہ رکاب - پابہ زنجیر (جھانجن) پابست (عمارت کی بُنیاد - مضبوط - قیدی) پابستہ (قیدی) پابرہوا - پادرہوا - پاپیچ (کم زوری سے پاؤں میں تشنج ہونا) پاتکیہ (تکیہ جو سوتے وقت پاؤں کے نیچے رکھیں) پاچاہ (جلاہوں کی کھڈی) پاخطّہ (کُمہرکنوں کا ایک اوزار) پادام (جال جو گھوڑے کی دُم کے بالوں سے بُنا جائے اور پرندوں کی گزرگاہ میں بچھایا جائے - وہ پرندہ جو جال کے قریب باندھ کر رکھا جائے تاکہ اور پرندے اُس کو دیکھ کر آئیں اور جال میں پھنسیں) پادررکاب - پادرگل (قیدی - مضبوط عمارت) پادست (اُدھار پر خریدی ہوئی چیز) پادَو (وہ شخص جو سوار کے ساتھ پیدل دوڑے) پارکابی (مقدار قلیل) پاسبز (رہ نما - ایلچی - منحوس) پاسوار (تیز رَو پیادہ) پاعلَم خواں (علَم کے نیچے نوحہ پڑھنے والا) پافراز (جوتی) پاکار (بھنگی - نوکر) پاکوبی (رقص) پارنج (کسی کے آنے کا معاوضہ) پامزد (دیکھو پارنج) پالغز (ٹھوکر - خطا) پاورق (آیندہ صفحہ کے شروع کا لفظ جو صفحہ کے نیچے لکھا جائے) پادکانی (کم مایہ شخص جو کسی دُکان دار کی دُکان کے نیچے بیٹھ کر اُس کی مدد سے سودا بیچے) پاداماں (دامن کا وہ حصّہ جو زمین کے قریب ہو) وغیرہ -

پائے (ف، پاؤں) پائے بند - پائے بندی - پائے تابہ - پائے تخت پائے تراب - پائے جامہ - پائے زیب - پائے خانہ - پائے مال - پائے مالی - پائے دار پائے داری - پائے کاشت (وہ کسان جو دوسرے گاؤں سے کھیتی کرنے کو آئے - غیر موروثی) پائے موز وغیرہ - (ف) پائے بست - پائے بستہ (دیکھو پابست - پابستہ) پائے حوض (بدنامی کی جگہ) پائے خست - پائے خستہ (روندی ہوئی چیز) پائے خوال (ترجمہ)

پائے خوشہ (دَل دَلی زمین جو آدمیوں اور جانوروں کے چلنے کے سبب اوپر سے خشک ہو جائے) پائے دارہ (مددگار) پائے دام (رسّی کا حلقہ جس کے ذریعہ درخت پر چڑھتے ہیں) پائے داماں (دیکھو پا داماں) پائے زار (جوتی) پائے کار (دیکھو پاکار) پائے کوبی (دیکھو پاکوبی) پائے گاہ (صفِ نعال - مرتبہ - قدر - پایاب) پائے گزار (مددگار) پائے گیر (پابند) پائے لغز (دیکھو پالغز) پائے مردی دستگیری - ہمّت و مروّت) پائے مزد (دیکھو پامزد) وغیرہ -

پچ (ہ) (مخفف پانچ) پچ رنگا - پچ کلیان - پچ لڑی - پچلونا (پانچ نمک کا چورن) پچوترا (فی صدی پانچ زائد) پچ ہتّا (پانچ ہاتھ کا - پورا جوان) وغیرہ -

پَر (ہ) (دوسرا - غیر - زائد - علاوہ - اعلا) پردیس - پرلوک - پرایا - پربیتی - (مقابل آپ بیتی) پربس (جو غیر کے بس میں ہو) پربال - پرچون (آٹا وغیرہ) پرچونیا پرلا - پرپوتا (اصل پرپوتا) پرواٰیا (اصل پرپایہ) پرچھاواں - پرچھائیں - پردادا - پرشہر (غیر شہر) پرکاج (کارِ غیر) پرمت (دوسرے کی سمجھ) پرنالا - پرنالی - پرنانا - پرچھتی (ٹانڈ - مچان) پرسال - پرتال (اصل پرتال - دوسرے دفعہ کی تول) وغیرہ

پُر (ف) (بھرا ہوا) پُرجوش - پُرمعنی - پُرمغز - پُرآشوب - پُرنم - پُرزور - پُردرد - پُرغضب وغیرہ (ف) پُرپایہ (کن کھجورا) پُرخوار (بسیار خوار) پُردل (سخی) پُرکار (چالاک) وغیرہ -

پس (ف) (پیچھے) پس انداز - پس پا - پس پائی - پس خوردہ - پس ماندہ وغیرہ (ف) پس آوردہ (ربیب) پس آہنگ (پیچھے کی فوج - لوہا جسے جوتی کے پچھلے حصّہ میں ڈال کر اُس کو فراخ کریں تاکہ قالب اُس میں داخل ہو سکے) پساچیں (باقی میوہ جو باغوں میں میوہ چننے کے بعد رہ جائے) پسادست (اُدھار پر خرید کی ہوئی چیز) پس افتادہ (ساتھیوں سے بچھڑا ہوا - ذخیرہ کی ہوئی چیز) پس افگندہ (بچت -

پنچال۔میراث)۔پس اندیش (زمانۂ ماضی کی باتیں یاد کرنے والا)۔پس جانشیں (دکان دار کا گماشتہ) پس خیز (شاگرد جس کو پہلوان سب شاگردوں کے بعد کشتی لڑائے)۔ پس دستی (پس انداز کرنا) پس رو (پیش رو کی ضد) پس نہاد (پس انداز۔میراث) وغیرہ

پن (ہ) (مخفف پانچ) پن سورد۔پن سیری۔پن سیرا وغیرہ۔

پنج (ف) پنج روزہ۔پنج شاخہ۔پنج عیب (وہ گھوڑا جس میں پانچ برے عیب ہوں) پنج شنبہ۔پن جیری (پانچ چیزیں ملا کر بنتی ہے) پنج گانہ۔پنج گوشہ۔پنج تن وغیرہ (ف) پنج انگشت (ایک نباتی دوا۔سنبھالو) پنج پایہ۔پنج پایہ۔پنج پایک (کیکڑا) پنج گاہ (موسیقی کے ایک پردہ کا نام) پنج گنج (حواس خمسہ) پنج نوبت (پانچ وقت کی نوبت) پنج نوش (ایک معجون کا نام) وغیرہ۔

پیش (ف) (آگے۔پہلے) پیشانی۔پیشاب۔پیش دامن۔پیش بند (وہ چمڑا جو گھوڑے کی پوزی اور تنگ کے بیچ میں گردن نیچے کو جھکی رہنے کی غرض سے باندھتے ہیں) پیش بندی۔پیش بینی۔پیش خدمت۔پیش خیمہ۔پیش دست۔پیش دستی پیش رفت۔پیش رو۔پیش روی۔پیش قبض۔پیش قدمی۔پیش نماز۔پیش نہاد۔ پیش طاق۔پیش تر۔پیش کار۔پیش کاری۔پیش کش۔پیش خواں۔پیش خوانی پیش مصرع پیش گاہ۔پیش رس۔پیشوا۔پیشواز (اصل پیش باز) پیشین۔پیشین گو پیشین گوئی وغیرہ (ف) پیشار (بیمار کا قارورہ) پیش رفتار (قسمت) پیش آمد (سلوک) پیش آہنگ (آگے کی فوج) پیشادست (پیشگی اجرت۔نقد جو ادھار کی ضد ہو۔صدر مجلس۔ نائب و پیش کار) پیش انداز (کارچوبی رومال جو عورتیں سینہ پر ڈالتی ہیں۔ رومال جو کھانا کھانے کے وقت زانو پر ڈال لیا جائے دسترخوان) پیش ایوان (صحن خانہ) پیش باز (استقبال کرنے والا) پیش پا افتادہ (کھلی اور نزدیک کی بات) پیش پارہ (ایک مٹھائی کا نام) پیش جنگ (جو لڑنے میں سب سے آگے رہے)

پیش حرف (جس کی بات غالب رہے)، پیش خانہ (آگے کا دالان)، پیش خرید (تیاری سے پہلے خریدا ہوا مال)، پیش خورد (نہاری۔ قیمت یا اُجرت جو پیشگی لی گئی ہو) پیش خیز (شاگرد جس کو پہلوان سب سے پہلے کشتی لڑائے۔ الاپ)، پیش داد (پہلا شخص جو حاکم کے پاس فریاد لے جائے۔ پہلا حاکم جو مظلوم کی فریاد سنے۔ پیشگی مزدوری) پیش دامن (خدمت گار)، پیش دست (دیکھو پیشا دست)، پیش دستی (سبقت) پیش دنداں (نہاری)، پیش رس (پھل یا پھول جو باغ میں اور پھلوں اور پھولوں سے پہلے تیار ہو۔ وہ شخص جو سب سے پہلے منزل پر پہنچے)، پیش رو (الاپ)، پیش سلام (جو سلام میں سبقت کرے)، پیش شاخ (پیشواز)، پیش طاق (صحن خانہ۔ محل کا بڑا دروازہ)، پیش فرش (مغرور)، پیش قبض (کشتی کے ایک داؤ کا نام)، پیش کلاہ (عملہ۔ شاگرد پیشہ)، پیش گاہی (زمانہ ماضی)، پیش گو (وہ شخص جو بادشاہ یا اُمرا کی محفل میں لوگوں کی معرفی کرائے اور اُن کی درخواست پیش کرے)، پیش گہی (افطاری) پیش مصرع (شعر کا پہلا مصرع)، پیش نشیں (دائی)، پیش یاد (پیش کار۔ بیمار کا قارورہ)، پیش بارہ (خوانچہ یا تھال جس میں میوہ یا مٹھائی لگا کر پیش کریں) وغیرہ

تِ (ہ) (مخفف تین) تبارہ۔ تباسی (تین روز کا باسی) تپائی۔ تدھارا (تھوڑ کی ایک قسم) ترا ہا۔ تکھونٹا۔ تسالا (سہ سالہ گھوڑا)۔ تکونیا۔ تپتی۔ تلڑا (ایک زیور) تماہہ (سہ ماہہ) وغیرہ

تِر (ہ) (تین) تربھون (تینوں لوک زمین آسمان پاتال)، ترپولیا (سہ درہ) ترپھلا۔ ترسول (تین کانٹوں والا سہ شاخہ)، ترکٹا (ایک دوائے ہاضم) ترلوک وغیرہ۔

تہ (ف)، تہ بند۔ تہ بازاری۔ تہ خانہ۔ تہ پوشی (زنانہ پائجامہ)، تہ پیچ (پگڑی کے نیچے کا کپڑا)، تہ دار۔ تہ درز (وہ کپڑا جس کی تہ نہ ٹوٹی ہو۔ نیا)، تہ دیگی۔ تہ نشیں۔ تہ نال (میان کا وہ حصہ جہاں تلوار کا پھیلاؤ رہتا ہے) وغیرہ (ف) تہ بساط (کم درجہ

کا مال جو فروخت ہونے کے بعد باقی رہ جائے۔ گھر کا سامان) تہ بندی (وہ چیز جو شراب پینے سے پہلے کھائیں۔ رنگ ریزوں کی اصطلاح میں وہ رنگ جو مطلوب رنگ سے پہلے اُس رنگ کی تقویت کے لیے دیا جائے۔ کتاب کی جُزبندی) تہ پیالہ۔ تہ پیمانہ تہ جام۔ تہ سبو۔ تہ شیشہ۔ تہ جرعہ۔ تہ مینا (تھوڑی سی شراب جو تہ میں رہ جائے) تہ گیرہ۔ (تہ دیگی) تہ ماندہ (بچا کھچا کھانا) تہ غربال (بھوسی یا چھوٹے دانے جو چھلنی میں سے نکل جائیں) تہ نشان (طلا یا جواہرات جو تلوار کے قبضہ وغیرہ کو کندہ کر کے اُس میں نصب کریں) وغیرہ۔

چَو (رہ) (چار) چوبارہ۔ چوبائی (چوطرفی ہوا) چوبرسی۔ چوبغلا۔ چوبولہ۔ چوپایہ چوپال اینٹ (اصل چوپہل) چوپہل۔ چوپئی یا چوپائی (ہندی رُباعی) چوپٹ۔ چوپڑ۔ چوپہلا (ایک قسم کا ڈولا) چوپھلا (چاقو کی قسم) چوتار (کپڑے اور باجے کی ایک قسم) چوتالا (طبلہ کے بجانے کا ایک طریقہ) چوتھ۔ چوتھا۔ چوتھیا۔ چوتھائی۔ چوتھی۔ چوتہی۔ چوچند۔ چوحرفی۔ چودانی (چار دانہ کا ایک زیور) چوراہا۔ چورس۔ چورنگ۔ چوسر۔ چوک۔ چوکا۔ چوکڑی۔ چوکس۔ چوکنّا۔ چوکور۔ چوطرفی۔ چوکھٹ (دروازہ کی چار لکڑیاں) چوکھٹا۔ چوکھونٹا۔ چوکی۔ چوگڈا (وہ مقام جہاں چار گاؤں کی حدیں ملیں) چوگرد۔ چوگوشیا ٹوپی چوگلا (چار پنکھڑی کا پھول) چوگھڑا (چار کلھیوں کا ظرف) چوگنا۔ چومکھ۔ چومکھا۔ چومنزلا چومیخا۔ چوہرا۔ چوہٹّا (چوک) چومہری۔ شطرنج۔ چومغزا چوتی وغیرہ۔

خَر (ف) (بڑا) خرگوش۔ خرمہرہ۔ خرگاہ۔ خرمگس۔ خرمست۔ خرمن۔ خرسنگ وغیرہ (ف) ، خرامرود (ایک قسم کا بے مزہ اور ناہموار امرود) خرانبار (عوام کا ہجوم — شور وشغب) خرپشتہ (بڑا ٹیلا۔ خیمہ) خرچوب (لکڑی کا ٹکڑا جس پر رباب کے تار کسے جاتے ہیں) خرچنگ (کیکڑا) خرزہرہ (کنیر) خرکمان۔ خرموش وغیرہ۔

خُرد (ف) (چھوٹا) خُردسال۔ خُردبین وغیرہ (ف) خردکاری (دستکار

اُستادوں کا نازک اور باریک کام)

خود (ف) خود آرا۔ خود آرائی۔ خود بیں۔ خود بینی۔ خود پرست۔ خود پرستی۔
خود پسند۔ خود پسندی۔ خود رائے۔ خود رَو۔ خود رائی۔ خود رفتہ۔ خود رفتگی۔ خود رَو۔
خود ستائی۔ خود سر۔ خود سری۔ خود غرض۔ خود غرضی۔ خود کاشت۔ خود کُشی۔ خود مختار
خود مختاری۔ خود مطلبا۔ خود مطلبی۔ خود منڈا۔ خود نما۔ خود نمائی وغیرہ (ف) خود آشنا
(وہ جو کسی اور کو دوست نہ بنائے) خود افگن (یکّہ تاز) خود برپا (مغرور) خود حسابی
(اپنا اندازہ خود کرنا) خود حساب (وہ جو اپنے اعمال و افعال کا محاسبہ خود کرے)
خود خروج (مُرغ کی کلغی) خود رنگ (وہ چیز جو بغیر بوئے خود اُگ آئے۔ وہ چیز جو اپنا
ذاتی رنگ رکھتی ہو) خود رَو (وہ چیز جو خود بخود اُگ آئے۔ گُل لالہ) خود ساز (خدا شناس)
خود سازی (اپنے اخلاق درست کرنا۔ اپنے تئیں درست کرنا اپنی اصلاح) خود سوار
(خود سر) خود شکن (متواضع) خود شناس (عارف) خود فروش (خود نما) خود کار۔
خود کام (خود رائے) خود کامہ (خود رائے) خود کام۔ خود گزشتہ (جان سے بیزار) وغیرہ

خوش (ف) خوش اسلوب۔ خوش اسلوبی۔ خوش اقبال۔ خوش اقبالی۔
خوش آب۔ خوش آواز۔ خوش آوازی۔ خوش الحان۔ خوش الحانی۔ خوش انتظام
خوش انتظامی۔ خوش باش۔ خوش باشی۔ خوشبو۔ خوش بودار۔ خوش بیان۔ خوش بیانی
خوش پوشاک۔ خوش پوشاکی۔ خوش تقریر۔ خوش حال۔ خوش حالی۔ خوش خبری۔
خوش خرام۔ خوش خرامی۔ خوش خط۔ خوش خطی۔ خوش خُلق۔ خوش اخلاق۔ خوش خوال۔
خوش خوراک۔ خوش خیال۔ خوش دامن۔ خوش دل۔ خوش دلی۔ خوش ذائقہ۔
خوش رفتار۔ خوش رفتاری۔ خوش رنگ۔ خوش رنگی۔ خوش زبان۔ خوش زبانی۔
خوش سلیقہ۔ خوش طالع۔ خوش طالعی۔ خوش طبع۔ خوش طبعی۔ خوش عناں۔ خوش غلاف۔
خوش قد۔ خوش قطع۔ خوش قلم۔ خوش تحریر۔ خوش قدم۔ خوش قدمی۔ خوش گام۔ خوش گامی

خوش گپ۔ خوش گپیاں۔ خوش گزران۔ خوش گفتار۔ خوش گفتاری۔ خوش گو۔ خوش گوئی
خوش گوار۔ خوش گواری۔ خوش لباس۔ خوش لباسی۔ خوش لگام۔ خوش نصیب۔ خوش نصیبی
خوش نما۔ خوش نمائی۔ خوش نویس۔ خوش نویسی۔ خوش نیت۔ خوش نیتی۔ خوش وقت
خوش وقتی۔ خوشامد۔ خوشامدی۔ خوش نود۔ خوش نودی۔ خوش وضع۔ خوش نظمی۔ خوش کلام
خوش کلامی۔ خوش رقم۔ خوش غذا۔ خوش فکر۔ خوش مزہ۔ خوش مزگی۔ خوش رُو۔ خوش رُوئی
خوش رو۔ خوش روی۔ خوش عادت۔ خوش سیرت۔ خوش قسمت۔ خوش مزاج۔ خوش مزاجی
خوش انداز۔ خوش خو۔ خوش خوئی۔ خوش اطوار۔ خوش اطواری۔ خوش طینت۔ خوش طینتی
وغیرہ۔ (ف) خوش ادا۔ خوش اسپرم (ریحان کی ایک قسم) خوش انگشت (سازندہ)
خوش برگ (صاحب سامان) خوش پرکار (خوش اسلوب) خوش پیچ (سلیقہ مند مرزا منش)
خوش پیچ مانی (مرزا منشی۔ خوش سلیقگی) خوش خوار (خوش مزہ دوا) خوش خواہش (پورا اشتیاق)
خوش خیال (خوش فکر شاعر) خوش زبان۔ خوش صفیر (خوش آواز پرندے) خوش قلم
صاف کاغذ جس پر اچھی طرح لکھا جائے) خوش عناں (تابعدار گھوڑا) خوش قمار۔
خوش کامی (شادکامی) خوش کنار (محبوب) خوش گام (خوش رفتار) خوش منزل
(وہ شخص جو منزل پر پہلے پہنچ کر قافلہ کے ٹھہرنے کا انتظام کرے) خوش نام۔ خوش نشین
(خوش باش) خوش نظر (لالہ و ریحان۔ اُلفت کرنے والا) خوش نگاہ (محبوب)
خوش نمک (خوش مزہ و محبوب) خوش نواز (مطرب) وغیرہ۔

دُر (ہ) (بد۔ خراب۔ نکما۔ منحوس۔ مشکل) دُربچن۔ دُربل (کمزور) دُرجن
(بد آدمی) دُرگت۔ دُرگند (بدبو) دُرلب (جو مشکل سے ہاتھ آئے) دُرمتی (احمق) وغیرہ
دَر (ف) (میں) دربہشت۔ درپردہ۔ درپے۔ درپیش۔ درپیشی۔ درکار۔
درہم۔ درہمی۔ درمیان۔ درمیانی۔ درماہہ۔ دراندار۔ دراندازی۔ درگزر۔ درآمد
درخواست۔ درکنار۔ دریافت وغیرہ۔

دہ (ف) دہ چند۔ دہلا۔ دہ یک۔ دہ یکی۔ دہ در دہ۔ دہا (ماہ محرّم کا عشرہ) وغیرہ (ف) دہ آیت (چھوٹا سا دائرہ جو ہر دس آیتوں کے بعد سونے کے پانی سے بنا دیتے ہیں) دہ پنجی (کھوٹا سونا) دہ دل۔ دہ دلہ (بے وفا۔ بلہوس۔ ہرجائی۔ بہادر پریشان خاطر۔ متلوّن۔ لامذہب) دہ دہی (کھرا سونا) دہ روزہ (مدّت قلیل) دہ رگہ (بہادر۔ صاحبِ غیرت۔ حرام زادہ) دہ زبانی (ایک بات پر قایم نہ رہنا) دہ مردکار (وہ جو دس آدمیوں کا کام انجام دے) دہ مرد گوی۔ دہ مردہ گوی (بسیار گو) دہ مَردہ (نہایت طاقت ور) دہ مست (ایک درخت کا نام) دہ نہ (دو چیزیں جو کیفیت اور کمیت میں قریب قریب ہوں) دہ ہزار۔ دہ ہزاراں (نرد کی چوتھی بازی کا نام) دہ ہفت (روپیہ کی ایک قسم جو قدیم زمانہ میں رائج تھا) دہ یک (۱/۱۰) وغیرہ

زبر (ف) (اوپر) زبردست۔ زبردستی وغیرہ (ف) زبرپوش (لحاف اور جو کپڑا سوتے وقت اوڑھیں) زبرتنگ (دوسرا تنگ) وغیرہ۔

زیر (ف) (نیچے) زیرانداز۔ زیربار۔ زیرباری۔ زیربند۔ زیرپائی۔ زیردست زیردستی۔ زیرمشق وغیرہ (ف) زیرافگن۔ زیرافگند (توشک۔ موسیقی کی ایک دھن کا نام) زیربال (پرندوں کی نیند) زیربُر (گٹھ کترا۔ منافق) زیربُری (گٹھ کترا پن) زیرپیچ (پگڑی جو عمامہ کے نیچے باندھی جائے) زیرجامہ (ازار) زیرجاق (تابعدار) زیرحلقی (ٹھوڑی کے نیچے گھونسا لگنا) زیرکاسہ (کشتی کے ایک داؤ کا نام) زیرگاہ (کرسی) زیرگوش (ایک زیور کا نام) زیرلب۔ زیرلبی (آہستہ بات یا ہنسی) زیرمیانہ (متوسط درجہ کا) زیرنگیں (محکوم) زیرنشیں (مقابل بالانشیں) وغیرہ۔

زود (ف) زودخیز۔ زودرنج۔ زودرنجی۔ زودگو۔ زودفہم۔ زودفہمی۔ زودآشنا زودکار۔ زودکاری۔ زودنویس۔ زودنویسی۔ زوداثر۔ زودنگار۔ زودنگاری۔ زودقلم۔ زودفنا۔ زودہضم وغیرہ (ف) زودانداز (وہ بات جو بے سوچے فوراً

کہی جائے۔ فی البدیہ) زود بود (بے تحاشا) زود خیز (ہوشیار خدمت گار) زود سیر (وہ شخص جو دوستوں کی صحبت سے جلد سیر ہو جائے۔ بدمزاج) زود نقد (خوش معاملہ جو روپیہ ادا کرنے میں ڈھیل نہ کرے) وغیرہ۔

سُ (ہ) (اچھا) سڈول۔ سڈہل۔ سلگنا۔ سلونا۔ سہاگ (س۔ بھاگ۔ نصیب) سپوت وغیرہ۔

سر (ف) سرچڑھا۔ سرچوٹ (ناگوار) سرخوش۔ سرخوشی۔ سردھرا۔ سرڈوب (از سرتا پا غرق) سرڈھکی (شبِ زفاف) سرکٹا۔ سرکھپ (جاں نثار) سرمنڈا۔ سرمونڈا سرانگشت۔ سرباز۔ سربستہ۔ سربسر۔ سربصحرا۔ سربند۔ سربلندی۔ سربمہر۔ سرپرست سرپرستی۔ سرپنج۔ سرپوش۔ سرپیچ۔ سراپا۔ سرتاپا۔ سرتاج۔ سرحد۔ سرحدی۔ سرخط۔ سرخیل۔ سردفتر۔ سررشتہ۔ سررشتہ دار۔ سررشتہ داری۔ سرارو۔ سرزمین۔ سرزور سرزوری۔ سرسبز۔ سرسبزی۔ سرشار۔ سرشاری۔ سرفراز۔ سرفرازی۔ سرکش۔ سرکشی سرگزشت۔ سرکوبی۔ سرگراں۔ سرگرانی۔ سرگرداں۔ سرگردانی۔ سرگرم۔ سرگرمی۔ سرگروہ سرگشتہ۔ سرگشتگی۔ سرگوشی۔ سرمست۔ سرمغزن (بکواس) سرمکھ (مقابل) سرنامہ۔ سرنگوں۔ سرنوشت۔ سراب۔ سراسیمہ۔ سراسیمگی۔ سرآمد۔ سرانجام۔ سربراہ کار۔ سربراہ کاری۔ سربراہ۔ سربراہی۔ سرچشمہ۔ سردار۔ سرداری۔ سردل (اصل سردر) سرنوشش سرزد۔ سرزنی۔ سرسام۔ سرسامی۔ سرکار۔ سرکاری۔ سرمایہ۔ سرمایہ دار۔ سرور۔ سروری۔ سرہنگ۔ سرہنگی۔ سرتوڑ وغیرہ (ف، سرآغاز (وہ چیز جس سے کوئی کام شروع کیا جائے) سرآغوش۔ سرآگوش (مرصع چادر کی ایک قسم جو عورتیں سر پر ڈالتی ہیں) سرآماج (جوا جو بیل کی گردن پر رکھا جاتا ہے) سرآمد (ممتاز شخص یا عمارت) سرآوازہ (الاپ) سرآوری (گردن آوری) سرآہنگ (لشکر کا پیش رو گانے سے پہلے کچھ نثر پڑھنا۔ کوتوال۔ باجے کا تار) سرافراز۔ سرافشاں (تلوار) سرافگن (سرافشاں۔ عاجز) سرافگندہ۔

سرافگندگی - سرانداز (بدمست - سر پر ڈالنے کا رومال - مغرور - چست و چالاک
بے پروا - جلاد - قالین جو فرش کے اوپر بچھایا جائے - موسیقی کا ایک اصول) سراندازی
(ناز سے مٹک کر چلنا) سر انگشتی (مالیدہ جو کھانے کی قسم ہے - انگلیوں پر لگانے کی مہندی)
سر بالائی (اظہار بزرگی) سربار - سرباری (اصل بوجھ کے علاوہ زائد بوجھ جو مزدور کے
سر پر رکھا جائے) سربازاری (آوارۂ بازار) سربخش (حصہ بندی - بڑا حصہ -
صاحب ہمت آدمی) سربرخط (مطیع) سربرگرفتہ (سرکش - نافرمان) سر بریدہ -
(سرکٹا - واجب القتل - وہ بھید جس کے اظہار میں جان کا اندیشہ ہو) سربزرگ
(بلند مرتبہ شخص) سربست - سربستہ (مشکل جو حل نہ ہو سکے - مشکل سے سمجھ میں آنے والی
بات - ملفوف - نہ کھلا ہوا - مخفی) سربند (عصابہ) سربہا (خوں بہا - فدیہ) سربصحرا دادہ
(دیوانہ) سربہوا (مغرور - مشتاق - پریشان) سرپاس (محافظوں کا سردار - خود آہنی)
سرپاش (گرزگراں) سرپنجہ (پنجۂ دست - زبردست یا ظالم آدمی) سرپوش - سرپوشہ
سرپوشنہ (ڈھکنا - سر پر ڈالنے کا رومال) سرپوشیدہ (کنواری عورت) سرتوغ
(علم جیسی ایک چیز جس کے سر پہ پنجہ لگاتے ہیں) سرتیز (نوک دار) سرجغرات (ملائی)
سرجملہ (خلاصہ) سرجنگ (فوج کا پیش رو) سرجوش (شوربا یا گلاب یا شراب جو
پہلے جوش کے بعد حاصل ہو - خلاصہ) سرچکاد (بالائے پیشانی - چکاد - پیشانی)
سرچکادی (دعوے کی دستوری یا روکن) سرچنگ (لات یا دھول - تکلیف)
سرچین (خلاصہ) سرحساب (واقف و خبردار) سرحلقہ (جماعت کا سردار) سرخارہ
(طلائی سوئی جس سے عورتیں مقنعہ کو سر کے بالوں میں اٹکا لیتی ہیں) سرخانہ (ہر چیز
کی حد معین اور انتہا - موسیقی میں بلند سر چنانچہ میان خانہ اوسط درجہ کے سر کو کہتے ہیں)
سرخوان (مرثیہ کا پیش خوان) سرخوش (مست) سرخیرگی (پریشانی خیال) سردر پیش
(شرمندہ) سرداروہ (وہ دوا جو جوشاندہ یا عرق پر ڈال کر پئیں) سردرختی (میوہ پھل

جو وجہت سے حاصل ہو) سرِ درگلیم (ایک کھیل کا نام) سرِ و نشیب (تغیر و زوال۔ شرمندہ)
سرِ در ہوا (مغرور۔ پریشان۔ مشتاق) سرِ دست (حقیر) سرِ دستی (چوب دستی۔ فی الفور۔ جھٹ)
سرِ دفتر (متصدی کل۔ دیوان) سرِ دور (سردار جاسوساں) سرزدائے (کاٹ کرنے والی
چیز مثلاً تلوار) سرزدہ (سرکوفتہ۔ ملامت کردہ۔ پریشان) سرزن (سرکش) سرزندہ
(صاحب جرأت۔ گرم جوش۔ شگفتہ رو) سرِ سجدہ (سرِ نماز) سرِ سختی (بے پروائی۔ سرکشی)
سرِ سخن (داستان کا شروع) سرِ شاخہ (پھول جو شاخ کے سرے پر پیدا ہو) سرِ شک
سرِ شوری (حجام۔ سر دھونے کی مٹی) سرِ شیب (سرنگوں) سرِ شیر (ملائی) سرِ طوق (چوڑا
حلقہ جو زنجیر کے سرے پر ہو) سرِ طویلہ (منتخب گھوڑا) سرِ علم (طرہ کی شکل کی چیز جو علم کے
اوپر ہوتی ہے) سرِ غزل (غزل کا مطلع۔ عمدہ غزل) سرِ غلیاں۔ سرِ قلیان (چلم) سرِ غوغا
(بانیِ فساد) سرِ فتنہ (بانیِ فساد) سرِ فوج (سردار فوج) سرِ قافلہ (قافلہ کا سردار)
سرِ قصیدہ (قصیدہ کا مطلع۔ عمدہ قصیدہ) سرِ قطار (جو قطار میں سب سے آگے ہو) سرِ قفلی
(کچھ روپیہ جو کرایہ دار سے علاوہ کرایہ کے مکان میں داخل ہونے کی بابت لیا جائے)
سرکن (سردار قوم) سرکن پُرکن (بے قرار و سراسیمہ) سرکوب (طعنہ۔ حریف۔
غالب۔ عمارت جو مقابل کی عمارت سے بلند ہو۔ دم دمہ۔ دھول جو سر پہ ماری جائے)
سرِ کوچک (حقیر آدمی) سرِ کوچکی (ذلت و بے قدری) سرگشتہ (جان سے بیزار)
سرگر (کفش دوز) سرگراں (ناراض۔ غضب ناک۔ مغرور۔ دردِ سر۔ ملامت۔ خمار زدہ)
سرگردا (سر میں چکر آنے کی بیماری) سرگرائے (وہ جس کا سر چکراتا ہو۔ وہ چیز جو سر کو
چکر میں لائے) سرگرفتہ (دردِ سر۔ ملامت۔ طعنہ۔ مخمور۔ غضب ناک) سرگرہ (گرہ
جو تسبیح کے سرے پر ہوتی ہے) سرگزا۔ سرگزہ۔ سرگزید (جزیہ) سرگزیں (بہترین جانور
جو حاکم کے لیے منتخب کیے جائیں) سرگم (بے ابتدا و بے انتہا۔ بے راہ۔ گمراہ) سرِ لشکر
سرِ لوح (نقش و نگار جو کتاب کے شروع میں ہو) سرماک (ایک کھیل کا نام) سرمای [illegible]

(تنخواہ) سرِمشق (اُستاد کا خط جس کو دیکھ کر لکھنا سیکھیں) سرِمنزل (وہ مکان جسے کوئی مسافر کسی مقام پر آب و ہوا کا لطف اُٹھانے کے لیے بنائے اور اس میں عارضی طور سے قیام کرے) سرموزہ (جوتی جو موزہ کے اوپر پہنی جائے) سرنشیں (پیش رَو۔ وہ شخص جو سرِراہ بیٹھ کر سوال کرے۔ وہ جو جانور پر بوجھ لاد کر بوجھ پر خود بیٹھ جائے) سرنوبہ (پہرہ داروں کا سردار) سرورق۔ سرہفتہ (اوّل ہفتہ) وغیرہ۔

سَم (ہ) (پورا) سماکھا (بینا) سمانا۔ سم بندھ۔ سم دھن (اصل سم بندھن) سمدھی سم دھیانہ۔ سم پورن وغیرہ۔

سہ (ف) سہ بندی۔ سہ برگہ۔ سہ پہل۔ سہ رُخہ۔ سہ درہ۔ سہ دری بسہ شنبہ سہ کرر۔ سہ ماہی۔ سہ ماہہ۔ سہ گوشہ۔ سہ سالہ۔ سہ منزلہ۔ سہ چند وغیرہ (ف) سہ تا (تین تار کا طنبور۔ شراب کے تین گلاس جو صبح کے وقت پیے جائیں) سہ خواں (تین خدا ماننے والے) سہ دامنی (تین چاک کی قبا جو ایران کے رقاص پہنتے ہیں) سہ رود (تین تار کا طنبور) سہ کوہک (خار خسک) سہ گانہ (شراب کے تین گلاس جو صبح کے وقت پیے جائیں) سہ نوبت (بچپن۔ جوانی۔ بڑھاپا۔ نوبت بجانے کے تین وقت جس کا دستور سلطان سنجر سے پہلے تھا) وغیرہ۔

شاہ۔ شہ (بڑا) شاہ راہ۔ شاہ رگ یا شہ رگ۔ شاہ نائی یا شہ نائی۔ شاہ باز یا شہ باز۔ شاہ پر یا شہ پر۔ شاہ توت یا شہ توت۔ شاہ گام یا شہ گام۔ شہ بالا۔ شہ رُخ شہ چال۔ شہ مات۔ شاہترہ۔ شاہ تیر یا شہ تیر۔ شاہ خانم (بڑے گھر کی عورت۔ طنزاً) شاہ سوار یا شہ سوار۔ شاہ نشیں یا شہ نشیں۔ شہ زور۔ شہ زوری۔ شہ سوار۔ شہ سواری وغیرہ (ف) شاہ ارش (دونوں ہاتھ کھولنے اور پھیلانے کے بعد داہنے ہاتھ کی درمیانی انگلی کے سرے سے بائیں ہاتھ کی درمیانی انگلی کے سرے تک کا فاصلہ۔ ارش اس فاصلہ کو کہتے ہیں جو ہر ہاتھ کی درمیانی انگلی کے سرے سے کہنی تک لیا جائے) شاہ میر غم

(ناز بو یا ریحاں) شاہ اندازی (بڑا دعوا) شاہ بالا (دولہا کی عمر اور قد کا لڑکا جسے دولہا کے ساتھ سوار کر کے لے جاتے ہیں) شاہ بندر (بندرگاہ کا حاکم) شاہ بو (عنبر) شاہ دارو (شراب انگوری) شاہ دانہ (بھنگ کا بیج) شاہ رُخ (شطرنج کا ایک مہرہ) شاہ رود (ایک باجے کا نام) شاہ کار (بے گار) شاہ کامہ (بڑا پیالہ) شاہ لیمو (لیموں کی ایک قسم) شہ کار (بہت بڑا فریب) شہ تار (ساز کا موٹا تار) وغیرہ۔

شش (ف) شش پہلو۔ شش جہت۔ شش دانگ۔ شش عید کے روزے شش ماہی۔ شش ماہہ۔ شش در وغیرہ (ف) شش انداز (وہ بازی گر جو تین گیندیں اِس ہاتھ میں اور تین گیندیں اُس ہاتھ میں رکھتا اور باری باری سے اُن کو اُچھالتا اور لپکتا ہو اور اُن کو زمین پر گرنے نہیں دیتا۔ چار گیندیں ہمیشہ بالائے ہوا رہتی ہیں) شش پر (گرز کی ایک قسم جس کے چھ پہلو ہوتے ہیں) شش پنج (جوئے کی ایک قسم) شش پنج باز (مکار) شش تار (چھ تار کا طنبور) شش خان۔ شش خانہ (گول خیمہ) شش دانگہ (پورے اجزا والی چیز۔ کامل عیار) شش درہ (وہ خانہ جس میں جا کر مہرہ بے کار ہو جائے) شش روزہ (دنیا جس کو خدا نے چھ دن میں بنایا) شش سری (زرِ خالص) شش ضرب۔ شش ضربہ نرد کی بازی کا ایک داؤں) شش طاق (خیمہ کی ایک قسم) شش بند (ماہ رمضان کے بعد چھ دن جن میں روزہ رکھنا سنّت ہے) وغیرہ۔

صاحب (ع) صاحب اختیار۔ صاحب حکومت۔ صاحب اقبال۔ صاحب تخت صاحب تدبیر۔ صاحب تمیز۔ صاحب جاگیر۔ صاحب جائداد۔ صاحب خانہ۔ صاحب املاک صاحب جمال۔ صاحب دِل۔ صاحب حیثیت۔ صاحب دماغ۔ صاحب ذوق۔ صاحب راز صاحب اسرار۔ صاحب رائے۔ صاحب ضلع۔ صاحب عالم۔ صاحب سلیقہ۔ صاحب شوق صاحب فراش۔ صاحب قدرت۔ صاحب قرآن۔ صاحب کمال۔ صاحب مقدور صاحب نسبت۔ صاحب کرامت۔ صاحب نصیب۔ صاحب منصب (یہ مثالیں

مرکبات اضافی کی ہیں، مگر بول چال میں اضافت بولی نہیں جاتی، اسی لیے صاحب اقبالی
صاحب تمیزی۔ صاحب دلی۔ صاحب قرانی۔ صاحب کمالی۔ صاحب نصیبی کے الفاظ
بھی استعمال میں آتے ہیں اور اسی لیے یہ لفظ گویا بطور سابقہ کے اختیار کر لیا گیا ہی)
(ف) صاحب خبر (دربان۔ ایلچی) صاحب دیوان۔ صاحب خطر (امرا و سلاطین)
صاحب خاطر (شاعر خوش طبع) وغیرہ۔

صد۔ صدبرگ (گیندے کا پھول) صدپارہ وغیرہ (ف) صدپیوند (ایک
گھاس کا نام) صدچراغ (سرو چراغاں کی طرح کا روشنی کا جھاڑ) صددہن (وہ جو بہت
سی باتیں رنگ برنگ کی بیان کرے) صدشاخ (صدپارہ) وغیرہ۔

صدر (ع) صدر اعظم۔ صدر مدرس۔ صدر مدرسی۔ صدر اعلا۔ صدر بازار۔ صدر
دالان۔ صدر بورڈ۔ صدر جہاں۔ صدر دیوان۔ صدر دیوانی۔ صدر مقام۔
صدر منصرم۔ صدر منصرمی۔ صدر مہتمم۔ صدر مہتممی۔ صدر امین۔ صدر امینی۔ صدر محاسب
صدر محاسبی۔ صدر محرر۔ صدر عدالت۔ صدر دفتر۔ صدر محکمہ وغیرہ (اس لفظ کے بطور
سابقہ اختیار کرنے کی وجہ بھی وہی ہی جو لفظ صاحب کی نسبت لکھی گئی)

غیر (ع) غیر متناہی۔ غیر واقع۔ غیر موزوں۔ غیر موزونی۔ غیر آباد۔ غیر مزروعہ۔
غیر حاضر۔ غیر حاضری۔ غیر شفاف۔ غیر شفافی۔ غیر متحد۔ غیر متعہد۔ غیر ذمہ دار۔ غیر ذمہ داری
غیر مستقل۔ غیر مشروط۔ غیر معتبر۔ غیر مکمل۔ غیر ممکن۔ غیر مناسب۔ غیر منقولہ۔ غیر منکوحہ۔ غیر واجب
غیر ضروری وغیرہ (غیر موزونی۔ غیر حاضری۔ غیر شفافی عربی ترکیب نہیں ہی، یہ اہلِ زبان
کا تصرف ہی اور اسی تصرف کے سبب غیر کا لفظ بطور سابقہ کے اختیار کیا گیا ہی) (ف)
غیر مکرر (وہ شخص جس سے پہلے کبھی ملاقات نہ ہوئی ہو) وغیرہ۔

کُ (ہ) (بُرا) کپوت۔ کپڑھ۔ کچت یا کذات۔ کڈھب۔ کڈھنگا۔ کراہ
کلچھن۔ کجیت۔ کُکرمی (بدکار) وغیرہ۔

لا (ع)، (حرفِ نفی) لا آبالی - لا اُبالی پن - لا اُمتی (اُمت سے خارج بے دین) لابُد - لا پتہ - لا پروا - لا پروائی - لا ثانی - لا جُرم - لا جنب - لا جواب - لاچار - لاچاری لاچارگی - لا حاصل - لا حل - لا حول - لا خراج - لا دعوا - لا دوا - لا ریب - لازوال - لازوالی لا سخن - لا طائل - لا علاج - لا علاجی - لا کلام - لا مذہب - لا مذہبی - لا مکان لا وارث - لا وارثا - لا وارثی - لا ولد - لا ولدی - لا یزال - لا یعقل - لا یعنی - لا ینحل وغیرہ (لفظ لا کو ہندی اور فارسی الفاظ کے ساتھ بھی ملایا ہی اور دیگر تصرفات بھی کیے ہیں اسی لیے یہ لفظ سابقوں میں شامل ہو گیا ہی)

مہا (ہ)، (بڑا) مہا اَشٹمی - مہا اَوت - مہا برہمن - مہا بلی - مہا بھارت - مہا بیر (ہنومان) مہا پاپ - مہا پاپی - مہا پرشاد - مہا پورا (سب گنوں پورا) مہا پرلے (قیامت) مہا تل (زمین کا پانچواں طبقہ) مہا تم (بڑا نواب) مہاتما (اصل مہا + آتما = روح) (بزرگ آدمی) مہا جال - مہا جنجال - مہا جنتر (بڑا قفل - کلوں کا کارخانہ) مہاجن - مہاجنی - مہا دھات (سونا) مہا دیو - مہا ڈول (پالکی کی قسم) مہا راج - مہاراجہ - مہارانی - مہا سنکھ - مہا کالی (درگا دیوی) مہا کوڑھ (جذام) مہا مائی (درگا دیوی) مہا منتری (وزیرِ اعظم) مہا نوی - مہا پنڈت وغیرہ -

میر (مخفف امیر) (ع) میر آتش (افسر توپ خانہ) میر آخور (افسر اصطبل) میر بار (افسر دربار) میر بحر - میر بحری - میر بخشی (افسر تقسیم تنخواہ) میر تزک (افسر جلوس شاہی) میر حاج (سردار قافلۂ حاجیاں) میر دہ - میر دیوان (سر رشتہ دار) میر ساماں (داروغہ گودام) میر سامانی - میر شکار (افسر انتظام شکار) میر شکاری - میر عرض - میر عمارت - میر فرش - میر قلار (دربار میں بے جگہ بیٹھنے والے کو نکالنے والا افسر) میر مجلس - میر مجلسی میر محلہ - میر مطبخ (داروغہ باورچی خانہ) میر منزل (افسر انتظام سفر) میر منشی وغیرہ - (لفظ میر کو سابقہ بنانے کا وہی سبب ہی جو الفاظ صاحب اور صدر کے متعلق

لکھا گیا ہے) (ف) میر آتش (وہ شخص جو دوسروں کو کھانا کھلانے کے لیے طلب کرے) میر چوپاں (چرواہوں کا افسر) میر صد (سو آدمیوں کا سردار) میر سپاہ (بخشی) میر سلاح (اسلحہ خانہ کا داروغہ) میر شب۔ میر شب گیر (کوتوال) میر لشکر (میر سپاہ) میر میدان (بہادر آدمی) وغیرہ۔

نا (ف) نااتفاقی۔ ناآزمودہ۔ ناآزمودہ کار۔ ناآزمودہ کاری۔ ناآشنا۔ ناآشنائی نااتفاقی۔ ناامید۔ ناامیدی۔ ناآمیزگار۔ ناآمیزگاری۔ ناانصاف۔ ناانصافی۔ نااہل نااہلی۔ نابالغ۔ نابالغی۔ نابکار۔ نابکاری۔ نابلد۔ نابود۔ نابینا۔ ناپاک۔ ناپاکی۔ ناپائدار ناپائداری۔ ناپدید۔ ناپرہیزگار۔ ناپرہیزگاری۔ ناپسند۔ ناپسندیدہ۔ ناپسندیدگی ناپید۔ ناپیدا۔ ناپیداکنار۔ ناتجربہ کار ناتجربہ کاری۔ ناتراش۔ ناتراشیدہ۔ ناتربیت یافتہ ناتمام۔ ناتمامی۔ ناتواں۔ ناتوانی۔ ناجائز۔ ناجنس۔ ناچار۔ ناچاری۔ ناچاقی۔ ناچیز۔ ناحق۔ ناخداترس۔ ناخداترسی۔ ناخلف۔ ناخواندہ۔ ناخوش۔ ناخوشی۔ نادار۔ ناداری۔ نادار بازی (بے میر گنجفہ) نادان۔ نادانی۔ نادانستہ۔ نادانستگی۔ نادرست۔ نادرستی نادہند۔ نادہندی۔ نادیدہ۔ ناراست۔ ناراستی۔ ناراض۔ ناراضی۔ نارسا۔ نارسائی ناروا۔ نازیب۔ نازیبا۔ ناساز۔ ناسازی۔ ناسازگار۔ ناسازگاری۔ ناسپاس۔ ناسپاسی۔ ناسپردہ ناسرہ (کھوٹا) ناسزا۔ ناسزاوار۔ ناسزاواری۔ ناسفتہ۔ ناسمجھ ناسمجھی۔ ناشاد۔ ناشایستہ۔ ناشائستگی۔ ناشدنی۔ ناشکر۔ ناشکرا۔ ناشکری۔ ناشکیب ناشکیبا۔ ناصبور۔ ناصبوری۔ ناطاقت۔ ناطاقتی۔ ناطرف دار۔ ناطرف داری۔ ناعاقبت اندیش۔ ناعاقبت اندیشی۔ نافرمان۔ نافرمانی۔ نافہم۔ نافہمی۔ ناقابل۔ ناقابل برداشت۔ ناقابلیت۔ ناقدر۔ ناقدرا۔ ناقدری۔ ناکارہ۔ ناکام۔ ناکامی۔ ناکردخدا ناکردنی۔ ناکردہ کار۔ ناکردہ خطا۔ ناکردہ گناہ۔ ناکس۔ ناکسی۔ ناگند۔ ناگزیر۔ ناگوار۔ ناگوارا ناگواری۔ ناگاہ۔ ناگہاں۔ ناگہانی۔ نالائق۔ نالائقی۔ نامبارک۔ نامتناہی۔ نامحدود۔

نامحرم۔ نامراد۔ نامرادی۔ نامربوط۔ نامرد۔ نامردی۔ نامشخص۔ نامعتبر۔ نامعقول۔ نامعلوم
ناملایم۔ نامقر۔ ناممکن۔ نامناسب۔ ناموزوں۔ نامہربان۔ نامہربانی۔ نامیتری۔ نامنظور
نامنظوری۔ ناموافق۔ ناموافقت۔ ناواجب۔ ناواقف۔ ناواقفی۔ ناواقفیت۔ ناوقت
ناہموار۔ ناہمواری۔ ناملن سار۔ نامنصف۔ نامنصفی۔ ناہنجار۔ ناشناس۔ ناشناسی
نامرغوب۔ ناہذب۔ نامکمل۔ ناتندرست۔ ناتندرستی۔ نارضامند۔ نارضامندی
نارائج۔ نامروج۔ نامقبول۔ ناکام یاب۔ ناکام یابی۔ ناشکرگزار۔ ناشکرگزاری۔ ناراس
نالیاقتی۔ ناتعلیم یافتہ۔ نامسعود۔ نامرتب۔ ناسنجیدہ۔ ناسنجیدگی۔ نابرابر۔ نابرابری۔
نامساوی۔ نافرجام۔ نایاب۔ نایابی وغیرہ (ف) نابرید۔ نابریدہ (غیرمختون) نابسود
(اچھوتی چیز) نابودمند (مفلس) ناہبرہ (ذلیل آدمی۔ کھوٹا سونا) ناپروا (بے چین۔
بے توجہ۔ بے خوف۔ بے عقل) ناخاست (جو اپنی جگہ سے نہ اٹھ سکے) ناخواستہ (جو
بے طلب ہاتھ آئے) ناخواست (ناخواستہ) ناخواں (وہ خط جو پڑھا نہ جائے)
ناخواہ (وہ کام جو بغیر خواہش کے پورا ہوجائے) ناداشت (بے شرم۔ مفلس۔ بے اعتقاد)
ناداشتی (بے شرمی۔ بے اعتقادی۔ افلاس) نادیدگی (مفلسی) نادیدہ (بخیل۔ رذیل)
نادیدہ گرد (پاک وصاف چیز جس پر گرد بھی نہ پڑی ہو) نارس (کچا میوہ۔ شراب
جو اچھی طرح پختہ نہ ہوئی ہو) نارسیدہ (بے بہرہ۔ خام۔ نابالغ) نازاد (عورت جو
اب تک بچہ نہ جنی ہو) ناسگالیدہ (قول یا فعل جو بغیر سوچے کہا یا کیا جائے) ناشستہ رو
(ناپاک۔ میلا کچیلا) ناشکیب (بے صبر) ناشناخت (ناشناختہ شدہ) نافرمودنی (وہ
باتیں جن کے کرنے سے شرع نے منع کیا ہو) ناقبول (نامقبول) ناگرفت (ناگاہ) ناگزر
ناگزران۔ ناگزاران (ناگزر) ناگوہر (عرض مقابل جوہر) نامردم (ناکس و ہیچ کارہ)
ناہراس (بے خوف) ناہوش مند (بے ہوش) وغیرہ۔

نِ (ہ) (علامت نفی) نِنختا۔ نبل (کم زور) نبھاگا۔ نبھاگی۔ نبھرا (نامعتبر)

نیوتا۔ نیوتی۔ نچلا۔ نچنت۔ نڈر۔ نڈھال۔ نرالا (ن + رلا) نکھار۔ نکھٹو۔ نکمّا۔ نگوڑا۔ نموہا (کم سخن) نناداں۔ نناویں۔ نہتّا (بے ہتیار) نچھا۔ نرسا (خراب رس یعنی چاشنی کا کھوٹا) وغیرہ۔

نَ (ف۔ ہ) (علامت نفی) ندیدہ۔ ندیدی۔ نہوست وغیرہ۔

نِر (ہ) (حرف نفی) نرآدر (بے عزّت) نرادھار (بے وسیلہ) نراس (نااُمید) نراسا (نااُمید) نرپھل (بے فائدہ) نرنکار (آکار = روپ) (خدا) نربل (کم زور) نربدھ (بدھ = عقل) (احمق) نربھاگی۔ نرجل (برت جس میں پانی نہیں پیتے) نرجلا (نرجل) نرجیو (بے جان) نردوش (بے خطا) نردھن (مفلس) نردئی (بے رحم) نرگن (بے صفات) نرگنیا (موحد) نرلاج۔ نرلجا۔ نرمل۔ نرمول (بے بنیاد) نرموہی (بے مہر) نربسی (ایک دافع زہر دوا) نرملی (ایک بیج جس سے پانی صاف ہو جاتا ہے) نردگا (تندرست) نرویدِ (وید کا نہ ماننے والا) وغیرہ۔

نو (نیا) (ف) نوآباد۔ نوآبادی۔ نوآموز۔ نوباہ۔ نوبہار۔ نوتوڑ۔ نوتوبہ۔ نوجوان۔ نوجوانی۔ نوچندہ (چاند کے طلوع کا دوسرا دن) نوچندی (جمعرات جو چاند کے دوسرے دن واقع ہو) نوخاستہ۔ نوخیز۔ نوخط۔ نودولت۔ نودولتی۔ نوروز نوروزی۔ نوسفر۔ نوسکھ (نوآموز) نوسوار۔ نوشکار۔ نوشکست (نوتوڑ) نوشہ نوعمر۔ نوعمری۔ نوگرفتار۔ نومسلم۔ نومشق۔ نوملازم۔ نونہال۔ نووارد۔ نورس وغیرہ۔

(ف) نوبر (میوۂ نورسیدہ۔ نوخیز عورت۔ عورت جو پہلی دفعہ حاملہ ہوئی ہو) نوپر نوپرواز (پرند جو ابھی اڑنے کے قابل ہوا ہو) نوربان۔ نوربانی۔ نورابان (تحفہ یا خوش خبری جو کوئی شخص اپنے ساتھ لائے) نورفتار (بچہ جس نے ابھی ابھی چلنا سیکھا ہو) نونیاز (وہ شخص جس نے اوّل اوّل عشق کیا ہو) نوقدم (مبتدی) نوکیسہ (نودولت) نوکار (وہ جس نے کوئی کام اوّل دفعہ شروع کیا ہو) نوقلم (مصوّری اور

خوش خلقی کا نو آموز) وغیرہ۔

نُہ۔ نہ سالہ۔ نہ ماہہ وغیرہ (ف) نہ پایہ (اونچا ممبر۔ آسمان) وغیرہ۔

نیم (ف) (آدھا) نیم باز۔ نیم برشت۔ نیم بسمل۔ نیم ٹر۔ نیم مُلّا۔ نیم حکیم۔ نیم جان۔ نیم جوش۔ نیم خواب۔ نیم خوردہ۔ نیم راضی۔ نیم روز۔ نیم سوختہ۔ نیم کش۔ نیم گرم۔ نیم گردہ۔ نیم مست۔ نیم نگاہ وغیرہ۔ (ف) نیم آدمی (عورت) نیم تاج (ریشمی کپڑے کی مرصع ٹوپی جو نئی دلہن کے سر پہ ہوتی ہے) نیم ترک (خود کی ایک قسم) نیم تسلیم (سلام کے لیے ناف تک ہاتھ لے جانا اور جھکنا) نیم تن (لباس کی ایک قسم) نیم جو سنگ (نیم جو کے وزن کی مقدار) نیم چرخ (کمان کی ایک قسم) نیم بیضہ (آسمان) نیم دست (چھوٹی مسند) نیم راست (موسیقی کے ایک پردہ کا نام) نیم زنہ (یک چشمی تصویر) نیم رس (شراب جو ابھی پختہ نہ ہوئی ہو۔ پرند جو ابھی اڑنے کے قابل نہ ہوا ہو) نیم رنگ (ہلکے رنگ کی چیز۔ ادھوری چیز) نیم زبان (کم گو آدمی) نیم صفت۔ نیم سفتہ (نیم سوراخ کردہ۔ ادھوری بات) نیم شکری (ایک مٹھائی کا نام) نیم کار۔ نیم کارہ (شاگرد۔ مزدور۔ ہر ادھوری اور ناتمام چیز۔ وہ شخص جو دوسروں کے اوزار لے کر کام کرے) نیم لنگ (ترکش۔ کمان) وغیرہ

ہر (ف) ہرجائی۔ ہردل عزیز۔ ہردل عزیزی۔ ہر دو گیتی۔ ہر روزہ۔ ہر فن مولا ہرکارہ وغیرہ (ف) ہر ہفت (عورتوں کے سنگار کی سات چیزیں) وغیرہ۔

ہزار۔ ہزار پا۔ ہزار چشم (سرطان جانور) ہزار چشمہ (سرطان پھوڑا) ہزار داستان ہزار ستون (ایک محل کا نام) ہزار گلا (گیندے کی ایک قسم) وغیرہ (ف) ہزار آستین (دریا) ہزار آوا۔ ہزار آواز (بلبل) ہزار افشاں (تاک صحرائی) ہزار پیشہ (وہ چیز جس کے اندر بہت سی چیزیں ہوں۔ مثلاً ایسا چاقو جس کے دستہ میں قینچی۔ موچنہ۔ قلم۔ دوات وغیرہ ہو) ہزار پایہ (ہزار پا) ہزار تابہ (آفتاب) ہزار دانہ (ذہبی تسبیح) ہزار میخ۔ ہزار میخی (فقیروں کی گدڑی جس میں بہت پیوند ہوں) وغیرہ۔

ہشت۔ ہشت بہشت۔ ہشت پہلو وغیرہ (ف) ہشت دہان (ایک پھول کا نام) ہشت ہزاری (مغلیہ خاندان کا ایک خطاب۔ کشتی گیروں کی اصطلاح میں وہ پہلوان جو ہر روز کسی ورزش کو آٹھ ہزار دفعہ کرے) وغیرہ۔ IIXI

ہفت۔ ہفت اقلیم۔ ہفت اندام (ایک رگ کا نام) ہفت خواں۔ ہفت زبان۔ ہفت قلم۔ ہفت کشور۔ ہفت ہزاری وغیرہ (ف) ہفت پردہ (آنکھ کے سات پردے) ہفت جوش (سات دھاتیں ملی ہوئی) ہفت دانہ (ست نجا کھانا جو عاشورہ کے دن کھایا جاتا ہے) ہفت کار (وہ چیز جس کو سات طرح کا رنگ دیا گیا ہو) ہفت کردہ (سات سنگار سے آراستہ) وغیرہ۔

ہم (ف) ہم آغوش۔ ہم آغوشی۔ ہم آواز۔ ہم آہنگ۔ ہم بستر۔ ہم بستری ہم پا (ساتھی) ہم پایہ۔ ہم پلّہ۔ ہم پلگی۔ ہم پہلو۔ ہم پیالہ۔ ہم نوالہ۔ ہم پیشہ۔ ہم پیشگی ہم تا۔ ہم ترازو (ہم وزن۔ ہم پلّہ) ہم جلیس۔ ہم جماعت۔ ہم جنس۔ ہم جنسی۔ ہم جنب ہم جولی (اصل ہم زولی) ہم چشم۔ ہم چشمی۔ ہم خانہ۔ ہم خوابہ۔ ہم خواب۔ ہم داستان ہم داستانی۔ ہم درد۔ ہم دردی۔ ہم دست۔ ہم دل۔ ہم دم۔ ہم دمی۔ ہم دوش۔ ہم دیوار (ہم سایہ) ہم ذات۔ ہم راز۔ ہم رازی۔ ہم راہ۔ ہم راہی۔ ہم رنگ۔ ہم رنگی۔ ہم زاد۔ ہم زانو (ہم پہلو) ہم زبان۔ ہم زبانی۔ ہم زلف۔ ہم ساز۔ ہم سایہ ہم سائگی۔ ہم سبق۔ ہم سر۔ ہم سری۔ ہم سفر۔ ہم سفری۔ ہم سن۔ ہم سنی۔ ہم سلک۔ ہم سنگ۔ ہم شکل۔ ہم شکلی۔ ہم شہری۔ ہم شیر۔ ہم شیرہ۔ ہم صحبت۔ ہم صحبتی۔ ہم صدا ہم صفیر۔ ہم صفیری۔ ہم طالع۔ ہم عصر۔ ہم عصری۔ ہم عناں۔ ہم عنانی۔ ہم عہد۔ ہم قدم ہم قوم۔ ہم قومی۔ ہم کاسہ (ہم نوالہ) ہم کفو۔ ہم کلام۔ ہم کلامی۔ ہم کنار۔ ہم کناری ہم مذہب۔ ہم مذہبی۔ ہم مرکز۔ ہم مرکزی۔ ہم مکتب۔ ہم مکتبی۔ ہم نام۔ ہم نامی۔ ہم نسل ہم نسلی۔ ہم نشیں۔ ہم نشینی۔ ہم نفس۔ ہم وطن۔ ہم وطنی۔ ہم بغل۔ ہم رائے۔ ہم نوا

ہم نوائی۔ ہم نبرد۔ ہم رتبہ۔ ہم مرتبہ۔ ہم وزن۔ ہم درس۔ ہم قدر۔ ہم قد۔ ہم رکاب
ہم رکابی۔ ہم طریق۔ ہم سال۔ ہم قول۔ ہم معنی۔ ہم صورت۔ ہم صورتی۔ ہم شر۔ ہم نصیب
ہم زمانہ۔ ہم خاندان۔ ہم سخن۔ ہم سخنی۔ ہم دار۔ ہم واری وغیرہ (ف) ہم آورد
(لڑنے میں ایک دوسرے کے حریف) ہم آویز (ہم آورد) ہم باز (شریک حریف)
ہم بر (ساتھی۔ مقابل۔ مثل) ہم بندی (ربط) ہم بو (ہم خو) ہم پشت (مددگار)
ہم تازیانہ (دو شخص جو گھوڑا دوڑانے میں شریک ہوں) ہم ترازو (ہم وزن۔ برابر)
ہم تگ (رفیق) ہم تنگ (موافق۔ برابر) ہم خوان (کھانے میں شریک) ہم داماں
(ساڑھو) ہم دستاں (ہم داستاں) ہم دم شراب خوری کا پیالہ۔ دو غواص جن کا
دم برابر ہو) ہم ریش (ہم داماں) ہم زور (ہم آورد) ہم سلک (سمدھی) ہم شکم
(جُڑواں بچے) ہم کار۔ ہم کارہ (ایک جگہ بیٹھ کر کھانا کھانے والے) ہم کاری (کسی
کام میں شرکت) ہم دست۔ ہم کف (ہم نشیں۔ ہم زور) ہم گر (نوکر) ہم گوشہ
(ہم جنس) ہم گیر (مُلاقی) ہم لخت (جوتی کی ایک قسم) ہم مقیل (ہم خوابہ) ہم نبرد
(ہم آورد) وغیرہ۔

ہمہ (ف) (سب) ہمہ داں۔ ہمہ دانی۔ ہمہ گیر۔ ہمہ گیری۔

یک (ف) یک اسپہ۔ یک بار۔ یک بارگی۔ یک باگ (بھوری جو گھوڑی
کی ایال کے نیچے ایک طرف واقع ہو) یک پشتہ (ایک رُخ چھپا ہوا کاغذ) یک تارا۔
یک جا۔ یک جائی۔ یک جان۔ یک جان دو قالب۔ یک جہت۔ یک جہتی۔ یک چشم
یک چشمی۔ یک چند۔ یک چوبہ۔ یک دست (یکساں) یک دستی (ایک داؤ) یک دل
یک دلی۔ یک رُخہ۔ یک رُخی۔ یک رنگ۔ یک رنگی۔ یک رو۔ یک روئی۔ یک زبان
یک زبانی۔ یکساں۔ یکسانی۔ یک سر۔ یک سو۔ یک سوئی۔ یک شنبہ۔ یک صدی
ذات۔ یک طرف۔ یک طرفہ۔ یک طرفی۔ یک قلم۔ یک لخت۔ یک مشت۔ یک منہ

(متفق الرائے) یک تا۔ یک تائی۔ یک لو (گنجفہ کا یکہ) یک نگ (مجرّد) وغیرہ (ف) یک انداز (چھوٹا تیر۔ برابر و یکساں) یکتا پیرہن (جس کے پاس ایک ہی کپڑا پہننے کے لیے ہو) یک تنہ (تنہا) یک تہی (ایک تہ کا) یک جلو (تیز رو) یک دانہ (بے مثل موتی یا جواہر) یک دست (برابر۔ یکساں) یک دلہ (موافق) یک دندانہ (یکساں) یک رشتہ (موافق۔ متفق) یک رکابی (کوتل گھوڑا۔ کسی کام میں جلدی) یک سرہ (یکبارگی۔ اوّل سے آخر تک) یک سوارہ (یکہ تاز) یک شبہ (نہایت نازک لباس جو ایک رات سے زیادہ نہ ٹھہرے) یک شِست (رفیق و ہم نشیں) یک فن۔ یک فنی۔ یک گرہ (موافق۔ متفق) یک نشست (یک شست) یک نفس (دو غوّاص جن کا دم برابر ہو) وغیرہ۔

مذکورۂ بالا سابقوں کے علاوہ عربی زبان کے اسم اشارہ ذُو اور اُس کی دوسری شکل ذی میں بھی یہ قابلیت ہے کہ وہ سابقے بن جائیں۔ اہلِ زبان نے ذُو سے الفاظ ذوفنون اور ذومعنی بنائے ہیں اور لفظ ذی کے ساتھ حسبِ ذیل الفاظ کو ترکیب دیا ہے جن میں ایک فارسی زبان کا لفظ ہوش بھی ہے۔

ذی اختیار۔ ذی استعداد۔ ذی حرمت۔ ذی حرمتی۔ ذی حق۔ ذی حیات ذی رُتبہ۔ ذی روح۔ ذی عزّت۔ ذی عقل۔ ذی عقلی۔ ذی مقدرت۔ ذی مقدور۔ ذی مقدوری۔ ذی وقعت۔ ذی وقعتی۔ ذی ہوش۔

انگریزی زبان کے لاحقے

اب ہم کچھ مثالیں انگریزی زبان کے سفکسز Suffixes یعنی لاحقوں کی درج کرتے ہیں۔

یہ بھی لاطینی۔ یونانی اور فرانسیسی وغیرہ زبانوں سے لیے گئے ہیں Able ایبل (لاطینی) قابلیت کے معنی دیتا ہے، جیسے Lovable لوایبل = محبّت کرنے کے قابل Affable افیبل۔ میل جول کے قابل۔

Al ال (لاطینی) متعلق جیسے **Annual** انیں = سال) سالی کے متعلق۔ سالانہ **Filial** فلیل (فلیس = فرزند) فرزندانہ۔

Ary ری (لاطینی) صفت اور اسم بنانے کی علامت جیسے **Library** لائبریری (لیبر = کتاب) کتب خانہ **Secretary** سکریٹری (سکریٹ = راز) رازدار۔ معتمد۔

Cule-cle کل۔ کیول (لاطینی) تصغیر کی علامت جیسے **Particle** پارٹیکل (پارٹ = حصّہ) چھوٹا سا حصّہ **Animal cule** انیل کیول (انیل = جانور) چھوٹا سا جانور۔

En اَن (انگلوسکسن) علامت نسبت جو اُس مادّہ کی طرف اشارہ کرتی ہو جس سے کوئی چیز بنی ہو۔ جیسے **Golden** گولڈن (گولڈ = سونا) سونے کی بنی ہوئی چیز **Waxen** ویکسن (ویکس = موم) موم کی بنی ہوئی چیز۔

Er ار (اینگلوسکسن) علامت فاعلیت جیسے **Singer** سنگر (سنگ = گانا) گانے والا **Writer** رائٹر (رائٹ = لکھنا) لکھنے والا۔

Fold فولڈ۔ گنا جیسے **Three fold** تھری فولڈ (تھری = تین) تین گنا **Manifold** منی فولڈ (منی = کئی) کئی گنا)

Fy فائی (فرانسیسی) بنانا۔ جیسے **Beautify** بیوٹی فائی (بیوٹی = حسن) بناؤ سنگار کرنا۔ آراستہ کرنا **Magnify** میگنی فائی (میگنس = بڑا) بڑا بنانا۔

Graph گراف (یونانی) یہ لفظ جس مادّہ سے مشتق ہوا ہی اُس کے معنی لکھنے کے ہیں۔ بہت سے علمی آلات کا نام رکھنے میں اس لاحقہ سے کام لیا جاتا ہی۔ جیسے **Telegraph** ٹیلی گراف (ٹیلی = دور) دُور سے لکھنے والا۔ بجلی کے ذریعہ سے فاصلہ پر پیغام پہنچانے کا آلہ۔

Phonograph فونوگراف (فون = آواز) آواز کو قلم بند کرنے والا۔ یہ وہ آلہ ہی جس میں لوگوں کی تقریریں اور گانے بند کیے جاتے ہیں اور اس کے ذریعہ سے بار بار وہ تقریریں اور گانے سُنے جا سکتے ہیں۔

Ic اک (لاطینی) متعلق۔ جیسے Botanic بوٹینک (بوٹنی = نباتات) متعلق بہ نباتات Periodic پیریاڈک (پیریڈ = میعاد) منسوب بہ میعاد۔

ical کل۔ منسوب متعلق۔ جیسے Periodical پیریاڈکل (پیریڈ = میعاد، متعلق بہ میعاد۔ Historical ہسٹاریکل (ہسٹری = تاریخ) متعلق بہ تاریخ۔

ics اکس۔ یہ Ic کی جمع ہی مگر علوم کے نام میں بطور مفرد کے اِستعمال ہوتا ہی۔ جیسے Mathematics میتھی مٹکس۔ علم ریاضی Ethics اتھکس علم اخلاق۔

ine آئن (فرانسیسی) علامت تانیث ہی۔ جیسے Heroine ہیروئن (ہیرو = بہادر) بہادر عورت۔

ism اِزم (لاطینی) علامت اسمیت جو اکثر حالت یا نظام یا اُصوُل و مذہب کی طرف اشارہ کرتی ہی۔ جیسے Barbarism باربرزم (بربر سے لیا گیا ہی) بربریت وحشیانہ پن Atheism اتھیزم (تھیاس = خدا۔ اُس سے پہلے آ علامت نفی ہی خدا کو نہ ماننا۔ دہریت۔

ist اسٹ۔ جن الفاظ کے آخر میں ازم لگایا جاتا ہی، اُن سے اسم صفت بنانے کے لیے یہ علامت اِستعمال کی جاتی ہی۔ جیسے Atheist اتھیسٹ۔ اتھیزم یعنی دہریت کا ماننے والا۔

itis آئٹس (یونانی) حرارت اور سوزش کے معنی ہیں، بیماریوں میں کسی خاص عضو کی سوزش ظاہر کرنے کے لیے یہ علامت اِستعمال کی جاتی ہی جیسے Laryngitis لیرنجائٹس (لیرنگس = حنجرہ) حنجرہ کی سوزش۔

Ise-Izo آئز۔ کرنا۔ بنانا۔ علامت مصدر ہے، جیسے Civilize سولائز (سول = ملکی۔ شائستہ) شائستہ بنانا Economize اکانومائز (اکانومی۔ کفایت شعاری) کفایت شعاری کرنا۔

Logy لوجی (یونانی) بحث۔ تذکرہ۔ یہ علامت علوم کے ناموں میں لگائی جاتی ہے، جیسے Biology بائی آلوجی (بیاس = زندگی) علم حیات۔ جیالوجی Geology (جیو = زمین) علم ارض۔

Met er میٹر (یونانی) ناپنے والا۔ یہ علامت بہت سے علمی آلات کا نام رکھنے میں کام آتی ہے، جیسے Thermometer تھرمامیٹر (تھرماس = حرارت ناپنے والا آلہ Electromet er الکٹرومیٹر (الکٹرسی = بجلی) بجلی ناپنے کا آلہ۔

Scope اسکوپ (یونانی) یہ لفظ جس مادہ سے نکلا ہے اس کے معنی دیکھنے کے ہیں۔ یہ علامت بھی بہت سے علمی آلات کا نام رکھنے میں کام آتی ہے۔ جیسے Bioscope بائس کوپ (بیاس = زندگی) چلتی پھرتی تصویریں دکھانے کا آلہ Telescope ٹیلس کوپ (ٹیلی = دور) دور کی چیزیں دیکھنے کا آلہ۔ دوربین۔

Ship شپ (انگلوسکسن) یہ لاحقہ حالت یا محکمہ کی طرف اشارہ کرتا ہے جیسے Censorship سینسرشپ (سینسر = محتسب) محتسب کا محکمہ۔ Rectorship رکٹرشپ (رکٹر = محلہ کا پادری) چھوٹے پادری کا دفتر۔

Tion شن (لاطینی) حاصل مصدر کی علامت ہے، جیسے Civilize سولائز (شایستہ بنانا) مصدر سے Civilization سولائزیشن (شایستگی) اور Obstruct اوبسٹرکٹ (روکنا) مصدر سے

Obstruction (رکاوٹ) حاصل مصدر ہے۔

Y ئی (انگلوسیکسن) صفت بنانے کی ایک علامت ہے، جیسے

Bloody بلاڈی (بلڈ = خون) Dirty ڈرٹی (ڈرٹ = میل) میلا۔

اُردو لاحقے

یہ لاحقے ہندی اور فارسی زبان سے لیے گئے ہیں صرف ایک لاحقہ چی ترکی زبان سے ماخوذ ہی۔ ہر ایک لاحقہ کے ساتھ اُس زبان کی علامت لکھ دی گئی ہی، جس سے وہ لیا گیا ہی۔ سابقوں کی طرح لاحقوں میں بھی یہ بات دیکھنے کے قابل ہی کہ جن زبانوں سے وہ لیے گئے ہیں اُن کے سوا دیگر زبانوں کے الفاظ کے ساتھ بھی وہ بے تکلّف لگا دیے گئے ہیں۔ ایسے الفاظ کے نیچے تمیز کے لیے ایک خط کھینچ دیا گیا ہی۔ لاحقوں کے لیے ایک وسیع میدان اُردو زبان کو فارسی مصادر کے امر وغیرہ مشتقات سے مل گیا ہی۔ ان لاحقوں میں سے بعض نہایت کثرت سے مستعمل ہیں اور اُن کے ساتھ ہندی اور انگریزی الفاظ بھی آزادی سے ملا دیے گئے ہیں۔ واضح ہو کہ لفظوں کے بنانے میں بہ نسبت سابقوں کے لاحقے زیادہ اہم ہیں اِس فہرست میں بعض وہ لاحقے بھی درج کر دیے گئے ہیں جو شہروں، محلّوں اور مکانوں کے نام رکھنے میں اِستعمال کیے جاتے ہیں۔ فارسی زبان کے لاحقوں کی ذیل میں ہم نے وہ الفاظ بھی درج کر دیئے ہیں جو خود اہل فارس نے ان لاحقوں کے ذریعہ سے بنائے ہیں تاکہ الفاظ سازی میں مزید بصیرت حاصل ہو۔ ایسے الفاظ کے شروع میں تمیز کے لیے علامت «ف» درج کی گئی ہی۔ اسم و امر کے ملنے سے فارسی زبان میں جو الفاظ بنائے گئے ہیں اُن میں یہ بات بھی قابل لحاظ ہی کہ اس ترکیب سے پانچ معنی مراد لیے گئے ہیں۔ کہیں تو اسم اور امر کے ملنے سے فاعل[۱] کے معنی نمایاں ہوتے ہیں۔ کہیں مفعول[۲] کے۔ کہیں حاصل مصدر[۳] کے۔

کہیں اسمِ ظرف اور کہیں اسمِ آلہ کے۔ آنے والی مثالیں اس امر کو خود واضح کر دیں گی۔

ا۔ (ہ) (اسمِ آلہ کی علامت) جھولا (جھولنا سے) جھارا (جھارنا) سے وغیرہ

ا۔ (ہ) (تصغیر کی علامت) بِلا۔ جوروا۔ لونڈیا۔ دانتا وغیرہ

ا۔ (ہ) (حاصلِ مصدر کی علامت) جھگڑا۔ پھیرا۔ چھاپا۔ اُچھالا (رفے پھنکا۔ رت جگا۔ توڑا۔ ٹانکا۔ ٹیکا۔ جھاڑا۔ جھپٹا۔ جھٹکا۔ چیرا۔ دھڑکا۔ رگڑا۔ سنبھالا۔ کھوٹا۔ نکالا۔ مروڑا۔ لکّا۔ لچکا۔ لپکا۔ کھیدا۔ ہنکارا وغیرہ۔

ا۔ (ہ) (صفت کی علامت) میلا۔ بھوکا۔ نیلا۔ جھوٹا۔ اِکّا۔ اچھوتا۔ بتاسا (بتاس = ہوا) بتّیا۔ بچھوا۔ بساندا۔ پٹیا۔ تانتا۔ چھتیا۔ ساٹھاپاٹھا۔ ستراہترا۔ گیروا۔ ٹیا۔ مٹھیا۔ موتیا۔ نکّا ٹوپی۔ پپڑیا (کتھے کی قسم) بیسا (وہ کُتّا جس کے بیسوں ناخن ہوں) آلا (آل = تری سے۔ ہرا زخم) اک بیچا۔ اک درا بزدلا۔ تَل نظرا۔ اُواسا (آزاد فقیروں کا بستر) وغیرہ۔

ا۔ (ہ) (علامت فاعل) اُچکّا۔ جوتا (زمین جوتنے والا) جیب کترا۔ گٹھ کٹا۔ چرکٹا۔ گھس کھدا۔ کم تولا۔ کن بندھا وغیرہ۔

ا۔ (ہ) (علامت مفعول) اُتارا (صدقہ) اُلٹا توا۔ گھولا (محلول) وغیرہ

ا۔ (ہ) (علامت ظرف) اُتارا (اُترنے کی جگہ جیسے پریوں کا اُتارا) وغیرہ

ا۔ (ف) (علامت فاعل بعد امر) توانا۔ دانا۔ بینا۔ جویا۔ گویا۔ شناسا۔ رسا۔ گوارا وغیرہ۔

آباد۔ (ف) (ظرفیت) شہروں اور محلّوں کا نام رکھنے میں یہ لاحقہ کام آتا ہی جیسے حیدر آباد۔ امین آباد وغیرہ۔

آباد۔ (ف) (ظرفیت) وحشت آباد۔ ظلمت آباد۔ عشرت آباد۔

حیرت آباد وغیرہ۔
(ف) ہمت آباد (بہشت۔ مکۂ معظمہ۔ مدرسہ۔ مجلس صلحا) ستم آباد (جہاں ظلم ہوتا ہو)، نفس آباد (پھیپھڑا یا سینہ)، امن آباد۔ ایمن آباد وغیرہ

اپ (ہ) (حاصل مصدر کی علامت، ملاپ (ملنا مصدر سے) وغیرہ

اپا (ہ) (حاصل مصدر کی علامت) بچاپا (بوجنا سے) جلاپا (جلنا سے) وغیرہ

اپا (ہ) (علامت اسمیت، بہناپا۔ رنڈاپا۔ سھڑاپا۔ سوتاپا (سوت = سوکن سے) کٹناپا (کٹنی) سے وغیرہ۔

اپن (ہ) (اسمیت) احمقاپن (احمق سے) سگھڑاپن (سگھڑ سے) وغیرہ

ات (ہ) (علامت اسمیت) بنات۔ برسات۔ بھلمنسات وغیرہ۔

ات (ع) (علامت جمع) معلومات۔ نزدات (آدھار کی رقمیں) مدات۔ خرافات۔ جنات۔ باغات۔ لوزات۔ بیگمات وغیرہ۔ بعض عربی کی جمعیں جو اس قاعدہ کے ماتحت ہیں، اُردو میں بطور مفرد مستعمل ہیں۔ جیسے کائنات۔ واردات۔ خیرات۔ حاضرات۔ فتوحات۔ تحقیقات۔ حوالات۔ تسلیمات۔ موجودات وغیرہ۔

اٹا (ہ) (اسمیت) پھراٹا یا فراٹا۔ سناٹا۔ زناٹا۔ خراٹا۔ شراٹا وغیرہ

ار (ہ) (وصفیت) لہار۔ سنار۔ چمار۔ کمہار۔ کہار۔ مٹیار (مٹی سے مکدر۔ گدلا)، گنوار (گاؤں سے) وغیرہ۔

ار۔ (ہ) ظرفیت) لونار (نمک سار) وغیرہ۔

ار۔ (ف) (اسمیت) یہ لاحقہ اس غرض کے لیے صیغۂ ماضی کے بعد لگایا جاتا ہے جیسے گفتار۔ رفتار۔ کردار۔ دیدار وغیرہ۔

ار۔ (ف) (فاعلیت) یہ لاحقہ کبھی صیغۂ ماضی کے بعد اور کبھی امر کے

بعد لگایا جاتا ہی جیسے خریدار۔ نمودار۔ پرستار وغیرہ (ف) خواستار۔ دادار وغیرہ

ارا۔ (ہ) (وصفیت) بنجارا (بنج خرید و فروخت سے) بھٹیارا (بھٹی سے)
ہتّیارا (ہتّیا کرنے والا) وغیرہ۔

ارا۔ (ہ) (اسمیت) بُجّارا (بوجھنا سے) بھبارا (بھاپ) جھلکارا
چمکارا۔ پلکارا (پلک کا اشارہ) وغیرہ۔

آرا۔ (ف) (امر ہی آراستن = سنوارنا) جہاں آرا۔ انجمن آرا۔
انجمن آرائی۔ بزم آرا۔ بزم آرائی۔ گیتی آرا۔ صف آرا۔ صف آرائی۔
مسند آرا۔ مسند آرائی۔ جلوہ آرا۔ سریر آرا۔ ہنگامہ آرا۔ ہنگامہ آرائی۔
لشکر آرا۔ لشکر آرائی۔ معرکہ آرا۔ معرکہ آرائی۔ عالم آرا وغیرہ (ف)
چمن آرا (باغبان) حسد آرا (بدخواہ) شہر آرا۔ دُکان آرائی (چرب زبانی)
بساط آرا (صدر نشیں) بہار آرا وغیرہ۔

آرام۔ (ف) (صیغۂ امر آرامیدن سے) دل آرام وغیرہ۔

ارت۔ (ہ) (اسمیت) بُجھارت (چیستاں۔ بوجھنا سے)۔ سگارت
(سگا = قرابت دار سے۔ قرابت) وغیرہ۔

اری (ہ) (وصفیت) پُجاری (پوجا سے) بھکاری (بھیک سے)
نوتھاری (نوتہ دینے والا) تواری (ہندوؤں کا ایک گروہ جو تین ویدوں
کو مانتا ہی = ت تین سے) وغیرہ۔

اڑ (ہ) (اسمیت) پچھاڑ (پچھ = پیچھے سے) وغیرہ۔

اڑ (ہ) (وصفیت) کھلاڑ (کھیل سے) وغیرہ۔

آڑی (ہ) (وصفیت) کھلاڑی (کھیل سے) وغیرہ۔

آڑی (ہ) (اسمیت) اگاڑی (آگے سے) پچھاڑی (پیچھے سے) وغیرہ

آزار (امر ہے آزردن = ستانا سے، دل آزار۔ دل آزاری - مردم آزار۔ مردم آزاری وغیرہ (ف) عاشق آزار۔ بےکس آزار۔ مسافر آزار وغیرہ۔

آزما (ف) (امر ہے آزمودن = آزمانا سے) زور آزما۔ زور آزمائی۔ نصیب آزمائی۔ قسمت آزمائی۔ طاقت آزمائی۔ ہمت آزمائی۔ حوصلہ آزمائی۔ جنگ آزمائی۔ بخت آزمائی۔ تقدیر آزمائی۔ تیغ آزمائی۔ طبع آزمائی۔ مقدر آزمائی۔ کار آزما وغیرہ۔ (ف) نبرد آزما (جنگ جو) زخم آزما (جنگ آزمودہ) مرد آزما وغیرہ۔

اس (ہ) (حاصل مصدر کی علامت) پیاس۔ ہگاس۔ مُتاس وغیرہ۔

اس (ہ) (اسمیت) مٹھاس۔ کھٹاس وغیرہ۔

اس (ہ) (ظرفیت) اُڑاس (تنگ جگہ۔ اڑنا سے) وغیرہ

اسا (ف) (امر ہے آسودن سے) دلاسا وغیرہ

استھان (ہ) (ظرفیت) دیو استھان وغیرہ

آشام (ف) (امر ہے آشامیدن پینا سے) خون آشام۔ خون آشامی۔ مے آشام۔ مے آشامی۔ دُرد آشام وغیرہ (ف) جگر آشام (محنت کش)، بحر آشام (دریا نوش) بادیہ آشام (صحرا نورد) وغیرہ۔

آشوب - (ف) (امر ہے آشفتن = پریشان کرنا سے) شہر آشوب دل آشوب۔ ملک آشوب وغیرہ۔

آفریں (ف) (امر ہے آفریدن = پیدا کرنا سے) جہاں آفریں۔ معنی آفریں۔ ناز آفریں۔ سحر آفریں۔ عالم آفریں۔ نزاکت آفریں۔ نکتہ آفریں جاں آفریں وغیرہ (ف) خدا آفریں (خدا کا پیدا کیا ہوا) گیتی آفریں (خدا) داد آفریں (موسیقی کی ایک دُھن کا نام ہے) سحر آفریں (جادوگر۔ شاعر)

سخن آفریں (شاعر۔ اِنشا پرداز) ہنر آفریں وغیرہ۔

افراز (ف) (امر ہی افراختن = بلند کرنا سے) سرافراز۔ سرافرازی۔ گردن افراز۔ گردن افرازی وغیرہ۔

افروز (ف) (امر ہی افروختن = روشن کرنا سے) دل افروز۔ بزم افروز رونق افروز۔ رونق افروزی۔ عالم افروز۔ انجمن افروز۔ جہاں افروز۔ جلوہ افروز جلوہ افروزی وغیرہ۔ (ف) تپ افروز (جس کا بدن بخار کی حرارت سے جل رہا ہو) دِل افروز (ایک پھُول کا نام) شب افروز (چاند۔ جگنو۔ ایک پھُول کا نام۔ ایک کپڑے کا نام) مجلس افروز (ایک راگ کا نام) آذر افروز (ققنس) آتش افروز (ایندھن) آئینہ افروز (صیقل گر) وغیرہ۔

افزا (ف) (امر ہی افزودن = بڑھانا سے) روح افزا۔ سرور افزا۔ رونق افزا۔ رونق افزائی۔ فرحت افزا۔ نور افزا۔ جرأت افزا۔ ہمّت افزا۔ حوصلہ افزا۔ راحت افزا۔ مسرّت افزا۔ عیش افزا۔ نشاط افزا۔ غم افزا وغیرہ (ف) روح افزا (ایک ساز کا نام ہی) روزی افزا (ملکی سال کے ایک مہینے کا نام ہی) آذر افزا (آذر افروز۔ دیکھو افروز) وغیرہ۔

افشار (ف) (امر ہی افشردن = دبانا نچوڑنا سے) زردست افشار۔ جگر افشار وغیرہ (ف) پا افشار (وہ لکڑی جس پر بُنتے وقت جُلاہے کا پاؤں رہتا ہی) دزد افشار (وہ شخص جو باطن میں چور کا شریک ہو) مشت افشار (دست افشار) وغیرہ۔

افشاں (ف) (امر ہی افشاندن = چھڑکنا سے) نور افشاں۔ نور افشانی۔ گوہر افشاں۔ گوہر افشانی۔ زر افشاں۔ زر افشانی وغیرہ (ف) گلاب افشاں (گلاب پاش) گل افشاں (پھُل جھڑی) عطر افشاں۔ عنبر افشاں

خوں افشاں ۔ زرافشاں (ملکی سال کے ایک مہینے کا نام) پرافشانی (ترک تعلق)، پیرافشانی (جوانی کے کام بوڑھاپے میں کرنا)، کاکل افشانی (بال بکھیرنا) سرافشاں (تلوار کی صفت ہی) وغیرہ ۔

افگن (ف) (امر ہی افگندن = ڈالنا ۔ گرانا ۔ پھینکنا سے) شیرافگن ۔ شیرافگنی ۔ مردافگن ۔ نورافگن ۔ سایہ افگن ۔ پرتوافگن وغیرہ (ف) فیل افگن (قوی ہیکل آدمی) خودافگن (وہ شخص جو تنہا غنیم کی فوج پر حملہ آور ہو) دست افگن (خدمت گار) دودافگن (جادوگر) رزم افگن (جنگجو) روزافگن (تپ یک روزہ) زیرافگن (نیچے بچھانے کی چیز۔ ایک راگ کا نام) سرافگن (عاجز۔ سر کاٹنے والی چیز مثلاً تلوار) عقاب افگن (غلام) کمندافگن (قوت جاذبہ) جمع افگن (ایک نشانہ پر بہت سے تیر چلانا) قباق افگنی (جمع افگنی) اسپ افگن (سوار جو تنہا دشمن پر حملہ کرے) بارافگن (اسباب اتارنے اور منزل کرنے کا مقام) بساط افگن (فراش) وغیرہ ۔

اک (ف) (حاصل مصدر کی علامت) پوشاک ۔ خوراک ۔ سوزاک ۔ تپاک وغیرہ ۔ فارسی میں پیچاک اور جوشاک بھی ہیں ۔

اک (ہ) (وصفیت) لڑاک ۔ پیراک ۔ تیراک ۔ چالاک وغیرہ ۔

اکا (ہ) (وصفیت) لڑاکا وغیرہ ۔

اکا (ہ) (اسمیت) جھڑاکا ۔ جھپاکا ۔ چھپاکا ۔ کھڑاکا ۔ چھناکا ۔ کھناکا ۔ ٹھناکا ۔ دھڑاکا ۔ دھماکا ۔ کڑاکا ۔ کھٹاکا وغیرہ ۔

آگاہ (ف) (امر ہی آگاہیدن = خبردار ہونا سے) خدا آگاہ ۔ حق آگاہ ۔ کارآگاہ ۔ شریعت آگاہ ۔ طریقت آگاہ ۔ حقیقت آگاہ وغیرہ ۔

آگیں (ف) بھرا ہوا (وصفیت) عطرآگیں ۔ عنبرآگیں ۔ گوہرآگیں ۔

جواہر آگیں۔ غم آگیں۔ نشاط آگیں وغیرہ۔
آل (ہ) (مخفف آلہ = گھر) (ظرفیت) سسرال۔ ننھیال۔ ددھیال وغیرہ
ال (ہ) (اسمیت) دھمال (دھم آواز سے) وغیرہ۔
ال (ہ) (وصفیت) گھڑیال (گھڑی سے) گروگھنٹال (گھنٹہ سے)
گھیال (وہ بھینس جس کے دودھ میں سے بہت سا گھی نکلے) وغیرہ۔
الا (ہ) (وصفیت) پنیالہ (پانی سے) مٹیالا (مٹی سے) کوڑیالا سانپ
(کوڑی سے) ڈاڑھیالا (ڈاڑھی سے) جَوالا (جَو سے) مٹرالا (جَو اور مٹر ملے
ہوئے) اٹالا (اٹنا سے گھر کا فضول اسباب) بُنالا (بُننا سے گوٹا کناری وغیرہ
کا بانا) وغیرہ۔
الو (ہ) (وصفیت) شرمالو۔ لجالو (لاج = شرم سے) جھگڑالو۔ نِدرالو
(نیند بھرا) وغیرہ۔
آلود۔ آلودہ (ف) (مصدر آلودن سے) خون آلود۔ خون آلودہ۔۔
زنگ آلود۔ زنگ آلودہ۔ گرد آلود۔ گرد آلودہ۔ غبار آلود۔ غبار آلودہ۔
غضب آلود۔ قہر آلود۔ زہر آلود۔ خشم آلود وغیرہ (ف) سرمہ آلود۔ گریہ آلود۔
خاک آلود۔ عرق آلود۔ خواب آلود وغیرہ۔
الہ (ہ) گھر (ظرفیت) ہمالہ (ہم = برف سے = پہاڑ کا نام) شوالہ
(شیو دیوتا کے نام سے۔ مندر) وغیرہ۔
الی (ہ) (تصغیر) کنڈالی (کونڈا سے) وغیرہ۔
الی (ہ) (ظرفیت) مُتالی (گھوڑوں کے پیشاب کرنے کی جگہ) وغیرہ۔
الی (ہ) (وصفیت) ڈفالی (دف سے) کچرالی (کچھ = ران سے)
ککرالی (ککھ = بغل سے) وغیرہ۔

ام (ہ) (صفیت) پھولام (کپڑے کی قسم) وغیرہ

آما (ف) (امر آمودن = بھرنا سے) گوہر آما وغیرہ

آمود (ف) (مصدر آمودن = بھرنا سے) گوہر آمود وغیرہ

آموز (ف) (امر آموختن = سیکھنا۔ سکھانا سے) ادب آموز۔ مصلحت آموز حکمت آموز۔ عبرت آموز۔ ادا آموز۔ دست آموز۔ سبق آموز۔ نو آموز وغیرہ (ف) معرفت آموز۔ دانش آموز۔ پرورش آموز (پیر) پیر آموز (وہ علم جو بڑھاپے میں حاصل کیا گیا ہو) وغیرہ

آمیز (ف) (امر آمیختن = ملنا۔ ملانا سے) درد آمیز۔ غرور آمیز۔ فخر آمیز حرارت آمیز۔ شوخی آمیز۔ شرارت آمیز۔ رنگ آمیزی۔ مردم آمیز۔ نصیحت آمیز مصلحت آمیز۔ زود آمیز۔ وغیرہ

اں (ہ) (علامت جمع اُن اسما کے لیے جن کے آخر میں ی ہو) جیسے کرسیاں۔ گھوڑیاں وغیرہ

ان (ہ) (ظرفیت) دھسان (دھسنا سے۔ دلدل) وغیرہ

ان (ہ) (علامت حاصل مصدر) اُٹھان۔ لگان۔ اُڑان۔ تھکان۔ ڈھلان۔ چالان۔ میان وغیرہ

انا (ہ) (علامت مصدر) شرمانا۔ گرمانا۔ نرمانا وغیرہ

انا (ہ) (علامت تعدیۂ مصادر) چلنا سے چلانا۔ اُٹھنا سے اُٹھانا سمجھنا سے سمجھانا۔ پگھلنا سے پگھلانا۔ جاگنا سے جگانا۔ بھاگنا سے بھگانا وغیرہ

اند (ہ) (اسمیت، (بو ظاہر کرنے کے لیے) چراند۔ بساند۔ مچھاند۔ سڑاند۔ کچاند۔ ہراند وغیرہ

انداز (ف) (امر انداختن = ڈالنا سے) حکم انداز۔ قادر انداز۔ خلل انداز

خلل اندازی۔ دراندازی۔ دست اندازی۔ برقنداز۔ گولنداز۔ گولندازی۔
پا انداز۔ زیر انداز۔ قائم انداز۔ قدر انداز۔ غلط انداز۔ قرعہ انداز۔ رخنہ انداز۔
رخنہ اندازی۔ قلم انداز۔ نظر انداز۔ تیر انداز۔ تیر اندازی وغیرہ (ف) پس انداز
پیش انداز (دسترخوان۔ ہار جو سینہ پر لٹکتا ہو۔ تولیہ جو کھانے کے وقت زانو
پر ڈال لیا جائے) جمع انداز (وہ شخص جس کا تیر نشانہ سے خطا نہ کرے) چپ انداز
(وہ شخص جو بازگشتی تیر لگائے۔ مکّار) چرخ انداز (تیر انداز) حلقہ انداز (آہستہ
حقّہ پینے والا) خار انداز (خارپشت کی ایک قسم کا نام ہی) خاک انداز (کوڑا
ڈالنے کی جگہ) پھاوڑا۔ شامیانہ کی جھالر) سنگ انداز (دیوار قلعہ کے سوراخ
جن سے پتّھر پھینک سکیں) خانہ برانداز۔ دست انداز (تیر اک۔ رقّاص۔ جیب کترا)
سرانداز (موسیقی کا ایک اُصول۔ وہ ستون جو عمارت کے آگے بنایا جائے۔ مردم کش
سر جھکانے والا۔ مست۔ سر پر ڈالنے کا کپڑا) شاہ اندازی (بلند دعوا) شکار اندازی
شیر انداز (دلیر آدمی) غلط انداز (چپ انداز) قائم انداز۔ عاجز۔ غالب۔ اعلا
درجہ کا شاطر) تبق انداز (نشانہ پر تیر لگانے والا) قدر انداز (قادر انداز)
کلوخ انداز (گوپیا۔ سنگ انداز) مسند اندازی۔ مرغ انداز (بغیر چبائے نگلنا)
نگاہ انداز (جہاں تک نگاہ پہنچ سکے) وغیرہ

اندوز (ف) (امر اندوختن = جمع کرنا سے) غم اندوز۔ عبرت اندوز۔ شرف اندوز
سعادت اندوز۔ دولت اندوز۔ عیش اندوز۔ زر اندوز وغیرہ

اندیش (ف) (امر اندیشیدن = سوچنا سے) دور اندیش۔ دُور اندیشی۔
خیر اندیش۔ عاقبت اندیش۔ کوتاہ اندیش۔ مآل اندیش۔ مآل اندیشی۔ بد اندیش۔ بد اندیشی۔
نیک اندیش۔ مصلحت اندیش۔ صواب اندیش وغیرہ (ف) پس اندیش
(زمانۂ ماضی کی باتیں سوچنے والا) وغیرہ

انگار (ف) (امر ہی انگاردن = سوچنا سے) سہل انگاری وغیرہ

انگیز (ف) (امر انگیختن = ابھارنا۔ اکسانا سے) درد انگیز۔ تعجب انگیز حیرت انگیز۔ دہشت انگیز۔ فتنہ انگیز۔ طرب انگیز۔ ولولہ انگیز۔ نشاط انگیز۔ عبرت انگیز نفرت انگیز۔ ہیبت انگیز۔ شر انگیز۔ مسرت انگیز۔ وحشت انگیز۔ آتش انگیز۔ بغاوت انگیز۔ شرارت انگیز وغیرہ (ف) دل انگیز (موسیقی کی ایک راگنی کا نام ہی) شب انگیز (بذر البنج کی جڑ) شہر انگیز (شہر آشوب دیکھو آشوب) اسپ انگیز (مہمیز۔ سوار) باد انگیز (نفخ آور۔ ایک پھول کا نام) وغیرہ

انہ (ہ) (ظرفیت) سمدھیانہ۔ سرہانہ وغیرہ

انہ (ف) (اسم آلہ کی علامت) انگشتانہ۔ دستانہ وغیرہ

انہ (ف) (وصفیت) مردانہ۔ زنانہ۔ بادشاہانہ۔ سالانہ۔ جاہلانہ۔ عالمانہ۔ روزانہ۔ ماہانہ۔ مستانہ وغیرہ

انہ (ف) (اسمیت) یارانہ۔ دوستانہ وغیرہ

انہ (ف) (اسمیت بمعنی اجرت یا معاوضہ) منشیانہ۔ وکیلانہ۔ بیعانہ۔ جرمانہ عذرانہ۔ رخصتانہ۔ شکرانہ۔ طلبانہ۔ عوضانہ۔ محنتانہ۔ ہرجانہ۔ مہرانہ وغیرہ

انی (ع) (وصفیت) روحانی جسمانی۔ نفسانی۔ ربّانی۔ لحمانی۔ حقّانی ظلمانی۔ نورانی۔ عصبانی۔ فوقانی۔ تحتانی۔ طولانی۔ وسطانی۔ ہیولانی۔ برفانی۔ ہندوانی سیلانی (سیل = سیر سے) وغیرہ

انی (ہ) (علامت تانیث) مہترانی۔ مغلانی۔ دیوانی جٹھانی۔ غیبانی وغیرہ

او (ہ) (ظرفیت) پیاؤ۔ ڈلاؤ وغیرہ

او (ہ) (حاصل مصدر) بچاؤ۔ چڑھاؤ۔ چھڑکاؤ۔ جھکاؤ۔ جماؤ۔ ٹھیراؤ۔ اٹکاؤ۔ الجھاؤ۔ بناؤ۔ تناؤ۔ بہاؤ۔ بھراؤ۔ پٹاؤ۔ گھٹاؤ۔ رکاؤ۔ ٹکاؤ۔ کٹاؤ۔

پھنساؤ۔ لداؤ۔ لگاؤ۔ لٹکاؤ۔ گھساؤ وغیرہ

اؤ (ہ) (فاعلیت) برساؤ وغیرہ

اؤ (ہ) (صفیت بمعنی قابلیت) ڈباؤ پانی۔ بکاؤ مال۔ پھراؤ سودا۔ پیراؤ پانی۔ تیراؤ پانی۔ ٹکاؤ۔ گلاؤ۔ کام چلاؤ۔ آٹھاؤ چولھا وغیرہ

اؤ (ہ) (مفعولیت) جڑاؤ گہنا وغیرہ

اؤ (ہ) (صفت) بٹاؤ (باٹ = رستہ سے) لجاؤ (لاج = شرم سے) وغیرہ

اوا (ہ) (فاعلیت) چھلاوا (چھلنا سے) وغیرہ

اوت (ہ) (حاصل مصدر) کہاوت وغیرہ

اوٹ (ہ) (حاصل مصدر) رکاوٹ۔ بُناوٹ۔ لگاوٹ۔ بَناوٹ۔ پھیلاوٹ۔ سجاوٹ۔ کساوٹ۔ گلاوٹ۔ ملاوٹ۔ گھلاوٹ وغیرہ

آور (ف) (رام ہے آوردن سے۔ مگر اکثر بطور علامت صفت کے مستعمل ہوتا ہے) تناور۔ زور آور۔ جنگ آور۔ دلاور۔ دلاوری۔ بختاور۔ حملہ آور۔ حملہ آوری۔ نشہ آور۔ دست آور۔ زباں آور۔ زبان آوری۔ قد آور۔ گرد آور۔ گرد آوری۔ بار آور۔ قے آور۔ نام آور۔ نام آوری وغیرہ (ف) پرآور (تیز پرواز پرندہ) پیام آور۔ پرند آور (جوہر دار۔ تلوار کی صفت ہے) تگاور (گھوڑا) تیر آور (مکار) جان آور (جانور) چشم آور (وہ تعویذ یا منتر جو نظرِ بد سے محفوظ رکھے) سر آوری (گرد آوری) خراج آور۔ سود آور (تاجر) وغیرہ

اور (ہ) (صفیت) دساور (دیس سے پردیس کو جانے والا مال) وغیرہ

اول (ہ) (اسمیت) جڑاول (جاڑے سے) ہریاول وغیرہ

اوَن (ہ) (حاصل مصدر) گھڑاوَن۔ کٹاون وغیرہ

اوَن (ہ) (اسمیت) ہنڈاون وغیرہ

اونا (ہ) (وصفیت) گھناونا۔ ڈراونا وغیرہ

آویز (ف) (امر ہو آویختن لٹکنا۔ لٹکانا سے) دلاویز۔ دستاویز وغیرہ

(ف) چشم آویز (نقاب کی جالی۔ گھوڑے کی آنکھ کا پردہ) شانہ آویزی (مشکیں باندھ کر مجرم کو لٹکانا) ہم آویز (حریف) شب آویز (ایک پرندہ کا نام ہی جو رات کو درخت سے لٹک کر آواز لگاتا ہی) بزآویز (کُشتی کے ایک داؤ کا نام ہی) وغیرہ

اہٹ (ہ) (اسمیت) اچپلاہٹ وغیرہ

ائی (ئی) (ہ) (وصفیت) اگرئی (اگر سے) وغیرہ

ائی (ئی) (ہ) (اسمیت) بھٹئی (بھاٹ سے) وغیرہ

ائی (ئی) (ہ) حاصل مصدر) بٹئی (بٹنا سے) وغیرہ

آیا (ہ) (وصفیت) پچھایا (انگیا کا پچھلا حصّہ) وغیرہ

ایت (ہ) (اسمیت) پنچایت وغیرہ

این (ہ) (علامت تانیث) پنڈتاین۔ چودھراین وغیرہ

این (ہ) (وصفیت) رسائینا۔ اندرائینا۔ رامائین وغیرہ

ائی (ہ) (اسمیت) اکائی (ایک سے) ہریائی۔ سُگھڑائی (سُگھڑ سے) وغیرہ

ائی (ہ) (حاصل مصدر) اُترائی چڑھائی۔ لکھائی۔ پڑھائی۔ ٹھگائی پیرائی۔ تیرائی۔ لڑائی وغیرہ

ائیل (ہ) (وصفیت) ریشائیل۔ مرغائیل (ظریفانہ لفظ ہی) وغیرہ

ب (ہ) (حاصل مصدر) دھوب (دھونا سے) وغیرہ

باختہ (ف) (باختن = کھیلنا۔ ہارنا سے) حواس باختہ۔ ہوش باختہ وغیرہ۔

(ف) دل باختہ۔ رو باختہ (جس کے چہرہ کا رنگ اُڑ گیا ہو) وغیرہ

بار (ف) (بوجھ) گراں بار۔ سبک بار۔ زیر بار۔ زیر باری۔ بُردبار۔ بُردباری

گرانباری وغیرہ (ف) سربار (وہ بوجھ جو مزدور کے سر پر مقررہ بوجھ کے علاوہ رکھا جائے) وغیرہ

بار (ف) (ظرفیت) رود بار وغیرہ (ف) ہندو بار۔ جوبار۔ دریابار وغیرہ

بار (ف) (امر ہے باریدن = برسنا سے) گلباری۔ مشکباری۔ دربار۔ گہرباری ژالہ باری۔ اشک بار۔ اشک باری۔ نوربار۔ سنگ باری۔ عنبربار۔ عنبرباری جواہرباری وغیرہ (ف) آتش بار (پھلجھڑی) الماس بار۔ کافوربار۔ غالیہ بار۔ شکربار۔ عرق بار (عرق آلود) دریابار وغیرہ

باڑہ (ہ) (ظرفیت) امام باڑہ۔ قصائی باڑہ وغیرہ

باڑی (ہ) (ظرفیت) رسول باڑی۔ بانس باڑی وغیرہ

باز (ف) (امر ہے باختن = کھیلنا سے) آتش باز۔ اٹکل باز۔ اسامی باز دل لگی باز۔ دل لگی بازی۔ اکڑباز۔ انٹی باز (دغاباز) دھوکے باز۔ دغاباز۔ دغابازی دم باز۔ دم بازی۔ بانڈی باز۔ بٹے باز۔ بٹیرباز۔ بٹیربازی۔ بھگت باز (لڑکوں کو نچانے والا) پتنگ باز۔ پتنگ بازی۔ دھاندل باز۔ ستارباز۔ ستاربازی۔ جان باز۔ جان بازی۔ سرباز۔ شیخی باز۔ پٹے باز۔ پٹے بازی۔ پھکڑباز۔ پھکڑبازی ٹھٹھے باز۔ قدم باز۔ قدم بازی۔ چوسرباز۔ چوسربازی۔ ضلع باز۔ ضلع بازی۔ جگت باز۔ جگت بازی۔ جلدباز۔ چہل باز۔ چہل بازی۔ حرفت باز۔ راست باز راست بازی۔ روباہ باز۔ روباہ بازی۔ سیٹی باز۔ شاہدباز۔ شطرنج باز۔ شطرنج بازی شعبدہ باز۔ شعبدہ بازی۔ عشق باز۔ عشق بازی۔ غائب باز۔ غلیل باز۔ غلیل بازی فقرے باز۔ فقرے بازی۔ نشانہ باز۔ نشانہ بازی۔ نشہ باز۔ نشہ بازی۔ قرعہ بازی قسمت بازی۔ قلابازی۔ قمارباز۔ قماربازی۔ کبوترباز۔ کبوتربازی۔ کشتی باز۔ کلابازی کلغی باز۔ طرہ باز۔ کھلی بازی۔ گرہ باز (کبوتر کی قسم) گلے باز۔ گلے بازی۔ نے باز

نے بازی۔ گنجفہ باز۔ گنجفہ بازی۔ گیند بازی۔ مدک باز۔ مرغ باز۔ مرغ بازی۔ مقدمہ باز
مقدمہ بازی۔ نادار بازی (بے میر گنجفہ) نخرہ باز۔ نخرہ بازی۔ نظر باز۔ نظر بازی۔
نظارہ باز۔ نظارہ بازی۔ نیزہ باز۔ نیزہ بازی۔ ہنسی بازی۔ ہوا باز۔ ہوا بازی۔ یار باز
وغیرہ (ف) آب باز (تیراک) بُزباز (بکری نچانے والا) بند باز (نٹ) پائے باز
(رقاص) پاک باز۔ پردہ بازی (لڑکوں کے منہ پر مصنوعی چہرے لگا کر سانگ بنانا۔
یا ایک خیمہ کے اندر پردہ پر تصویریں لگا کر ان کا تماشا دکھانا) پیش باز (وہی ہے جس
کو ہم پشواز کہتے ہیں۔ استقبال) تخم بازی (نوروز کے دن انڈوں سے کھیلنے کی رسم)
تسمہ بازی (جوے کی ایک قسم ہے) تیغ بازی (باہم تلواروں سے بازی کرنا) جنبر بازی
(رقص) چوگان بازی۔ حقہ باز (بازی گر۔ مکار) خاک بازی۔ نرد بازی۔ خانہ باز
(گھر لٹانے والا) خروس بازی (مرغ لڑانا۔ مکاری) خویشتن باز (فنا فی اللہ)
دار باز (نٹ) دست باز (گھر لٹاؤ۔ ظلم و تعدی کرنے والا) دغل باز۔ دوال بازی
(جوئے کا ایک طریقہ) دوانک بازی (مکاری) دو تیغہ بازی (ایک کھیل کا نام)
دین و دنیا باز (سب کچھ لٹا دینے والا) روباہ باز (مکار) روز بازی (انقلاب زمانہ)
رسن باز (نٹ) ریسماں باز (نٹ) زبان بازی (مکالمہ و مجادلہ) سخت باز
(کامل جواری) سرباز۔ سگ باز (کتے نچانے والا) شاہد باز (فاسق) شب باز
(شب بیدار۔ چمگادڑ) شب بازی (راتوں کو سانگ بنا کر نکلنا) شیشہ بازی
(بازی کا ایک طریقہ) شش و پنج باز (مکار) صراحی بازی (ناچ کا ایک انداز)
صورت باز (بہروپیا) طاس بازی (بازیگری کا ایک طریقہ) طبل بازی (طبل
بجا کر پرندوں کو اڑانا اور ان پر شکار کے لیے باز چھوڑنا) طبلک بازی
(طبل بازی) طرہ بازی (کپڑے کا کوڑا بنا کر ایک دوسرے کو مارنا۔ یہ بچوں
کا ایک کھیل ہے) طوق بازی (بازی کا ایک طریقہ) عروس باز (وہ شخص جو

بناؤ سنگار کر کے اپنے تئیں دُلہن کی طرح آراستہ رکھے) عروسک بازی (گڑیوں کا کھیل) عشق باز (کبوتر باز) غائب بازی (شطرنج بازی کا ایک طریقہ) قچ بازی (مینڈھوں اور بکروں کو باہم لڑانا) کاسہ بازی (ناچ کا ایک طریقہ) کچہ بازی (چھلّے بازی - ایک خاص کھیل کا نام ہے) کوزہ بازی (بازی گری کا ایک طریقہ) گرگ بازی (سدھائے ہوئے بھیڑیوں سے کام لینے کا ایک طریقہ) گوی بازی (گیند بازی) لعبت بازی (عروسک بازی) مہرہ بازی (حقّہ بازی) میموں باز (بندر نچانے والا) ہم باز (شریک) وغیرہ

باش (ف) (امر ہے بودن = ہونا - رہنا سے) خوش باش - خوش باشی شب باش - شب باشی - یار باش - یار باشی وغیرہ (ف) خاک باش (تواضع کرنے والا) دور باش (ایک دوشاخا نیزہ جس کو نقیب ہاتھ میں لے کر بادشاہ کی سواری کے آگے نکلتا ہے) وغیرہ

باف (ف) (امر ہے بافتن بننا سے) شال باف - شال بافی - نورباف نوربافی - زرباف - موباف - کناری باف - دروغ باف وغیرہ (ف) پائے باف (جُلاہا) زرباف (زربفت) دست باف (آسان کام) زند باف (خوش آواز پرند) شعرباف (ریشمی کپڑا بننے والا) شیریں باف (ایک لطیف پارچہ کا نام) غزل باف (غزل گو شاعر) یلاں باف (وہ کپڑا جس پر آریب دھاریاں ہوں) وغیرہ

بان (ف) (محافظ) (وصفیت) فیل بان - فیل بانی - گاڑی بان - ساربان - شتربان - شتربانی - کشتی بان - گلّہ بان - گلّہ بانی - باغ بان - باغ بانی دربان - دربانی - پاسبان - پاسبانی - بادبان - پشتی بان - میزبان - میزبانی - گریبان (گرے = گلا) مہربان - مہربانی - نگہبان - نگہبانی - نردبان - سایہ بان وغیرہ -

((ف)) بستانبان (باغبان) جہاں بان - دیدبان - رازبان (رازدار - وہ شخص جو لوگوں کی طرف سے بادشاہ سے عرض حال کرے) روزبان (دربان - نقیب - جلّاد) زنجیربان (قیدیوں کا محافظ) زوربان (ظالم - زبردست) ستوربان (گھوڑوں کی خبر گیری کرنے والا) کشت بان (کھیت کا محافظ) کفش بان (جوتیوں کی حفاظت کرنے والا) گیتی بان (جہاں بان) وغیرہ

باہر (ہ) (وصفیت) ٹکسال باہر - ذات باہر - گوت باہر وغیرہ

بخش (ف) (امر ہے بخشیدن سے) صحت بخش - مسرت بخش - راحت بخش فرحت بخش - طراوت بخش - شفا بخش وغیرہ (ناموں کے آخر میں بھی یہ لاحقہ لگایا جاتا ہے جیسے الٰہ بخش - رسول بخش - مولا بخش وغیرہ ((ف)) جہاں بخش - مراد بخش گنج بخش - رواں بخش (روح القدس) سربخش (حصّہ فی کس - قسمت) علم بخش (مال غنیمت میں سے سپاہی کا حصّہ اس لیے کہ وہ میدانِ جنگ میں علم کے نیچے حاضر تھا) وغیرہ

بدر (ف) (باہر) (وصفیت) ملک بدر - شہر بدر وغیرہ

بَر (ف) (امر ہے بُردن = لے جانا سے) نامہ بر - پیام بر - پیغمبر - پیغمبری دل بر - دل بری - راہ بر - راہ بری وغیرہ ((ف)) بادبر (پتنگ - نفخ شکن دوا) بہرہ بر - فرماں بر وغیرہ

بُر (ف) (امر ہے بُریدن = کاٹنا سے) کیسہ بُر (جیب کترا) وغیرہ ((ف)) آہون بُر (نقب زن - آہون = نقب) بادبُر (چھری) داربُر (لٹھ پھوڑا) زبان بُر (مدلّل جواب) زرہ بُر (پیکان کی ایک قسم ہے) کاربُر (کام میں کھنڈت ڈالنے والا) کاغذ بُری (دفتری یا سرکاری کاغذات میں سے کوئی رقم حذف کرنا) گرد بُر (برمہ) گرہ بُر (گٹھ کترا) نرم بُر (جیب جاپ دغا کرنے والا - درود گردن اور لہار دل

کا ایک اوزار) وغیرہ

برآر (ف) (امر ہے برآوردن = نکالنا سے) کاربرآری۔ مطلب برآر۔ مطلب برآری۔ مقصد برآری وغیرہ

بُرد (ف) (بُردن = لے جانا سے) دریابُرد۔ دست بُرد وغیرہ

بردار (ف) (امر ہے برداشتن = اُٹھانا سے) کفش بردار۔ کفش برداری۔ چلم بردار۔ چلم برداری۔ عصا بردار۔ عصا برداری۔ بلّم بردار۔ بلّم برداری۔ علم بردار۔ علم برداری۔ حکم بردار۔ حکم برداری۔ حقّہ بردار۔ حقہ برداری۔ فرماں بردار۔ فرماں برداری۔ خاص بردار۔ غاشیہ بردار۔ غاشیہ برداری۔ خرچ بردار۔ سونٹا بردار۔ غلط بردار (کاغذ۔ جاذب) باربردار۔ باربرداری۔ جھنڈا بردار۔ کماں بردار۔ گُرز بردار۔ مُہربردار۔ نازبردار۔ نازبرداری۔ نشان بردار۔ نشاں برداری۔ نیزہ بردار۔ نیزہ برداری وغیرہ (ف) آب بردار (وہ مال جس میں دوکان دار کو جھوٹ بولنے کی گنجائش ہو) تیغ سوزن بردار (تلوار کی آب کی تعریف ہے) زلّہ بردار۔ دروغ بردار (آب بردار) نام بردار (مشہور) وغیرہ

برداشتہ (ف) (برداشتن = اُٹھانا سے) قدم برداشتہ۔ دل برداشتہ۔ قلم برداشتہ وغیرہ

بُردہ (ف) (بُردن = لے جانا سے) نام بُردہ وغیرہ (ف) سرمابُردہ (سرمازدہ) وغیرہ

بست (ف) (بستن = باندھنا) سنگ بست۔ داربست وغیرہ۔ (ف) پابست (بُنیادِ عمارت۔ قیدی) پشت بست (کمبل جس میں ضرورت کی چیزیں باندھ کر اُس کو کمر پر ڈال لیں) چوب بست (معماروں کی پاڑ) خاربست (کانٹوں کی باڑ) دیواربست (دیوار کا احاطہ) سربست (سربستہ) نےبست (چھپّر) وغیرہ

بستہ (ف) (بستن = باندھنا سے) سربستہ۔ کمربستہ۔ پربستہ۔ دربستہ

پُل بستہ۔ دست بستہ وغیرہ (ف) پابستہ (قیدی) پنبہ بستہ (زخمی۔ وہ شخص جو ظاہر میں نرم اور باطن میں سخت ہو) حنابستہ۔ دل بستہ۔ زباں بستہ۔ سنگ بستہ (مضبوط میوہ جو ابھی پختہ نہ ہوا ہو) گلوبستہ۔ نظربستہ (چشم بستہ) وغیرہ

بند (ف) (امر ہے بستن = باندھنا سے) آڑبند (لنگوٹ) ازاربند۔ بازوبند۔ چِک بندی۔ ہتیاربند۔ ہتیاربندی۔ بورغ بند۔ نقش بند۔ نقش بندی بقچ بند۔ پری بند۔ لنگوٹ بند۔ تہ بند۔ دیوبند۔ علی بند۔ تلواربند۔ تلواربندی پیش بند۔ پیش بندی۔ زیربند۔ کمربند۔ نظربند۔ نظربندی۔ پابند۔ پابندی۔ ٹھاٹربندی۔ تاؤبند (وہ دوا جس کے اثر سے چاندی یا سونے کا کھوٹ چرخ دینے پر بھی ظاہر نہ ہو) جکڑبند۔ ترجیع بند۔ ترکیب بند۔ ٹک بندی۔ تورہ بندی جزبندی۔ دِل بند۔ جگربند۔ ڈھولابندی۔ چکلہ بندی۔ چیرابند (کواری) چھیربندی۔ حسین بند۔ حلقہ بندی۔ خاتم بندی۔ خیال بندی۔ دانہ بندی۔ (کھڑی کھیتی کو آنکنا) تفصیل بندی۔ درزبندی۔ دہ بندی۔ دھوتی بند۔ ڈھٹ بندی۔ جماعت بندی۔ زنّاربند۔ سطربندی۔ زباں بندی۔ سلاح بند سلسلہ بندی۔ سربندی۔ سینہ بند۔ شکاربند۔ صف بندی۔ علاقہ بندی۔ فرزیں بند۔ فرقہ بندی۔ فریق بندی۔ فقرے بندی۔ قافیہ بندی۔ قسط بندی قطعہ بند۔ قلعہ بند۔ قلم بند۔ کاربند۔ کوچہ بندی۔ کوٹھ بند (بانجھ) کھُربندی (نعل بندی) گلوبند۔ لڑی بند۔ منڈاسابند۔ دستاربند۔ دستاربندی۔ عمامہ بند۔ عمامہ بندی۔ مینڈبندی۔ ناخن بندی (مدد معاش) نعل بند نعل بندی۔ ناک بند (گھوڑے کی پوزی) ناکابندی۔ چھُری بند (قصائی) نخل بند۔ نخل بندی۔ نرخ بندی۔ نرکہ بند۔ نمک بند۔ نیچہ بند۔ نیچہ بندی۔ ہوابندی۔ دکان بندی وغیرہ (ف) پری بند (پری خواں) پشتہ بند (پُل)

پنجہ بند (پیشانی پہ باندھنے کا رومال) پیرایہ بند۔ فیل بند (شطرنج کی ایک اصطلاح ہے قلعہ کی دائیں بائیں دیواریں) تپ بندی (زور کا بخار) تختہ بند (کپڑا جو لکڑی کی تختیوں کے ساتھ ٹوٹے ہوئے اعضا پر باندھا جائے۔ مقیّد) تہ بندی (کتاب کی جزبندی۔ وہ رنگ جو مطلوب رنگ دینے سے پہلے اُس رنگ کی شوخی کے لیے کپڑے پر چڑھایا جائے۔ وہ چیز جو شراب پینے سے پہلے کھائی جائے) چشم بند (نظر بندی کا منتر) چہرہ بند۔ حنا بند (مہندی باندھنے کا کاغذ) خستہ بند (پٹّی۔ زخموں پہ پٹّی باندھنے والا) خشک بند (بغیر مرہم کے زخموں پر پٹّی باندھنا) تر بند (زخموں پر مرہم لگا کر پٹّی باندھنا) خواب بند (منتر جس سے کسی کی نیند اُڑ جائے) دست بند (گجرا۔ ہاتھ ملا کر ناچنے کا طریقہ) آتش بند (منتر جس کے پڑھنے سے آگ اثر نہ کرے) استخواں بندی (ربط و انتظام) برگ بند (قلندروں کا ایک چرمی لباس ہے) دہن بند (زباں بندی کا منتر) دیوار بند (دیواروں سے گھرا ہوا مکان) راہ بند (رستے کا نگہبان۔ رہزن) رصد بند (ستاروں کی دیکھ بھال کرنے والا) رگ بند (پٹّی) زِہ بند (ایک طرح کا گلوبند) سقیفہ بندی (جھوٹی باتیں بنانا) سیم بندی (لوہے کے تاروں میں مشعلیں باندھ کر رات کے وقت روشن کرنا تاکہ روشنی معلق محسوس ہو) شاخچہ بندی (تہمت باندھنا۔ قلم باندھنا) شکستہ بند (ٹوٹے ہوئے اعضا پر پٹّی باندھنے والا) شہر بند (شہر کا احاطہ۔ قیدی) شیشہ بندی (اُنگلی مُنہ پر رکھ کر سیٹی بجانا۔ مسخراپن کرنا) طاق بندی (طاق کے نشان دیواروں پر بنانا) فندق بند (مہندی لگی اُنگلیاں) قیزہ بند (لنگوٹ بند) گردن بند (ایک زیور کا نام ہے) گرگ بند (قید میں گھرا ہوا) گل بند (ایک کپڑے کا نام ہے) ماست بند (پنیر ساز) مس بند (وہ شخص جو کسی چیز یا شخص کا پابند ہو اور اس کے سبب کہیں باہر نہ جا سکے) مست بند (مس بند) مو بند (مشاطہ ہنرمند) نخل بند (باغبان۔

موم کے درخت بنانے والا) نسق بند (عامل۔ ناظم) ہنگامہ بندی (نمود داری) نعل بندی (وہ روپیہ جو غنیم کو اُس کی فوج کی واپسی کے معاوضہ میں دیا جائے) بہار بند (فصل بہار میں گھوڑوں کے باندھنے کی جگہ) وغیرہ

بود (ف) (بودن = ہونا۔ رہنا سے) بہبود۔ بہبودی وغیرہ ((ف)) راست بود (موجود حقیقی یعنی خدا) وغیرہ

بوس (ف) (امر ہے بوسیدن = چومنا سے) زمیں بوس۔ زمیں بوسی قدم بوس۔ قدم بوسی۔ دست بوسی۔ پابوس۔ پابوسی۔ خاک بوسی۔ آستاں بوسی وغیرہ ((ف)) دیدہ بوس۔ سُم بوس وغیرہ

بیز (ف) (امر ہے بیختن = چھاننا سے) مشک بیز۔ پارچہ بیز۔ نور بیز۔ گُہر بیز گُہر بیزی۔ عطر بیز۔ عطر بیزی۔ عنبر بیز۔ خاک بیز وغیرہ ((ف)) آرد بیز (چھلنی) تنک بیز (باریک چھلنی) غالیہ بیز۔ نرم بیز (باریک چھلنی) گرمہ بیز (باریک چھلنی) وغیرہ

بیں (ف) امر ہے دیدن = دیکھنا سے) باریک بیں۔ باریک بینی۔ پیش بیں پیش بینی۔ عیب بیں۔ عیب بینی۔ حق بیں۔ حق بینی۔ تماشا بیں۔ تماشا بینی۔ خود بیں خود بینی۔ شانہ بیں۔ ظاہر بیں۔ ظاہر بینی۔ کم بیں۔ کوتاہ بیں۔ کوتاہ بینی۔ ناتواں بیں نکتہ بیں۔ انجام بیں۔ انجام بینی۔ مصلحت بیں۔ مصلحت بینی۔ خرد بیں۔ دوربیں سیر بیں۔ سینہ بیں (آخر کے چار الفاظ آلوں کے نام ہیں) وغیرہ ((ف)) بلند بیں۔ جام جہاں بیں۔ خردہ بیں۔ خویش بیں۔ خویشتن بیں۔ راہ بیں (محقق) دو بیں (بھینگا۔ مشرک) ہزار بیں (ایک طرح کی عینک) غلط بیں۔ فراخ بیں (سب کو ایک ساں جاننے والا) مو بیں (باریک بیں) ناتواں بیں (حاسد) وغیرہ

پا (ف) (پاؤں اور پائیدن = ٹھہرنا کا امر ہے) دیرپا۔ بس پا۔ سبک پا۔ چراغ پا۔ بادپا۔ گریزپا۔ فیل پا وغیرہ ((ف)) آتش پا (بے قرار۔ چنچل گھوڑا)

آبلہ پا۔ پر پا (کبوتر جس کے پاؤں سے پر اُگے ہوں) پنج پا (کیکڑا) پیش پا (وہ بات جو نزدیک اور ظاہر ہو) پیل پا (ایک حربہ کا نام ہی) شراب پینے کا پیالہ) چار پا۔ ریختہ پا (گٹھیلا اور تیز قدم گھوڑا) زاغ پا (طعنہ) سبز پا (منحوس) سبک پا (تیز رو۔ ہرکارہ) سفید پا (مبارک قدم) سخت پا (ثابت قدم) سرچنا (ایک نبات کا نام) سروپا (خلعت) سراپا۔ سنگین پا (وہ شخص جو اپنی جگہ سے ہل نہ سکے) سوار پا (چالاک پیادہ) سیماب پا (گریز پا) شتر پا (ایک گھاس کا نام ہی) نقرہ پا (ایک پرند کا نام) وغیرہ

پا (ہ) (اسمیت اُن صفات میں جن کے آخر میں الف ہی) بڑھاپا۔ مٹاپا۔ چُھٹاپا وغیرہ

پار (ہ) دریا پار۔ جمنا پار۔ گنگا پار۔ گنگا پاری وغیرہ

پاڑہ (ہ) (ظرفیت) مغل پاڑہ۔ سادھو پاڑہ وغیرہ

پاش (ف) (امر ہی پاشیدن = چھڑکنا سے) گلاب پاش۔ گہر پاش۔ عطر پاش۔ برق پاش۔ آب پاشی۔ رنگ پاشی۔ عطا پاشی۔ نمک پاشی۔ نور پاش مغز پاشی۔ دماغ پاشی وغیرہ (ف) پاک پاش (وہ شخص جو اپنا سب مال برباد کردے) سرپاش (بھاری گرز) نیاز پاش (انتہا کی عاجزی کرنا) وغیرہ

پت (ہ) (ظرفیت) پانی پت۔ سونی پت وغیرہ

پت (ہ) (اسمیت) سیان پت۔ کوار پت وغیرہ

پتا (ہ) (اسمیت) کوار پتا وغیرہ

پتی (ہ) (عزت والا۔ نگہبان) لکھ پتی۔ کروڑ پتی۔ سینا پتی۔ پرجا پتی گج پتی (فیل بان۔ بڑا ہاتھی) وغیرہ

پٹم (ہ) (ظرفیت) مچھلی پٹم۔ وزیگا پٹم وغیرہ

پٹن (ہ) (ظرفیت) پاک پٹن۔ سری رنگا پٹن وغیرہ

پذیر (ف) (امرہے پذیرفتن = قبول کرنا سے) یہ لاحقہ اکثر قابل کے معنوں میں آتا ہے۔ تربیت پذیر۔ تربیت پذیری۔ اشتعال پذیر۔ دل پذیر۔ عبرت پذیر۔ نصیحت پذیر سکونت پذیر۔ عذر پذیر۔ فرمان پذیر۔ ترقی پذیر۔ قیام پذیر وغیرہ (**ف**) خاطر پذیر (دل پذیر) آفت پذیر۔ فنا پذیر۔ زوال پذیر۔ گزارش پذیر (قابل گزارش) وغیرہ

پرداز (ف) (امرہے پرداختن = مشغول ہونا۔ سنوارنا سے) چہرہ پرداز افترا پرداز۔ افترا پردازی۔ کارپرداز۔ کارپردازی۔ انشا پرداز۔ انشا پردازی فتنہ پرداز۔ فتنہ پردازی۔ ہنگامہ پرداز۔ ہنگامہ پردازی۔ مفسدہ پرداز۔ تفرقہ پرداز نکتہ پرداز وغیرہ (**ف**) چہرہ پرداز (مصوّر) حوصلہ پرداز۔ خانہ پرداز (گھر لٹاؤ) ریش پرداز (ڈاڑھی سنوارنے والا) سفرہ پرداز (بسیار خوار) شکم پرداز (بسیار خوار) عشق پرداز غزل پرداز (غزل گو شاعر) کاسہ پرداز (بسیار خوار) نقش پرداز (نقّاش) وغیرہ

• **پُرس** (ف) (امرہے پُرسیدن = پُوچھنا سے) بازپُرس۔ بازپرسی۔ مزاج پرسی بیمار پُرسی وغیرہ

پرست (ف) (امرہے پرستیدن = پوجنا سے) آتش پرست۔ آتش پرستی بُت پرست۔ بُت پرستی۔ آشنا پرست۔ شاہ پرست۔ شاہ پرستی۔ احباب پرست۔ احباب پرستی۔ آفتاب پرست۔ پاجی پرست۔ حق پرست۔ حق پرستی۔ خدا پرست خدا پرستی۔ خود پرستی۔ خود پرست۔ نفس پرست۔ نفس پرستی۔ تن پرست۔ سرپرست سرپرستی۔ زرپرست۔ زرپرستی۔ عیش پرست۔ عیش پرستی۔ صورت پرست۔ ظاہر پرست ظاہر پرستی۔ باطن پرست۔ معنی پرست۔ قدامت پرست۔ قدامت پرستی مے پرست۔ مے پرستی۔ پیر پرست۔ پیر پرستی۔ ہوا پرست۔ گور پرست۔ گور پرستی وغیرہ (**ف**) آذر پرست (آتش پرست) آفتاب پرست (گرگٹ۔ سورج مکھی)

آہو پرستی (شکار کی محبّت) آئین پرستی (تابعداری کے ساتھ خدمت کرنا) بادہ پرست بالیں پرست (کاہل) بو پرست (شکاری کتّا) پائیں پرستی (خدمت گاری) پیکر پرست۔ پیکار پرست (جنگجو) چوگاں پرست۔ حکمت پرست۔ خورشید پرست خیال پرست۔ دانش پرست۔ دُنیا پرست۔ سایہ پرست (فاسق) سخن پرست۔ شب پرست (چمگادڑ) شکم پرست۔ ورع پرستی (تقویٰ) وغیرہ

پرور (ف) (امر ہی پروردن = پالنا سے) بندہ پرور۔ بندہ پروری۔ ذرّہ پرور۔ ذرّہ پروری۔ تن پرور۔ تن پروری۔ سخن پرور۔ سخن پروری۔ سفلہ پرور۔ مہمان پرور۔ مہمان پروری۔ علم پرور۔ احباب پرور۔ احباب پروری۔ شریف پرور شریف پروری۔ ہنر پرور۔ ہنر پروری۔ کمینہ پرور۔ شکم پرور۔ شکم پروری۔ غریب پرور۔ غریب پروری۔ دوست پرور۔ قبیلہ پرور۔ قوم پرور۔ قوم پروری۔ کنبہ پرور۔ ناز پرور۔ نفس پرور۔ نکتہ پرور۔ جان پرور۔ روح پرور۔ معنی پرور دست پرور۔ مسافر پروری وغیرہ (ف) آب پرور (تلوار کی صفت)۔ آتش پرور (تلوار کی صفت) جہاں پرور۔ خانہ پرور (ناتجربہ کار) دروں پرور (مجاہدہ کرنے والا۔ زاہد) دیں پرور (خوش نویس) سایہ پرور (وہ درخت جو دوسرے درختوں کے سایہ میں نشو و نما پائیں۔ وہ لوگ جو ناز و نعمت میں پلے ہوں) ستم پرور۔ سرمہ پرور (سرمہ آلود) عدل پرور وغیرہ

پروردہ (ف) (پروردن = پالنا سے) سایہ پروردہ۔ ناز پروردہ۔ نعمت پروردہ۔ نمک پروردہ وغیرہ

پَز (ف) (امر ہی پختن = پکانا سے) نان پز وغیرہ (ف) خود پز (تربوز) خوردہ پز (باورچی) کورہ پز (بھٹی کا کام کرنے والا) سیرابہ پز (نہاری پکانے والا) وغیرہ

پسند (ف) (امر ہی پسندیدن سے) دل پسند۔ خود پسند۔ خود پسندی

عیش پسند۔عیش پسندی۔ شاہ پسند۔ عالم پسند۔ مردہ پسند۔ معقول پسند۔ معقول پسندی
منقول پسند۔مشکل پسند۔مشکل پسندی وغیرہ (ف) خاطر پسند (دل پسند) درشت پسند
وغیرہ۔

پن (ہ) (اسمیت) بال پن۔ لڑکپن۔ بچپن۔ بانک پن۔ ریچ پن۔ شہدپن۔
بھولاپن۔ البیلاپن۔ کمینہ پن سے ساختہ پن۔ احمق پن وغیرہ

پنا (ہ) (اسمیت۔ لڑکپنا۔ بچپنا۔ لچپنا۔ احمق پنا وغیرہ

پور (ہ) (ظرفیت) بانکے پور۔ غازی پور وغیرہ

پورہ (ہ) (ظرفیت) عثمان پورہ۔مغل پورہ وغیرہ

پوری (ہ) (ظرفیت) مین پوری۔ جگناتھ پوری وغیرہ

پوش (ف) (امر ہی پوشیدن سے) خطا پوش۔ بسنتی پوش۔ کفن پوش
پا پوش۔ سرپوش۔ پلنگ پوش۔ میز پوش۔ گلابی پوش۔ سُرخ پوش۔ سبز پوش
صوف پوش۔ کمبل پوش۔ بالاپوش۔ پردہ پوش۔ پردہ پوشی۔ چلم پوش۔ تخت پوش
تورہ پوش۔خوان پوش۔ عیب پوش۔ عیب پوشی۔ زانو پوش۔ زرہ پوش۔ سلح پوش
نقاب پوش۔ آہن پوش۔ زین پوش۔ سفید پوش۔سفید پوشی۔ سیاہ پوش۔ سیاہ پوشی
نمدپوش۔ ستر پوش۔ ستر پوشی وغیرہ (ف) پلاس پوش (فقیر) پوست پوش (فقیر)
تاج پوش (تاج کا غلاف) خرقہ پوش (فقیر) خس پوش۔ خش پوش (فقیر) دلق پوش
(فقیر) روپوش (برقع۔ ملمع) زبر پوش (سوتے وقت اوپر اوڑھنے کا کپڑا) زندہ پوش
(فقیر) سایہ پوش (سائبان) شال پوش۔ عرق پوش (پسینے میں ڈوبا ہوا) قاقم پوش
(سفید پوش) کملی پوش (سیاہ پوش) کنچل پوش۔ گھوڑے کی ایک پوشش کا نام ہے)
کفش پوش (شاطر و عیّار) کلاہِ شب پوش (کنٹوپ) گلگوں پوش۔ گوہر پوش
نطع پوش (پہلوان) خفتان پوش۔ پرنیاں پوش وغیرہ

پیچ (ف) (امر ہی پیچیدن سے) سرپیچ۔ تہ پیچ۔ مارپیچ۔ فتح پیچ وغیرہ (**ف**) انگشت پیچ (عہد و پیماں) بادپیچ (جھولا) بازپیچ (گہوارہ میں لٹکی ہوئی گیندیں یا گولیاں جن سے بچہ کھیلتا رہتا ہی) پاپیچ (کمزوری کے سبب پاؤں میں تشنج ہونا) پاتابہ پیچ (مکّار) خوش پیچ (صاحب سلیقہ۔ مرزامنش) رسن پیچ (حرجی) زیرپیچ (پگڑی جو عمامہ کے نیچے باندھی جاتی ہی) شانہ پیچ (سرکش) شکرپیچ (شکر باندھنے کا کاغذ) کارپیچ (کشیدہ کے کام کا غلاف) کلید پیچ (رقعہ جو کنجی کی شکل میں لپیٹ کر دوستوں کو بھیجیں) گوش پیچ (گوشمالی۔ کنٹوپ) لولہ پیچ (ایک کپڑے کا نام ہی) مرگ پیچ (دستار باندھنے کا ایک طریقہ) ناف پیچ (دردناف) وغیرہ

پیرا (ف) (امر ہی پیراستن = درختوں کا چھانٹنا سے) چمن پیرا۔ عمل پیرا وغیرہ (**ف**) آدم پیرا (مرشد کامل) آذرپیرا (آتش کدہ کا خادم) بستان پیرا (باغبان) بہارپیرا۔ پوست پیرا (دباغت کا کام کرنے والا) کلک پیرا (قلم ساز نویسندہ) گل پیرا (باغبان) ناخن پیرا (نہرنا) وغیرہ

پیما (ف) (امر ہی پیمودن = ناپنا سے) قافیہ پیمائی۔ بادیہ پیمائی۔ جادہ پیما جادہ پیمائی۔ آب پیما۔ ہواپیما۔ دشت پیمائی۔ بادہ پیما۔ فلک پیما۔ سخن پیما۔ آسماں پیما جہاں پیما۔ عالم پیما۔ راہ پیما۔ مسافت پیما وغیرہ (**ف**) بادہ پیما۔ جام پیما۔ پیالہ پیما۔ ساغر پیما۔ زمین پیما (سیاح) شب پیما (شب بیدار۔ تکلیف زدہ) وغیرہ

ت (ہ) (اسمیت) بادشاہت وغیرہ

ت (ہ) (حاصل مصدر) بچت (بچنا سے) کھپت (کھپنا سے) پڑت (پڑنا سے) پھرت (پھرنا سے) پھلت (پھلنا سے) چلت (چلنا سے) چلت پھرت (چلنا پھرنا سے) چاہت (چاہنا سے) دیکھت (دیکھنا سے) لکھت (لکھنا سے) پڑھت (پڑھنا سے) لکھت پڑھت (لکھنا پڑھنا سے) ڈھلت (ڈھلنا سے)

لاگت (لگنا سے) رنگت (رنگنا سے) لڑت (لڑنا سے) مپت (ماپنا سے) منت (ماننا سے) ملت (ملنا سے) وغیرہ

ت (ہ) (علامت مفعول) ملت (ملا ہوا روپیہ) وغیرہ

تا (ہ) (علامت فاعل) داتا (دینے والا) آتا جاتا (رہگیر) منگتا (فقیر) وغیرہ (علامت فاعل مونث "تی" ہے) جیسے جنتی (ماں) وغیرہ

تا (ہ) (صفت حالیہ) یہ مذکر کے لیے ہے۔ مونث کے لیے (تی) اٹھتی جوانی اترتا چاند وغیرہ

تا (ہ) (علامت مفعول جو حالت تانیث میں مستعمل ہے) بیاہتا بیوی۔ نکاحتا بیوی وغیرہ

تا (ہ) (حاصل مصدر) سوجھتا۔ بوجھتا وغیرہ

تاب (ف) (امر ہے تافتن = چمکنا۔ پھرنا سے) عالم تاب۔ جہاں تاب سیاہ تاب۔ سرتابی وغیرہ (ف) آب آہن تاب (لوہے کا بجھا ہوا پانی) نقرہ تاب (چاندی کا بجھا ہوا) جگر تاب (جگر کو گرمی پہنچانے والی چیز) چرخ تاب (ریشم بٹنے والا) چرک تاب (میل خورا) خانہ تاب۔ سینہ تاب (سینہ کو گرمی پہنچانے والی چیز) شب تاب (چاند۔ جگنو) عناں تاب (مطیع گھوڑا) گوش تاب (گوشمالی) وغیرہ

تابہ (ف) (تافتن = گرم کرنا سے) پاتابہ۔ آفتابہ (اصل آب تابہ) وغیرہ

تاز (ف) (امر ہے تاختن = دوڑنا سے) یکہ تاز۔ سبک تاز۔ گرم تاز۔ ترک تاز۔ ترک تازی وغیرہ (ف) برق تاز۔ شب تازی (رات کا دھاوا) گوتازی (دعوا بیجا) وغیرہ

تر (ف) (صفت کی تفضیل کے لیے) بہتر۔ کمتر۔ برتر۔ کہتر۔ مہتر۔ خوش تر۔ بدتر وغیرہ

تراش (ف) (امر ہے تراشیدن سے) موتراش۔ بت تراش۔ بت تراشی قلم تراش۔ خاص تراش۔ سنگ تراش۔ سنگ تراشی۔ سخن تراش۔ لغت تراشی وغیرہ

(ف) آجر تراش (معمار) الماس تراش۔ خدا تراش (خدا کی گھڑی یا بنائی ہوئی چیز) سر تراشی۔ طعنہ تراشی۔ قاش تراش (دیچہ ساز) وغیرہ

ترس (ف) (امر ہی ترسیدن = ڈرنا سے) خدا ترس۔ خدا ترسی وغیرہ

ترین (ف) (صفت کی تفضیل کل کے لیے) بہترین۔ کمترین۔ برترین کہترین۔ بدترین وغیرہ

تنا (ہ) (مقدار کی اظہار کے لیے) اتنا۔ اُتنا۔ جتنا۔ کتنا وغیرہ

توڑ (ہ) (امر ہی توڑنا سے) کفر توڑ۔ سر توڑ۔ تہ توڑ۔ مونھ توڑ۔ کمر توڑ۔ بال توڑ۔ پلنگ توڑ۔ جبڑا توڑ۔ کلہ توڑ۔ نو توڑ۔ ہڈی توڑ وغیرہ

تی (ہ) (حاصل مصدر) بھرتی۔ پڑتی۔ پھبتی۔ بستی وغیرہ

ٹولہ (ہ) (ظرفیت) کولو ٹولہ۔ قاضی ٹولہ وغیرہ

جات (ف) (علامت جمع) (اُن الفاظ کی جمع کے لیے جن کے آخر میں ہ ہو جیسے نقشہ جات۔ پروانہ جات وغیرہ

جو (ف) (امر ہی جستن = ڈھونڈنا سے) جنگ جو۔ چارہ جوئی۔ بہانہ جو۔ بہانہ جوئی۔ حیلہ جو۔ حیلہ جوئی۔ دل جوئی۔ نام جوئی۔ کام جوئی۔ عربدہ جو۔ فتنہ جو۔ عیب جو۔ عیب جوئی۔ صلح جو۔ صلح جوئی۔ راز جو وغیرہ (ف) جہاں جو۔ چاہ جو۔ کنوئیں میں گری ہوئی چیز نکالنے کا کانٹا) خاطر جوئی (دل جوئی) نان جو (گدا) وغیرہ

جوش (ف) (امر ہی جوشیدن سے) گرم جوش۔ گرم جوشی۔ سر جوش۔ آب جوش وغیرہ (ف) پختہ جوش (ایک قسم کی شراب) ترک جوش (نیم پختہ گوشت جس کے کھانے کا ترکوں میں معمول ہی) جگر جوش (جگر تاب۔ دیکھو تاب) خام جوشی (عتاب بیجا) وغیرہ

چٹ (ہ) (امر ہی چاٹنا سے) بلا چٹ۔ چلم چٹ۔ مغز چٹ۔ دماغ چٹ

سیاہی چیٹ وغیرہ

چسپ (ف) (امرہی چسپیدن سے) دِل چسپ۔ دِل چسپی وغیرہ

چش (ف) (امرہی چشیدن = چکھنا سے) نمک چش۔ نمک چشی وغیرہ

(**ف**) شکر چش (نمونہ) لب چش (چاشنی) وغیرہ

چہ (ف) (علامت تصغیر) باغچہ۔ صندوقچہ۔ نیچہ۔ سینچہ۔ دیگچہ۔ بیلچہ۔ روزنامچہ۔ کمانچہ۔ غالیچہ۔ نہالچہ وغیرہ (**ف**) دریاچہ (حوض یا تالاب) دستارچہ (طرۂ علم) سراچہ (چھوٹا سا مکان) سنگچہ (اولا) شاخچہ (تہمت) عنبرچہ (ایک زیور کا نام جو گلے میں پہنا جاتا ہی) قلمچہ (درخت کی قلم) وغیرہ

چھل (اسمیت) کوار چھل (یعنی کوارپن) وغیرہ

چی (چہ علامت تصغیر کی تانیث ہی) صندوقچی۔ ڈولچی۔ صنچی۔ بغچی دیگچی وغیرہ

چی (ت) (وصفیت) طبل چی۔ طنبورچی۔ بندوقچی۔ نقّارچی۔ توپچی۔ خزانچی۔ ڈفالچی۔ ڈھنڈورچی۔ زنبورچی۔ غلیل چی۔ نشانچی۔ مشعلچی۔ تابوچی (اصل قاپوچی) کمینہ۔ خودغرض، باورچی وغیرہ (**ف**) تمغاچی (صاحب تمغا) یرغچی (فوج ہراول) چراغچی (لالٹین حلقچی (جلیبی) خزینہ چی (خزانچی) قدغنچی (تاکید کرنے والا۔ شاہی چوب دار) بیت المالچی۔ قندیلچی (مہتمم روشنی) اجزاچی (عطّار) موسیقچی (موسیقی داں) بُستان چی (باغبان) بیطارچی (مویشیوں کا علاج کرنے والا) صابونچی (صابون فروش) حلواچی (حلوائی) قاطرچی (خچّروالا) حمامچی (حمامی) میخانچی (شراب فروش) سبزواچی (سبزی فروش) چرخچی (خرادگر) ساعاتچی (گھڑی ساز) شکرچی (شکرفروش) مومچی (موم بتّی بنانے والا) کبابچی (کباب فروش) آبچی (باورچی) قایقچی (کشتی بان) میوچی (میوہ فروش) یساقچی (محافظ)

سلاچی (ہتھیار ساز) کتابچی (کتب فروش) فوٹو غرافچی (فوٹو گرافر) مرمرچی (سنگ تراش)
دیوارچی (معمار) وغیرہ

چیں (ف) (امر ہے چیدن = چننا سے) گُل چیں۔ گُل چینی۔ نکتہ چیں۔ نکتہ چینی
خوشہ چیں۔ خوشہ چینی۔ ریزہ چیں۔ ریزہ چینی۔ سخن چیں۔ سخن چینی۔ عرق چیں وغیرہ
(ف) آب چیں (غسل میت کی صافی) پرچیں (کانٹوں کی باڑ جو کھیت یا باغ
کے گرد ہوتی ہو۔ پتھر کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں سے پتھر کی سلوں میں جو گُل بوٹے بنائے
جائیں اُن کو بھی پرچیں کہتے ہیں) پساچیں (بچا کھچا میوہ جو باغ میں میوہ توڑنے
کے بعد رہ گیا ہو) جرعہ چیں (میخوار) حرف چیں (نکتہ چیں) خارچیں (کانٹوں
کی باڑ) دست چیں (انتخاب کی ہوئی چیز) زخم چیں (زخمی) سبدچیں (پساچیں)
سرچیں (دست چیں) فضالہ چین (درختوں کو کاٹ چھانٹ کر درست کرنے والا)
سقط چیں (گری پڑی چیزیں جمع کرنے والا) سنگ چیں (پتھروں کی دیوار) عرق چیں
(ایک طرح کی ٹوپی۔ تولیہ) کلوخ چیں (پشتہ جو مٹّی کے ڈھیلوں کو ایک دوسرے
پر رکھ کر بنائیں) کمرچیں (ایک طرح کا قمیص جس کی کمر میں شکن ڈالے جاتے ہیں)
گوش چیں (وہ شخص جو سنی سنائی باتوں کو سب سے کہتا پھرے) مہرہ چیں
(حقّہ باز یعنی بازی گر) ناخن چیں (نہرنا) وغیرہ

خار (ف) (امر ہے خاریدن = کھجانا سے) پشت خار وغیرہ

خانہ (ف) (ظرفیت) آب دار خانہ۔ آئینہ خانہ۔ بیمار خانہ۔ شتر خانہ
پاگل خانہ۔ قید خانہ۔ جیل خانہ۔ کارخانہ۔ چھاپہ خانہ۔ شراب خانہ۔ پائخانہ۔
بندی خانہ۔ باورچی خانہ۔ پنڈت خانہ۔ مے خانہ۔ قمار خانہ۔ توپ خانہ۔ توشہ خانہ
نعمت خانہ۔ عجائب خانہ۔ ترخانہ۔ سردخانہ۔ خس خانہ۔ جلوخانہ۔ ٹپّہ خانہ۔
جوئے خانہ۔ شفاخانہ۔ ڈاک خانہ۔ خیرات خانہ۔ دیوان خانہ۔ زچہ خانہ

سلاح خانہ۔ صحت خانہ۔ صنم خانہ۔ بت خانہ۔ عشرت خانہ۔ نشاط خانہ۔ غریب خانہ
غسل خانہ۔ فراش خانہ۔ فوطہ خانہ (خزانہ) فیل خانہ۔ قہوہ خانہ۔ بھنگ خانہ۔ چانڈو خانہ
تاڑی خانہ۔ کبوتر خانہ۔ مرغی خانہ۔ کتب خانہ۔ کرکری خانہ۔ کفش خانہ۔ نگار خانہ
نقار خانہ۔ ککڑ خانہ۔ بھٹیار خانہ۔ کلال خانہ۔ گاڑی خانہ۔ گاؤ خانہ۔ لنگر خانہ۔ لہار خانہ
ماتم خانہ۔ عاشور خانہ۔ مال خانہ۔ جنس خانہ۔ مودی خانہ۔ مجلس خانہ۔ محافظ خانہ
محتاج خانہ۔ مرض خانہ۔ مسافر خانہ۔ مکتب خانہ۔ منشی خانہ۔ مویشی خانہ۔ مہمان خانہ
نوبت خانہ۔ ہاتھی خانہ۔ یتیم خانہ وغیرہ۔ (**ف**) آب خانہ (پائخانہ) اخنہ خانہ
(اصطبل) ادب خانہ (پائخانہ) ادریس خانہ (بہشت) اسیر خانہ (قید خانہ) انگبین خانہ
(شہد کی مکھیوں کا چھتا) بند خانہ (قید خانہ) ایاغ خانہ (میخانہ) ایران خانہ (دنیا)
بادریس خانہ (ہوادار مکان) بار خانہ۔ بہار خانہ (بت خانہ) پشہ خانہ (ایک درخت
کا نام ہے) پیش خانہ (آگے کا دالان) تاب خانہ (مکان جو آگ سے گرم کیا گیا ہو۔ حمام)
تعزیت خانہ (ماتم خانہ) تماشا خانہ۔ تنور خانہ۔ توشک خانہ۔ جام خانہ (وہ مکان
جس کی دیواروں پر شیشہ بندی کی گئی ہو) جامہ خانہ۔ جیبہ خانہ (زرہ خانہ) جبہ خانہ
(جامہ خانہ) چہار خانہ (جانورہ معدہ) چینی خانہ (وہ مکان جس میں چینی کے برتن
رکھے جائیں) حسرت خانہ۔ خزانہ خانہ۔ حسن خانہ۔ خم خانہ۔ خواب خانہ۔ خیش خانہ
(خیمہ کتاں) خیل خانہ (خاندان) درس خانہ۔ راست خانہ (وہ شخص جو سب کے
ساتھ خوش معاملہ ہو) زراد خانہ (سلاح خانہ) زراق خانہ (وہ مکان جہاں مکار
آدمی رہتے ہوں) زنبور خانہ (پنیر۔ شیرال) سپنج خانہ (دنیا) ستم خانہ۔ سر خانہ۔
(ہر چیز کی آخری حد۔ اونچائی) سیاہ خانہ (منحوس گھر۔ قید خانہ) شب خانہ (بادشاہوں
یا فقیروں کی رات بسر کرنے کا مقام) شش خانہ (مدور خیمہ) شیر خانہ (مے خانہ)
شیشہ گر خانہ (شیشہ گری کا کارخانہ) صحت خانہ۔ ضراب خانہ (دارالضرب)

عرق خانہ (حمام) عقرب خانہ (سوزن دان۔ آگ کی انگیٹھی) عمل خانہ (کچہری) فراغت خانہ (خلوت خانہ) قاب خانہ (قمار خانہ) قدم خانہ (صحت خانہ یعنی پاخانہ) قراول خانہ (دیدبان) قلندر خانہ (مسافر خانہ) قورخانہ (سلاح خانہ) کوتہ خانہ (کمان کی ایک قسم ہے) درازخانہ (یہ بھی کمان کی ایک قسم ہے) نخار خانہ (نزادہ) لعبت خانہ (تصویر خانہ یا صورت خانہ) نگار خانہ۔ نواخانہ (قید خانہ) نہاں خانہ (تہ خانہ خلوت خانہ) ورزش خانہ۔ علف خانہ۔ نقب خانہ (زمین دوز مکان) وغیرہ

خراش (ف) (امر ہے خراشیدن = چھیلنا سے) دل خراش۔ دل خراشی۔ دماغ خراشی۔ سمع خراشی۔ جگر خراش۔ جگر خراشی وغیرہ

خرام (ف) (امر ہے خرامیدن = ٹہلنا۔ ناز سے چلنا سے) خوش خرام۔ خوش خرامی سبک خرام۔ فلک خرامی وغیرہ (**ف**) صنوبر خرام۔ شمشاد خرام۔ قیامت خرام محشر خرام وغیرہ

خرید (ف) (خریدن سے) زرخرید وغیرہ (**ف**) پیش خرید (وہ چیز جو تیاری سے پہلے خرید کی گئی ہو) وغیرہ

خند (ف) (امر ہے خندیدن = ہنسنا سے) زہرخند۔ شکرخند وغیرہ (**ف**) ریش خند (تمسخر) لب خند (تبسّم) صبح خند (صبح کی طرح ہنسنے والا) وغیرہ

خواب (ف) (امر ہے خوابیدن سے) بدخوابی۔ کم خوابی۔ شکرخواب شب خوابی وغیرہ (**ف**) ہم خواب۔ نیم خواب۔ دیرخواب وغیرہ

خوار (ف) (امر ہے خوردن = کھانا سے) نمک خوار۔ نمک خواری۔ آتش خوار غم خوار۔ غم خواری۔ رشوت خوار۔ رشوت خواری۔ خون خوار۔ خون خواری۔ شیرخوار شیرخواری۔ سودخوار۔ سودخواری۔ شراب خوار۔ شراب خواری۔ مے خوار مے خواری۔ بسیارخوار۔ ماہی خوار (بگلا) مردم خوار۔ مردم خواری وغیرہ۔

(ف) آتش خوار (سمندر جانور) رشوت خوار (یتیموں کا مال کھانے والا) ارماں خوار (حسرت زدہ) پختہ خوار (گدا۔ داماد۔ آرام طلب) پُرخوار۔ تنہ خواری (غم سے بدن گھٹنا) جاگی خوار (علوفہ دار۔ شراب خوار۔ نوکر) جگرخوار۔ جادوگر محنت کش۔ سنگ دل) جیرہ خوار (وظیفہ خوار) چراخوار (چراگاہ) چشتہ خوار (وہ شخص جس کو بے تلاش عمدہ کھانا مل جائے) چوب خوار (دیمک) خوش خوار (خوش ذائقہ دوا) بدخوار (بدمزہ دوا) دُردخوار (مفلس) دودخوار (ایک پرندہ کا نام ہے۔ حقہ پینے والا۔ باورچی) رامش خوار (موسیقی کی ایک دُھن کا نام) رائگاں خوار (مفت خوار) روزی خوار۔ زنہار خوار (عہد شکن) شادخوار (خوش حال۔ مطرب شراب خوار) شکم خوار (بھوکا۔ بسیار خوار) کافورخوار (نامرد) کوفتہ خوار (دیوّث) مارخوار (گاؤ کوہی) موش خوار (چیل) وظیفہ خوار وغیرہ

خواں (ف) (امر ہے خواندن = پڑھنا سے) مثل خواں مثل خوانی۔ مولود خواں مولودخوانی۔ ناظرہ خواں۔ ناظرہ خوانی۔ قرآن خواں۔ قرآن خوانی۔ قصہ خواں۔ قصہ خوانی۔ فاتحہ خواں۔ فاتحہ خوانی۔ کتاب خواں۔ کتاب خوانی۔ ثنا خواں۔ ثنا خوانی۔ مدح خواں۔ مدح خوانی۔ نعت خواں۔ نعت خوانی۔ روضہ خواں روضہ خوانی۔ مرثیہ خواں۔ مرثیہ خوانی۔ نوحہ خواں۔ نوحہ خوانی۔ غزل خواں۔ غزل خوانی۔ خوش خواں۔ ابجد خواں۔ ابجد خوانی۔ سوزخواں۔ سوزخوانی۔ تحت لفظ خواں۔ شعرخوانی۔ پری خواں۔ پری خوانی۔ درودخواں۔ انگریزی خواں وغیرہ (ف) فریادخواں۔ بادخواں (بھاٹ) بالاخوانی (اپنی لیاقت سے زیادہ اپنے تئیں دکھانا) پاعَلَم خواں (عَلَم کے نیچے نوحہ پڑھنے والا) پیش خواں۔ خواص خواں (دواؤں کے خواص بیان کرکے اُن کو فروخت کرنے والا) درست خواں (قاری) درس خواں۔ دہن خوانی (الزام دینا) ریزہ خوانی (گٹکری بہنسی اور

چھل کی باتیں کرنا) زندہ خواں (پارسی مذہب کا آدمی۔ خوش آواز پرندہ) سادہ خواں (رواں اور بے تکلف پڑھنے والا) سبق خواں۔ سرخواں (پیش خواں مسخرہ) سہ خواں (تین خداؤں کا ماننے والا) صورت خواں (عذاب قیامت کی تصویریں دکھا کر لوگوں سے روپیہ ٹھگنے والا) دست خواں (دسترخوان) دستارخواں (دسترخواں) عشرخواں (تعلیم قرآن کا نوآموز۔ وہ حافظ جو ایصال ثواب کے لیے کسی قبر پر قرآن پڑھے) مرصّع خوانی (قصہ خوانی کی تمہید۔ رنگین کلامی) شب خواں (بلبل) مرغولہ خوانی (خوش سرائی) نواخوانی (خوش گوئی۔ خوش سرائی۔ مسخرہ پن) یکہ خواں (تنہا گانے والا) وغیرہ

خواہ (ف) (امرہی خواستن = چاہنا سے) دلخواہ۔ خاطرخواہ۔ خیرخواہ۔ خیرخواہی۔ دادخواہ۔ دادخواہی۔ عذرخواہی۔ قرض خواہ۔ تنخواہ۔ نیک خواہ۔ نیک خواہی۔ بدخواہ۔ بدخواہی۔ ہواخواہ۔ ہواخواہی وغیرہ (ف) باج خواہ۔ خانہ خواہ (جو کسی کے لیے گھر کا بندوبست کرے) خوں خواہی (خونی سے قصاص مانگنا) دل خواہ۔ رزم خواہ (جنگ جو) فریادخواہ کینہ خواہ۔ نان خواہ وغیرہ

خور۔ خورہ (ف) (خوردن سے) چغل خور۔ چغل خوری۔ غوطہ خور۔ حرام خور۔ بھانجی خور۔ حرام خوری۔ حلال خور۔ راتب خور۔ روزہ خور۔ آدم خور۔ آدم خوری۔ غم خور۔ غم خوری۔ مہمیز خور (گھوڑا جس کو بار بار مہمیز کی حاجت ہو) ہلاک خور۔ مردارخوار۔ سودخوار۔ بیاج خور۔ بیاج خوری۔ شراب خوار۔ شراب خوری۔ تیکر خورہ۔ تیغی خورہ۔ شیرخورہ (بچہ) مفت خورہ۔ آب خورہ۔ خیرات خورہ۔ جوتی خورہ۔ لت خورہ (ذلیل۔ آستانہ) میل خورہ۔ گوشت خورہ (ایک بیماری کا نام ہے) بال خورہ (ایک بیماری کا نام) وغیرہ (ف) آب خور (قسمت۔ گھاٹ) چراخور (چراگاہ) دردخور (دردمند۔ غم خوار) وغیرہ

خوردہ (ف) (خوردن سے) سال خوردہ۔ کرم خوردہ۔ نم خوردہ وغیرہ
(**ف**) آب خوردہ (وہ برتن جس میں اکثر پانی رہا ہو) پس خوردہ۔ رم خوردہ
(بھاگا ہوا) سرما خوردہ (وہ چیز جس پر پالے کا اثر ہوا ہو) قلم خوردہ (قلم زد)
گرما خوردہ۔ گوش خوردہ (سُنی ہوئی بات۔ وہ شخص جس کی گوشمالی کی گئی ہو) وغیرہ

خیز (ف) (امر ہے خاستن = اُٹھنا سے) زرخیز۔ زرخیزی۔ مردم خیز۔ شب خیز
یا سحر خیز۔ سحر خیزی۔ صبح خیز یا عبرت خیز۔ تعجّب خیز۔ مسّرت خیز۔ قیامت خیز۔ موج خیز
نوخیز وغیرہ (**ف**) آب خیز (وہ زمین جس میں ہر جگہ کھودنے سے قریب پانی
نکل آئے) پس خیز (وہ شاگرد جس کو پہلوان سب سے آخر میں کشتی لڑائے) پیش خیز
(وہ شاگرد جس کو پہلوان سب شاگردوں سے پہلے کشتی لڑائے۔ الاپ) جلوہ خیز
چہرہ خیز (آئینہ جیسی مجلّا چیز) خانہ خیز (وہ چیز جو گھر میں سے بلا توقع نکل آئے) رست خیز
(قیامت) رود خیز (سیلاب۔ طغیانی) شب خیز (شب بیدار) زمیں خیز (عجیب چیز)
زود خیز (نوکر۔ پھرتیلا آدمی) گراں خیز (مغرور۔ کاہل) گرم خیز (جلد جاگنے والا) وغیرہ

داد (ف) (دادن = دینا سے) خدا داد۔ خدا داد۔ روداد۔ قرارداد وغیرہ
(**ف**) پیش داد (پہلا شخص جو حاکم کے پاس داد لے کر جائے۔ پہلا حاکم جو داد رسی
کرے۔ پیشگی اُجرت یا قیمت جو ادا کی جائے) وغیرہ

دار (ف) (امر ہے داشتن = رکھنا سے) آب دار۔ آب داری۔ آئینہ دار
بل دار۔ بیل دار۔ بیل داری۔ بھڑک دار۔ بیمار دار۔ بیمار داری۔ پتی دار۔
پتی داری۔ پٹی دار۔ پٹی داری۔ پیٹے دار۔ پیٹے داری۔ پہرے دار۔ پہرے داری
پھل دار۔ چمک دار۔ توڑے دار۔ تہ دار۔ پہلو دار۔ تحصیل دار۔ تھانہ دار۔
تھانہ داری۔ تھوک دار۔ تھوک داری۔ ٹاپ دار۔ ٹوپی دار بندوق۔ ٹھیکے دار
ٹھیکے داری۔ گتہ دار۔ گتہ داری۔ جال دار۔ جالی دار۔ پھول دار۔ جان دار

جانب دار۔ جانب داری۔ خاردار۔ جلودار۔ جلوداری۔ جمعدار۔ جمعداری۔
جوڑدار۔ جوڑی دار۔ جھالردار۔ چکلے دار۔ چکلے داری۔ خانہ داری۔ چوب دار
چوب داری۔ چوکیدار۔ چوکیداری۔ جیب دار۔ حساب دار۔ دکاندار۔ دکانداری
حیادار۔ حیاداری۔ خبردار۔ خبرداری۔ داغ دار۔ دانہ دار۔ دربار دار۔ دربار
داری۔ دعوے دار۔ دعوے داری۔ دفع دار۔ دفع داری۔ دل دار۔ دل داری
دَل دار۔ دُم دار۔ دُم دار۔ دماغ دار۔ دماغ داری۔ دنیا دار۔ دنیاداری
دین دار۔ دین داری۔ دوست دار۔ دوست داری۔ دھاردار۔ باڑھ دار
دھاری دار۔ دیانت دار۔ دیانت داری۔ ایمان دار۔ ایمان داری۔ ڈگری دار
ڈیوڑھی دار۔ ذایقہ دار۔ ذمہ دار۔ ذمہ داری۔ ذیل دار۔ ذیل داری نمبردار
نمبرداری۔ رازدار۔ رازداری۔ راہ دار۔ رسال دار۔ رسال داری رشتہ دار
رشتہ داری۔ رعب دار۔ رکاب دار۔ رکاب داری۔ رنگ دار۔ رگ دار
رواج دار (چرچیلا) رودار۔ روداری۔ روے دار۔ رواداری۔ رواداری۔ روزنیہ دار
روزینہ داری۔ رونق دار۔ روئی دار۔ ریشہ دار۔ زردار۔ زرداری۔ زمین دار
زمین داری۔ زنّاردار۔ زوردار۔ زہردار۔ سایہ دار۔ سردار۔ سرداری۔ سررشتہ دار
سررشتہ داری۔ سوراخ دار۔ شاخ دار۔ سینگ دار۔ شان دار۔ شجردار (نگینہ)
شعوردار۔ امانت دار۔ امانت داری۔ صحبت دار۔ صراحی دار۔ صوبہ دار۔ صوبہ داری
صورت دار۔ روزہ دار۔ روزہ داری۔ صیغہ دار۔ صیغہ داری۔ ضلع دار۔ ضلع داری
طرح دار۔ طرح داری۔ وضع دار۔ وضع داری۔ طرف دار۔ طرف داری۔ پاس دار۔
پاس داری۔ طرہ دار۔ کلغی دار۔ طلب دار۔ ظاہردار۔ ظاہرداری۔ عذرداری۔
عزادار۔ عزاداری۔ عزت دار۔ علم دار۔ علم داری۔ عمل داری۔ عہدہ دار۔ عہدہ
داری۔ عیال دار۔ عیال داری۔ عیب دار۔ غرارہ دار۔ فوج دار۔ فوج داری۔

فوطہ دار (خزانچی) فوطہ داری۔ قرابت دار۔ قرابت داری۔ قرض دار۔ قرض داری
قلعہ دار۔ قلعہ داری۔ قوم دار۔ کاردار۔ کارداری۔ کارخندار (کارخانہ دار)
کارخنداری۔ کام دار۔ کٹاری دار یا خنجری دار (آڑی دھاریوں والا کپڑا) ڈھکنے دار
کھیوٹ دار۔ کھیوٹ داری۔ کرایہ دار۔ کمان دار۔ کمان داری۔ گچھے دار۔ چھندنے دار
جھبے دار۔ گچھے دار۔ کنی دار۔ گجر دار (الارم دار گھنٹہ) گرہ دار۔ ٹونٹی دار۔ گل دار
دھجے دار۔ گنجینہ دار۔ گنڈے دار۔ گنڈیری دار۔ گولے دار پگڑی۔ کھڑکی دار پگڑی
گھر داری۔ گھن دار۔ گھیر دار۔ لاگ دار۔ ناتہ دار۔ لچک دار۔ لچھے دار۔ لوچ دار
لس دار۔ لیس دار۔ لعاب دار۔ لنگوٹ دار کنکوا۔ باری دار۔ ماتم دار۔ ماتم داری
مال دار۔ مال داری۔ مایہ دار۔ سرمایہ دار۔ سرمایہ داری۔ محراب دار۔ محلہ دار
محلہ داری۔ محل داری۔ مزاج دار۔ مزاج داری۔ مزے دار۔ مزے داری۔ تنخواہ دار۔
مصالح دار۔ معافی دار۔ معافی داری۔ مکان دار۔ ملاپ دار۔ منت دار۔ منت داری۔ منصب دار
منصب داری۔ مہمان دار۔ مہمان داری۔ تکیہ دار۔ تکیہ داری۔ ہینا دار۔ میوہ دار
ناکے دار۔ ناکے داری۔ نام دار۔ نام داری۔ نسل دار۔ نم دار۔ نوک دار۔
نیزہ دار۔ وثیقہ دار۔ وثیقہ داری۔ ہوا دار۔ ہوا داری۔ ہزک دار۔ ہزک داری)
یومیہ دار۔ آنکڑے دار۔ بٹن دار وغیرہ (ف) آئینہ تمثال دار (تصویر نما آئینہ)
دنبالہ دار۔ استخوان دار (مضبوط) خال دار۔ باد دار (متکبر۔ دنیا دار) باردار
(حاملہ۔ پھل دار) باز دار (باز پالنے والا۔ روکنے والا) بن دار (خزانچی)
پا دار (پائدار۔ ملکی مہینے کے بیسویں دن کا نام۔ چالاک گھوڑا) پایہ دار (صاحب مرتبہ)
پردہ دار (دربان۔ پردہ پوش) پری دار (آسیب زدہ) پشت دار (کشتی بان)
پشہ دار (ایک درخت کا نام) پاس دار (پہرہ دار) تاب دار (ایک کپڑے کا
نام ہے) تاج دار۔ تحویل دار۔ تخت دار (عمدہ لباس) طشت دار (ہاتھ دھلانے والا خادم)

طشتکی دار (طشت دار) سایہ دار (مجسم تصویر) توداری (دل میں بات رکھنا) دروں داری (توداری) تاب دار (ٹیڑھا تیر) جام دار (میکش) جانہ دار (محافظ اسلحہ) جرس دار (شاطر۔ ہرکارہ) جگردار (دلیر) جہاں دار۔ چشمہ دار (حلقہ دار) چلہ دار (کمان) مو دار (وہ برتن جس میں ٹوٹنے سے بال آگیا ہو) جوہر دار۔ مغز دار (گہری بات) حوصلہ دار۔ خویشتن دار (احتیاط کرنے والا) خویش دار۔ خیارہ دار وہ بات یا چیز جس کے بہت سے پہلو ہوں) دُم دار (لشکر کا پچھلا حصّہ) دوات دار (قلم دان بردار) دہن دار (صاحب لیاقت) مہرہ دار۔ دیدہ دار (دیدبانی کا مقام) رنجور دار (تیماردار) روزدار (خدمت گار) دامن دار۔ سال دار (کہن سال) سبحہ دار (زاہد) سپاس دار۔ سپردار۔ سپہ دار۔ شاخ دار (خالص چاندی۔ دیوث) سرادار (سرائے کا خادم) سرپیچ دار (جو اپنے لمبے بالوں کو سر سے لپیٹے رہے) سرچشمہ دار (کسی بات کا موجد) سلاح دار (سپاہی۔ تحویل دار اسلحہ) شق دار (حاکم پرگنہ) شکم دار (توندل) صفر دار (بہت کم) صومعہ دار (صاحب خانقاہ) طرف دار (سرحد کا حاکم) طلایہ دار (طلایہ فوج کا افسر) طوق دار (قیدی قمری اور فاختہ جیسے پرند جن کے گلے میں قدرتی گنڈا ہو) عملدار۔ غاشیہ دار (رکاب دار) فوطہ دار (وہ شخص جو حمام میں نہانے والوں کے کپڑوں کی حفاظت کرے) قلب دار (فوج قلب کے سپاہی) کرسی دار۔ کشوردار (ملک کا والی) کلہ دار (سرداری) کلید دار۔ کمر دار (خادم) کیسہ دار (جو ارزانی کے زمانہ میں غلّہ خرید کرے اور گرانی کے زمانہ میں فروخت کرے) کینہ دار۔ گنج دار (ایک راگنی کا نام) گوش دار (نگہدار) گیسودار (سید زادہ۔ غلام زادہ۔ پیرزادہ۔ دُم دار ستارہ) لنگر دار (بھاری) مایہ دار۔ مردم داری (ظاہرداری) میان دار (دلال) میدان دار (یاقوت جو چوڑا اور ہموار ہو) وغیرہ

داشت (ف) (داشتن = رکھنا سے) عرض داشت۔ یادداشت۔ نگہداشت
بزرگ داشت وغیرہ (**ف**) چشم داشت وغیرہ

داں (ف) (امر ہے دانستن = جاننا سے) حساب داں۔ حساب دانی۔
رمز داں۔ رمز دانی۔ مزاج داں۔ مزاج دانی۔ ریاضی داں۔ ریاضی دانی۔ غیب داں
غیب دانی۔ نکتہ داں۔ نکتہ دانی۔ سخن داں۔ سخن دانی۔ قدرداں۔ قدردانی۔ قانون داں
قانون دانی۔ فارسی داں۔ قواعد داں۔ قواعد دانی۔ کارداں۔ کاردانی۔ محاورہ داں
محاورہ دانی۔ زبان داں۔ زباں دانی۔ ہمہ داں۔ ہمہ دانی۔ ہیچ مداں۔ ہیچ مدانی۔
ناداں۔ نادانی۔ معاملہ داں۔ معاملہ دانی وغیرہ (**ف**) خردہ داں (باریک بیں)
ہیئت داں۔ قیافہ داں۔ لغت داں۔ مصلحت داں وغیرہ

دان (ف) (ظرفیت) پاندان۔ نابدان۔ تابدان۔ حسن دان۔ پیک دان
قلمدان۔ اُگالدان۔ اگردان۔ گل دان۔ توس دان (توشہ داں) جزدان۔ چوہے دان
کٹوردان۔ چراغ دان۔ شمع دان۔ خاص دان۔ روشن دان۔ پھول دان۔ سُرمہ دان
نقل دان۔ پائدان۔ سنگاردان۔ عطردان۔ آتش دان۔ مرہم دان۔ بچّہ دان۔ جھلدان
وغیرہ (دان مذکر ہے۔ اس کی تانیث دانی ہے۔ بعض الفاظ میں دان کی جگہ دانی
آتا ہے) سُرمہ دانی۔ گوند دانی۔ ہلاس دانی۔ ناس دانی۔ تلے دانی۔ راکھ دانی وغیرہ
(**ف**) آب دان (پانی کا برتن۔ پست زمین جس میں بارش کا پانی جمع ہو جائے)
آب دست دان (لوٹا) باج دان (وہ برتن جس میں خراج کا روپیہ جمع کیا جائے)
باردان (خرجین) بوسہ دان (دہن) تاریک دان (تاریک جگہ) تخم دان (وہ جگہ
جہاں اوّل درخت بوئیں پھر وہاں سے دوسری جگہ لے جائیں) تیردان (ترکش)
خاک دان (دنیا) جامہ دان (کپڑے رکھنے کا صندوق) جرعہ دان (شراب
انڈیلنے کا برتن) چاش دان (چاشت دان) چاشک دان (چاش دان)

چرس دان (رومال کی جھولی جو فقیروں کے گلے میں رہتی ہی) چرم دان (چمڑے کا تھیلا) حبردان (دوات) خاشاک دان (عورتوں کی پٹاری) دخل دان (غولک) خمّ دان (کلال کی بھٹّی۔ کمہار کا آوا) داردان (تخم دان) دیگ دان۔ رکاب دان (پیالہ دان) زاق دان (بچّہ دان) زہدان (رحم) شیردان (پستان) عنبردان (ایک زیور کا نام ہی) غلّہ دان (غولک) کالہ دان (روئی اور تاگے رکھنے کی پٹاری) کحل دان (سرمہ دان) کمان دان۔ کیف دان (معجونیں رکھنے کا صندوقچہ) لیقہ دان (دوات) ماہی دان (حوض) نقل دان۔ نم دان۔ یخ دان (مٹھائی اور کھانے کی چیزیں رکھنے کا صندوقچہ) وغیرہ

در (ف) (امر ہی دریدن = پھاڑنا سے) مردم در۔ گریبان در۔ صفدر۔ پردہ دری۔ جامہ دری وغیرہ

دریدہ (ف) (دریدن سے) کفن دریدہ۔ جامہ دریدہ۔ زباں دریدہ۔ دہن دریدہ وغیرہ (ف) گریبان دریدہ۔ دہل دریدہ (لامذہب اور بیباک) وغیرہ

دَو (ف) (امر ہی دویدن = دوڑنا سے) تیزدو۔ تیزدوی وغیرہ (ف) پادَو (پیادہ جو سوار کی رکاب میں دوڑے) تہی دَو (بے فائدہ دوڑنے والا) دُنبالہ دَو (کسی کے پیچھے دوڑنے والا) گرگ دو (تیزی کے ساتھ دوڑنا) ہرزہ دوی (سعی بے فائدہ) وغیرہ

دوار (ہ) (ظرفیت) ہردوار۔ رام دوار وغیرہ

دوارہ (ہ) (ظرفیت) گُردوارہ۔ رام دوارہ وغیرہ

دوز (ف) (امر ہی دوختن = سینا سے) خیمہ دوز۔ خیمہ دوزی۔ پارہ دوز (موچی) چرم دوز۔ چرم دوزی۔ کفش دوز۔ کفش دوزی۔ چکن دوز۔ چکن دوزی۔ شال دوز۔ شال دوزی۔ زردوز۔ زردوزی۔ دل دوز۔ جگر دوز۔ آب دوز۔ زمیں دوز وغیرہ

(ف) پنبہ دوز (پھٹے پُرانے کپڑوں میں پیوند لگانے والا۔ جوتیاں گانٹھنے والا) جوالی دوز (بڑا سوا) جوراب دوز (جُراب سینے والا) طلا دوز (وہ کپڑا جس پر سونے کے تاروں سے کام کیا گیا ہو) گل دوز (وہ کپڑا جس پر پھول بنائے گئے ہوں) لخت دوز (پینہ دوز) پارہ دوز (پینہ دوز) موئینہ دوز (پوستین دوز) میخ دوز (مضبوط) وغیرہ

دہ (ف) (امر ہے دادن = دینا سے) جواب دہ۔ جواب دہی۔ دل دہی۔ نشان دہی ایذا دہی۔ تکلیف دہ۔ نقصان دہ وغیرہ

دھر (ہ) (ظرفیت) اِدھر۔ اُدھر۔ جدھر۔ کدھر۔ اَدھر۔ تدھر وغیرہ

دید (ف) (دیدن = دیکھنا سے) بازدید۔ صواب دید۔ چشم دید وغیرہ

دیدہ (ف) (دیدن = دیکھنا سے۔ ستم دیدہ۔ جہاں دیدہ۔ غم دیدہ۔ نم دیدہ وغیرہ (ف) آب دیدہ (بگڑا ہوا مال) باراں دیدہ (تجربہ کار) بندوبست دیدہ (تجربہ کار نشیب و فراز دیدہ (تجربہ کار) جاروب دیدہ (پاک صاف مکان) جراحت دیدہ (زخمی) خواب دیدہ۔ دیو دیدہ (دیوانہ۔ آسیب زدہ) رزم دیدہ (جنگ آزمودہ) رم دیدہ (بھاگا ہوا) سال دیدہ (بڑی عمر کا آدمی) غربت دیدہ۔ قلم دیدہ (لکھا ہوا مبتذل) کار دیدہ (کار آموزدہ) ماتم دیدہ۔ نگار دیدہ (حنا مالیدہ) وغیرہ

ر (ہ) (وصفیت) کیسر (کیس = بال) وغیرہ

را (ہ) (وصفیت) تُرتُرا (ترت سے) مُہرا (مُہ۔ موتھ سے۔ آگا۔ سامنا) کانورا (کائیں کائیں سے) وغیرہ

راں (ف) (امر ہے راندن = ہانکنا۔ چلانا سے) حکم راں۔ حکم رانی۔ کام راں کام رانی۔ قلبہ راں۔ قلبہ رانی۔ مگس راں۔ مگس رانی۔ جہاز راں۔ جہاز رانی وغیرہ۔ (ف) بادراں (پنکھا۔ ایک فرشتہ جو ہوا چلانے پر مامور ہے) جفت راں (قلبہ راں) سیل راں۔ زباں راں (پٹرگو۔ قصہ خواں) سلطنت راں وغیرہ

ربا (ف) (امر ہے ربودن = اُچک لے جانا سے) دل ربا۔ دل ربائی۔ ہوش ربا
آہن ربا۔ کہربا۔ زلّہ ربا۔ زلّہ ربائی۔ غم ربا وغیرہ (**ف**) استخواں ربا (ہما)
تیر کاکل ربا (جو موئے کاکل کو صاف اُڑالے جائے اور خبر نہ ہو) تیغ سوزن ربا (تلوار
کی آب کی تعریف ہے) چوزہ ربا (چیل)، فوطہ ربا (جیب کترا) کفش ربا (جوتیوں کا چور)
گوشت ربا (چیل) نفس ربا (وہ کلام جس کا تلفظ آسانی سے ہو سکے اور آسانی
سے پڑھا جائے) وغیرہ

رس (ف) (امر ہے رسیدن = پہنچنا سے) دادرس۔ دادرسی۔ فریاد رس۔
فریاد رسی۔ دست رس۔ زود رس۔ سخن رس۔ نکتہ رس (دقیقہ شناس۔ خبر رسی۔
فلک رس وغیرہ (**ف**) پیش رس (میوہ جو اور میووں سے پہلے پختہ ہو جائے)
خانہ رس (گھر میں پکا ہوا میوہ) نورس (تازہ پکا ہوا میوہ) نیم رس (نیم پختہ)
یار رس (مددگار) وغیرہ

رساں (ف) (امر ہے رسانیدن = پہنچانا سے) چٹھی رساں۔ چٹھی رسانی۔
خبر رساں۔ خبر رسانی۔ رسد رسانی۔ آب رسانی۔ فیض رساں۔ فیض رسانی
روزی رساں۔ روزی رسانی۔ سراغ رساں۔ سراغ رسانی حق رسانی۔ انصاف رسانی
تکلیف رسانی۔ پیغام رساں۔ پیغام رسانی۔ ضرر رساں۔ ضرر رسانی۔ نفع رساں
فائدہ رسانی۔ نقصان رسانی۔ ایذا رساں۔ ایذا رسانی وغیرہ

رسیدہ (ف) (رسیدن = پہنچنا سے) اجل رسیدہ۔ آفت رسیدہ۔ ستم رسیدہ
سن رسیدہ۔ ظلم رسیدہ۔ عمر رسیدہ۔ بلا رسیدہ۔ نقصان رسیدہ۔ ضرر رسیدہ۔ تکلیف رسیدہ
ایذا رسیدہ وغیرہ

رنج (ف) (امر ہے رنجیدن سے) زود رنج۔ شکر رنجی وغیرہ

رَو (ف) (امر ہے روئیدن = اُگنا سے) خود رَو وغیرہ

رَو (ف) (امر ہے رفتن = چلنا سے) گرم رو۔ گرم روی۔ سبک رو۔ سبک روی
راہ رَو۔ شتاب روی۔ تیز رو۔ تیز روی۔ زود روی۔ سلامت رو۔ سلامت روی
آزاد رو۔ آزاد روی۔ کم رو۔ میانہ روی۔ قلم رو۔ بد رو وغیرہ (ف) پاک رو
(کامل روش والا) پس رو (تابع) پیش رو (خادم۔ الاپ) راست رو۔ شب رو
(کوتوال۔ چور) فراخ رو (تیز رو۔ فضول خرچ) وغیرہ

روب (ف) (امر ہے رُفتن = جھاڑو دینا سے) خاک روب۔ جاروب وغیرہ
(ف) پاروب (وہ لکڑی جس سے گھاس اور گوبر گھوڑے کے پاؤں سے ہٹائی جائے)
وغیرہ۔

رویہ (ف) (رو = سمت سے) شمال رویہ۔ مشرق رویہ۔ مغرب رویہ
جنوب رویہ وغیرہ

ری (ہ) (علامت تصغیر) طشتری۔ بانسری یا بنسری وغیرہ

ری (ہ) (حاصل مصدر) بکری (بکنا سے) وغیرہ

ری (ف) (وصفیت) انگشتری (انگشت سے) وغیرہ

ریز (ف) (امر ہے ریختن = گرانا۔ بہانا سے) گل ریز۔ لبریز۔ دیدہ ریزی۔
رنگ ریز۔ عرق ریزی۔ دماغ ریزی۔ خوں ریز۔ خوں ریزی۔ تخم ریزی۔ آبرو ریزی
اشک ریزی وغیرہ (ف) آب ریز (پائخانہ۔ ڈول۔ سر پہ پانی ڈالنے کا برتن
گھڑھا جس میں نکما پانی جمع ہو جو بچہ) تخم ریز (کاشت کار) جرعہ ریز (جام) جلو ریز (تیز رفتار
گھوڑا) سیماب ریز۔ خاک ریز (سنگ انداز۔ دیکھو انداز) آفت ریز۔ سنگ ریزہ
سنگ ریزی (وہ شخص جو سنگسار کیا گیا ہو) شکر ریز (شیریں کلام۔ وہ چیز جو دُولھا
دُلہن کے سر پہ نچھاور کی جائے) عرق ریز (خدمت گار) عطر ریز۔ گل ریز (پھلجھڑی)
لگام ریز (گھوڑا جس کی باگ ڈھیلی چھوڑ دی جائے) نقطۂ نوک ریز (وہ نقطہ جو قلم

کی نوک سے سیاہی گرنے کے سبب بن گیا ہو) وغیرہ

زا (ف) (امر ہے زادن - زائیدن = جننا - پیدا کرنا سے) فتنہ زا - میرزا مصیبت زا - عشوہ زا وغیرہ (رف) محشر زا - قیامت زا - آب آتش زا (شراب) معرفت زا وغیرہ

زاد (ف) (زادن سے) آدم زاد - خانہ زاد - پری زاد - چچا زاد - پھپھی زاد خالہ زاد - ماموں زاد - حور زاد - عم زاد - دیو زاد - طبع زاد - ہم زاد - مادر زاد وغیرہ (رف) چمن زاد - نو زاد وغیرہ

زادہ (ف) (زادن سے) امیر زادہ - آدمی زادہ - بزرگ زادہ - پیر زادہ حلال زادہ - حرام زادہ - غریب زادہ (حرامی بچّہ) صاحب زادہ - بندہ زادہ رئیس زادہ - خواجہ زادہ - شاہزادہ - مال زادہ - کمین زادہ - کلال زادہ - ہمشیرزادہ وغیرہ (رف) ریگ زادہ (سقنقور مچھلی) زمیں زادہ (آدمی) شاطر زادہ (پھرتیلا خدمت گار) بستان زادہ (گل و سبزہ) کنیزک زادہ - گلستاں زادہ (گل و سبزہ) شعلہ زادہ (شیطان) وغیرہ

زار (ف) (ظرفیت) گل زار - مرغ زار - سبزہ زار - کشت زار - خار زار ریگ زار - لالہ زار - بازار - شور زار - کار زار - جلوہ زار - شعلہ زار وغیرہ (رف) حسرت زار - وحشت زار - خشک زار - شہید زار - فضلہ زار - علف زار - نمک زار نشتر زار - ستم زار - فروغ زار - تاریک زار - سمن زار - یوسف زار - شرر زار وغیرہ

زد (ف) (زدن = مارنا سے) دانہ زد - سر زد - فاقہ زد - قلم زد - زباں زد گوش زد - نام زد وغیرہ (رف) تبر زد یا طبر زد (مصری - سفید نمک - انگور کی ایک قسم) چشم زد (پلک جھپکنے کا عرصہ - تعویذ جو بچّوں کو نظرِ بد سے بچانے کے لیے اُن کے گلے میں ڈالا جائے) وغیرہ

زدا (ف) (امر ہے زدودن = مانجھنا۔ دور کرنا سے) غم زدا وغیرہ

زدہ (ف) (زدن = مارنا سے) آفت زدہ۔ جنوں زدہ۔ آسیب زدہ۔ ندامت زدہ۔ مصیبت زدہ۔ غم زدہ۔ برق زدہ۔ آتش زدہ۔ آتش زدگی۔ دل زدہ۔ ملامت زدہ ستم زدہ۔ دہشت زدہ۔ حیرت زدہ۔ خوف زدہ۔ فاقہ زدہ۔ فلک زدہ۔ قحط زدہ بلا زدہ۔ ماتم زدہ۔ تکلیف زدہ۔ وحشت زدہ۔ فلاکت زدہ۔ افلاس زدہ۔ ہوا زدگی ہول زدہ۔ گردن زدہ۔ ہیبت زدہ وغیرہ (ف) حیران زدہ (حیرت زدہ) خرابی زدہ۔ خواب زدہ۔ صاعقہ زدہ۔ خوے زدہ (عرق آلودہ) دم زدہ (دم کٹا) دنداں زدہ (وہ چیز جس پر لوگوں کا دانت ہو) دیو زدہ۔ رم زدہ (بھاگا ہوا) سایہ زدہ (آسیب زدہ) سر زدہ (ملامت کیا ہوا۔ سرکوفتہ۔ پریشان) سوزن زدہ۔ شیر زدہ (وہ شخص جس نے ماں کا دودھ بچپن میں کم پیا ہو اور مرجھینا اور کمزور ہو) غربت زدہ کلّہ زدہ (تخت مع سائبان) کم زدہ (بدنصیب جواری۔ کافر و منافق) سرما زدہ۔ گرما زدہ۔ گلاب زدہ۔ شبنم زدہ۔ گم زدہ (گمراہ) نم زدہ۔ آب زدہ۔ ولہ زدہ۔ (عاشق) ناخن زدہ۔ نعل زدہ۔ گوش زدہ۔ فلاکت زدہ۔ ادبار زدہ۔ سودا زدہ۔ رخنہ زدہ (مطعون) روزدہ (مردود) وغیرہ

زن (ف) (امر ہے زدن = مارنا سے) نوحہ زنی۔ شمشیر زن۔ شمشیر زنی۔ تیغ زن۔ تیغ زنی۔ قلم زن۔ قط زن۔ رگ زن۔ رگ زنی۔ راہ زن۔ راہ زنی سر زنی۔ مغز زنی۔ سکّہ زنی۔ سینہ زنی۔ موج زن۔ موج زنی۔ طعنہ زن۔ طعنہ زنی خندہ زن۔ خندہ زنی۔ لاف زن۔ لاف زنی۔ مشت زن۔ مشت زنی۔ نعرہ زن نعرہ زنی۔ نقب زن۔ نقب زنی۔ شعلہ زن۔ شعلہ زنی۔ آتش زنی۔ نیش زن۔ نیش زنی وغیرہ (ف) آب زن (وہ برتن جس میں دواؤں کا جوش دیا ہوا پانی ڈال کر اس میں بیمار کو بٹھائیں۔ تسکین دینے والا) آتش زن (روشنی کا مہتمم

چقماق کا لوہا قفنس) ابریشم زن (مطرب) پنبہ زن (روئی دُھننے والا) بغل زن (پرندجو اپنے بازو پھڑپھڑائے) سنگ زن (ترازوجس کا ایک پلڑا بھاری اور ایک ہلکا ہو) بال زن (بغل زن) جلاجل زن (جھانجھ بجانے والا) جُوزن (جادوگر۔ جَو اور گیہوں کی ایک بیماری) چرازن (چرندہ) چرخ زن (ناچنے والا) سیل زن چوبک زن (پاسبانوں کا افسر۔ نقّارچی) حلقہ زن (دروازہ پر دستک دینے والا) خرزن (کوڑا) خشت زن (پتھیرا) دانہ زن (جوزن) دروغ زن (دروغ گو) دست زن (خوشی سے تالیاں بجانے والا) دنداں زنی (خصومت) راہ زن (مطرب) رائے زن (مشورہ دینے والا) رزم زن (جنگ جو) رقم زن (کاتب) سرزن (سرکش) سگ زن (ایک چھوٹا تیز اور نوک دار تیر) شش پنج زن (جواری۔ گھرلٹاؤ) شکافہ زن (مطرب) طرقوازن (نقیب) ارغنوں زن (ارگن بجانے والا) قرعہ زن۔ قطرہ زن (آوارہ۔ بے قرار۔ تیزرو) قلم زن (کاتب۔ مصوّر) کم زن (کم زدہ۔ دیکھو زدہ۔ کم ہمّت جو اپنے تئیں اپنی لیاقت سے کم درجہ کا خیال کرے) گردن زن (جلّاد) گلاب زن (گلاب پاش) گم زن (ملیامیٹ کرنے والا) مشت زن۔ معلق زن (بازی گر) ناخن زن (موشر) یلی زن (مطرب) وغیرہ

زیب (ف) جامہ زیب۔ جامہ زیبی۔ تن زیب۔ اورنگ زیب وغیرہ

س (ہ) (اسمیت) کالس (کالاسے) آپس (آپ سے) وغیرہ

س (ہ) (حاصل مصدر) پٹس (پٹنا سے) لٹس (لوٹنا سے) وغیرہ

سا (ف) (امر از سائیدن = پینا۔ گھِسنا) سرمہ سا جبیں سائی۔ جبہ سائی ناصیہ سائی۔ مشک سائی وغیرہ (ف) بوئے سا (خوشبو گھسنے کا پتھر) پہلو سا (مقرب) جعد سا (بال دھونے کی ایک چیز) سمن سا۔ عطرسا۔ غالیہ سا۔ آب سا (وہ پتھر جن کو پانی نے گھس کر گول کر دیا ہو) وغیرہ

سا (ہ) (حروف تشبیہ) پھول سا چاند سا وغیرہ اس کی تانیث سی ہی جیسے کٹورا سی آنکھیں وغیرہ

سار (ف) (وصفیت) خاک سار۔ خاک ساری۔ شرم سار۔ شرم ساری نگوں سار۔ نگوں ساری۔ سنگ سار۔ سنگ ساری وغیرہ اصل میں سار، سر کے اشباع سے بنایا گیا ہی، (ف) باد سار (بے وقار) دیو سار (بد خو) سگ سار (دنیا طلب) خون سار (قاتل) گاؤ سار (جاہل) لالہ سار (ایک پرند کا نام ہی) سبک سار وغیرہ

سار (ف) (ظرفیت) نمک سار۔ کوہ سار۔ لوہ سار (لوہے کی دکان یا کارخانہ) بھنڈسار (غلہ کا گودام جہاں غلہ ارزاں لے کر جمع کیا جائے پھر گراں بیچا جائے) وغیرہ (ف) چشمہ سار۔ خشک سار۔ شاخ سار وغیرہ

سار (ہ) (وصفیت) ملنسار۔ چلن سار وغیرہ

ساز (ف) (امر ہی ساختن = بنانا سے) قانون ساز۔ قانون سازی۔ آئینہ ساز۔ آئینہ سازی۔ جلد ساز۔ جلد سازی۔ زین ساز۔ زین سازی۔ دوا ساز دوا سازی۔ چارہ ساز۔ چارہ سازی۔ فسوں ساز۔ فسوں سازی۔ عشوہ ساز۔ عشوہ سازی خانہ ساز۔ دم ساز۔ دم سازی۔ رنگ ساز۔ رنگ سازی۔ ورق ساز۔ ورق سازی عطر ساز۔ زمانہ ساز۔ زمانہ سازی۔ دنیا ساز۔ دنیا سازی۔ قلب ساز۔ قلب سازی۔ سخن ساز سخن سازی۔ سلاح ساز۔ سلاح سازی۔ اسلحہ ساز۔ اسلحہ سازی۔ زرہ ساز۔ زرہ سازی سنگ ساز۔ سنگ سازی۔ حیلہ ساز۔ حیلہ سازی۔ کارساز۔ کارسازی۔ گھڑی ساز۔ گھڑی سازی۔ عینک ساز۔ عینک سازی۔ بندوق ساز۔ بندوق سازی۔ مرصع ساز ملمع ساز۔ موزہ ساز۔ جراب ساز۔ جعل ساز۔ جعل سازی۔ نگینہ ساز۔ نگینہ سازی نیرنگ ساز۔ نیرنگ سازی وغیرہ (ف) چمن ساز (باغباں) خدا ساز (ساختۂ خدا) خود سازی (اپنے آپ کو درست رکھنا) خویشتن سازی (خود سازی) دروں ساز

(اپنے نفس کی اصلاح کرنے والا) بروں ساز (اپنی ظاہری حالت کو درست رکھنے والا) دست ساز (ہاتھ کی بنی ہوئی چیز) رزم ساز (جنگ جو) رود ساز (مطرب) روشنائی ساز (سیاہی گر) زر نشاں ساز (کوفت گر) سقیفہ سازی (دروغ بندی) ظفرساز۔ کیمیا ساز۔ لغت ساز۔ معرکہ ساز (مجمع کرکے تماشا دکھانے والا) مہم ساز۔ نقش (مصوّر) نواساز (مطرب) وغیرہ

سال (ہ) (ظرفیت) بھنڈسال (بھنڈسار۔ دیکھو سار) کھنڈسال۔ ہنسال گھڑسال۔ ٹکسال وغیرہ

سالا (ہ) (ظرفیت) دھرم سالہ۔ گئوسالہ وغیرہ

ستا (ف) (امر ستودن = تعریف کرنا سے) خودستا۔ خودستائی وغیرہ

(**ف**) مردم ستا۔ مردم ستائی وغیرہ

ستاں (ف) (امر ہے ستاندن = لینا سے) کشورستاں۔ کشورستانی۔ جہاں ستانی ملک ستاں۔ ملک ستانی۔ رشوت ستاں۔ رشوت ستانی وغیرہ (**ف**) باج ستاں (خراج لینے والا) جاں ستاں۔ دل ستاں۔ دادستاں۔ جنابت ستاں (باج ستاں) صاع ستاں (زکوٰۃ خوار) وغیرہ

ستاں (ف) (ظرفیت) نیستاں۔ گلستاں۔ بوستاں۔ آستاں (اصل آمدستاں) ریگستاں۔ زمستاں۔ تابستاں۔ کافرستاں۔ عربستاں۔ برفستاں۔ بہارستاں خارستاں۔ باغستاں۔ بلوچستاں۔ طبرستاں۔ سیستاں۔ گرجستاں۔ کردستاں۔ بلغارستاں سنبلستاں۔ سنگستاں۔ سبستاں۔ گورستاں۔ قبرستاں۔ فرنگستان۔ کوہستاں نخلستاں انگلستاں۔ افغانستاں۔ بیستاں۔ ترکستاں۔ کفرستاں۔ ہندوستاں وغیرہ (**ف**) بیمارستاں۔ جگرستاں (سینہ) حضورستاں (مقام امن) خمستاں (شراب خانہ) خوابستاں۔ داغستاں۔ شہیدستاں۔ ظفرستاں۔ لعلستاں۔ یوسفستاں نرگستاں۔

دبستان۔شبستان۔اختر ستان۔فروغستان۔تاکستان۔انگورستان۔شہرستان۔
لالہستان۔نشترستان۔خنجرستان وغیرہ

سر (ف) یکسر۔شوریدہ سر۔شوریدہ سری۔خودسر۔خودسری۔ہمسر۔ہمسری
وغیرہ (ف) بادسر (سرکش) برہنہ سر۔برہنہ سری (بے حرمتی) پیرسر (سفید مو)
پیرانہ سر۔خشک سر (تندخو) خیرہ سر۔سبک سر (مفلس) شوریدہ سر (دیوانہ) فگندہ سر
(مراقبہ کرنے والا۔شرمندہ) گراں سر (مغرور۔مست۔جاہل۔سپہ سالار) دلغ سر
(جس کے سر پر آگے کی طرف بال نہ ہوں) زیادہ سر (بیہودہ گو۔مغرور۔سرکش) وغیرہ

سرا (ف) (امر ہے سرائیدن = گانا سے) نغمہ سرا۔نغمہ سرائی۔مدح سرا۔
مدح سرائی۔زمزمہ سرا۔زمزمہ سرائی۔نکتہ سرا۔نوحہ سرا۔نوحہ سرائی۔ہرزہ سرا۔
ہرزہ سرائی وغیرہ (ف) اغانی سرا (نغمہ سرا) بربط سرا۔ترنم سرا۔سخن سرا۔
ریزہ سرائی (نغمہ سرائی) وغیرہ

سرائے (ف) (ظرفیت) مہمان سرائے۔کارواں سرائے۔بستاں سرائے
عشرت سرائے۔عدم سرائے۔محل سرائے۔حرم سرائے۔ماتم سرائے۔دولت سرائے
مغل سرائے (نام مقام) کمال سرائے (نام مقام) وغیرہ (ف) ایراں سرائے
(دُنیا) پردہ سرائے۔جاوداں سرائے (بہشت) درم سرائے (دار الضرب)
سپنجی سرائے (دُنیا) عاریت سرائے (دُنیا) وغیرہ
(اس لاحقہ کو بغیر ی کے بھی لکھنا درست ہے)

سگال (ف) (امر ہے سگالیدن = سوچنا سے) شیر سگال۔خیر سگالی وغیرہ

سنج (ف) (امر ہے سنجیدن = تولنا سے) بذلہ سنج۔بذلہ سنجی۔لطیفہ سنجی۔سخن سنج
سخن سنجی۔شکوہ سنج۔شکوہ سنجی۔نغمہ سنج۔نغمہ سنجی۔ترانہ سنج۔ترانہ سنجی۔زمزمہ سنج۔زمزمہ سنجی
دقیقہ سنج۔دقیقہ سنجی۔گوہر سنج۔گوہر سنجی وغیرہ (ف) نکتہ سنج۔پیرایہ سنج (مزین)

درول سنج (دروں ساز۔ دیکھو ساز) دینار سنج (صرّاف۔ امیر کبیر) رقم سنج (کاتب) سعادت سنج۔ عذاب سنج (دل آزار) قافیہ سنج (شاعر) غزل سنج۔ قیمت سنج۔ کار سنج (کارآگاہ) کیمیا سنج۔ کینہ سنج۔ لاف سنج۔ نوا سنج (مطرب) ہنر سنج۔ باد سنج (متکبّر) وغیرہ

سود (ف) (سودن = گھِسنا سے) نمک سود وغیرہ (ف) مشک سود۔ جنگ سود (جنگ آمودہ) وغیرہ

سوز (ف) (امر ہی سوختن = جلنا۔ جلانا سے) دل سوز۔ دل سوزی۔ جگر سوز۔ جگر سوزی۔ عود سوز۔ فتیل سوز۔ اگر سوز۔ جہاں سوز۔ جاں سوز۔ جاں سوزی۔ گلو سوز۔ حیا سوز۔ دماغ سوزی وغیرہ (ف) انجم سوز (آفتاب) توبہ سوز (شراب کی صفت) بوئے سوز (حاضرات کا عامل) پری سوز (ایک خانقاہ کا نام ہے) خام سوز (وہ چیز جو باہر سے جل گئی ہو مگر اندر سے کچّی ہو) خود سوز (ایک آتش کدہ کا نام ہی) معرفت سوز وغیرہ

ش (ف) (اسمیت) پیدائش۔ زیبائش وغیرہ

ش (ف) (علامت حاصل مصدر) آرائش۔ آزمائش۔ آسائش۔ آفرینش آلائش۔ آمرزش۔ آمیزش۔ آویزش۔ افزایش۔ انگیزش۔ بارش۔ بخشش۔ بخشایش برّش۔ بندش۔ پرسش۔ پرستش۔ پرورش۔ پوشش۔ پیچش۔ پیمایش۔ تابش تپش۔ تراوش۔ جنبش۔ خارش۔ خلش۔ خواہش۔ خورش۔ دہش (دادودہش) دانش بنیش۔ روش۔ رنجش۔ ریزش۔ سرزنش۔ سازش۔ سفارش (اصل سپارش) ستایش۔ سوزش۔ شورش۔ فرمایش۔ فہمایش۔ کاوش۔ کاہش۔ کشائش۔ کشش کوشش۔ گزارش۔ گردش۔ گنجائش۔ لرزش۔ لغزش۔ مالش۔ نالش۔ نازش۔ نگارش۔ نمائش۔ نوازش۔ ورزش وغیرہ

شالا (ہ) (ظرفیت) پاٹ شالا وغیرہ

شدہ (ف) (شدن = ہونا سے) فیصل شدہ۔ نتھی شدہ۔ منظور شدہ۔ منسوخ شدہ
قبول شدہ وغیرہ

شکن (ف) (امر ہے شکستن = ٹوٹنا۔ توڑنا سے) بت شکن۔ بت شکنی۔ ہمت شکن
طاقت شکن۔ حوصلہ شکن۔ صبر شکن۔ تحمل شکن۔ ساحل شکن۔ خیبر شکن۔ عزم شکن۔ عزیمت شکن
خمار شکن۔ قبض شکن۔ قانون شکن۔ قانون شکنی۔ عہد شکن۔ عہد شکنی۔ پیماں شکن۔ پیماں شکنی
قلعہ شکن۔ طلسم شکن۔ دل شکن۔ دل شکنی۔ دنداں شکن۔ نفخ شکن۔ صف شکن۔ کفر شکن
سحر شکن۔ سحر شکن۔ جادو شکن۔ اعضا شکنی وغیرہ (ف) بازو شکن (زوردار) لشکر شکن
خم شکن (محتسب) توبہ شکن۔ خود شکن (متواضع) دردِ استخواں شکن۔ سایہ شکن۔
(صیقل گر) ستم شکن (عادل) سنگ شکن (خرما کی ایک قسم۔ کلتھی) قصاب شکن۔
(کشتی کا ایک داؤ) کوہ شکن (فرہاد) گردن شکن (جلاد) لشکر شکن وغیرہ

شگاف (امر ہے شگافتن = چیرنا۔ پھاڑنا سے) خارا شگاف۔ زہرہ شگاف
موشگاف۔ موشگافی۔ جگر شگاف۔ جگر شگافی۔ سینہ شگافی۔ دماغ شگافی۔ واشگاف
وغیرہ (ف) لشکر شگاف۔ آسماں شگاف۔ کوہ شگاف۔ دریا شگاف وغیرہ

شمار (ف) (امر ہے شمردن = گننا سے) اختر شماری۔ خانہ شماری۔ سر شماری
دم شماری نفس شماری۔ مردم شماری وغیرہ (ف) سبحہ شمار۔ دینار شمر (صراف)
ستارہ شمر (نجومی) (شمار کا مخفف شمر ہے)

شن (ف) (ظرفیت) گلشن (روشن اور جوشن میں بھی یہی لاحقہ ہے) وغیرہ

شناس (ف) اداشناس۔ اداشناسی۔ مزاج شناس۔ مزاج شناسی
کارشناس۔ کارشناسی۔ حق شناس۔ حق شناسی۔ رمز شناس۔ رمز شناسی۔ خود شناس
خود شناسی۔ احسان شناس۔ احسان شناسی۔ خدا شناس۔ خدا شناسی۔ انجم شناس
اختر شناس۔ اختر شناسی۔ ستارہ شناس۔ حرف شناس۔ حرف شناسی۔ نکتہ شناس

نکتہ شناسی۔ وقت شناس۔ وقت شناسی۔ موقع شناس۔ موقع شناسی۔ محل شناس محل شناسی سخن شناس۔ سخن شناسی۔ قدر شناس۔ قدر شناسی۔ روشناس۔ روشناسی۔ صورت شناس صورت شناسی۔ حلیہ شناس۔ حلیہ شناسی۔ قیافہ شناس۔ قیافہ شناسی۔ بشرہ شناس بشرہ شناسی۔ قارورہ شناس۔ قارورہ شناسی۔ نبض شناس۔ نبض شناسی۔ طالع شناس طالع شناسی وغیرہ (**ف**) آب شناس (دریا یا سمندر کے تیور پہچاننے والا۔ کامل الفن جہازراں) آلات شناس (آلات جنگ کے استعمال سے باخبر) پردہ شناس (مطرب۔ عارف۔ نجومی) تدبیر شناس۔ حکمت شناس۔ مصلحت شناس۔ دم شناس (طبیب) رگ شناس (فصّاد) زر شناس (صرّاف) ساعت شناس (منجم) سپہر شناس (نجومی) طبیعت شناس (معالج) فراست شناس (قیافہ داں۔ قلب شناس کھوٹے سکّہ کا پہچاننے والا) لشکر شناس۔ منزل شناس۔ منازل شناس۔ راہ شناس۔ نوا شناس (مطرب) افلاک شناس (ہیئت داں) وغیرہ

شو (ف) (امر ہے شستن۔ شوئیدن = دھونا سے) مردہ شو۔ مردہ شوئی۔ پارچہ شو۔ پارچہ شوئی۔ اشک شوئی وغیرہ (**ف**) تن شو (حوض غسل میت کا تختہ) خاک شو (نیاریا) ریگ شو (نیاریا) دست شو (ایک گھاس کا نام۔ کلیم شو۔ زیخ اشنان) سر شو (سر دھونے کی مٹّی۔ ملتانی) وغیرہ

طراز (ف) (امر ہے طرازیدن = نقش کرنا سے) انشا طراز۔ انشا طرازی۔ سخن طراز سخن طرازی۔ عشوہ طراز۔ عشوہ طرازی۔ صورت طراز۔ مضمون طراز۔ مضمون طرازی۔ چمن طراز۔ چمن طرازی وغیرہ (**ف**) ابلہ طرازی (بناؤ سنگار ابلہ فریبی کے لیے) انجمن طراز۔ ایوان طراز۔ خرمن طراز۔ دام طراز (منصوبہ باز) رقم طراز (کاتب، عمل طراز (عامل۔ متصدی) غزل طراز۔ لطیفہ طراز۔ لعل طراز۔ نقش طراز (مصوّر) نوا طراز (مطرب) وغیرہ

طلب (ف) (امر ہے طلبیدن سے) سلام طلب۔ آرام طلب۔ آرام طلبی حق طلب۔ حق طلبی۔ شہرت طلب۔ شہرت طلبی۔ جاہ طلب۔ جاہ طلبی۔ عیش طلب عیش طلبی۔ غور طلب۔ تحقیق طلب۔ تنقیح طلب۔ حساب طلب۔ حساب طلبی۔ محاسبہ طلب محاسبہ طلبی۔ مواخذہ طلب۔ مواخذہ طلبی۔ عزت طلب۔ عزت طلبی۔ آبرو طلب آبرو طلبی۔ خیر طلب۔ خیر طلبی۔ مرمت طلب وغیرہ (ف) کارطلب (جنگ جو) واقعہ طلب (مفسد۔ جنگ جو) وغیرہ

فام (ف) (رنگ) گل فام۔ لالہ فام۔ زمرد فام۔ لعل فام۔ یاقوت فام سبز فام۔ سرخ فام۔ سیاہ فام۔ مشک فام۔ فیروزہ فام۔ شعلہ فام وغیرہ (ف) آذر فام آتش فام۔ زرفام۔ زرد فام۔ بیجادہ فام وغیرہ

فراز (ف) (امر ہے فراختن = بلند کرنا سے) سرفراز۔ سرفرازی۔ گردن فراز گردن فرازی وغیرہ (ف) آتش فراز (آتش بازی کی ہوائی) علم فراز وغیرہ

فرسا (ف) (امر ہے فرسودن = گھسنا سے) جاں فرسا۔ جاں فرسائی۔ جبیں فرسائی۔ گام فرسا۔ حوصلہ فرسا۔ قلم فرسائی۔ فلک فرسا وغیرہ (ف) ناصیہ فرسا جادہ فرسا۔ دشت فرسا۔ قدم فرسا۔ جبہ فرسا۔ خامہ فرسائی۔ کلک فرسائی۔ دماغ فرسا راہ فرسا۔ سنگ فرسا۔ کوہ فرسا۔ مرحلہ فرسائی۔ گوش فرسائی۔ سامعہ فرسا وغیرہ

فرما (ف) (امر ہے فرمودن = فرمانا سے) کرم فرما۔ عنایت فرما۔ نوازش فرما تشریف فرمائی۔ جلوہ فرما۔ جلوہ فرمائی۔ کارفرما۔ کارفرمائی۔ الطاف فرما۔ فرمان فرما حکم فرمائی۔ حکومت فرما۔ جلوس فرما وغیرہ (ف) داد فرما وغیرہ

فروز (ف) (امر ہے فروختن = روشن کرنا سے) دل فروز۔ محفل فروز وغیرہ (ف) رخ فروز (ملکی مہینے کے ساتویں دن کا نام) شب فروز (چاند) آذر فروز (ایندھن۔ ققنس) وغیرہ

فروش (ف) (امر ہے فروختن = بیچنا سے) حلوہ فروش۔ استخواں فروشی۔ بردہ فروش بردہ فروشی۔ تھوک فروش۔ تھوک فروشی۔ خوردہ فروش۔ خوردہ فروشی۔ ناز فروش نازفروشی۔ آبرو فروش۔ آبرو فروشی۔ عصمت فروش۔ عصمت فروشی۔ عطر فروش۔ عطر فروشی۔ سر فروش۔ سرفروشی۔ سبزی فروش۔ ترکاری فروش۔ میوہ فروش میوہ فروشی۔ کتب فروش۔ کتب فروشی۔ گل فروش۔ گل فروشی۔ غلّہ فروش۔ غلّہ فروشی۔ ماہی فروش۔ ہیزم فروش۔ قوم فروش۔ قوم فروشی۔ وطن فروش۔ وطن فروشی۔ ملّت فروش ملّت فروشی۔ دین فروش۔ دین فروشی۔ ایمان فروش۔ ایمان فروشی۔ اسلام فروش۔ اسلام فروشی۔ مے فروش۔ مے فروشی۔ بادہ فروش۔ بادہ فروشی۔ یار فروشی وغیرہ (ف) پاک فروش (گھرلٹاؤ) بیش فروش (گھرلٹاؤ) آشنا فروشی (دوستوں کی تعریف کرنا) باد فروش (بھاٹ) بو فروش (عطر فروش) تخمہ فروش (بھنے ہوئے دانے بیچنے والا) تر فروش (نیک ظاہر و بد باطن) خانہ فروش (مجرد و ناخلف) خدا فروش (مکّار صوفی) خود فروش (اپنی تعریف کرنے والا) خوں فروش (مقتول کے خون کے معاوضہ میں اد ناسی رقم قبول کرنے والا) دست فروش (دلّال) رعنائی فروش۔ رنگ فروش (مکّار) زباں فروش (ٹرگو) زرق فروش (مکّار) سرکہ فروش (ترش رو) سقط فروش (گرے پڑے میوے اٹھا کر بیچنے والا وہ شاعر جو اُفتادہ اور مبتذل الفاظ اشعار میں باندھے) کہنہ فروش۔ گوہر فروش۔ ہستی فروش (شیخی باز) ہنر فروش (اپنے ہنر کو نمایاں کرنے والا) وغیرہ

فریب (ف) (امر ہے فریفتن سے) دل فریب۔ دل فریبی۔ ملائک فریب نظر فریب۔ نظر فریبی۔ زاہد فریب وغیرہ (ف) ابلہ فریب۔ ابلہ فریبی۔ خاطر فریب (دل فریب) شاہان فریب (ایک پرند کا نام ہے) وغیرہ

فزا (ف) (امر ہے فزودن = بڑھنا۔ بڑھانا سے) راحت فزا۔ جاں فزا۔

جاں فزائی ۔عیش فزا ۔حیرت فزا ۔ نور فزا ۔مسرت فزا ۔طرب فزا وغیرہ (ف) گرما فزا (ملکی سال کے تیسرے مہینے کا نام) سرور فزا ۔خمار فزا وغیرہ

فشار (ف) (امر ہے فشردن = نچوڑنا سے) جگر فشار ۔جگر فشاری وغیرہ

فشاں (ف) (امر ہے فشاندن = چھڑکنا سے) گل فشاں ۔گل فشانی ۔شعلہ فشاں

شعلہ فشانی ۔گوہر فشاں ۔گوہر فشانی ۔دُر فشاں ۔ در فشانی ۔ زر فشاں ۔ یاقوت فشاں عنبر فشاں ۔آتش فشاں ۔آتش فشانی ۔ نور فشاں ۔ نور فشانی وغیرہ (ف) ترنم فشانی ۔

سر کہ فشانی (بدگوئی ۔طعنہ زنی) مشک فشانی وغیرہ

فگن (ف) (امر ہے فگندن = ڈالنا ۔گرانا سے) جلوہ فگن ۔سایہ فگن ۔پرتو فگن ۔شعلہ فگن ۔شور فگن

غلغلہ فگن ۔زلزلہ فگن وغیرہ (ف) رعیت فگن (ظالم) بار فگن (منزل) سر فگن (شرمندہ) وغیرہ

فہم (ف) (امر ہے فہمیدن = سمجھنا سے) ادا فہم ۔ ادا فہمی ۔ غلط فہمی ۔ کم فہم ۔

کم فہمی ۔سخن فہم ۔سخن فہمی ۔کج فہم ۔کج فہمی ۔ زود فہم ۔ زود فہمی ۔ تیز فہم ۔تیز فہمی ۔عالم فہم

بلند فہم ۔بلند فہمی ۔کند فہم ۔کند فہمی ۔پست فہمی ۔سست فہمی ۔ عالی فہم ۔نافہم ۔نافہمی

وغیرہ (ف) تند فہم ۔تنک فہم وغیرہ

ک (ہ + ف) (اسمیت) آتشک ۔گندھک ۔پشتک (دولتی) پچک

دستک ۔گزک (گز = کھانا + ک) ٹھنڈک ۔کالک وغیرہ

ک (ہ) (فاعلیت) گایک (گانے والا) پاٹھک (معلم) ماپک (پیمائش کرنے والا) جانچک (جانچنے والا) پاچک (پچانے یعنی ہضم کرنے والی دوا) وغیرہ

ک (ہ) (وصفیت) بندھک (بندھنا سے ۔وہ چیز جو گرو رکھی جائے)

پھوٹک (پھوٹنا سے) (وہ چیز جو ریزہ ریزہ ہوجائے) لے پالک (متبنّیٰ) وغیرہ

ک (ہ) (حاصل مصدر) بیٹھک (بیٹھنے کی وضع) وغیرہ

ک (ہ) (ظرفیت) بیٹھک (بیٹھنے کی جگہ) وغیرہ

ک (ہ + ف) (علامت تصغیر) مردک۔ ڈھولک۔ زنبورک (چھوٹی توپ) بالک۔ بطخ (اصل بطک) عینک (اصل معنی چھوٹی آنکھ) اُذنک (اصل معنی چھوٹا کان۔ بہروں کے سننے کا آلہ) استعالک (تھوڑا سا اشتعال) وغیرہ

ک (ہ) (وصفیت) (اس ک سے پہلا حرف مکسور ہوتا ہے) سماجک ویدک وغیرہ

کا (ہ) (ظرفیت) میکا وغیرہ

کا (ہ) (فاعلیت) اُچکا (اُچکنا سے) وغیرہ

کا (ہ) (وصفیت) بڑھکا (بڑھنا سے) پکا (پکنا سے) یکا (ایک سے) چھکا (چھ سے) چوکا (چار سے) گتکا (گت = زدو کوب سے) وغیرہ

کار (ف) (کام۔ امر کاشتن = بونا سے) آب کار (شراب کی کشید یا فروخت کرنے والا) آب کاری۔ تنت کار (تار دار باجا بجانے والا) فراموش کار فراموش کاری۔ روکار۔ بیکار۔ بے کار۔ نابکار۔ پیش کار۔ پیش کاری۔ تخم کاری آزمودہ کار۔ آزمودہ کاری۔ کاشت کار۔ کاشت کاری۔ بدکار۔ بدکاری۔ مختار کار مختار کاری۔ دخیل کار۔ دخیل کاری۔ دست کار۔ دست کاری۔ ریاکار۔ ریاکاری جفاکار۔ جفاکاری۔ صلاح کار۔ سرکار۔ سیہ کار۔ سیہ کاری۔ حرام کار۔ حرام کاری۔ زناکار۔ زناکاری۔ خطاکار۔ خطاکاری۔ رضاکار۔ رضاکاری۔ تجربہ کار۔ تجربہ کاری۔ غلط کار۔ غلط کاری۔ نگراں کار۔ نگراں کاری۔ محرم کار واقف کار۔ واقف کاری۔ <u>کلاکار</u> (فریبی) قلم کار۔ قلم کاری۔ اہل کار۔ اہل کاری استرکاری۔ <u>پچی کاری</u>۔ مینت کار۔ مینت کاری۔ فریب کار۔ فریب کاری۔ میناکار۔ میناکاری۔ گل کار۔ گل کاری۔ ملمع کار۔ ملمع کاری۔ زرکار۔ زرکاری۔ بچی کاری۔ خاتم کاری۔ سادہ کار۔ سادہ کاری۔ مرصع کار۔ مرصع کاری۔ گچ کاری

سوزن کار۔ سوزن کاری۔ کندہ کاری۔ کوبہ کاری۔ ساہوکار۔ ساہوکاری وغیرہ۔
(**ف**) آب کار (سقا۔ مے فروش۔ نگیں ساز) آتش کاری (آگ دینا۔ گرم کرنا)
اسپید کار یا سفید کار (قلعی گر۔ صالح) استخواں کاری (خاتم بندی) باف کار (جلاہا)
بزہ کار (گنہگار) بزرکار (کسان) بزرہ کار (کسان) باکار (بھنگی خدمتگار۔ وہ
جگہ جہاں مزدور عمارت کا مصالحہ جمع کریں) پارچہ کار (شوخ و شنگ) پرکار (عیّار)
پرچیں کاری (دیکھو پرچیں لاحقہ چین کی ذیل میں) حل کاری (سونے کے پانی سے
کپڑے پر بیل بوٹے بنانا) چشمہ کار (عمدہ کام) چوب کاری (سزا دینا) خاموش کار۔
خردہ کاری۔ ریزہ کاری۔ خمار کاری (گالی دینا) خودکار۔ خویش کار (کسان) درازکار
(شیخی باز) رفوکاری۔ رقم کار (کاتب) سبزکار (جو عمدہ کام انجام دے) سوارکار
(چابک سوار) سیم کاری (جلوہ گری و دل فریبی) شانہ کاری (فریب دینا۔ کسی کے ساتھ
اُلجھ پڑنا) شاہ کار (بیگار) شکن کاری (دل شکن اور طنز کی باتیں کہنا) شہ کار (فریب عظیم)
شیریں کاری (ہر کام کو سلیقے سے انجام دینا) صرفہ کاری (احتیاط) کالب کاری۔
(ریختہ کی تعمیر) قلب کاری (کھوٹے سکے بنانا) کاشی کاری (تعمیر کی ایک صنعت کا نام ہے)
گاورسہ کاری (خردہ کاری) کردہ کار (آزمودہ کار) کلاں کار (تجربہ کار) گل کاری
ورزکار (کسان) وغیرہ

کارا (ہ) راسمیت، چھٹکارا وغیرہ

کارنا (ہ) رکرنا کا اشباع۔ (یہ لاحقہ اکثر اُن مصدروں کے بنانے میں
مستعمل ہے جن میں کوئی آواز شامل ہے) پچکارنا۔ چمکارنا۔ دھتکارنا۔ جھکارنا۔ پھٹکارنا
پھنکارنا۔ تھتکارنا۔ ٹنکارنا۔ ٹنکارنا۔ چھچکارنا۔ سسکارنا۔ کلکارنا۔ ہشکارنا۔ ملکارنا
سنکارنا (اصل میں سین = اشارہ کرنا ہے) دُتکارنا۔ سسکارنا۔ للکارنا۔ کھنکارنا
ہنکارنا وغیرہ

کاو (ف، امر کاویدن = کھودنا سے) جگر کاوی۔ دماغ کاوی۔ سینہ کاوی وغیرہ (ف) گنج کاوی (گہری تحقیقات) آتش کاوی (آگ کریدنا) وغیرہ

کاہ (ف) (امر ہے کاہیدن = گھٹنا۔ گھٹانا سے) جاں کاہ۔ جاں کاہی وغیرہ

کدہ (ف) (ظرفیت) بُت کدہ۔ غم کدہ۔ عیش کدہ۔ آتش کدہ۔ مے کدہ صنم کدہ۔ شراب کدہ۔ ماتم کدہ۔ ظلمت کدہ۔ وحشت کدہ۔ جہالت کدہ۔ گُل کدہ دولت کدہ۔ نعمت کدہ۔ خلوت کدہ۔ عزلت کدہ وغیرہ (ف) آذرکدہ (آتش کدہ) تماشا کدہ۔ مینا کدہ۔ حیرت کدہ۔ خُم کدہ (شراب خانہ) دل کدہ۔ رضواں کدہ (جنّت) روغن کدہ (روغن گروں کا گھر) شوخی کدہ۔ عصمت کدہ۔ عفّت کدہ۔ عیسیٰ کدہ (چوتھا آسمان) فراغت کدہ۔ فرحت کدہ۔ راحت کدہ۔ عشرت کدہ۔ فنا کدہ۔ مُغ کدہ (شراب خانہ) مہمان کدہ۔ مہمل کدہ (دنیا) نسیاں کدہ۔ میخ کدہ (دارالضرب) وغیرہ

کردہ (ف) (کردن = کرنا سے) ناکردہ گناہ۔ کارکردہ۔ خریدکردہ۔ ردکردہ فیصل کردہ۔ قبول کردہ وغیرہ (ف) سرکردہ (سردار) سُرمہ کردہ (سُرمہ کشیدہ) پُرکردہ۔ شمارکردہ وغیرہ

کڑ (ہ) (فاعلیت مع تحقیر) بُھلکّڑ (بھولنا سے) بُجھکّڑ (بوجھنا سے) کُدکّڑ (کودنا سے) وغیرہ

کش (ف) (امر ہے کشیدن = کھینچنا سے) اتوکش۔ آرہ کش۔ آرہ کشی۔ بادکش بادہ کش۔ بادہ کشی۔ تیرکش۔ دل کش۔ دل کشی۔ فاقہ کش۔ فاقہ کشی۔ فروکش۔ بارکش بارکشی۔ دانہ کش۔ بچّہ کش۔ بچّہ کشی۔ محنت کش۔ محنت کشی۔ بلاکش۔ قدح کش۔ مے کش مے کشی۔ مصیبت کش۔ مصیبت کشی۔ ریاضت کش۔ ریاضت کشی۔ پنجہ کش۔ پنجہ کشی فوج کشی۔ لشکرکشی۔ دم کش۔ دم کشی۔ پیش کش۔ تارکش۔ تارکشی۔ قلم کش۔ جریب کش جریب کشی۔ جاروب کش۔ جاروب کشی۔ سرکش۔ سرکشی۔ گردن کش۔ گردن کشی۔ جفاکش۔ جفاکشی۔

روکش ۔ روکشی ۔ کنارہ کش ۔ کنارہ کشی ۔ کدوکش ۔ کوتل کش ۔ کینہ کش ۔ کینہ کشی ۔ گھیاکش
منت کش ۔ منت کشی ۔ کندلاکش ۔ کندلاکشی وغیرہ وغیرہ ف آب کش (پانی پینے والا ۔
سقّا) آتش کش (آگ نکالنے کا آلہ) نیم کش ۔ الف کش (سودا بنا شرط جو واپس نہ
ہوسکے) بغچہ کش (کپڑوں کا بقچہ لے کر ساتھ رہنے والا نوکر) پیالہ کش ۔ پیالہ کش (ایک
ہتھیار کا نام) پیمانہ کش ۔ تصویر کش ۔ توشہ کش (نوکر جو آقا کے ساتھ زاد راہ لے کر
چلے) پُرکش (پورا کھنچا ہوا تیر) تیرکش (قلعہ کی دیوار کے سوراخ جن سے دشمن پر گولی
یا تیر چلائیں) جرعہ کش ۔ جگر کش (محنت کش) جنازہ کش ۔ جنیبت کش (میرآخور) چوب کش
روئی اوٹنے کی چرخی) حرف کش (نویسندہ) علم کش ۔ خارکش ۔ لکڑ بارا (موسیقی کی
ایک دھن کا نام ہے) خاک کش (وہ تختہ جس سے کھیت کی زمین ہموار کی جاتی ہے)
خط کشی ۔ دام کشی ۔ دائرہ کش (پرکار) دُرد کش ۔ دریا کش (وہ شخص جو دریا میں مست ہو)
دست کش (اندھے کا رہبر ۔ تحفہ ۔ شاگرد ۔ گدا ۔ قیدی ۔ زیردست ۔ مقبوضہ ۔ مزدوری
کمان ۔ باز رہنے والا) دودکش ۔ رخت کش (مسافر) رطل کش (شراب خوار) رقم کش
(کاتب) روکش (وہ چیز جس کا ظاہر باطن ایک نہ ہو ۔ حریف ۔ مقابل ۔ پردہ ۔ شرمندہ
کرنے والا ۔ بوٹ بند) زرکش (تارکش ۔ ایک زرتار کپڑے کا نام ۔ مذہب ۔ پادشاہ ،
سپہ کش ۔ ستم کش (مظلوم) سخت کش (کڑی کمان کھینچنے والا) سخن کش ۔ سخن کش (بات کو
غور سے سننے والا) سنان کش (سنان دار نیزہ) سیم کش (تارکش ۔ روپیہ کھینچنے والا) سینہ کش
(چھاتی کے بل چلنے والا) شکنجہ کش (وہ شخص جو شکنجہ میں کھینچا جائے) طرح کش (محکوم و
مظلوم) سہ کش (تین دن کے بعد روزہ کھولنے والا اور بیچ میں ہر افطار پر صرف
تین چار قطرے پانی کے پینے والا) عصا کش (اندھے کا رہبر) عماری کش (ساربان)
عنان کش (آہستہ چلنے والا ۔ خوب سوچ کر بات یا کام کرنے والا) کشتی کش (ملاح ۔
مے خوار) کمرکش (جنگ جو مستعد) کودکش (کھنگی) گوہرکش (مرصع کنگن) لائے کش

دُردکش) مُردہ کش (جنازہ بردار) معجون کش ۔مقتول کش (تارکش) مُہرہ کش (کاغذ جس پر مُہرہ کیا گیا ہو) عرق کشی ۔گلاب کشی وغیرہ

کُش (ف) (امر ہے کشتن = مارڈالنا سے) محسن کش ۔محسن کشی ۔مردم کشی ۔خود کشی گاؤکشی ۔نفس کشی ۔قوم کشی ۔ملت کشی ۔دختر کشی ۔بچہ کشی وغیرہ (**ف**) خیرہ کش (بغیر کسی گناہ کے قتل کرنے والا) رشک کش (کشتہ رشک) زبوں کش (کمزوروں کو ہلاک کرنے والا) نفس کش (چراغ) وغیرہ

کُشا (ف) (امر ہے کشادن = کھولنا ۔فتح کرنا سے) دل کشا ۔مشکل کشا ۔مشکل کشائی دقیقہ کشائی ۔عقدہ کشا ۔عقدہ کشائی ۔روزہ کشائی ۔کمر کشائی ۔گرہ کشائی ۔جہاں کشا جہاں کشائی ۔خیبر کشا ۔کشور کشا ۔کشور کشائی ۔پردہ کشائی وغیرہ (**ف**) باز کشا (قوت تمیز) چہرہ کشائی (مصوری) رہ کشا (ملکی مہینے کا سترھواں دن) منصوبہ کشا (مشکل کشا) وغیرہ

کُن (ف) (امر ہے کردن = کرنا سے) خوش کُن ۔دل خوش کُن ۔کارکُن ۔فیصلہ کُن وغیرہ (**ف**) سرکُن (سردار) طعنہ کُن ۔قلم پاک کُن وغیرہ

کَن (ف) (امر ہے کندن = کھودنا سے) کان کَن ۔کان کَنی ۔مُہر کَن ۔مُہر کَنی ۔گورکَن ۔گورکَنی ۔کوہ کَن ۔کوہ کَنی ۔بیخ کَن ۔بیخ کَنی ۔جاں کَنی ۔چاہ کَن وغیرہ (**ف**) جامہ کَن (حمام میں وہ جگہ جہاں کپڑے اُتار کر رکھے جائیں) کفش کَن (جوتیاں اُتارنے کی جگہ) خارکن (موسیقی کی ایک دھن کا نام ہے) خانہ کَن (ناخلف) آب دست کَن (پانی جو ہاتھ سے زمین کھود کر نکالیں) وغیرہ

کنا (ہ) (کرنا کا اختصار ہے۔ اکثر اُن مصدروں کے بنانے میں کام آتا ہے جن میں آواز شامل ہے) پھونکنا ۔دھونکنا ۔جھونکنا ۔چھینکنا ۔بلکنا ۔بھڑکنا ۔پھڑکنا بھنکنا ۔پٹکنا ۔پچکنا ۔پُھدکنا ۔پھٹکنا ۔تنکنا ۔تھپکنا ۔تھرکنا ۔ٹھنکنا ۔چھپکنا ۔جھلکنا ۔

جھمکنا۔ چمکنا۔ چٹکنا۔ سوکنا (ایک دفعہ ہی پی جانا) چرکنا۔ چڑکنا۔ چسکنا۔ چھڑکنا۔ چہکنا۔ چھلکنا دبکنا۔ دھڑکنا۔ دھمکنا۔ دھنکنا۔ شکنا۔ تڑکنا۔ سرکنا۔ سسکنا۔ سٹکنا۔ کڑکنا۔ کھنکنا۔ کھٹکنا کھٹکنا۔ کھڑکنا۔ گنکنا۔ گھڑکنا۔ لپکنا۔ لچکنا۔ مچکنا۔ منکنا۔ ہچکنا۔ جھینکنا۔ رینکنا۔ تھوکنا۔ ہانکنا۔ جھانکنا۔ پھانکنا۔ بھونکنا۔ ہونکنا۔ مڑکنا وغیرہ

(یہاں زیادہ تر ایسی مثالیں درج کی گئی ہیں جن میں آواز صاف سنائی دیتی ہے)

کوب (ف) (امر ہے کوفتن = کوٹنا سے) جوکوب۔ سرکوب۔ سرکوبی۔ زرکوب زرکوبی۔ سینہ کوبی وغیرہ (**ف**) بوریاکوبی (دعوت جو نیا مکان بنانے کی خوشی میں دی جائے) مقابل کوب (وہ چیز جو مقابل کی چیز کو پست کردے) ناصیہ کوب (سجدہ کرنے والا) ہاون کوب (دوائیں کوٹنے والا مزدور) وغیرہ

کوش (ف) (امر ہے کوشیدن سے) ستم کوش۔ سخت کوش۔ ارادت کوش۔ عقیدت کوش۔ وفاکوش۔ اطاعت کوش۔ جفاکوش وغیرہ (**ف**) کینہ کوش وغیرہ

کی (ہ) (حاصل مصدر) چسکی (چوسنا سے) وغیرہ

کی (ہ) (علامت تصغیر) ڈھولکی (ڈھول سے: بندکی (بندسے) وغیرہ

کی (ہ) (وصفیت) پھرکی (پھرنا سے) ہرکی (ہرسے) وغیرہ

گار (ف) (وصفیت) طلب گار۔ طلب گاری۔ پرہیزگار۔ پرہیزگاری۔ ستم گار۔ ستم گاری۔ خدمت گار۔ خدمت گاری۔ مددگار۔ مددگاری۔ گنہگار۔ گنہگاری روزگار۔ پروردگار۔ کردگار۔ ریزگاری۔ سازگار۔ سازگاری۔ کامگار۔ کامگاری۔ آموزگار۔ رستگار۔ یادگار وغیرہ (**ف**) آفریدگار۔ آمیزگار (شفیق) بزرگار (کسان) خداوندگار۔ خواستگار۔ خوگار (مانوس۔ اُلفت گیر) وغیرہ

گانہ (ف) (یہ لاحقہ اعداد کے ساتھ اس بات کے ظاہر کرنے کے لیے آتا ہے کہ وہ اعداد پورے بے کم و کاست مراد لیے گئے ہیں) یگانہ (اصل یک گانہ) دوگانہ۔

سہ گانہ۔ چہارگانہ۔ پنجگانہ۔ ہفت گانہ وغیرہ

گاہ (ف) (ظرفیت) آرام گاہ۔ بارگاہ۔ بزم گاہ۔ بندرگاہ۔ سیرگاہ۔ درس گاہ تخت گاہ۔ نبردگاہ۔ چراگاہ۔ خواب گاہ۔ شرمگاہ۔ تماشاگاہ۔ جولان گاہ۔ خیمہ گاہ لشکرگاہ۔ درگاہ۔ دست گاہ۔ شکارگاہ۔ رزم گاہ۔ رصدگاہ۔ زیارت گاہ۔ سجدہ گاہ عیدگاہ۔ صیدگاہ۔ عبادت گاہ۔ عشرت گاہ۔ فرودگاہ۔ قیام گاہ۔ قبلہ گاہ۔ قربان گاہ جلوہ گاہ۔ قواعدگاہ۔ کارگاہ۔ کمین گاہ۔ گزرگاہ۔ لنگرگاہ۔ جنگاہ۔ نزہت گاہ۔ نشست گاہ نشیمن گاہ۔ نظرگاہ۔ نمائش گاہ۔ نوبت گاہ (جیل خانہ۔ نقار خانہ) خلوت گاہ۔ مسندگاہ۔ تعلیم گاہ۔ صنعت گاہ۔ تجارت گاہ۔ ریاضت گاہ۔ سیاست گاہ۔ شہادت گاہ۔ عبرت گاہ۔ قیامت گاہ۔ طلسم گاہ۔ عرصہ گاہ وغیرہ (ف)

آبشت گاہ (پاخانہ) آب گاہ (تالاب) آوردگاہ (میدان جنگ) خرگاہ۔ بزن گاہ (رہزنوں کی گزرگاہ) بناگاہ (مکان وہ جگہ جہاں نقد جنس رکھیں) بندگاہ (اعضا کے جوڑوں کے مقامات) برجیں گاہ (کرسی) پائے گاہ (جوتیوں کی قطار۔ گھوڑوں کا اصطبل۔ اصل ونسب۔ قدرومنزلت۔ پایاب) پنج گاہ (نماز کے پانچ وقت۔ موسیقی کے ایک پردہ کا نام۔ حواس خمسہ) پیش گاہ (صدر کی جگہ۔ صدر مجلس۔ فرش جو صدر کی جگہ بچھایا جائے۔ مسجد کی محراب۔ گھر کا صحن۔ دربار بادشاہی) پیشین گاہ (ظہر کی نماز کا وقت) تکیہ گاہ (مسندی) تہی گاہ۔ جام گاہ (نقل دان) جائے گاہ (مستقر) جگرگاہ (سینہ) جولہ گاہ (چراگاہ) جیفہ گاہ (دنیا) چرخ گاہ (حلقہ سماع) چہارگاہ (موسیقی کا ایک شعبہ) حال گاہ (اصل ہال گاہ۔ میدان چوگان) حرم گاہ (زنانہ) حساب گاہ (کچہری) حشرگاہ۔ حوالہ گاہ (مقام سپردگی شہر کے گرد سیر کا مقام) حوالت گاہ (حوالہ گاہ) خان گاہ (خانقاہ) خرگاہ (بڑا خیمہ) داغ گاہ (کچہری) دام گاہ۔ دزدگاہ دست گاہ (طاقت۔ سرمایہ۔ کارخانہ۔ اہل حرفہ علم وفضل) دم گاہ (بھٹی) دیدہ گاہ

(مقام دید بانی) دیوگاہ۔ رصد گاہ (ستاروں کے دیکھ بھال کا مقام۔ بارگاہ شاہی)
رضواں گاہ (جنّت) کج گاہ (ایک طرح کا ناچ) روگاہ (دیباچہ) زیرگاہ (کرسی)
ستائش گاہ (قصیدہ کا وہ مقام جہاں سے ممدوح کی تعریف شروع ہوتی ہے) سریر گاہ (نشست گاہ۔
تخت) قدم گاہ۔ سیل گاہ۔ شباں گاہ۔ قتل گاہ۔ طاعت گاہ۔ طراز گاہ (دنیا) عرض گاہ
(فوج کی موجودات لینے کا مقام) فراخی گاہ (جہاں کھانے پینے کی چیزیں آسانی سے مل سکیں)
فرجام گاہ (قبر) فریب گاہ (طلسم گاہ) قفا گاہ (سر کا پچھلا حصّہ) قلب گاہ (فوج یا میدان جنگ
کا درمیانی حصّہ) کوچ گاہ (جہاں سے لوگ اکثر کوچ کریں۔ وقت کوچ۔ راہ) گردہ گاہ (کمر) کاسہ گاہ (نقار خانہ)
کتف گاہ (مونڈھے کا مقام) کشتن گاہ (قتل گاہ) کشتی گاہ۔ گلہ گاہ۔ محراب گاہ
(مسجد) مغیلاں گاہ (دنیا) غول گاہ (دنیا) سراب گاہ۔ ناموس گاہ (میدان جنگ)
نخچیر گاہ (شکار گاہ) گرم گاہ (دوپہر کا وقت لڑائی میں گھمسان کی جگہ) نہاں گاہ
(کمین گاہ صیّاد) ناوردگاہ (میدان جنگ) گریز گاہ۔ پناہ گاہ۔ وعدہ گاہ۔ یغما گاہ
(لوٹ کا مال جمع کرنے کا مقام) وغیرہ

گداز (ف) (امر ہے گداختن۔ پگھلنا۔ پگھلانا سے) دل گداز۔ جاں گداز
جگر گداز۔ طاقت گداز۔ صبر گداز وغیرہ (ف) نظر گداز۔ دماغ گداز۔ برق گداز
تجلّی گداز وغیرہ

گڈھ (ہ) (ظرفیت) علی گڈھ۔ فتح گڈھ وغیرہ

گر (ف) (وصفیت) آہن گر۔ آہن گری۔ بازی گر۔ بازی گری۔ کاری گر
کاری گری۔ تونگر۔ تونگری۔ زرگر۔ زرگری۔ کمان گر۔ تیرگر۔ غارت گر۔ غارت گری۔
قلعی گر۔ جادوگر۔ جادوگری۔ صیقل گر۔ صیقل گری۔ جلدگر۔ چارہ گر۔ چارہ گری۔ دبگر
(اصل دبہ گر) رفوگر۔ رفوگری۔ جلوہ گر۔ جلوہ گری۔ ستم گر۔ ستم گری۔ سوداگر۔ سوداگری
شعبدہ گر۔ شعبدہ گری۔ افسوں گر۔ افسوں گری۔ خوگر۔ دریوزہ گر۔ شیشہ گر۔ دادگر

دادگری۔ کیمیاگر۔ کیمیاگری۔ بیدادگر۔ بیدادگری۔ عشوہ گر۔ عشوہ گری۔ فتنہ گر۔ فتنہ گری
کارگر۔ چوڑی گر۔ کسگر (کمہار) کوزہ گر۔ مسگر۔ نگینہ گر۔ نوحہ گر۔ نوحہ گری وغیرہ۔
(**ف**) آتش گر (آگ اٹھانے کا آلہ) آرزہ گر (کہگل ساز) شناگر (تیراک)
ارزہ گر (آرزہ گر) افشاگر (افشاکنندہ) افشرہ گر (روغن گر) اکسیر گر (کیمیاگر) بزگر
(بزباز۔ دیکھو باز) بزرگر (کسان) بزرہ گر۔ بزرگر۔ بزری گر (بزرگر) پیشتش گری۔ کاسہ گر
(کاسہ ساز۔ نقارچی۔ موسیقی کی ایک دھن کا نام) فولادگر۔ پیکانہ گر (پیکان ساز)
پیوندگری (موافقت) تاراجگر۔ ترنم گری۔ تصویرگر۔ تعلیم گر (معلم) تماشاگر (دیکھنے والا)
تمثال گر (نقاش۔ مجسمہ ساز) ثناگر۔ جماش گر (نازوغمزہ کرنے والا) چراگر (چرندہ)
چرخ گری (تلوار وغیرہ کو سان پر چڑھانا) چرگر (مغنّی گر) چامہ گر (غزل گو) چیلان گر
(چھری چاقو بنانے والا) حلواگر۔ خجلت گری۔ خنیاگر (مطرب) خواہش گری۔ داغ گر
(داغ دینے والا) دانش گر۔ دریوزہ گر (گدا) دیوارگر (معمار) رامش گر (مطرب)
روشن گر (صیقل گر) روغن گر۔ ریاضت گری۔ سیاست گری۔ ریختہ گر (کانسی وغیرہ
دھات کے برتن ڈھالنے والا) شیشہ گر (سیاہی گر) زرنشاں گر (کوفت گر) سفت گر
(موتی وغیرہ بیندھنے والا) سگالش گر (مشورہ دینے یا لینے والا) سوزن گر۔ سیاست گر
شفاعت گر۔ شناگر (تیراک) شیوہ گر۔ طعنہ گر۔ قیمت گر (قیمت آنکنے والا) کاغذگر
کندہ گر (کندہ کار) کینہ گر۔ گزارش گر۔ گل گر (گل کار) لعل گر۔ مویہ گر (نوحہ گر)
نقش گر (مصوّر) نواگر (مطرب) نویدگر (خوش خبری دینے والا) بشارت گر (نویدگر)
یاری گر (مددگار) یادہ گر (یاوہ گو) وغیرہ

گرد (ف) (امر ہی گردیدن = پھرنا سے) آوارہ گرد۔ آوارہ گردی۔ جہاں گرد
جہاں گردی۔ حمام بادگرد۔ تیزگرد۔ کوچہ گرد۔ کوچہ گردی۔ ہرزہ گردی۔ بادشاہ گردی
(انقلاب سلطنت) اشراف گردی (تنزل) نادرگردی۔ پٹھان گردی (پٹھانوں

کی حکومت ، بادیہ گردی وغیرہ (ف) بُستان گر (باغ کی سیر کرنے والا) دنبالہ گرد (تعاقب کرنے والا) وغیرہ

گرداں (ف) (امر ہے گردانیدن = پھرانا سے) روگرداں۔ روگردانی۔ سرگرداں۔ سرگردانی۔ بلاگرداں (قربان) دست گرداں (قرض مستعار) وغیرہ (ف) تیرگردانی (چور معلوم کرنے کا ایک طریقہ) دولاب گردانی (دوسروں کے مال سے تجارت کرنا) شانہ گردانی (اعراض۔ انکار) شیشہ گرداں (دغاباز شعبدہ باز) کاسہ گرداں (گدا) وغیرہ

گری۔ گیری (ف) (حالت یا پیشہ یا کام کے اظہار کے لیے) آدم گیری۔ باورچی گری یا گیری۔ بخشی گری یا گیری۔ آیا گری۔ تنی گیری۔ ماماگری۔ ایلچی گری۔ دایہ گری۔ دائی گیری۔ گداگری۔ سپاہ گری۔ گماشتہ گری یا گیری۔ ملّاگیری۔ منشی گری۔ میانجی گیری (ف) باغی گیری یا باغی گری (سرکشی) طاغی گری (سرکشی) پیوستہ گری (موافقت) وغیرہ

گریز (ف) (امر ہے گریختن = بھاگنا سے) باراں گریز (چھجا) وغیرہ

گڑھ (ہ) (ظرفیت) مظفر گڑھ۔ بشیر گڑھ وغیرہ

گزا (ف) (امر ہے گزیدن = کاٹنا سے) جاں گزا وغیرہ (ف) دولت گزا (وہ شخص جو نو دولت ہونے کے سبب لوگوں کو ستائے) سرگزا (سر کاٹنے والی چیز) مردم گزا وغیرہ

گزار (ف) (امر ہے گزاردن = ادا کرنا سے) نمازگزار۔ تہجد گزار۔ گوش گزار کارگزار۔ کارگزاری۔ گلہ گزاری۔ شکوہ گزاری۔ سپاس گزار۔ سپاس گزاری۔ مال گزار۔ مال گزاری۔ شکر گزار۔ شکرگزاری۔ خراج گزار۔ خراج گزاری۔ باج گزار۔ باج گزاری اطاعت گزار۔ اطاعت گزاری۔ خدمت گزار۔ خدمت گزاری۔ حق گزار۔ حق گزاری

وغیرہ (ف) بادگزار (ہوادان۔ قصہ خوان) پائے گزار (مددگار) تیر سرگزار۔ (تیر کاکل ربا۔ دیکھو ربا) تیغ گزار (سپاہی) تیغ جوشن گزار (جوشن سے گزر جانے والی تلوار) خامہ گزار (تحریر یا تصویر یا نقش) دست گزار (مددگار۔ تحفہ) رہ گزار (سوغات) تیر سنداں گزار (آہرن سے پار ہونے والا تیر) وغیرہ

گُزیں (ف) (امر ہے گزیدن = چننا۔ انتخاب کرنا۔ اختیار کرنا سے) خلوت گزیں گوشہ گزیں۔ عزلت گزیں۔ آرام گزیں وغیرہ (ف) بہ گزیں (انتخاب کرنے والا انتخاب کیا ہوا) درم گزیں (صرّاف) دست گزیں (وہ شخص جو ہمیشہ صدر کی جگہ بیٹھنا چاہے۔ کوتل گھوڑا۔ ہر منتخب چیز) رامش گزیں (آسودہ حال۔ صاحب عزّت) سرگزیں (مویشی جو حاکم کے لیے انتخاب کیے گئے ہوں) راحت گزیں۔ طاعت گزیں عیش گزیں وغیرہ

گُسار (ف) (امر ہے گساردن = کھانا۔ پینا سے) مے گساری۔ غم گسار۔ غم گساری وغیرہ (ف) بادہ گسار۔ پیمانہ گسار وغیرہ

گُستر (ف) (امر ہے گستردن = بچھانا پھیلانا سے) کرم گستر۔ کرم گستری۔ عدل گستر عدل گستری۔ معدلت گستر۔ معدلت گستری۔ ضیا گستر۔ فیض گستر۔ فیض گستری۔ الطاف گستری وغیرہ (ف) ثنا گستر۔ جفا گستر۔ داد گستر۔ سخا گستر۔ سخن گستر۔ شکایت گستر (گلہ مند) گہر گستر (فیاض۔ واعظ۔ فصیح) نعمت گستر۔ خوان گستری وغیرہ

گشت (ف) (گشتن = پھرنا سے) گل گشت۔ مٹرگشت۔ بازگشت۔ روندگشتی۔ شب گشتی۔ شہر گشت۔ کوٹ گشتی وغیرہ

گشتہ (ف) (گشتن = پھرنا سے) سرگشتہ۔ سرگشتگی۔ گم گشتہ۔ گم گشتگی وغیرہ

گنا ز) (تضعیف کے لیے) دگنا۔ تگنا۔ چوگنا وغیرہ

گنج (ف) (ظرفیت) حسین گنج۔ حضرت گنج وغیرہ

گو (ف) (امر ہے گفتن = کہنا سے) حق گو۔ حق گوئی۔ خوش گو۔ خوش گوئی۔ بد گو۔ بد گوئی۔ ہجو گوئی۔ کم گو۔ کم گوئی۔ پُر گو۔ پُر گوئی۔ بذلہ گو۔ داستان گو۔ داستاں گوئی۔ قصہ گو قصہ گوئی۔ پیشین گو۔ پیشین گوئی۔ ہزل گو۔ ہزل گوئی۔ دروغ گو۔ دروغ گوئی۔ بسیار گو بسیار گوئی۔ زود گو۔ زود گوئی۔ راست گو۔ راست گوئی۔ زیادہ گو۔ زیادہ گوئی فضول گو فضول گوئی۔ ہرزہ گو۔ ہرزہ گوئی۔ لطیفہ گو۔ لطیفہ گوئی۔ بذلہ گو۔ بذلہ گوئی سخن گو سخن گوئی شعر گوئی۔ قانون گو۔ قانون گوئی۔ غزل گو۔ غزل گوئی۔ کلمہ گو وغیرہ (**ف**) باز گو (بیان کرنے والا) برہنہ گوئی (صاف اور بے لاگ کہنا) پریشان گو۔ پوچ گو۔ پیش گو (وہ شخص جو مجلس یا دربار شاہی میں لوگوں کا تعارف کرائے۔ وہ شخص جو لوگوں کی طرف سے بادشاہ کے حضور میں عرض معروض کرے) تازہ گو (نومشق شاعر) راعنا گو (منافق) چرب گو (شیریں سخن۔ دلفریب باتیں کرنے والا) رہ گو (مطرب) زور گو (مفتری) سرد گو (بے اثر باتیں کرنے والا) سر گو (وہ بھید جس کا پوشیدہ رکھنا واجب ہو) مزاج گوئی (مزاج کے موافق باتیں کرنا) مسلسل گو۔ نستعلیق گو (کتابی عبارت میں بولنے والا) یاوہ گو وغیرہ

گوار (ف) (امر ہے گواریدن = ہضم ہونا مرغوب ہونا سے) خوش گوار۔ خوش گواری۔ ناگوار۔ ناگواری وغیرہ

گوں (ف) (رنگ ظاہر کرنے کے لیے) میگوں۔ گل گوں۔ آب گوں۔ آتش گوں شعلہ گوں۔ نیل گوں۔ سیہ گوں۔ گندم گوں۔ لالہ گوں۔ زمرد گوں وغیرہ (**ف**) زنگار گوں۔ فیروزہ گوں۔ دگر گوں۔ واژگوں۔ آسماں گوں۔ مینا گوں۔ بیجادہ گوں۔ سنجاب گوں۔ لاجورد گوں۔ زبرجد گوں۔ سیماب گوں۔ شنگرف گوں جگر گوں۔ گندنا گوں۔ قیر گوں۔ آہن گوں۔ سیم گوں۔ گربہ گوں (مکار) غالیہ گوں۔ یاقوت گوں۔ عناب گوں۔ لعل گوں۔ بنفشہ گوں۔ نارنج گوں۔ گل نار گوں شہاب گوں شفق گوں۔ عقیق گوں۔ عنبر گوں۔ تیرہ گوں وغیرہ

گُونہ (ف) گل گونہ وغیرہ (ف) دوگونہ۔ بازگونہ۔ دگرگونہ وغیرہ

گی (ف) (اسمیت) اُن الفاظ میں جن کے آخر میں ہ ہو) دیوانگی۔ خستگی۔ آوارگی۔ پروانگی۔ آراستگی۔ آزردگی۔ طُرفگی۔ آشفتگی شیفتگی۔ فریفتگی۔ آہستگی۔ افسردگی۔ بالیدگی۔ رونیدگی۔ آلودگی۔ آمادگی۔ بندگی۔ پژمردگی۔ زندگی شرمندگی۔ سپردگی وغیرہ

(بعض الفاظ اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں جیسے موجودگی۔ کرختگی۔ بیشگی۔ بحالگی وغیرہ)

گی (ف) (وصفیت) خانگی وغیرہ

گیر (ف) (امر ہے گرفتن = لینا۔ پکڑنا۔ قبول کرنا۔ اختیار کرنا سے) آہوگیر آہوگیری۔ حرف گیر۔ حرف گیری۔ بغل گیر۔ بغل گیری۔ خبرگیر۔ خبرگیری۔ دست گیر دست گیری۔ دامن گیر۔ دامن گیری۔ راہ گیر۔ دل گیر۔ دل گیری۔ چاشنی گیر۔ چاشنی گیری۔ فال گیر۔ فال گیری۔ شعلہ گیر۔ شعلہ گیری۔ آتش گیر۔ آتش گیری عالم گیر عالم گیری۔ جہاں گیر۔ جہاں گیری۔ عیب گیر۔ عیب گیری۔ خردہ گیری۔ ماہی گیر۔ ماہی گیری۔ ملک گیر۔ ملک گیری۔ نکتہ گیر۔ نکتہ گیری۔ گل گیر۔ یارگیر (وہ سوار جس کا ذاتی گھوڑا نہ ہو۔ بارکش جانور) جاگیر۔ سخت گیر۔ سخت گیری۔ خوگیر۔ گرہ گیر۔ کشتی گیر۔ گلوگیر۔ گریباں گیر۔ موزہ گیر (گھوڑا جو سوار کا پاؤں کاٹے) ناخن گیر۔ چھت گیری۔ دیوارگیری۔ اُٹھائی گیرا۔ گوں گیرا۔ نم گیرا وغیرہ (ف) آب گیر (تالاب) آتش گیر (آگ اُٹھانے کا آلہ) آسمان گیر (شامیانہ) آفتاب گیر۔ (چھتری یا سائبان) آوارہ گیر (محاسب) امارہ گیر (محاسب) بہاگیر (گراں قیمت) ایارہ گیر (محاسب) باج گیر۔ بادگیر (ہوادان) بارگیر (گھوڑا۔ عماری۔ بارکش جانور نوکر) بازگیر (مورخ) بزگیری (مکاری) بغل گیری (کشتی کا ایک داؤ) پائے گیر

(پابند) تخت گیر (بادشاہ) تنگ گیری۔ جام گیری (شراب خوار) جانب گیر (طرف دار) حرف بارگیر (تکیہ کلام) حرف ورق گیر (جو تمام ورق کو گھیرلے) حملہ گیری (ایک طرح کی ورزش ہی) جلو گیر (آگے سے روکنے والا) خانہ گیر (نرد کی ایک بازی کا نام ہی) خدا گیر (وہ شخص جو عذاب الٰہی میں گرفتار ہو) خریدار گیر (وہ چیز جو جلد فروخت ہو) خواہر گیر (مونہ بولی بہن) خوگیر (مانوس) درزگیری (جوڑسے جوڑ ملانا) دہاں گیر (وہ شخص جو لوگوں کو بیہودہ گوئی سے باز رکھے) دیوگیر۔ رزم گیر (ملکی مہینے کے گیارھویں دن کا نام) زبان گیر (جاسوس) زبان گیری (غنیم کی فوج کا کوئی سپاہی گرفتار کرکے اُس سے غنیم کے حالات معلوم کرنا) زمیں گیر (افتادہ۔ خاکسار) زہگیر (تیر اندازوں کا انگشتانہ) سرگیر (دردسر۔ ملامت۔ طعنہ۔ مخمور۔ غضب ناک۔ ملامت کرنے والا) خاموش گیر (وہ کتا جو چپ چاپ آکر کاٹ کھائے) شانہ گیر (سرکش) شگوں گیر۔ شیر گیر (نیم مست) عبرت گیر۔ عرق گیر (پسینا پونچھنے کا رومال شرمندہ) عناں گیر (روکنے والا) قفا گیر (مظلوم۔ دادخواہ) کاغذگیر (کاغذ پکڑنے کا پنجہ۔ روزن جو کاغذ سے بند کیا گیا ہو) لنگر گیر (بھاری کشتی) کلاجہ گیر (خوشامدی) کمان گیر (کامل تیر انداز) گراں گیر (دیر گیر اور سخت گیر) گردگیر (بہادر) گورگیر (گورخر کا شکار کرنے والا) مارگیری (مکاری) مردگیر (ایک ہتیار کا نام ہی) معرکہ گیر (معرکہ ساز۔ دیکھو ساز) مگس گیر (مکڑی) موش گیر (چیل یا بلی) میان گیری (میانہ روی) نقدگیر (رشوت خوار) نقرہ گیر (رشوت خوار) نمک گیر (نمک چکھنے والا۔ وہ شخص جو نمک حرامی کی سزا میں مبتلا ہو) عرق گیری (عرق کشی) ہنگامہ گیر (معرکہ ساز۔ دیکھو ساز) وغیرہ

گیں (ف) (وصفیت) سُرمگیں۔ شرمگیں۔ خشمگیں۔ سہمگیں۔ خُمگیں۔ غمگینی۔ اندوہ گیں وغیرہ (**ف**) شوخ گیں (میلا) ریمگیں (چرک آلودہ) بارگیں یا بارگیں

(چونچہ) وغیرہ

گینہ (ف) آبگینہ - خاگینہ وغیرہ

ل (ہ) (وصفیت) بوجھل - پایل (پاؤں کا ایک زیور - وہ بچہ جو پاؤں کی طرف سے پیدا ہو) توندل - بٹیل - جھٹل - سجّل - ڈرھیل - رتیل (ریتیلا) ہریل - ہونٹل - گھائل (گھاؤ = زخم سے) بھوکل (بھوک سے مفلس) پتّل (پتّوں کی بنی ہوئی تھالی) وغیرہ

(پایل - ہریل - پتّل - وصفیت سے نکل کر اسمیت کے دائرہ میں آ گئے ہیں - صفات میں یہ قاعدہ بہت جاری ہے - اوپر بھی اس کی مثالیں آ چکی ہیں)

لا (ہ) (وصفیت) اس کی تانیث لی ہے) اگلا - پچھلا - ورلا - پرلا - دبلا - نہلا - پوپلا - چتلا (چتّی سے) دھندلا - رتیلا - گدلا (گاد سے) بچلا - نچلا - لاڈلا - بادلا (بادے سے) تسلی (سوت سے) سانولا - منجھلا - سنجھلا - گنبگلا (شلجم - گنگا) وغیرہ

لا (ہ) (تصغیر) کوٹلا (کوٹ = قلعہ سے) کٹھلا (کوٹھی سے) کھنڈلا (کھنڈ سے) مرلا (مور سے) وغیرہ

لا (ہ) (تصغیر) مثلاً - شاعرلا (سودا شاعر نے یہ لفظ استعمال کیا ہے) وغیرہ

لاخ (ف) (ظرفیت) سنگلاخ - دیولاخ وغیرہ

لانا (ہ) (علامت تعدیہ مصادر) یہ علامت اکثر اُن مصدروں میں لگائی جاتی ہے جن کے مادہ کا دوسرا حرف حرف علت ہو - جیسے رونا سے رُلانا - جینا سے جلانا - پینا سے پلانا - سونا سے سُلانا - دھونا سے دھلانا - بیٹھنا سے بٹھلانا - دیکھنا سے دکھلانا - سیکھنا سے سکھلانا - سوکھنا سے سکھلانا وغیرہ

لکا (ہ) (اسمیت) دھندلکا وغیرہ

لّو (ہ) (وصفیت) کٹلّو (قصائی) وغیرہ

لی (ہ) (تصغیر) بانسلی (بانس سے) پوٹلی (پوٹ سے) وغیرہ

لّی (ہ) (تحقیر) ڈپلی (روپیہ سے) وغیرہ

م (ہ) (علامت حاصل مصدر) لکھتم (لکھنا سے) بکتم (بکنا سے) وغیرہ

م (ف) (وصفی اعداد کے آخر میں آتا ہو) جیسے یکم۔ دوم۔ سوم۔ چہارم پنجم۔ ششم۔ ہفتم وغیرہ

م (ف + ہ) (وصفیت) ریشم (ریشہ سے) نیلم (نیل سے) پچھم۔ پنجم۔ مدہم وغیرہ (ان الفاظ پر اسمیت غالب آگئی ہو)

م (ت) (علامت تانیث) بیگم۔ خانم وغیرہ

مار (ہ) (امر ہی مارنا سے) اڑی مار۔ بٹ مار۔ چڑی مار۔ راہ مار گرزمار۔ مکھی مار۔ یار مار وغیرہ

مال (ف) (امر ہی مالیدن = ملنا سے) پامال۔ رومال۔ دست مال۔ ریگ مال۔ مشت مال۔ گوش مال۔ گوش مالی۔ شیرمال وغیرہ (ف) پوزمال (گوش مالی) پیل مال یا فیل مال (ہاتھی کے پاؤں کے نیچے کچلنے کی سزا) توش مال یا توشہ مال (خوان سالار) خاک مال (ذلیل کرنا) خشت مال (پتھیرا) ریش مال (دیوث۔ بےغیرت) شوی مال (تانے بانے پر مانڈی ملنے والا) کیسہ مال (وہ شخص جو حمام میں لوگوں کے بدن پر کیسہ کی مالش کرے) مخالف مال (دشمن کو پامال کرنے والا) عدو مال (مخالف مال) وغیرہ

مان (ف) (امر ہی مانستن = مشابہ ہونا سے) آسمان (آس = چکی) ترکمان۔ مہمان (مہ = بڑا) وغیرہ

مند (ف) (وصفیت) احسان مند۔ احسان مندی۔ اخلاص مند۔ غرض مند۔ غرض مندی۔ آرزو مند۔ آرزو مندی۔ اقبال مند۔ اقبال مندی۔

بہرہ مند۔ بہرہ مندی۔ حاجت مند۔ حاجت مندی۔ دانش مند۔ دانش مندی۔ فتح مند
فتح مندی۔ تنومند۔ تنومندی۔ عقل مند۔ عقل مندی۔ دولت مند۔ دولت مندی۔
دردمند۔ دردمندی۔ رضامند۔ رضامندی۔ زورمند۔ زورمندی۔ ظفرمند۔ ارجمند
کمند (اصل خم مند) سعادت مند۔ سعادت مندی۔ سلیقہ مند۔ سود مند۔ سودمندی
فائدہ مند۔ فکرمند۔ غیرت مند۔ غیرت مندی۔ ہنرمند۔ ہنرمندی۔ خواہش مند۔
ضرورت مند۔ طالع مند۔ عقیدت مند۔ عقیدت مندی۔ فیروزمند۔ فیروزمندی۔
قصورمند۔ قصورمندی۔ کسل مند۔ مرادمند۔ نیازمند۔ نیازمندی۔ ہوش مند
ہوش مندی وغیرہ (ف) برومند۔ بہرہ مند (ماہر فن۔ تجربہ کار) جائے مند (کامل)
سازمند (تیار۔ تیار چیز مثلاً سامان سفر) گلہ مند۔ قیمت مندی (نرخ) کارمند (نوکر)
کشت مند (زمین مزروعہ) مستمند (حاجت مند) نابودمند (مفلس) نیرومند
(طاقت ور) وغیرہ

ن (ہ) (علامت تانیث) (جن الفاظ کے آخر میں الف یا ی ہوتی ہے ان
کی تانیث اکثر ن کے ساتھ آتی ہے) دھوبن۔ جوگن۔ افیمن۔ دُلہن۔ گوالن وغیرہ
(بعض مونث اس قاعدہ سے مستثنٰی ہیں جیسے اُلو سے اُلّن (احمق عورت)
ناگ سے ناگن) وغیرہ

ن (ہ) (علامت اسم آلہ جو مصدر سے بنایا جاتا ہے) بیلن۔ بٹکن۔ جھاڑن
بیٹھن وغیرہ
(کبھی محض اسم سے آلہ بنایا جاتا ہے جیسے دانت سے دانتن = مسواک)

ن (ہ) (ظرفیت) پھسلن۔ رپٹن وغیرہ

ن (ہ) (فاعلیت) لوٹن کبوتر (لوٹنا سے) وغیرہ

ن (ہ) (اسمیت) یہ لاحقہ اُن صفات کے آخر میں لگایا جاتا ہے جن کے

آخر میں الف ہو) اونچان - نچان - لمبان - چوڑان - چکلان وغیرہ

ن (ہ) (حاصل مصدر) نہان (نہانا سے) ملان (ملانا سے) چلن (چلنے) مَرن - جَلن - کہن - اُترن - کترن - اُتارن - کن چھیدن - گدھا لوٹن - چڑیا نوچن - اُلجھن - بھرن - پٹن - پونچھن - پھسلن - بھٹکن - تھکن - جھاڑن - مونڈن - منجھن - لگن - لٹکن - گہن - گھسیٹن - کھولن - کھرچن - کترن - سوجن - رولن - روندن رٹن - دھوون - دھڑکن - جھڑن وغیرہ

نا (ہ) (ظرفیت) رمنا - جھرنا وغیرہ

نا (ہ) (تصغیر) ڈھولنا (ڈھول سے) بھتنا (بھوت سے) وغیرہ

نا (ہ) (وصفیت) نچا (نچ سے) مومنا (موم سے) پھسلنا پتھر وغیرہ

نا (ہ) (اسمیت) چاندنا (چاند سے) وغیرہ

نا (ہ) (آلہ) پالنا (گہوارہ) چھنا - میانا وغیرہ

نا (ہ) (فاعلیت) گھر گھسنا وغیرہ

نا (ہ) (علامت مصدر) چلنا - بدلنا - انگیزنا - قبولنا وغیرہ

ناک (ف) (وصفیت) اندیشہ ناک - غضب ناک - غم ناک - اندوہ ناک افسوس ناک - دردناک - خوف ناک - وحشت ناک - دہشت ناک - حیرت ناک ہیبت ناک - شرم ناک - خشم ناک - شہوت ناک - عبرت ناک - ہوس ناک - نم ناک - خطرناک - ہولناک وغیرہ (**ف**) آب آتش ناک (شراب آموزناک (معلّم) زخم ناک (زخمی) زورناک (طاقت ور) سرمہ ناک (سرمگیں) شغب ناک (مشہور) عرق ناک وغیرہ

نت (ہ) (حاصل مصدر) پڑھنت - لڑنت - گھڑنت - لپٹنت وغیرہ

نت (ہ) (وصفیت) بھسمنت - گرانت (گرنا سے - تعویذ یا پتلا جو

دفن کیا جائے) وغیرہ

ندر (ہ) (وصفیت) مچھندر (موچھ سے) وغیرہ

ندہ (ف) (فاعلیت) آیندہ ۔ بافندہ ۔ باشندہ ۔ پرسندہ ۔ پرندہ ۔ جوینده
چرندہ ۔ دہندہ ۔ گیرندہ ۔ دانندہ ۔ درندہ ۔ بینندہ ۔ روندہ ۔ سازندہ ۔ زندہ ۔
فروشندہ ۔ گزندہ ۔ گوینده ۔ نماینده ۔ نویسندہ ۔ یابندہ وغیرہ

ندہ (ف) (وصفیت) شرمندہ (شرم سے) کارندہ (کار سے) وغیرہ

نشیں (ف) (امر ہی نشستن = بیٹھنا سے) خاک نشیں ۔ خاک نشینی ۔
پالکی نشیں ۔ کرسی نشیں ۔ فیل نشیں ۔ شاہ نشیں ۔ بالا نشیں ۔ بالا نشینی ۔ حاشیہ نشیں
حاشیہ نشینی ۔ پردہ نشیں ۔ پردہ نشینی ۔ تہ نشیں ۔ دل نشیں ۔ ذہن نشیں ۔ جانشیں
جانشینی ۔ کفش نشیں ۔ قلعہ نشیں ۔ عرش نشیں ۔ صحرانشیں ۔ فلک نشیں ۔ حرم نشیں
خم نشیں ۔ سدرہ نشیں ۔ خانہ نشیں ۔ خانہ نشینی ۔ گوشہ نشیں ۔ گوشہ نشینی ۔ خلوت نشیں
خلوت نشینی ۔ عزلت نشیں ۔ عزلت نشینی ۔ راس نشیں (بے پالک) سجادہ نشیں ۔
سجادہ نشینی ۔ تخت نشیں ۔ تخت نشینی ۔ مسند نشیں ۔ مسند نشینی ۔ بوریا نشیں ۔ گدی نشیں
گدی نشینی ۔ پہلو نشیں ۔ پہلو نشینی ۔ ہم نشیں ۔ ہم نشینی وغیرہ (ف) پس جانشیں
(وہ شخص جو دکان دار کے اٹھ جانے پر آپ اس کی جگہ دکان پر بیٹھے اور سودا
فروخت کرے) پیش نشیں (دائی) چشم نشیں (محبوب) سرحد نشیں ۔ کوہ نشیں
چلہ نشیں ۔ دروں نشیں (گوشہ نشیں) دست نشیں (مسند نشیں) راہ نشیں ۔ صدر نشیں
رصد نشیں (منجم) سایہ نشیں (نازپرورد) سر نشیں (راہ نشیں یعنی وہ فقیر جو سر راہ بیٹھ کر بھیک
مانگے) پیش نشیں (وہ شخص جو باربرداری کے جانور پر بوجھ لاد کر خود اس بوجھ پر بیٹھ جائے)
مربع نشیں (جو کڑی مار کر بیٹھنے والا) صبح نشیں (عابد سحر خیز) مراحل نشیں (مسافر)
نقش مد نشیں (منصوبہ جو آرزو کے مطابق پورا نہ ہو) خانقاہ نشیں ۔ صومعہ نشیں وغیرہ

ناک (ہ) (اِسمیت) کلناک وغیرہ

نگار (ف) (امر ہی نگاشتن = لکھنا نقش کرنا سے) زرنگار۔ زرنگاری۔ مینانگار

زمرد نگار۔ جواہر نگار۔ جواہر نگاری۔ یاقوت نگار۔ گوہر نگار۔ نامہ نگار۔ نامہ نگاری

مضمون نگار۔ مضمون نگاری۔ سوانح نگار۔ واقعہ نگار۔ واقعہ نگاری۔ داستان نگار

داستان نگاری۔ افسانہ نگار۔ افسانہ نگاری۔ صورت نگار۔ جادو نگار۔ جادو نگاری۔

وقائع نگار۔ وقائع نگاری۔ عجائب نگار۔ عجائب نگاری۔ طغرا نگار۔ طغرا نگاری۔

شیریں نگار۔ شیریں نگاری وغیرہ (**ف**) بُت نگار (نقاش) بستہ نگار (ایک

راگ کا نام ہی) دفتر نگار۔ صحیح نگار (اخبار نویس) کلّہ نگار (فر تس) یوسف نگار۔

(یوسف کی تصویر کھینچنے والا) وغیرہ

نگر (ہ) (ظرفیت) احمد نگر۔ عالم نگر وغیرہ

نما (ف) (امر ہی نمودن = دکھانا۔ ظاہر کرنا سے) انگشت نما۔ انگشت نمائی

خوش نما۔ خوش نمائی۔ بد نما۔ بد نمائی۔ رہنما۔ رہنمائی۔ خود نما۔ خود نمائی۔ رونمائی

مرغ باد نما۔ قبلہ نما۔ قطب نما۔ گندم نما۔ رسول نما۔ قوس نما۔ کشتی نما ٹوپی۔ نسب نما۔

جام جہاں نما۔ گنبد نما۔ محراب نما۔ پتلون نما۔ حق نما۔ حق نمائی وغیرہ (**ف**) آب آتش نما

(شراب) آئینہ بدن نما۔ آئینہ تصویر نما۔ آئینہ جامہ نما۔ آئینہ قامت نما۔ آئینہ گیتی نما۔

پیراہن تہ نما (نہایت باریک پوشش) چشم نمائی۔ خندۂ دنداں نما۔ خویش نمائی۔

طاق نمائی (دیواروں پر بالمقابل طاق کے نشان بنانا) دُور نما (ایک طرح کی عینک ہی)

ہزار نما (یہ بھی ایک خاص طرح کی عینک ہی) قاقم نما (سفید نما و روشن نما) وغیرہ

نواز (ف) (امر ہی نواختن = عزت دینا۔ بجانا سے) بندہ نواز۔ بندہ نوازی

بین نواز۔ بین نوازی۔ ستار نواز۔ ستار نوازی۔ طبلہ نواز۔ نوبت نواز۔ نقارہ نواز

عاجز نواز۔ غریب نواز۔ غریب نوازی۔ مسکین نواز۔ مسکین نوازی۔ معارف نواز۔

مسافر نواز۔ مسافر نوازی۔ مہمان نواز۔ جہان نوازی۔ یلک نواز۔ بیکس نواز۔ سفلہ نواز شریف نواز۔ عالم نواز۔ شرفا نواز۔ شرفا نوازی۔ مظلوم نواز۔ رعیت نواز۔ رعیت نوازی مخلوق نواز وغیرہ «ف» ابریشم نواز (مطرب) چینی نواز (جلترنگ بجانے والا) خوش نواز (مطرب) تر نواز (مطرب) عاشق نواز فلک نواز (جس پر فلک مہربان ہو) قانون نواز (دستور رواں۔ مطرب) کاسہ نواز (نقالچی۔ بیہودہ گو) وغیرہ

نورد (ف) (امر ہے نوردیدن = لپیٹنا۔ طے کرنا سے) رہ نورد۔ رہ نوردی دشت نورد۔ عالم نوردی وغیرہ «ف» جہاں نورد۔ گیتی نورد۔ صحرا نورد۔ بادیہ نورد مراحل نورد وغیرہ

نوش (ف) (امر ہے نوشیدن = پینا سے) می نوش۔ مے نوشی۔ بلا نوش۔ بلا نوشی۔ دریا نوش وغیرہ «ف» بادہ نوش۔ جرعہ نوش۔ خام نوش (کچے گھڑے کی شراب پینے والا) خوں نوش (ظالم) وغیرہ

نویس (ف) (امر ہے نوشتن = لکھنا سے) بد نویس۔ بد نویسی۔ خوش نویس خوش نویسی۔ خبر نویس۔ خبر نویسی۔ اخبار نویس۔ اخبار نویسی۔ فسانہ نویس۔ فسانہ نویسی چٹھی نویس۔ چٹھی نویسی۔ عرضی نویس۔ عرضی نویسی۔ عرائض نویس۔ عرائض نویسی۔ تار نویس۔ حلیہ نویس۔ حلیہ نویسی۔ پرچہ نویس۔ پرچہ نویسی۔ توجیہ نویس۔ سیاہہ نویس سیاہہ نویسی۔ دفتر نویس۔ دفتر نویسی۔ کاپی نویس۔ کاپی نویسی۔ طغرا نویس۔ طغرا نویسی اپیل نویس۔ اپیل نویسی۔ خاص نویس۔ خفیہ نویس۔ خفیہ نویسی۔ زود نویس۔ زود نویسی۔ قبالہ نویس۔ قبالہ نویسی۔ نقل نویس۔ نقل نویسی۔ مختصر نویس۔ مختصر نویسی خلاصہ نویس۔ خلاصہ نویسی۔ مسودہ نویس۔ مسودہ نویسی۔ مبیضہ نویس۔ مبیضہ نویسی لوح نویس۔ لوح نویسی۔ قطعہ نویس۔ مضمون نویس۔ مضمون نویسی۔ نقشہ نویس۔ نقشہ نویسی۔ اظہار نویس۔ واصل باقی نویس۔ واقعہ نویس۔ واقعہ نویسی۔ وقائع نویس

وقائع نویسی وغیرہ (ف) پریشاں نویسی (منشیان دفتر کا ایک خاص طریقۂ تحریر) چہرہ نویس۔ صورت نویسی (عبارت کی نقل بغیر سمجھے کرنا) لغت نویس۔ مجلس نویس (شاہی مجلس کی روداد لکھنے والا) صدر نویس (مجلس نویس) وغیرہ

نی (ہ) (آلہ) دھونکنی۔ کترنی۔ پھکنی چھلنی۔ انٹنی سینی۔ بیلنی چھلنی چٹنی۔ دوہنی سادھنی۔ کھرچنی۔ متھنی (مدہانی) وغیرہ

نی (ہ) (علامت تانیث) شیرنی۔ ملانی۔ استانی۔ ڈومنی۔ شاعرنی۔ قلماقنی۔ اردابیگنی۔ محل دارنی۔ ہتھنی۔ بھتنی وغیرہ

نی (ہ) (اسمیت) چاندنی (چاند سے) وغیرہ

نی (ہ) (فاعلیت) (نا کی تانیث) کھل سنگھنی۔ گھر جھکنی۔ تھرتھرکنی وغیرہ

نی (ہ) (وصفیت معہ قابلیت) چبنی ہڈی۔ سونگھنی (ملاس) وغیرہ

نی (ہ) (حاصل مصدر) بدنی۔ کرنی۔ بھرنی۔ کھدنی۔ گھومنی۔ لوٹنی۔ اڑھنی منگنی۔ ناک گھسنی۔ نک گھسنی وغیرہ

نی (ہ) (وصفیت) گوندنی (گوندے) اسمیت غالب آگئی) وغیرہ

نیں (ف) (وصفیت) نازنیں وغیرہ

و (معروف) (ہ) (آلہ) جھاڑو وغیرہ

و (مجہول) (ہ) (علامت جمع بحالت ندا) جیسے اے لڑکو۔ نے لڑکیو وغیرہ

و (معروف) (ہ) (وصفیت) بازارو۔ بیگارو کام۔ پیٹھو (پیٹھ سے حمایتی) بیٹو۔ جانگلو۔ گنوارو۔ دانتو۔ دیدارو۔ کانچو۔ نکٹو۔ نیتو۔ بندھو (رشتہ دار) بیاجو۔ ڈاکو وغیرہ

و (معروف) (ہ) (حاصل مصدر) باندھنو (بندش۔ تہمت) وغیرہ

و (معروف) (ہ) (فاعلیت) نکھٹو (کھٹنا = کمانا سے) اجاڑو۔ کھاؤ۔

لٹاؤ۔ اُڑاؤ۔ بگاڑو۔ کماؤ۔ بھانپو۔ بھگوّ۔ کھلاؤ۔ آنکو (آنکنا سے) جانچو۔ بیچو۔ (بیچنے والا) لاگو۔ بھاڑکھاؤ۔ پیٹ پالو۔ مال مارو۔ لے بھاگو۔ شرماؤ وغیرہ

و (حاصل مصدر) بیتھراؤ۔ بچاؤ۔ پساو۔ سلجھاو۔ رکھ رکھاؤ۔ دکھاؤ۔ دباؤ تاؤ۔ گھٹاؤ۔ بڑھاؤ۔ گہراؤ۔ بچاؤ وغیرہ

وا (ہ) (تصغیر) مردوا وغیرہ

وا (ہ) (وصفیت) مچھوا۔ پٹوا (پٹ = ریشم سے) اگوا (آگے سے۔ پیشوا) پچھوا۔ ٹہلوا (خدمت گار) کیچوا (کیچ سے) وغیرہ

وا (ہ) (فاعلیت) لیوا (نام لیوا۔ جان لیوا) پانی دیوا وغیرہ

وا (ہ) (مفعول) بندھوا (قیدی۔ پابند) گھولوا وغیرہ

وا (ہ) (حاصل مصدر) بڑھاوا۔ بُلاوا۔ بہکاوا۔ بہلاوا۔ بُھلاوا۔ پھُسلاوا۔ پچتاوا۔ پہناوا۔ پھنساوا۔ پھیلاوا۔ ملاوا۔ لداوا۔ ڑکاوا۔ ڈراوا۔ دکھاوا۔ دکھلاوا وغیرہ

وار (ہ) (فاعلیت) بٹوار (حاصل وصول کرنے والا۔ بٹنا سے) وغیرہ

وار (ف) (وصفیت) ماہوار۔ خطاوار۔ قصوروار۔ ذمہ وار۔ تقصیروار سوگوار۔ اُمیدوار۔ بزرگوار وغیرہ

وار (ف) (لیاقت وقابلیت) شاہوار۔ گوش وار۔ سزاوار۔ راہ وار وغیرہ (دفینہ) دستوار (عصائے پیری) آب یاقوت وار (شراب) آزادوار (موسیقی کی ایک دھن) گازروار (کشتی کے ایک داؤ کا نام ہے) وغیرہ

وار (ف) (رُخ۔ سمت) عمودوار۔ ہموار وغیرہ

وار (ف) (اسمیت) پیداوار وغیرہ

وار (ہ) (پار کے خلاف) جمناوار۔ گنگاوار وغیرہ

وارا (ہ) (دنوں کی معیّن تعداد ظاہر کرنے کے لیے) اٹھوارا وغیرہ (واڑا) کے بھی یہی معنی ہیں۔ دیکھو (واڑا)

وارہ (ف) (وصفیت و قابلیت) گوشوارہ وغیرہ (**ف**) راہ وارہ (سوغات) چراغ وارہ (چراغ دان) وغیرہ

واری (ہ) (وصفیت) بنواری (جنگل کا رہنے والا) پٹواری وغیرہ

واری (ہ) (ظرفیت) پھلواری وغیرہ

واڑا (ہ) (دنوں کی معیّن مقدار کے لیے) پندرھواڑا وغیرہ

واڑا (ہ) (ظرفیت) اگواڑا۔ پچھواڑا وغیرہ

واڑہ (ہ) (ظرفیت) ہندوواڑہ۔ سید واڑہ۔ قاضی واڑہ وغیرہ

واڑی (ہ) (وصفیت) بنواڑی وغیرہ

واس (ہ) (حاصل مصدر) بکواس (بکنا سے) وغیرہ

وال (ہ) (وصفیت) پٹھوال (وہ آدمی جو نقب زنوں کی پشت پر ان کی مدد کے لیے رہتا ہے) گھاٹ وال (وہ برہمن جو گھاٹوں پر لوگوں کو اشنان کرائے) کوتوال (اصل کوٹ وال) کوٹھی وال۔ اگروال۔ ہانڈی وال وغیرہ

وال (ہ) (فاعلیت) رکھوال (رکھشا یعنی حفاظت کرنے والا رکھنے والا) دِوال (دینے والا) وغیرہ

والا (ہ) (فاعلیت) مرنے والا۔ کاٹنے والا وغیرہ

والا (ہ) (وصفیت) رکھوالا۔ متوالا۔ گھروالا۔ خومچے والا۔ دال موٹھ والا روپے والا۔ آنکھوں والا۔ کھیت والا۔ پیسے والا۔ باہر والا۔ اوپر والا۔ قصائی والا (یعنی قصائی زادہ) وغیرہ

وال (ہ) (صفت عام الفاظ سے) گیہواں۔ اریبواں وغیرہ

واں (ہ) (صفت مصادر سے) ڈھلواں۔ پھسلواں۔ بیٹھواں۔ رپٹواں۔ جَمڑواں۔ سِتواں۔ کترواں۔ گتھواں۔ کٹواں۔ لیٹواں۔ لپیٹواں وغیرہ

واں (ہ) (ترتیب اعداد کے اظہار کے لیے) پانچواں۔ آٹھواں وغیرہ (تذکیر کی حالت میں واں اور تانیث کی حالت میں ویں کہیں گے)

وان (ہ) (مفعولیت) بِکوان (بکنا سے) وغیرہ

وان (ہ) (وصفیت) نکوان۔ بھاگوان۔ بیچوان۔ گاڑی وان۔ رتھوان بہلوان۔ کوچوان۔ دھن وان۔ گن وان۔ دیاوان۔ ہاتھی وان وغیرہ

وانا (ہ) (علامت تعدیہ مصادر) اس علامت کے لگانے سے مصدر متعدی بالواسطہ ہو جاتا ہے۔ جیسے تولنا سے تلوانا۔ اٹھانا سے اُٹھوانا۔ بیچنا سے بِکوانا (ےچ ک سے بدل گئی ہے) دینا سے دلوانا۔ جھڑنا سے جھڑوانا وغیرہ

وانسی (ہ) (حصّہ) بسوانسی (بیگہ کا بیسواں حصّہ) وغیرہ

وُت (ہ) (اسمیت) بھُوت وغیرہ

وُت (ہ) (حاصل مصدر) گھُٹوت وغیرہ

وتری (ہ) (حاصل مصدر) بڑھوتری وغیرہ

وُتی (ہ) (حاصل مصدر) گھٹوتی۔ کٹوتی۔ من سمجھوتی وغیرہ

وَٹ (ہ) (وصفیت) جیوٹ وغیرہ

وٹ (ہ) (تصغیر) انوٹ (آن سے) وغیرہ

وٹا (ہ) (تصغیر) ہرنوٹا (ہرن سے) بھروٹا (بھار = بوجھ سے) وغیرہ

وَر (ف) (وصفیت) بہرہ ور۔ تاجور۔ جانور۔ طاقتور۔ طاقتوری۔ سخن ور سخن وری۔ سرور۔ سروری۔ طالع ور۔ طالع وری۔ قسمت ور۔ قسمت وری۔ پیشہ ور۔ ہنرور۔ ہنروری۔ کینہ ور۔ کینہ وری۔ نام ور۔ نام وری۔ نصیبے ور۔

نصیبے وری۔ دانش ور۔ دانش وری۔ دیدہ ور۔ بارور وغیرہ (ف) آشناور (تیراک) شناور (تیراک) پیداوار (صاحب پیدائی) پیلور (گھر دل پر جاکر سودا بیچنے والا) پیلہ ور (پیلور) پہناور (چوڑا چکلا) ثناور۔ جوشن ور۔ دادور۔ داور دیدہ ور (صاحب بصیرت) راہ ور (راہ وار۔ دیکھو وار) ریش ور (صاحب ریش) زبان ور (زبان آور یعنی فصیح) سارمور (ساختہ و آمادہ) سجہ ور (تسبیح خواں) سخاور (سخی) سعادت ور۔ سکتہ ور (سکتہ زدہ) سوداور (سوداگر) مایہ ور وغیرہ

وُر (ف) (وصفیت) مزدور۔ مزدوری۔ گنجور۔ رنجور۔ رنجوری۔ دستور وغیرہ (ف) شبانور (چمگادر) وغیرہ

ورا (ہ) (فاعلیت) چٹورا (چاٹنا سے) وغیرہ (واو مجہول ہی)

ورا (ہ) (وصفیت) ادھورا (آدھا سے) وغیرہ (واو معروف ہی)

وڑ (ہ) (تصغیر) بندوڑ (باندی سے) وغیرہ

وُڑ (ہ) (وصفیت) ہنسوڑ (ہنسی سے) وغیرہ

وڑا (ہ) (آلہ) ہتوڑا (ہاتھ سے) وغیرہ

وڑا (ہ) (فاعلیت) بھگوڑا (بھاگنا سے) وغیرہ

وش (ف) (حرف تشبیہ) ماہ وش۔ پری وش وغیرہ

وُل (ہ) (واو مجہول) (وصفیت) ٹھٹول (ٹھٹھے سے) کٹول (ایک گھاس کا نام ہی۔ کانٹے سے) وغیرہ

وّل (ہ) (حاصل مصدر) آنکھ مچوّل۔ سر پھٹوّل۔ آنکھ مندوّل۔ بجھوّل (پہیلی) چادر چھپوّل۔ چھلا چھپوّل وغیرہ

وّل (ہ) (وصفیت) چمکوّل۔ جھتوّل۔ دبکوّل وغیرہ

وُلا (ہ) (تصغیر) کٹھولا (کھاٹ سے) نندولا (نند سے) وغیرہ

ولا (ہ) (وصفیت) منجھولا (متوسط) وغیرہ
(تانیث کی حالت میں ولی) جیسے منجھولی (گاڑی کی ایک قسم)
ولیا (ہ) (تصغیر) سنپولیا وغیرہ
ولیا (ہ) (وصفیت) بچولیا (بیچ سے۔ بیچ یا دلال) وغیرہ
وں (ہ) (علامت جمع) مردوں۔ لڑکیوں وغیرہ (یہ علامت جمع اُس وقت لگائی جاتی ہے جبکہ جمع کے بعد حروف مغیّرہ میں سے کوئی حرف لایا جائے)
وں (ہ) (اعداد کے ساتھ اس بات کے اظہار کے لیے کہ وہ اعداد بے کم و کاست مراد لیے گئے ہیں) پانچوں۔ آٹھوں وغیرہ
(فارسی میں اس کی جگہ گانہ ہے ÷ دیکھو گانہ)
وُن (ہ) (آلہ) دتون (دانت سے۔ مسواک) وغیرہ
وُن (ہ) (واؤ معروف) (صفت مبالغہ) باتون وغیرہ
ونا (ہ) (آلہ) کھلونا (کھیل سے) وغیرہ
ونت (ہ) (وصفیت) لاج ونت (شرمیلا) بلونت (طاقت ور) جسونت (طاقت ور) کُلونت (خاندانی) کلاونت۔ گنونت (ہنرمند) دھن ونت (مال دار) دیا ونت (رحم دل) سیل ونت (پاک دامن) ساونت وغیرہ
وَنتا (ہ) (وصفیت) ذات ونتا (ہندی جات سے) وغیرہ
ونتی (ہ) (ونت اور ونتا کی تانیث) ذات ونتی۔ روپ ونتی۔ ست ونتی لاجونتی۔ لجونتی (ایک بوٹی کا نام ہے) وغیرہ
وندا (ہ) (تصغیر) گھروندا وغیرہ
ونس (ہ) (اسمیت) کلونس (کالا سے) وغیرہ
وُنی (ہ) (واؤ معروف) (صفت مبالغہ) باتونی وغیرہ

وُنی (ہ) (حاصل مصدر) بلونی (بلانا سے۔ آمیزش) جگونی (جگانا سے۔ الارم) کھتونی (کھتیانا یعنی کھاتہ وار حساب کرنا سے) سُنائونی (سُنانا سے) اُٹھاونی (سوگ اُٹھانے کی رسم) چھاونی (چھانا سے) وغیرہ

وُنیا (ہ) (صفت مبالغہ) باتونیا وغیرہ

وی (حرف نسبت بجائے ی کے اُن الفاظ میں جن کے آخر الف۔ ی یا ہ ہو) صفراوی۔ سوداوی۔ زہراوی۔ سماوی۔ بیضاوی۔ موسوی۔ عیسوی۔ زغنوی۔ نبوی۔ انبالوی۔ دہلوی۔ بیضوی وغیرہ

وُئی (ہ) بہنوئی (بہن سے) وغیرہ

وئیا (ہ) (وصفیت) بٹوئیا (رہگیر۔ باٹ = رستے سے) وغیرہ

ہ (ف) (۱) عام الفاظ کے آخر میں اس لاحقہ کو لگا کر بہت سے نئے الفاظ بنائے گئے ہیں) دستہ۔ پایہ۔ دندانہ۔ چشمہ۔ زبانہ۔ گردانہ۔ گوشہ۔ ناخنہ پنجہ۔ پشتہ۔ آوازہ۔ ہمیہ۔ غبارہ۔ ابرہ۔ باریکہ (مصوّروں کا موقلم) پنج شاخہ۔ پنج روزہ۔ ہرکارہ۔ ہفتہ۔ روزہ۔ درہ وغیرہ

(۲) (امر کے آخر میں لگانے سے بھی بہت سے نئے الفاظ بن گئے ہیں) آویزہ۔ استرہ۔ اندازہ۔ اندیشہ۔ انگارہ (خاکہ) افشرہ۔ بندہ۔ بوسہ۔ پرسہ پسندہ۔ پیرایہ۔ تراشہ۔ چینہ۔ خندہ۔ رنجہ۔ ریزہ۔ ستیزہ۔ شتابہ۔ کوبہ۔۔۔۔۔۔
۔۔۔۔۔ گزارہ۔ لرزہ۔ نالہ۔ نامہ وغیرہ

(۳) (ماضی کے آخر میں ہ لگا کر صفت یا مفعول بناتے ہیں) آمدہ۔ آوردہ آختہ (اصل آختہ) آراستہ۔ آزردہ۔ آزمودہ۔ آسودہ۔ آشفتہ۔ آگندہ۔ آلودہ۔ آموختہ آمیختہ۔ استادہ۔ اُفتادہ۔ افروختہ۔ برافروختہ۔ افسردہ۔ آمادہ۔ اندوختہ۔ بافتہ۔ برآمدہ۔ برداشتہ۔ نیم برشتہ۔ برگشتہ۔ بستہ۔ بوسیدہ۔ فالودہ (اصل پالودہ) پختہ

پرداختہ ۔ پروردہ ۔ پژمردہ ۔ پسندیدہ ۔ پوشیدہ ۔ پیچیدہ ۔ پیراستہ ۔ پیوستہ ۔ چیدہ ۔ برخاستہ ۔ خستہ ۔ خفتہ ۔ خواستہ ۔ خواندہ ۔ خوردہ ۔ دانستہ ۔ داشتہ ۔ دیدہ ۔ رشتہ رفتہ ۔ رنجیدہ ۔ ریختہ ۔ خدارسیدہ ۔ صاحبزادہ ۔ غم زدہ ۔ ساختہ ۔ ستودہ ۔ سنجیدہ سوختہ ۔ شایستہ ۔ شستہ ۔ شکستہ ۔ شگافتہ ۔ شناختہ ۔ شنیدہ ۔ شوریدہ ۔ شگفتہ ۔ طلبیدہ فرستادہ ۔ فرمودہ ۔ فریفتہ ۔ فہمیدہ ۔ کاشتہ ۔ کردہ ۔ کشتہ ۔ کشیدہ ۔ کندہ ۔ کوفتہ گزشتہ ۔ گزیدہ ۔ گریختہ ۔ سرگشتہ ۔ گماشتہ ۔ ماندہ ۔ مالیدہ ۔ مُردہ ۔ نوشتہ ۔ نگاشتہ وغیرہ

ہ (ظرفیت) بزّازہ ۔ ساہوکارہ ۔ صرّافہ ۔ زمینداراہ وغیرہ

ہ (ع) (عربی میں علامت تانیث ت ہے جو وقف میں ہ ہو جاتی ہے)

محبوبہ ۔ معشوقہ ۔ قابلہ (دائی) ملکہ ۔ سلطانہ ۔ شاعرہ وغیرہ

(یہ الفاظ خود عورتوں کی نسبت بولے جاتے ہیں اس لیے اردو میں بھی مونث ہیں ۔ مگر ایسے دیگر الفاظ کا اردو میں مونث ہونا ضروری نہیں ہے)

باصرہ ۔ سامعہ ۔ شامّہ ۔ ذائقہ ۔ لامسہ ۔ غاذیہ ۔ نامیہ ۔ مولدہ ۔ متخیلہ ۔ مصوّرہ مفکّرہ ۔ واہمہ ۔ مدرکہ ۔ خمیرہ ۔ نظریہ ۔ مقدمہ ۔ مرجوعہ ۔ عملیہ ۔ مقبرہ ۔ مدرسہ صغیرہ ۔ کبیرہ وغیرہ

(اس کے علاوہ عربی کے بہت سے مصادر بھی ہیں جن کے آخر کی ت ہماری زبان میں ہ بن گئی ہے)

مطالعہ ۔ تذکرہ ۔ مواخذہ ۔ تجربہ ۔ مراسلہ ۔ مناظرہ ۔ تبصرہ ۔ تخرجہ ۔ تعمیہ ۔ مسئلہ ۔ مخمصہ ۔ طنطنہ ۔ زلزلہ ۔ وسوسہ وغیرہ

(مگر اس ہ کو ہم لاحقہ نہیں کہہ سکتے)

ہا (ف) (علامت جمع) صدہا ۔ ہزارہا ۔ لکوکھا ۔ کروڑہا وغیرہ

ہار (ہ) (وصفیت) جانہار (جاننا سے) ہونہار (ہونا سے) مرنہار

(مرنا سے) چلن ہار (چلنا سے) وغیرہ

ہارا (ہ) (وصفیت) لکڑہارا۔ پنہارا وغیرہ
(تانیث کی حالت میں ہاری کہیں گے)

ہاں (ہ) (ظرفیت) یہاں۔ وہاں۔ کہاں۔ جہاں۔ تہاں وغیرہ

ہایا (ہ) (وصفیت) (تانیث کی حالت میں ہائی) فیل ہائی۔ مکرہائی
نظرہایا۔ چُل ہایا۔ نخرہائی۔ ٹوٹکے ہائی۔ ٹونا ہائی۔ چوچلے ہائی وغیرہ

ہٹ (ہ) (اسمیت) اُداہٹ (اودا سے) تیلاہٹ۔ چکناہٹ۔
کڑواہٹ وغیرہ

ہٹ (ہ) (حاصل مصدر) گھبراہٹ (گھبرانا سے) بھربھراہٹ۔ بھنبھناہٹ
پلپلاہٹ۔ تمتماہٹ۔ تھرتھراہٹ۔ جگمگاہٹ۔ جھلجھلاہٹ۔ سرسراہٹ۔
سنسناہٹ۔ کچکچاہٹ۔ کسمساہٹ۔ کلبلاہٹ۔ کھڑکھڑاہٹ۔ مچمچاہٹ
مسکراہٹ۔ نرماہٹ۔ ہنہناہٹ۔ آہٹ (آنا سے) وغیرہ

ہرا (ہ) (وصفیت) اکہرا۔ دُہرا۔ تہرا۔ چوہرا وغیرہ

ہری (ہ) (وصفیت) سُنہری وغیرہ

ہلی (ہ) (وصفیت) رُپہلی وغیرہ

ہی (ہ) (تخصیص یا حصر) ابھی۔ جبھی۔ کبھی۔ تبھی۔ سبھی۔ وہی۔ یہی۔ مجھی (جیسے
مجھی سے) تجھی (جیسے تجھی کو) وغیرہ

ہیں (ہ) (تخصیص یا حصر) یہیں۔ وہیں۔ کہیں۔ جونہیں۔ یونہیں تمہیں
(جیسے تمہیں کو) ہمیں (جیسے ہمیں سے) وغیرہ

ی (معروف) (ہ) (علامت تانیث اُن اسما کے لیے جن کے آخر
میں الف یا ہ ہے) لمبی (لمبا سے) بکری (بکرا سے) بندی (بندہ سے) شہزادی

(شہزادہ سے) وغیرہ
ے (ہ) (مجہول) (جمع کی علامت اُن اسما کے لیے جن کے آخر میں الف یا ہ ہو) جیسے لڑکے، حُقّے وغیرہ
ی (ہ) (آلہ) پھانسی (پھانسنا سے) تھاپی۔ دھن کُٹی۔ پن کُٹی۔ ڈھنکی کاتی یا کتّی وغیرہ
ی (ہ) (تصغیر) شیشی۔ ٹوکری۔ پہاڑی۔ آری وغیرہ
ی (ہ) (ظرفیت) اَچاری وغیرہ
ی (وصفیت) پنچایتی۔ بلی (طاقت ور) بیساکھی (بیساکھ کی پیداوار) بائیسی (۲۲ ضلعوں کی فوج جو مغل بادشاہوں کے جلوس میں ہمراہ نکلتی تھی) فارسی۔ کابلی (عربی میں مصدری ت نسبت کے وقت گر جاتی ہے۔ جیسے ہجری صناعی۔ زراعی وغیرہ مگر اُردو میں یہ قید نہیں جیسے تجارتی، صنعتی، نسبتی وغیرہ
عربی میں جمع کو منسوب کرتے وقت واحد کے آخر میں یائے نسبتی لگاتے ہیں مگر اُردو میں یہ قید نہیں جیسے دیہاتی۔ قصباتی۔ کراماتی۔ طلسماتی وغیرہ
ی (غلبۂ اسمیت بعد وصفیت) آبی (رنگ کا نام) پیازی۔ بسنتی۔ ابری۔ ادرکی۔ افطاری۔ اورنگ زیبی (ایک پھوڑے کا نام) بارانی۔ بتیسی بدری۔ برفی۔ بیٹی۔ تانتی۔ ملتانی (سر دھونے کی مٹی) مصری (شکر کی قسم) چینی (شکر اور ظروف کی قسم) صدری۔ کمری۔ دودھی۔ دانتی۔ جیبی۔ جہانگیری (زیور کی قسم) بسنتی۔ فاختئی (رنگ کے اقسام) وغیرہ
ی (اسمیت) چوری۔ ٹھگی۔ گرمی۔ جوانی۔ روشنی۔ آشنائی۔ ابتری۔ آبادی۔ چھیتی۔ چپڑی۔ پیراکی۔ کج ادائی۔ بھلائی۔ بُرائی۔ چھٹائی۔ بڑائی۔ سچائی۔ ٹھنڈائی۔ ترکھائی۔ مٹھائی۔ کھٹائی۔ چوڑائی۔ لمبائی وغیرہ

ی (حاصل مصدر) بھگی (بھاگنا سے) پھنکی۔ پھیری۔ مرڑوڑی۔ تھپکی۔ ٹھکاری۔ جھڑکی۔ جھپکی۔ جھلکی۔ دبکی۔ کٹی۔ چھڑکی۔ ہنسی۔ لگی لپٹی وغیرہ

(یہ اُن مصادر کے حاصل مصدر ہیں جن میں علامت مصدر نا سے پہلے الف نہیں ہی آگے اُن مصدروں کے حاصل مصدروں کی مثالیں ہیں جن میں نا علامت مصدر سے پہلے الف ہی)

بٹائی۔ بدلائی۔ بندھائی۔ گرمائی۔ نرمائی۔ دُھلائی۔ ڈُھلائی۔ جڑائی۔ چڑائی۔ لپائی۔ پسوائی۔ سلائی۔ رنگوائی۔ بتوائی۔ بُنوائی۔ بنوائی۔ بھنائی۔ بھنوائی۔ کٹائی۔ کتروائی۔ بٹنائی۔ رنگائی۔ تلوائی۔ تڑوائی۔ تڑپائی۔ پکوائی۔ پڑھائی۔ پڑھوائی۔ دکھائی۔ ڈھلوائی۔ کمائی۔ کھدائی۔ کھلائی۔ گھٹائی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مُنڈائی۔ نلائی۔ نہلائی۔ جگ ہنسائی۔ لوگ ہنسائی۔ مونھ چھوائی۔ سلام کرائی۔ مونھ دکھائی۔ ناک کٹائی۔ ہاتھ دھلائی۔ ہاتھ گھسائی۔ مونھ بھرائی۔ لگائی بجھائی وغیرہ

(ان اخیر کے حاصل مصدروں میں سے اکثر میں معاوضہ یا اُجرت کے معنی شامل ہیں)

ی (ہ) (فاعلیت مع تانیث) جنائی (جنانا سے) کھلائی (کھلانا سے) پلائی (پلانا سے) وغیرہ

یا (ہ) (علامت تانیث) بندریا۔ چوہیا۔ کُتیا وغیرہ

یا (ہ) (تصغیر) انبیا (انب = آم سے) بغیا (باغ سے) لٹیا (لوٹا سے) تلیا (تال = تالاب سے) کھٹیا (کھاٹ = چارپائی سے) وغیرہ

یا (ہ) (وصفیت) آتشکیا۔ آڑتیا۔ ایسٹیا۔ نیاریا۔ سونیا۔ رسوئیا۔ انگیا (انگ سے) بالشتیا۔ بانکیا۔ بڑبڑیا (شیخی باز) بجھیڑیا۔ بھرتیا (بھرت سے) نچیا (نچ سے = جھگڑالو) پرچونیا۔ پوربیا۔ تقریریا۔ تلوریا۔ تیلیا (تیل سے یا نی۔

سہاگہ اور کتھا) سینکیا (گل بدن) دھتوریا۔ ڈوریا۔ لہریا۔ ڈھنڈوریا۔ ڈھولکیا۔ دودھیا۔ بڑھیا۔ گھٹیا۔ گوتیا۔ ڈھنیا۔ دبکیا۔ جڑیا۔ جانیا۔ ٹھگیا۔ تومیا۔ مونگیا۔ مداریا۔ لوہیا۔ لادیا۔ لڑنتیا۔ کرتبیا۔ قلاوزیا۔ سیخیا۔ رنگ رسیا۔ رتوندیا۔ سیندوریا۔ چیندیا۔ جھنجھٹیا۔ جھمیلیا۔ چالیا۔ چرسیا۔ تیا۔ چوتھیا۔ ارخنیا۔۔۔۔۔۔ بھینسیا۔ پنیا۔ تانتیا۔ (مرکب رشتوں میں چچیا۔ ممیا۔ خلیا۔ ددیا۔ ننھیا۔ پھپھیا) سارنگیا۔ ڈینگیا۔ رنگ بھریا رسیا۔ روگیا۔ سنگتیا۔ ستاریا۔ سرنگیا۔ سیمابیا (کبوتر کی قسم) فالیا۔ شگونیا۔ غوزیا۔ فتوریا۔ فریبیا۔ مخولیا۔ فیلیا۔ قانونیا۔ کباڑیا (کہن فروش) کان میلیا۔ کبڑیا (سبزی فروش) گٹھیا۔ کٹاریا (ایک قسم کا کپڑا) گنڈیا (دغاباز) کھڑنیچیا (دشمن) کھوٹیا (کھانی کھوتیا (ملاح) کھیوٹیا (ملاح) گتیا (ڈوم) گڑنگیا (شیخی باز) گھاتیا۔ گھاٹیا (گھاٹ پر اشنان کرانے والا برہمن) لپاٹیا۔ لنگوٹیا۔ لونیا (ایک قسم ساگ کی) لہسنیا۔ مداریا۔ مسانیا (مردہ کی راکھ اٹھانے والا) مطلبیا۔ مکھیا۔ مکھنیا۔ منطقیا۔ معقولیا ناٹکیا۔ بہروپیا۔ نرگنیا (موحد) ہربڑیا۔ ہلدیا وغیرہ

(ان میں سے اکثر صفات پر اسمیت غالب آگئی ہی)

یاب (ف) (امر ہی یافتن = پانے سے) فتح یاب۔ فتح یابی۔ نکتہ یاب۔ دقیقہ یاب۔ کام یاب۔ کام یابی۔ ظفریاب۔ بہرہ یاب۔ دست یاب۔ دست یابی نایاب۔ نایابی۔ کم یاب۔ کم یابی۔ شرف یاب۔ فیض یاب۔ سزایاب۔ سزایابی وغیرہ (فت) تنگ یاب (کم یاب) وغیرہ

یات (ع) (صفتِ منسوب مونث جس کے آخر میں یّۃ (ی ت) ہو اُس کی جمع عربی میں یات کے ساتھ آتی ہی) نظریات۔ الٰہیات۔ فلکیات۔ دینیات۔ ریاضیات۔ کلیات۔ جزئیات۔ طبیعیات۔ سماعیات۔ عملیات وغیرہ

یار (ہ) (وصفیت) نیار (منتڑین = چوڑی سے) ہتیار (ہاتھ سے) وغیرہ

یار (ف) (وصفیت) شہریار۔ بختیار۔ ہوشیار وغیرہ (**ف**) دستیار (مددگار۔ ہتھیار) پیش یار (پیش کار۔ بیمار کا قارورہ) وغیرہ

یارا (ہ) (وصفیت) گھسیارا۔ پنھیارا۔ دُکھیارا وغیرہ

یافتہ (ف) (یافتن = پانا سے) سزا یافتہ۔ سند یافتہ۔ تعلیم یافتہ شہرت یافتہ ترقی یافتہ۔ تربیت یافتہ۔ صحبت یافتہ وغیرہ

یانا (ہ) (علامت مصدر) انڈیانا۔ پپیانا۔ تتیانا۔ ٹھنڈیانا۔ چھٹیانا۔ بُھندھیانا دَھکیانا۔ ڈکیانا۔ سٹھیانا۔ کچیانا۔ کھتیانا۔ لتیانا۔ مینڈیانا۔ منجھیانا۔ ہریانا۔ حمیانا۔ رریانا۔ ککیانا وغیرہ

(جو مصادر کسی آواز یا کسی لفظ سے بنائے جاتے ہیں، اکثر اُن میں یہ مصدری علامت استعمال کی جاتی ہے)

یت (ہ) (اسمیت) اپنایت وغیرہ

یت (ہ) (وصفیت) اکڑیت۔ برچھیت۔ بکیت (بانک سے) ڈکیت (ڈاکہ سے) پٹیت (پٹہ سے) پھندیت (پھندے سے) پچیت (پیچ سے) پھکیت (پھینکنا سے) چڑھیت (چڑھنا سے۔ سوار) ڈھلیت (ڈھالنا سے۔ سانچہ ساز) کڑکیت۔ کال گنڈیت (سانپ کی قسم) کریت (کال گنڈیت) وغیرہ

یت (ع) (اسم منسوب سے جس کے آخر میں ی یا دی یا انی ہو اسم بنانے کی علامت) آدمیت۔ اصلیت۔ انانیت۔ کیفیت۔ کمیت۔ ماہیت الوہیت۔ للّہیت۔ بیضویت۔ صفرادیت۔ انسانیت۔ بربریت۔ جنسیت۔ ہیولانیت۔ روحانیت۔ معقولیت۔ مقبولیت۔ فاعلیت۔ قبولیت۔ شوریت شہریت۔ بنگالیت۔ شیدائیت۔ کیتھولکیت۔ نمکینیت۔ سنگینیت۔ یکسانیت وغیرہ

یتا (ہ) (وصفیت) چڑھیتا (چڑھیت) وغیرہ

یٹا (ہ) (تصغیر) بمیٹیا (بامن = برہمن سے) وغیرہ

یچ (ہ) (اسمیت) بندیچ (بندھنا سے۔ کفایت شعاری۔ مضبوطی۔ روک پرہیز وغیرہ

یدہ (ف۔ (ان مصدروں کے مفعول کی علامت ہی جن کے آخر میں یدن ہی جیسے مالیدن سے مالیدہ) دیکھو ہ (ف)

یَر (ہ) (وصفیت) گلیَر (گلنا سے۔ گلا ہوا سست) وغیرہ

یُر (ف) (وصفیت) دلیر (دل سے) وغیرہ

یَر (ہ) (حاصل مصدر) ٹھنگیر (ٹھنگیانا سے) گھمیر (گھومنا سے) وغیرہ

یرا (ہ) (وصفیت) سپیرا (سانپ سے) لٹیرا (لوٹ سے) کمیرا (کام سے) چچیرا (چچا سے) خلیرا (خالو سے) ممیرا (ماموں سے) پھپیرا (پھوپا سے) کسیرا (کانسی سے) ٹھٹیرا۔ بتھیرا (باتھنا سے) چتیرا (چیتنا سے) بھنگیرا (گھٹی ہوئی بھنگ بیچنے والا) لکھیرا (لاکھ کا کام کرنے والا) بہتیرا (بہت سے) وغیرہ

یرا (ہ) (اسمیت) اندھیرا (اندھ سے) وغیرہ

یرو (ہ) کسیرو (کیس = بال سے) پکھیرو (پنکھ سے) وغیرہ

یری (ہ) (وصفیت) پنجیری (پانچ چیزوں سے بنتی ہی) بھنبیری (بھن آواز سے) وغیرہ

یڑا (ہ) (اسمیت) اُلجھیڑا (اُلجھنا سے) وغیرہ

یزہ (ف) (تصغیر) مشکیزہ (مشک سے) وغیرہ

یسا (ہ) (اظہار کیفیت یا حالت کے لیے) ایسا۔ ویسا۔ جیسا۔ کیسا۔ تیسا وغیرہ

یسلا (ہ) (تصغیر) بھدیسلا (بھدا سے) وغیرہ

یل (ہ) (آلہ) نکیل (ناک سے) وغیرہ

یل (ہ) (وصفیت) جھٹیل (جھوٹی سے) دُودھیل (دودھ سے) غصیل (غصّہ سے) کھپریل (کھپرے سے) مچھیل (موچھ سے) تُندیل (توند سے) دبیل (دبنا سے) بُڈھیل (بوڑھی سے) وغیرہ

یل (ہ) (وصفیت) اڑیل (اڑنا سے) پٹیل (پٹنا سے) چُٹیل (چوٹ سے) مَریل (مرنا سے) سَڑیل (سڑنا سے) گھٹیل (گھٹنا سے) بڑھیل (بڑھنا سے) دَبیل (دبنا سے) کڑیل (کڑا۔ سخت سے) گھایل (گھاؤ = زخم سے) کٹیل (کاٹنا سے) وغیرہ

یلا (ہ) (تصغیر) کگیلا (کاگ = کوّا سے) بگھیلا (باگھ = شیر سے) وغیرہ

یلا (ہ) (وصفیت) ادھیلا یا دھیلا۔ اکیلا۔ دُکیلا۔ سوتیلا (سوت سوکن سے) نویلا (نئے سے) وغیرہ

یلا (ہ) (وصفیت) بِسیلا (بس = زہر سے) کسیلا (کس سے) دُھنیلا (دھوئیں سے) غصیلا (غصّہ سے) پٹیلا (پٹھے سے) کھرسیلا (کھرسا سے) تھنیلا (تھن سے) بکسیلا (کسیلا) بجیلا (بیج سے) گُدیلا (گود کا بچّہ) وغیرہ

یلا (ہ) (تصغیر) بھنڈیلا (بھانڈ سے) گدیلا (گدّے سے) وغیرہ

یلا (ہ) (وصفیت) کنکریلا۔ بھڑکیلا۔ رسیلا۔ پپڑیلا (پپڑی دار) پتھریلا سُرتیلا۔ شرمیلا۔ جذبیلا۔ دَغیلا (داغ سے) نشیلا (نشہ سے) نکیلا (نوک سے) ہیجیلا۔ سُریلا۔ گٹھیلا۔ جڑیلا۔ رنگیلا۔ زہریلا۔ خرچیلا۔ پھرتیلا۔ چٹکیلا۔ چمکیلا۔ کٹیلا۔ جوشیلا۔ چھٹیلا۔ حریبیلا۔ چھبیلا۔ گبریلا۔ دھجیلا۔ رگیلا۔ نسیلا۔ روگیلا۔ ریتیلا۔ گُندیلا گوند پیدا کرنے والا درخت) لچیلا (لیس دار۔ نازک) مٹریلا (جو اور مٹر ملے ہوئے) مہکیلا۔ ہٹیلا۔ مڈیلا۔ دنتیلا۔ مشقیلا وغیرہ

یلو (ہ) (وصفیت) گھریلو وغیرہ

یلی (ہ) ادھیلی یا دھیلی۔ ہتھیلی۔ بہنیلی وغیرہ
(بہنیلی میں لاحقہ یلی پیار کی تصغیر پر بھی محمول ہو سکتا ہے)

یں (ہ) (علامت جمع مونث اسما کے لیے جن کے آخر میں ی نہ ہو جیسے گھٹائیں۔ میزیں وغیرہ

ین (ع) (تثنیہ کی علامت ہے) بغلین۔ نعلین۔ کعبتین قُلّتین۔ دارین کونین وغیرہ

ین (ع) (جمع مذکر کی علامت) کاملین۔ ماہرین۔ زائرین وغیرہ

ین (ف) (وصفیت) شوقین۔ مرضین (یا مرشینا بگڑ کر مرجھینا ہو گیا) نمکین۔ شیرین۔ سنگین۔ رنگین۔ زرّین۔ سیمین۔ خونین۔ مشکین۔ عنبرین۔ بلورین۔ زمردین۔ پوستین۔ نقشین۔ آتشین۔ آخرین۔ آستین (اصل میں دستین ہے) آہنین واپسین۔ شکرین وغیرہ (ف) موین۔ چرمین۔ برنجین۔ گندمیں۔ گوشتیں زبرجدین۔ شیربرفین (شیر کی صورت جو برف سے بنائی جائے) پشمین۔ کاغذین وغیرہ۔

ینہ (وصفیت) دیرینہ۔ روزینہ۔ مہینہ۔ کمینہ۔ لوزینہ۔ نرینہ۔ پشمینہ آئینہ (اصل آہینہ) مشکینہ۔ عنبرینہ۔ پارینہ۔ چوبینہ وغیرہ (ف) داغینہ (کہنہ) دستینہ (کنگن) عنبرینہ (گلے کے ایک زیور کا نام) گرگینہ وغیرہ

یّہ (ع) (علامت صفت منسوب مونث جیسے عربی مذکر ہے عربیہ مونث۔ اس کی جمع یات کے ساتھ آتی ہے دیکھو یات۔ یہ دونوں مرکب لاحقے ہیں) مرجیہ قدریّہ۔ جبریہ۔ امامیہ۔ نظریہ۔ فرضیہ۔ مغلیہ۔ فاطمیہ۔ عباسیہ۔ اُمویہ وغیرہ
(اُردو میں اس لاحقے سے جو الفاظ بنائے جاتے ہیں وہ اکثر مذکر ہوتے ہیں)

نوٹ:۔ واضح ہو کہ جن لاحقوں کے آگے قوسین میں وصفیت کا لفظ لکھا گیا

اُن سے بنائے ہوئے الفاظ اکثر ایسے ہیں جن میں اب اسمیت وصفیت پر غالب آگئی ہے۔

آریائی زبانوں کا چوتھا مشترک اُصول

چوتھا اُصول آریائی زبانوں میں یہ ہے کہ حسب ضرورت ہر لفظ سے فعل بنا لیا جاتا ہے۔ منجملہ آریائی زبانوں کے انگریزی زبان سے جو ہندوستانی مدارس میں بہت رائج ہے متعدد مثالیں اس اُصول کی ذیل میں درج کی جاتی ہیں:

National نیشنل = قومی سے Nationalise نیشنلائز مصدر بنایا گیا ہے جس کے معنی ہیں قوم میں داخل کرنا۔

Natural نیچرل = طبعی۔ خلقی۔ مزاجی وغیرہ سے Naturalise نیچرلائز مصدر بنایا گیا ہے جس کے معنی ہیں عادی کرنا خو ڈالنا وغیرہ

Organ آرگن = عضو سے Organise آرگنائز = بنانا۔ ترتیب دینا بندوبست کرنا۔

Origin اوریجن = شروع۔ اصل۔ مخرج سے Originate اوریجنیٹ = ایجاد کرنا۔ شروع ہونا۔

Parallel پیرالل = متوازی۔ برابر فاصلے پر سے Parallel پیرالل ہی مصدر بنایا ہے جس کے معنی ہیں مطابق کرنا۔ برابر کرنا۔

Register رجسٹر سے بجنسہ رجسٹر ہی مصدر ہے جس کے معنی ہیں درج رجسٹر کرنا۔ Simple سمپل = سادہ۔ صاف سے مصدر بنایا گیا ہے Simplify سمپلیفائی = آسان کرنا۔

Solid سالڈ = ٹھوس۔ مضبوط سے مصدر بنایا گیا ہے۔ Solidify

سالڈیفائی = ٹھوس بنانا. مضبوط بنانا۔

Acid ایسڈ = تیزاب سے Acidify ایسڈیفائی = تیزاب بنانا۔

Magnet میگنٹ = مقناطیس سے مصدر نکالا ہے Magnetize
میگنیٹائز = مقناطیس بنانا۔ مقناطیس کی طرح کھینچنا۔

Oxide آکسائڈ سے Oxidate آکسی ڈیٹ اور Oxidize
آکسی ڈائز دو مصدر بنائے گئے ہیں جن کے معنی ہیں آکسائڈ بنانا۔

Oxygen آکسیجن سے Oxygenate آکسی جینٹ اور
Oxygenize آکسی جینائز دو مصدر بنائے گئے ہیں جن کے معنی ہیں آکسیجن
کے ساتھ ترکیب دینا۔

Chloride کلورائڈ سے Chloridize کلوریڈائز مصدر نکلا ہے
جس کے معنی فوٹوگرافی میں حسب ذیل ہیں: چاندی کا کلورائڈ تصویر پر چڑھایا
تاکہ اُس پر سورج کی نورانی کرنیں اپنا اثر ڈال کر اُس میں تغیر پیدا کرسکیں۔

I odine آیوڈین سے I odize آیوڈائز مصدر نکلا ہے جس کے
معنی ہیں آیوڈین سے متاثر کرنا۔

Carbon کاربن سے Carbonize کاربونائز = آگ کے اثر
سے کاربن میں تبدیل کرنا۔

Sulphur سلفر = گندھک سے Sulphurate سلفوریٹ
گندھک کے ساتھ ترکیب دینا۔

Arsenic آرسنک = سنکھیا سے Arsenicate آرسنیکیٹ
سنکھیا کے ساتھ مرکب کرنا۔

Nitre نائٹر شورہ سے Nitrify نائٹریفائی = شورہ میں تبدیل کرنا

Nitrogen نائٹروجن سے Nitrogenize نائٹروجنائز = نائٹروجن کے ساتھ ترکیب دینا۔

Hydrogen ہیڈروجن سے Hydrogenize ہیڈروجنائز = ہیڈروجن کے ساتھ ملانا۔

Botany بوٹینی = نباتات سے Botanize بوٹنائز = نباتات کی تحقیقات کرنا۔

Geology جیالوجی = علمِ طبقات الارض سے Geologize جیالوجائز = طبقات الارض کی تحقیقات کرنا۔

Camphor کیمفر = کافور سے Comphorate کیمفوریٹ = کافور ملانا۔

Mineral منرل = معدنی چیز سے مصدر بنایا ہے Mineralize منرلائز = معدنی چیز میں تبدیل کرنا۔

Petrify پٹریفائی = پتھر بن جانا یا بنا دینا۔ یہ مصدر Petra پٹرا = پتھر سے بنایا گیا ہے جو ایک یونانی لفظ ہے۔

Syphilis سفلس = آتشک سے Syphilize سفی لائز مصدر بنایا گیا ہے جس کے معنی ہیں آتشک کا ٹیکہ لگانا۔

اُردو مصادر

اُردو میں جو مصادر بنائے گئے ہیں اُن کی دو بڑی قسمیں ہیں :

اوّل وہ مصادر ہیں جو آواز سے بنائے گئے ہیں۔

دوم وہ مصادر ہیں جو عام الفاظ سے بنائے گئے ہیں۔

پہلی بڑی قسم کے مصادر تین چھوٹی قسموں میں منقسم ہوتے ہیں جو حسب ذیل ہیں:۔

(ا) وہ مصادر جن میں آواز مکرّر ہو جیسے بلبلانا۔

(ب) وہ مصادر جن میں دوسری آواز پہلی آواز سے کسی قدر مختلف ہو جیسے کلبلانا۔

(ج) وہ مصادر جن میں آواز مکرّر نہیں ہو جیسے چنگھنا۔

(ا) مصادر کی مثالیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں :

(واضح ہو کہ آوازیں دو قسم کی ہیں۔ ایک سماعی جو کانوں سے سُنائی دیتی ہیں۔ دوسرے ذہنی جو کانوں سے سُنائی نہیں دیتیں بلکہ سامعہ کے سوا باقی چار حواس یعنی ذائقہ۔ لامسہ۔ باصرہ۔ شامّہ سے جو اثر محسوس ہوتا ہے اُس کو سماعی آوازوں کی طرح خاص آوازوں سے تعبیر کرتے ہیں۔ مثلاً پانی کا جھلمل جھلمل کرنا۔ یہ ایک خاص کیفیت ہے جو آنکھوں سے محسوس ہوتی ہے۔ پس جھلمل جھلمل کوئی سماعی آواز نہیں ہے بلکہ ایک ذہنی آواز ہے جس سے مشاہدہ کی ہوئی کیفیت تعبیر کی گئی ہے۔ تاروں کا جھلملانا بھی اسی پر قیاس کرو)

بجبجانا (کسی چیز کا سڑ کر کھدبدانا) بُربرانا (خشک چیز کا بُرکنا) بڑبڑانا (منہ ہی منہ میں بولنا) بلبلانا (اونٹ کا مست ہو کر بولنا) بغبغانا (اونٹ یا کبوتر کا

مستا کر آواز نکالنا) بلبلانا (بے قراری سے رونا) بھربھرانا (ٹھنڈا ہونا۔ بجھرنا)
بھنبھنانا۔ پٹپٹانا (حسرت و افسوس کرنا) پڑپڑانا (زبان میں مرچیں لگنا)
پڑپڑانا (دستوں کا آنا) پلپلانا (نرم کرنا گلانا) پلپلانا (منہ سے چوسنا) پھٹپھٹانا
پھدپھدانا۔ پھرپھرانا۔ پھڑپھڑانا۔ پھسپھسانا (کانا پھوسی کرنا) پھنپھنانا۔ تمتمانا۔
تنتنانا۔ تھرتھرانا۔ تھلتھلانا۔ ٹرٹرانا۔ ٹلٹلانا (دست آنا) ٹمٹمانا۔ ٹنٹنانا (گھنٹہ بجانا)
ٹھنٹھنانا (گھنٹی بجانا) جھرجھرانا۔ جھلجھلانا۔ جھنجھانا۔ جھنجھنانا۔ چپچپانا۔ چرچرانا۔ چرچڑانا
چڑچڑانا (جلتے ہوئے تیل میں پانی پڑ کر آواز نکلنا) چلچلانا۔ چنچنانا۔ چمچمانا۔ چھچھانا۔
چھلچھلانا (بیتاب کرنا) چھنچھنانا۔ دغدغانا۔ دگدگانا۔ دندنانا۔ ڈبڈبانا۔ ڈہڈہانا۔
سرسرانا۔ سلسلانا (کیڑوں کا رینگنا) سنسنانا۔ غنغنانا۔ کلکلانا۔ کٹکٹانا (دانت پیسنا)
کچلچانا۔ کڑکڑانا (گھی یا تیل بگھارنا) کڑکڑانا (انڈے دینے کے ایام میں مرغی کا
بولنا) کھٹکھٹانا۔ کھڑکھڑانا۔ کھلکھلانا۔ کھنکھنانا (بچہ کا ناک میں رونا) کجبجانا (کیڑوں
کا رینگنا) گدگدانا۔ گڑگڑانا (بادل کا گرجنا) گڑگڑانا (پیٹ میں قراقر ہونا) گڑگڑانا
گنگنانا۔ گھڑگھڑانا۔ گھنگھنانا۔ لپلپانا۔ لجلجانا۔ لسلسانا۔ لہلہانا۔ مچمچانا۔ مرمرانا (نئی
جوتی کا چوں چوں کرنا) مڑمڑانا (دو سخت جسموں کا ٹکرانا) منمنانا۔ ہپہپانا (ہانپنا)
ہلہلانا (تھرتھرانا) ہنہنانا وغیرہ

(ب) مصادر کی مثالیں:-

ترپھڑانا۔ جگمگانا۔ جھلملانا۔ چرپرانا (منہ میں لگنا۔ مرچیں لگنا) دڑبڑانا۔ ڈگمگانا
ڈھلملانا۔ سٹپٹانا۔ کسمسانا۔ کلبلانا (کیڑوں کا رینگنا) کلبلانا۔ کھدبدانا۔ لڑبڑانا
لڑکھڑانا۔ ہڑبڑانا۔ ہلبلانا وغیرہ

(ج) مصادر حسب ذیل پانچ شکلوں میں تقسیم ہوتے ہیں:
(ج-۱) وہ مصادر جن میں آواز کے بعد علامت مصدر نا۔ یا۔ انا۔ یا یانا ہے

(ج - ۲) وہ مصادر جن کے آخر میں مصدری علامت **اَنّا** ہو اور اس علامت سے پہلے جو آواز ہو وہ مشدّد ہو۔

(ج - ۳) وہ مصادر جن کے آخر میں مصدری علامت **کنا** ہو جو کرنا کا مخفف ہو۔

(ج - ۴) وہ مصادر جن کے آخر میں مصدری علامت کنا کی جگہ **سنا** ہو جو کنا ہی سے بدل گئی ہو۔

(ج - ۵) وہ مصادر جن کے آخر میں مصدری علامت **کارنا** ہو جو کرنا کا اشباع ہو۔

(ج - ۱) مصادر کی مثالیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

بھُرنا۔ ٹھُرنا۔ پِتھنا۔ پھُٹنا۔ تھپنا۔ جھرنا۔ جھُڑنا۔ چرنا۔ چوسنا۔ چکھنا۔ چھدنا۔ چھڑنا۔ چُھنّا۔ دِغنا۔ دُھنّا۔ دھسنا۔ گھسنا۔ گھِسنا۔ پِسنا۔ کُنّا۔ کُٹنا۔ کھُدنا۔ لِتھنا۔ متھنا۔ کترنا۔ کتّرنا۔ ممیانا (میں میں کرنا)، رِریانا (ریں ریں کرنا)، کِکیانا (بندر کی آواز کیں کیں کرنا۔ رانبھنا یا ڑبھانا (گائے کی مرکّب آواز۔ ریں بھیں کرنا) سَڑپنا یا سُڑپنا وغیرہ

(ج - ۲) کی مثالیں حسب ذیل ہیں۔

اَڑّانا۔ بَڑّانا۔ بِلّانا۔ پھرّانا۔ ٹرّانا۔ تھرّانا۔ بِھنّانا۔ تڑّانا۔ چَرّانا۔ چلّانا۔ غرّانا جھلّانا وغیرہ۔

(ج - ۳) مصادر کی بہت سی مثالیں ہم نے لاحقوں کی ذیل میں درج کی ہیں لاحقۂ کنا میں دیکھو۔ یہاں چند اور مثالیں درج کی جاتی ہیں:۔

اوکنا (قے کرنا)، بُرکنا۔ پھسکنا۔ تپکنا۔ ٹپکنا۔ چلکنا۔ چمکنا۔ چھونکنا۔ درکنا۔ دُڑکنا۔ دڑدکنا۔ دَلکنا۔ دملنا۔ دہکنا۔ رڑکنا۔ سبکنا۔ لہکنا۔ مُسکنا۔ مسکنا۔ مہکنا۔ ہملنا۔ ٹسکنا (درد ہونا) ٹھوکنا۔ ٹھمکنا۔ چبکنا۔ چٹکنا۔ غنکنا۔ کھسکنا۔ کوکنا۔ کسکنا۔ گہکنا۔ چھٹکنا وغیرہ

(ج - ۴) مصادر کی مثالیں حسب ذیل ہیں:۔

دھانسنا۔ کھانسنا۔ کھونسنا۔ ٹھونسنا۔ ٹھنسنا یا ٹھنسنا۔ ہنسنا۔ بینسنا وغیرہ

واضح ہو کہ جس طرح لاحقہ کنا بعض دفعہ سنا سے بدل جاتا ہے اسی طرح کبھی کبھی اس کی تبدیلی چنا۔ خنا۔ غنا۔ قنا۔ گنا سے بھی ہوتی ہے مثلاً دبوچنا (اصل دبوکنا)، چیخنا (اصل چیکنا)، چٹخنا۔ بخنا۔ ترخنا۔ تڑقنا۔ چرغنا۔ رینگنا وغیرہ

(ج) ۵ مصادر کی مثالیں بحثہ کرنا کی ذیل میں درج کی گئی ہیں۔ وہاں دیکھو۔

واضح ہو کہ کبھی کارنا بدل کر گارنا بھی ہو جاتا ہے۔ جیسے جھنکارنا (جھینگر کا جھیں جھیں کرنا)

دوسری بڑی قسم ہم نے وہ بتائی ہے جس میں مصادر عام الفاظ سے بنائے گئے ہیں۔ اس قسم کے مصادر چار چھوٹی قسموں میں منقسم ہوتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:-

(اوّل) وہ مصادر جو ہندی الفاظ سے بنائے گئے ہیں۔

(دوم) وہ مصادر جو فارسی الفاظ یا مصادر سے بنائے گئے ہیں۔

(سوم) وہ مصادر جو عربی الفاظ یا مصادر سے بنائے گئے ہیں۔

(چہارم) وہ مصادر جو دو الفاظ سے ملا کر بنائے گئے ہیں، یا ایسے الفاظ سے بنائے گئے ہیں جو خود سابقوں یا لاحقوں کے ذریعہ سے بنے ہیں۔

قسم اوّل کی مثالیں:-

اٹکلنا (اٹکل سے)، اُجالنا (اُجالا سے)، اسیسنا (اسیس = دُعائے خیر سے)، الاپنا (الاپ سے) املنا (آملہ یا املی سے) آنجنا (انجن = سُرمہ سے) انڈیانا (انڈے سے) آنکنا (انک = ہندسہ۔ اندازہ سے) انگلانا (انگلی سے) اوندھانا (اوندھا سے) باسنا اور بسنا (باس = بو سے) اوٹنا (ذمہ لینا) (اوٹ = آڑ۔ پناہ سے) اینٹھنا (اینٹھ = سست سے) بلاسنا (بلاس = عیش سے) بلنا (بل سے)، بلہارنا

(نِہار = قربان سے) بھرانا (بھاری سے) بھربھرانا (بھربھرا سے) بُھلبھلانا (بھوبل سے)
پپڑا جانا (پپڑی سے) پیپانا (پیپ سے) پتلانا (پیتل سے) پتھرانا (پتھر سے) پتیانا
(پت = اعتبار سے) پاچھنا (پچھنے سے) پرانا (پیڑ = درد سے) پنہانا (پانی سے) پنیانا
(پانی سے) پھپھوندنا (پھپھوندی سے) تاپنا۔ تپنا۔ تپانا (تاپ = حرارت سے)
تنبیانا (تانبے سے) تھتھانا (تھوتھنی سے) تیورانا (تیور سے) تھڑنا (تھوڑا سے) ٹنکرانا
(ٹنکر سے) ٹھرنا (ٹھر سے) ٹھکرانا (ٹھوکر سے) ٹھگنا (ٹھگ سے) ٹھنڈیانا (ٹھنڈا سے)
جُتیانا (جوتی سے) جگالنا (جگالی سے) جُھٹلانا (جھوٹ سے) چِتھاڑنا (چیتھڑے سے)
سَنکنا (سین = اشارہ سے) چُٹیانا (چوٹ سے) چِکٹنا (چیکٹ سے) چِکنانا (چکنا سے)
چکرانا (چکر سے) چندھیانا (چندھا سے) چوڑانا (چوڑا سے) چکلانا (چکلا سے) چھتیانا
(چھاتی سے) چھلنا (چھل = فریب سے) ڈلنا (ڈال سے) دھارنا (دھار سے) ڈگرنا
(ڈگر = رستہ سے) ڈولنا (ڈول سے) ریتنا (ریت سے) سادھنا۔ سدھنا (سیدھا سے)
سٹھیانا (ساٹھ سے) سدھنا۔ سودھنا (سُدھ سے) سراپنا (سراپ = دعائے بد سے)
سنگارنا (سنگار سے) سوندھانا (سوندھا سے) سہارنا (سہارا سے) سیلنا
(سیل = نمی سے) کتھنا (کتھا سے) کجلانا (کاجل سے) کچیانا (کچا سے) کسانا۔ کسیا جانا
(کس یا کانسی سے) کیچڑانا (کیچڑ سے) کیلنا (کیل = میخ سے) کلیانا (کلی سے) کنیانا
(کانی یا کنی سے) کھتیانا (کھاتہ سے) گانٹھنا (گانٹھ سے) گھرانا (گھرا سے) گننا
(گن سے) گھُننا (گھن سے) لبھانا (لوبھ = لالچ سے) للچانا (لالچ سے) لمبانا
(لمبا سے) لٹھیانا (لاٹھی سے) لجانا (لاج = شرم سے) لڑیانا (لڑی سے) لکیرنا
(لکیر سے) لہرانا (لہر سے) منڈیانا (مانڈی = کلف سے) مولنا (مول یا مور سے)
مونڈنا (مونڈ = سر سے) مینڈیانا (مینڈ سے) ناتھنا (نتھ سے) نوتنا (نوتہ سے)
ہتیانا (ہاتھ سے) ہریانا (ہرا سے) وغیرہ

قسم دوم کی مثالیں :-

آزمانا (آزمودن کے امر آزما سے) انگیزنا (انگیختن کے امر انگیز سے)
بخشنا (بخشیدن کے امر بخش سے) برمانا (برمہ سے) تراشنا (تراشیدن کے امر تراش سے)
ترشاجانا (ترش سے) خریدنا (خریدن کے حاصل مصدر خرید سے) داغنا (داغ سی)
درگزرنا (درگزر سے جو مصدر درگزشتن کا امر ہی) رندنا (رندیدن = چھیلنا -
تراشنا کے امر رند سے) رنگنا (رنگ سے) بجانا (فارسی لفظ بجا سے) سرفرازنا
(سرفراز سے) سردانا (سرد سے) سہمنا (سہم = خوف سے) شرمانا (شرم سے)
فرمانا (فرمودن کے امر فرما سے) گزرنا (گزشتن کے امر گزر سے) گزارنا (گزاردن
کے امر گزار سے) گزراننا (گزرانیدن کے امر گزران سے) گمنا۔ گمانا (گم سے)
گرداننا (گردانیدن کے امر گردان سے) لرزنا (لرزیدن کے امر لرز سے) متانا
(مست سے) نرمانا (نرم سے) نوازنا (نواختن کے امر نواز سے) نگندنا (نگندن
بخیہ کرنا کے امر نگند سے) ورغلانا (ورغلانیدن کے امر ورغلان سے) وغیرہ

قسم سوم کی مثالیں :-

بحثنا (بحث سے) بدلنا (بدل سے) تحصیلنا۔ تحصیل سے) دفنانا (دفن سے)
غلافنا۔ غلیفنا (غلاف سے) قبولنا (قبول سے) کفنانا (کفن سے) خرچنا (خرچ
سے اصل میں خرج ہی) افطارنا (افطار سے) تمیزنا (تمیز سے) تجویزنا (تجویز سے)
ضدیانا (ضد سے) کہلانا (کاہل سے) وغیرہ

قسم چہارم کی مثالیں :-

آسکتانا [آسکت سے۔ آسکت = آ (نفی + شکتی = طاقت] آلکسانا
[آلکس۔ آلکس = آل (روکنا + کس (حرکت)] بولانا [باؤلا سے۔ باؤلا = باؤ
(ہوا) + لا (علامت صفت)] بھسکنا [بھینس کی طرح کھانا] (بھینس + کھانا)

بھکسنا اور بھکوسنا اسی کی مقلوب شکلیں ہیں۔

پپولنا [پوپلا سے ۔ پوپلا = پوپو (آواز) + لا (علامت صفت)] پڑتالنا [پڑتال صحیح پڑتال سے ۔ پڑتال ۔ پر (دوسرا) + تول] تتلانا [توتلا سے ۔ توتلا = توتو (آواز) + لا (علامت صفت)] تہرانا [تہرا سے ۔ تہرا = ت (تین) + ہرا (علامت صفت)] تسرانا [تیسرا سے ۔ تیسرا = ت (تین) + سرا = ہرا (علامت صفت)] جھڑپکنا (جھڑنا + پکنا)۔ چورسانا [چورس سے ۔ چورس = چو (چار) + رس] دہرانا [دہرا سے ۔ دہرا = دو + ہرا (علامت صفت)] دھندلانا [دھندلا سے ۔ دھندلا = دھند + لا (علامت صفت)]۔ کانورانا [کانورا سے۔ کانورا = کائیں + باورا (باولا)] گدلانا [گدلا سے ۔ گدلا = گاد + لا (علامت صفت)] کبڑانا [کبڑا سے ۔ کبڑا = کوب + ڑا (علامت صفت)] لنگڑانا [لنگڑا سے ۔ لنگڑا = لنگ + ڑا (علامت صفت)] نکھارنا [نکھار سے ۔ نکھار = ن (نفی) + کھار (میل)] سٹپٹانا [سٹی (عقل) + پٹ] لٹپٹانا [الٹ پلٹ سے ۔ اوّل کا الف اور ایک لام حذف کر دیا گیا] وغیرہ

فارسی زبان میں بھی اسی طرح مصادر بنائے گئے ہیں

فارسی بھی ایک آریائی زبان ہے۔ اہل ایران نے بھی بالکل اسی طرح اپنی زبان سے اور عربی زبان سے الفاظ لے کر مصدر بنائے ہیں۔ یہاں کچھ مثالیں ایسے مصدروں کی لکھی جاتی ہیں، تاکہ معلوم ہو کہ یہ طریقہ تمام آریائی زبانوں میں جاری ہے۔

(۱) فارسی مصادر فارسی الفاظ سے ۔

آسیدن = پیسنا (آس = چکی سے) آشنائیدن = تیرنا (آشنا = تیراک سے) آغازیدن = شروع کرنا (آغاز = شروع سے) آغوشیدن یا

آگوشیدن = بغل میں لینا (آغوش یا آگوش = بغل سے) آگاہیدن = خبردار ہونا (آگاہ = خبردار سے) آماسیدن = ورم کرنا (آماس = ورم سے) ارمانیدن = آرزو کرنا (ارمان = آرزو سے) انباردن = ڈھیر کرنا۔ پاٹنا (انبار = ڈھیر سے) انجامیدن = پورا ہونا (انجام، خاتمہ سے) پاسیدن = پہرہ دینا (پاس = پہرہ سے) پرخاشیدن = لڑنا (پرخاش = لڑائی سے) پرہیزیدن = پرہیز کرنا (پرہیز سے) پناہیدن = پناہ لینا (پناہ سے) پندیدن = نصیحت کرنا (پند، نصیحت سے) پیوستن = ملانا۔ جوڑنا (پے = پٹھا۔ تانت + بستن = باندھنا) جنگیدن = لڑنا (جنگ سے) جوشیدن = جوش مارنا (جوش سے) چرخیدن = گھومنا (چرخ سے) خاموشیدن یا خموشیدن = چپ ہونا (خاموش یا خموش سے) خشکیدن = سوکھنا (خشک سے) دوغیدن = دودھ کا دہی بنانا (دوغ = دہی سے) زابیدن = کسی صفت سے متصف ہونا (زاب = صفت سے) سُرفیدن = کھانسنا (سُرفہ = کھانسی سے) شاندن = کنگھی کرنا (شانہ = کنگھی سے) شاہیدن = بادشاہی کرنا (شاہ سے) شرمیدن = شرمانا (شرم سے) غربالیدن = چھاننا (غربال = چھلنی سے) گزافیدن = بیہودہ بکنا (گزاف سے) لافیدن = شیخی مارنا (لاف = شیخی سے) لنگیدن = لنگڑانا (لنگ سے) ماسیدن = دہی بنانا (ماست = دہی سے) مشتن = مٹھی مارنا (مشت سے) نازیدن = ناز کرنا (ناز سے) نہاریدن = نہاری کھانا (نہاری سے) نیازیدن = حاجت چاہنا (نیاز = حاجت سے) ہراسیدن = ڈرنا (ہراس = ڈر سے) ہوشیدن = سمجھنا (ہوش = عقل سے) وغیرہ

(۲) فارسی مصادر عربی الفاظ سے

رعشیدن = کانپنا (رعشہ سے) رقصیدن = ناچنا (رقص سے) شمیدن = سونگھنا (شم سے) طلبیدن = طلب کرنا (طلب سے) طلوعیدن = طلوع کرنا (طلوع سے)

عطسیدن = چھینکنا (عطسہ = چھینک سے) غارتیدن = لوٹنا (غارت سے) فہمیدن = سمجھنا (فہم سے) نثاریدن = نچھاور کرنا (نثار سے) ہلاکیدن = ہلاک ہونا (ہلاک سے) وغیرہ

ایک عجیب غلطی

مذکورۂ بالا چار اُصول ہیں، جو آریائی زبانوں میں عام طور پر پائے جاتے ہیں اور انھیں سے لفظوں کے بنانے میں کام لیا جاتا ہے۔ ان میں سے پہلے تین اُصول سامی خاندان کی زبانوں میں مفقود ہیں۔ چوتھا اُصول البتہ عربی زبان میں بھی پایا جاتا ہے۔ مگر مصادر کے اوزان اس زبان میں مقرر ہیں یعنی ثلاثی اور رباعی۔ اس بنا پر جب تک کہ وہ الفاظ جن سے نئے مصدر بنائے جائیں، سہ حرفی یا چہار حرفی نہ ہوں، یہ اُصول اس زبان میں جاری نہیں ہوتا۔ ہمارے بعض ذہین اور طبّاع دوستوں نے جو عربی ادب میں کافی دستگاہ رکھتے ہیں، غلطی سے یہ خیال کیا ہے کہ عربی زبان میں تیسرا اُصول بھی موجود ہے۔ مثلاً وہ الفاظ عطشان۔ حرمان۔ فرقان میں ان کو، خلبوت میں وت کو عفریت میں یت کو، قدموس میں وس کو اور غسلین میں ین کو لاحقے بتاتے ہیں۔ حالانکہ عربی زبان میں اسما اور صفات کے خاص اوزان مقرر ہیں۔ فقط سہ حرفی مادّے ان اوزان کے سانچوں میں ڈھالے جا سکتے ہیں۔ اگر کوئی لفظ تین حرفوں سے زیادہ مثلاً چار یا پانچ حرف کا ہو، تو وہ ان اوزان میں بغیر حذف و اسقاط کے نہیں ڈھل سکتا۔ برخلاف اس کے آریائی زبانوں میں جن الفاظ کے آخر میں لاحقے لگائے جاتے ہیں، اُن کے لیے نہ تو یہ قید ہے کہ وہ خاص تعداد کے حروف سے مرکب ہوں اور نہ لاحقے لگانے کے وقت اُن میں حذف و اسقاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً پرہیز ایک پنج حرفی لفظ ہے۔ اس کے آخر میں بے تکلف لاحقہ گار لگا کر پرہیزگار بنا لیا گیا ہے۔ آزمائش چھ حرف کا

لفظ ہے۔ لاحقہ **گاہ** لگاکر ہم اُس سے آزمائش گاہ بے تکلف بنا سکتے ہیں۔

غرضکہ آریائی زبانوں کے ان بڑے مشترک اُصولوں سے جو اُردو زبان میں پائے جاتے ہیں اور جن کی مدد سے ہزارہا الفاظ بنائے گئے ہیں، یہ بات بیّن طور پر ثابت ہو گئی کہ اُردو ایک آریائی زبان ہے اور اُس کی موجودہ حالت کیسی ہی ادنا کیوں نہ ہو، تاہم یہ قابلیت اُس میں موجود ہے کہ اگر ہم اُس کو اُس کی فطرت کے مطابق آگے بڑھانا اور ترقی دینا چاہیں، تو بلاشبہ وہ دُنیا کی ترقی یافتہ آریائی زبانوں کی طرح علمی زبان بن سکتی ہے۔

اُردو زبان میں آریائی اور سامی عنصروں کا تناسب

ہمارے بعض دوست اُردو زبان کے غیر آریائی ہونے کا ثبوت عجیب طرح دیتے ہیں۔ وہ اُردو زبان کی کسی کتاب کو اُٹھاکر اُس میں سے تھوڑی سی عبارت کہیں سے انتخاب کر لیتے ہیں، اور اُس عبارت کے الفاظ گن کر بتاتے ہیں کہ دیکھو اس میں عربی کے الفاظ بمقابلہ فارسی اور ہندی کے زیادہ ہیں۔ حالانکہ یہ بات کہ عبارت میں عربی الفاظ زیادہ آئیں۔ یا ہندی وغیرہ کچھ تو مضمون کی نوعیت پر موقوف ہے اور کچھ لکھنے والے کے طبعی میلان پر۔ مثلاً آریا سماجیوں کا مشہور اخبار "پرکاش" جو لاہور سے نکلتا ہے، سنسکرت اور بھاشا کے الفاظ بکثرت استعمال کرتا ہے۔ "الہلال" میں جو کلکتہ سے شائع ہوتا تھا اور جس کے اڈیٹر ہمارے دوست مولانا ابوالکلام تھے، عربی الفاظ کی بھرمار ہوتی تھی۔ اس مطلب کے لیے اگر صحیح استدلال کرنا ہو، تو ہمارے نزدیک اُس جدول پر ایک نظر ڈال لینی چاہیے، جو مرحوم سیّد احمد دہلوی نے اپنی مشہور لغات "فرہنگ آصفیہ" کے آخر میں درج کی ہے اور جس میں اُردو زبان کے ہر قسم کے الفاظ زبانوں کی نوعیت کے لحاظ سے گنوائے گئے ہیں۔

جدول مذکورۂ بالا حسب ذیل ہے:-

تمام الفاظ مندرجہ فرہنگ آصفیہ ۵۴۰۰۹

یہ مجموعی تعداد ہے، اس کی تفصیل یوں بتائی ہے:-

ہندی جس کے ساتھ پنجابی اور پوربی زبان کے بعض خاص الفاظ بھی شامل ہیں	۲۱۶۴۴
اُردو یعنی وہ الفاظ جو غیر زبانوں سے ہندی کے ساتھ مل کر بنے ہیں	۱۷۵۰۵
عربی	۷۵۸۴
فارسی	۶۰۴۱
سنسکرت	۵۵۴
انگریزی	۵۰۰
مختلف	۱۸۱
میزان کل	۵۴۰۰۹

اس کے بعد مختلف الفاظ کی فہرست جداگانہ دی گئی ہے، جو حسب ذیل ہے:-

ترکی	۱۰۵	
عبرانی	۱۱	۱۸
سُریانی	۷	
یُونانی	۲۹	
پرتگالی	۱۶	
لاطینی	۴	
فرنچ	۳	۵۸

پالی	۲
برہمی	۲
مالاباری	۱
ہسپانوی	۱
میزان کل	۱۸۱

اِس جدول سے حسب ذیل نتائج واضح طور پر نکلتے ہیں :-

(۱) ہندی کے الفاظ ہماری زبان میں تمام زبانوں سے زیادہ ہیں، جو بمقابلہ کل مجموعہ کے نصف کے قریب ہیں اور عربی کے الفاظ سے چند ہیں۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہی کہ ہماری زبان کی اصلی زمین یا بُنیاد ہندی ہی۔ پس جو حضرات ہماری زبان کو کھینچ تان کر عربی کی طرف لے جانا چاہتے ہیں، وہ ایک ایسی غلطی کا ارتکاب کرتے ہیں جس سے اس زبان کی فطرت بگڑ جائے گی۔

(۲) ہندی الفاظ کے بعد دوسرا درجہ اُن الفاظ کا ہی جو غیر زبانوں سے ہندی کے ساتھ مل کر بنے ہیں۔ یہ الفاظ مجموعی الفاظ کے مقابلہ میں قریب ایک تہائی کے ہیں۔ اس سے بیّن طور پر ثابت ہوتا ہی کہ زبان میں توسیع اور ترقی کا جو میلان ہی، اُس کا منشا یہ ہی کہ ہندی کے ساتھ غیر زبانوں کے الفاظ ملائے جائیں اور اس طریقہ سے نئے الفاظ بنائے جائیں۔ اس بنا پر جو لوگ اس زبان کی ترقی کے خواہاں ہیں، وہ اُس کی قدرتی رفتار کو سمجھکر ہندی کے ساتھ غیر زبانوں کے الفاظ ملا کر جدید الفاظ بنائیں۔

(۳) چونکہ دوسری قسم کے الفاظ ہندی اور غیر زبانوں کے ملاپ سے بنائے گئے ہیں، اس لیے صاف ظاہر ہی کہ اُن کا شمار ہندی الفاظ میں ہی۔ اب اگر یہ الفاظ اور پہلی قسم کے الفاظ اور فارسی سنسکرت اور انگریزی کے الفاظ (کہ یہ

تینوں زبانیں بھی آریائی ہیں) نیز (۵۸) الفاظ مختلف الفاظ میں سے (کہ یہ بھی آریائی زبانوں کے ہیں) سب جمع کیے جائیں، تو اُن کی تعداد (۶۳۰۲۴) ہوتی ہے۔ اس تعداد کا مقابلہ عربی الفاظ کی تعداد سے عبرانی اور سریانی کے (۱۸) الفاظ ملاکر کرو (یہ دونوں زبانیں بھی عربی کی طرح سامی زبانیں تھیں) اب سامی الفاظ کی مجموعی تعداد (۷۶۰۲) ہوتی ہے جو آریائی الفاظ کے مقابلہ میں چھٹے حصہ سے بھی کم ہیں۔ گویا اُردو زبان ایک ایسا مرکب ہے جس میں آریائی اور سامی دونوں عنصر شامل ہیں۔ مگر ان دونوں عنصروں کی باہمی نسبت چھ اور ایک کی ہے۔ اس غالب عنصر کی بنا پر بھی فیصلہ ہو جاتا ہے کہ ہماری زبان درحقیقت ایک آریائی زبان ہے۔

وضع اصطلاحات

اس دلچسپ اور ضروری بحث کے بعد، جو اردو زبان کی طبعی اور قدرتی ساخت سے متعلق تھی، اب ہم اصل موضوع یعنی وضع اصطلاحات کے مسئلہ پر توجہ کرتے ہیں۔

واضح ہو کہ دنیا کی ہر ایک علمی اور ترقی یافتہ زبان میں دو قسم کے الفاظ پائے جاتے ہیں جو اصطلاحات کے نام سے موسوم کیے جاتے ہیں:

(اول) مفرد الفاظ یا مفرد اصطلاحیں۔

(دوم) مرکب الفاظ یا مرکب اصطلاحیں۔

اگرچہ مرکب الفاظ علمی زبانوں میں زیادہ اہم ہوتے ہیں اور ان کی تعداد بھی زیادہ ہو، تاہم مفرد الفاظ کی ایک بڑی تعداد ہر علمی زبان میں پائی جاتی ہے۔ یہ مفردات یا تو ایسے ہیں، جن پر مرکب الفاظ کی بنیاد ہے، یا ایسے ہیں، جن سے ترکیب الفاظ کے وقت کام نہیں لیا گیا اور وہ مفرد ہونے کی حالت میں بدستور باقی ہیں۔ علمی زبان میں مرکب اصطلاحیں بلاشبہ زیادہ اہم ہیں، تاہم مفردات ہماری بحث سے خارج نہیں ہو سکتے، اس لیے ہم اول مفردات پر نظر ڈالتے ہیں۔

مفرد اصطلاحیں وضع کرنے کے اصول

(پہلا اصول) مفرد اصطلاحوں کے لیے ہم ان تمام زبانوں سے الفاظ لے سکتے ہیں، جو ہماری زبان میں بطور قدرتی عنصر کے شامل ہیں۔ یعنی ہندی فارسی اور عربی سے کبھی کبھی ترکی زبان کے الفاظ بھی لیے جا سکتے ہیں۔ انگریزی کے صرف وہ الفاظ لینے چاہئیں جو ہماری زبان میں بہت زیادہ رائج اور مشہور

ہوچکے ہیں۔ جیسے گیس۔ مشین۔ کونین۔ انجن وغیرہ

(۲) دوسرا اصول: حتی الوسع اُن زبانوں سے جو ہماری زبان میں بطورِ قدرتی عنصر کے شامل ہیں، وہ الفاظ لینے چاہئیں، جو مستعمل اور رائج ہیں۔ ضرورت کے وقت اُن زبانوں کے ایسے الفاظ بھی لیے جاسکتے ہیں جو اب تک مستعمل اور رائج نہیں ہوئے۔ انگریزی اور ترکی ہماری زبان کے عنصری اجزا نہیں ہیں اس لیے ضرورت کے وقت ان زبانوں کے غیر مستعمل الفاظ نہ لیے جائیں۔

اس اصول کے متعلق یہ اعتراض کیا جائے گا کہ عام اور رائج الفاظ بذاتِ خود کچھ معنی رکھتے ہیں۔ اگر ہم اُن کو نئے اصطلاحی معنے پہنائیں تو سُننے والے کا ذہن اُن الفاظ کے اصلی معنوں کی طرف جائے گا۔ اصطلاحی معنوں کی طرف اُس کا ذہن منتقل نہیں ہوگا الفاظ جب باہم مرکّب ہوتے ہیں، تو خود ترکیب ایک اجنبیت پیدا کردیتی ہے اور اس اجنبیت کے سبب سُننے والے کا ذہن اصلی معنوں کی طرف جانے سے رُک جاتا ہے اور اکثر اصطلاحی معنوں کی طرف اس کا ذہن منتقل ہوتا ہے مگر مفردات کا یہ حال نہیں ہے مثلاً شیر برگ اگر ایک ایسے پھول کا نام رکھا جائے جس کے پتے دودھ جیسے سفید ہوں، تو سُننے والے کا ذہن شیر اور برگ کے اصلی معنوں کی طرف کم منتقل ہوگا۔ اس ترکیب کی اجنبیت ہی اُس کے ذہن کو کسی ایسی چیز کی طرف منتقل کردیگی جس سے ان دونوں لفظوں کا متعلق ہونا ممکن ہو۔ برخلاف اس کے اگر شیر کسی اور چیز کا نام رکھا جائے تو سُننے والا اُس کے اصطلاحی معنوں کو نہیں سمجھے گا، بلکہ اُس کا ذہن شیر کے اصلی معنوں کی طرف فوراً منتقل ہوگا۔

مگر یہ اعتراض صحیح نہیں ہے۔ ہر زبان میں ایسے الفاظ کثرت سے پائے جاتے ہیں، جن کے معنی دو یا دو سے زیادہ ہیں۔ ان الفاظ کو **مشترک**

کہتے ہیں۔ مشترک الفاظ کے تمام معانی بولنے اور لکھنے کے وقت قرینے سے سمجھے جاتے ہیں۔ یہاں مثال کے طور پر اُردو۔ فارسی اور عربی کے ایسے متعدد الفاظ لکھے جاتے ہیں جو کئی معنی رکھتے ہیں۔

(۱) اُردو کے مشترک الفاظ

گت۔ حالت۔ زدوکوب۔ ساز کے بجانے کے مقررہ الفاظ جو ساز کے پردوں کے ذریعے نکالے جاتے ہیں۔ ناچنے کے وقت اعضا کی حرکت کے خاص انداز۔

گرہ۔ گانٹھ۔ گز کا سولھواں حصہ۔ رنج و ملال۔ گتھی۔ بند کے اخیر کا شعر۔ وہ مصرع جو مصرع طرح پر لگایا جائے۔

لاکھ۔ سو ہزار۔ ہر چند۔ ایک دانہ دار صمغی مادّہ۔

لچکا۔ جھٹکا۔ ایک قسم کا پتلا گوٹہ۔ کشتی

مارو۔ لڑائی کا باجہ۔ سری راگ کی تیسری راگنی جو اگہن پوس میں دن کے اخیر وقت گائی جاتی ہے۔ ایک ہتیار جو ہرن کے دونوں سینگوں کا بنا ہوا ہوتا ہے اور نوکوں پر فولاد چڑھا دیتے ہیں۔ مارنے والا۔ ایک قسم کا گول اور بڑا بینگن۔

مچھلی۔ مشہور دریائی جانور۔ بازو اور ساق کا گوشت۔ کان کا ایک زیور۔

نقش۔ تصویر۔ نرد کی بازی کا وہ داؤں جو حسب مراد آئے۔ ایک قسم کا جُوا جو گنجفہ کے پتّوں سے کھیلا جاتا ہے۔ ایک قسم کا راگ جو قوال گایا کرتے ہیں۔ تعویذ۔

وردی۔ فوجی پوشاک۔ صبح و شام کی نوبت جو رئیسوں کے دروازوں پہ بجائی جاتی ہے۔

ہفتہ۔ سات دن کا عرصہ۔ جمعہ کے بعد کا دن جسے شنبہ کہتے ہیں۔ پہلوانوں کی ایک گرفت، جس میں حریف کی بغلوں سے دونوں ہاتھ نکال کر

گردن جکڑ لیتے ہیں۔

یکّا۔ تنہا۔ بے نظیر۔ ایک قسم کی گاڑی۔ ایک طرح کا فتیل سوز۔ ایک قسم کے سپاہی جنھیں گھر بیٹھے تنخواہ ملا کرتی ہے۔

حلیم۔ بُردبار۔ ایک قسم کا کھانا۔

چاک۔ پھٹا ہوا۔ دامن یا آستین کا کھلا ہوا حصّہ۔ کمہار کا پہیّا جسے پھرا کر برتن بناتے ہیں۔ کنوئیں کی چرخی۔ وہ گول کونڈا جس میں مصری یا قند جماتے ہیں۔ کواڑ کی درز۔ وہ چیز جس سے کھلیان پر چھاپ لگاتے ہیں۔ کھریا مٹی

دال۔ دلے ہوئے چنے مونگ اُڑد وغیرہ جو سالن کے طور پر پکاتے ہیں۔ زخم کا انگور۔ انڈے کی زردی۔ آتشی شیشے کا وہ نقطہ جس پر روشنی کی کرنیں جمع ہوں۔ وہ زردی جو پرندوں کے بچّوں کی باچھوں میں ہوتی ہے۔

دام۔ چار کوڑیاں۔ قیمت۔ جال۔ ۱۸ ماشہ کا وزن۔

سُرنگ۔ زمین دوز رستہ۔ لال یا لاکھی رنگ کا گھوڑا۔ بے سراغ۔

شاخ۔ ٹہنی۔ سینگ۔ عیب۔ کمان کی لڑی۔ انگلی سے کھوے تک یا پنچے سے پاؤں تک کا حصّہ۔ جھگڑا۔ انوکھی بات۔ ایک قسم کا پکوان جو میدے کے خمیر اور گھی ڈال کر روٹی سی بناتے اور چھری سے تراش کر کے تلتے ہیں۔ پشت۔ نسل۔ پیڑھی۔

(۳) فارسی کے مشترک الفاظ

بار۔ بوجھ۔ پھل۔ حمل۔ اجازت۔ دفعہ۔ بُنیاد۔ کام۔ خدا کا ایک نام۔ بزرگی و شان۔ علامت ظرفیت جیسے رودبار۔ باریدن سے امر۔ ملاوٹ جو زعفران و مشک میں کی جاتی ہے۔ چوڑا خیمہ۔ دوست۔ غم۔ گناہ۔ باجا۔ نوشتہ کھانے کی چیز۔ شاخ۔ تکلیف مالا یطاق۔

ساز۔ باجا۔ سفر کا سامان۔ کام کی قابلیت۔ تحمّل۔ آلات جنگ۔ مکروفریب

سنگ۔ پتّھر۔ تمکین و وقار۔ وزن۔

شصت۔ ساٹھ۔ زنّار۔ نشتر۔ انگوٹھے کے پاس کی انگلی۔ مچھلی کا

کانٹا۔ مضراب جو باجے کے تار۔

نوا۔ آواز۔ موسیقی کے ایک مقام کا نام۔ تونگری۔ خوراک۔ رہن۔

قیدی۔ فرزند یا فرزندزادہ۔ خراج۔ زاد راہ۔ تحفہ۔

گور۔ قبر۔ ایک بادشاہ کا نام۔ گورخر۔ جنگل۔ شراب۔ عیش و عشرت

فراز۔ چپٹا۔ کھلا ہوا۔ کھولنا۔ ڈھکنا۔ قریب۔ جمع شدہ۔ پیچھے۔ اوپر

نیچے۔ سرکش۔

کاز۔ کسانوں کی جھونپڑی۔ مویشیوں کے باندھنے کا زمین دوز گھر۔

درختوں کے چھانٹنے کا آلہ۔ چھوٹی قسم کا صنوبر۔ گردن پر تھپڑ مارنا۔ جھولا۔

گراز۔ سور۔ نازکی چال۔ پھاوڑا۔ بے قراری۔ چوڑے منہ کا کوزہ جو غلاف

لپیٹ کر سفر میں ہمراہ لے جائیں۔ جانوروں کو ہانکنے کی لکڑی۔ نشوونما۔

گول۔ احمق۔ مکروفریب۔ جھیل۔ اُلّو۔

تخت۔ گرز۔ خود آہنیں۔ جوتی۔ موزہ۔ حصّہ۔ قصائی کی چھری۔ بڑی کھی

ماہ۔ چاند۔ مہینہ۔ ہر ماہ شمسی کا بارھواں دن۔ ایک فرشتہ جو چاند پر

موکل ہے۔ شہر یعنی بلدہ۔

مور۔ چیونٹی۔ زنگ۔ نحیف و لاغر۔ فوجی دستہ۔ بوریا۔

تاب۔ چمک۔ غصّہ۔ گرمی۔ روشنی۔ رسّی کا بل۔ محنت و مشقت۔

طاقت و توانائی۔

تنگ۔ فراخ کی ضد۔ غلّہ یا شکر وغیرہ کی گون۔ تختہ نقاشی۔ مویشی

کی پشت پر بوجھ باندھنے کی رسّی - زین کی بالائی جانب - پہاڑ کا درّہ - رنجیدہ اور آزردہ سخت - بہت - قریب -

چنگ - جھکا ہوا - ہاتھی کا آنکس - آدمی یا جانور کا پنجہ - ایک مشہور باجے کا نام - اپاہج -

خام - کچّا - خمِ شراب - چمڑا - ریشم جو بٹا ہوا نہ ہو - کمند - ناتجربہ کار

خُردہ - ہر چیز کا چورا - خس و خاشاک - آگ کی چنگاری - عیب - باریک و دقیق چیز - قوس قزح -

داد - عمر - قوبا کی بیماری - فریاد - دہش و بخشش - انصاف -

دار - درخت - سولی - چھت چھاپنے کی لکڑی - ایک دوا جس کو فلفل دراز بھی کہتے ہیں - خدا کا نام -

دست - ہاتھ - فائدہ - فتح - مسند - قدرت - قاعدہ - روش - مرتبہ - وزیر - اندازہ - بازی - پیشہ -

(۳) عربی کے مشترک الفاظ

اجارہ - پناہ دینا - فریاد کو پہنچنا - مکان وغیرہ کرایہ پر دینا -

اضافہ - مہانی کرنا - مائل کرنا - ایک لفظ کو دوسرے لفظ کی طرف مضاف کرنا - ڈرنا - نسبت کرنا - گھیر لینا - پناہ دینا - اپنا کام خدا کے حوالے کرنا -

بعث - اُکسانا - بھیجنا - جگانا - لشکر -

بسط - فراخی - پھیلانا - عذر قبول کرنا - ہاتھ لپکانا -

ادیم - چمڑا جو کمایا گیا ہو - کھانا جس کے ساتھ سالن ہو - زمین یا آسمان کی سطح

جاریہ - کشتی - لڑکی - باندی - آفتاب -

جبہہ - پیشانی - آدمی یا گھوڑوں کا غول - چاند کی ایک منزل کا نام -

حبر ۔ دوات کی سیاہی ۔ خوبی ۔ زینت ۔ دانتوں کی زردی ملی سفیدی ۔ صورت و رنگ ۔ دانش مند ۔

خبیر ۔ خبردار ۔ کاشتکار ۔ گھاس ۔ اون ۔ کفِ دہانِ شتر ۔

دانق ۔ نادان ۔ چور ۔ دُبلا جانور ۔ درم کا چھٹا حصّہ ۔

دَین ۔ وہ چیز جو موجود نہ ہو ۔ موت ۔ قرض

دیوان ۔ حساب کی کتاب ۔ رجسٹروں کے جمع رکھنے کی جگہ ۔ اشعار کی کتاب

رقیب ۔ نگہبان ۔ موکل ۔ خدا کا ایک نام ۔ چاند کی ایک منزل ۔ جوے کے تیروں میں سے تیسرا تیر ۔

ربیع ۔ ایک چیز کا چوتھا حصہ ۔ بہار کی بارش ۔ موسم بہار ۔ چھوٹی ندی ۔ پانی کا ایک حصّہ جس سے زمین سیراب ہو ۔

زمر ۔ نے بجانا ۔ شک بھرنا ۔ کسی بات کو ظاہر کرنا ۔ کسی کو کسی کے خلاف اُکسانا ۔

سکّہ ۔ محلّہ ۔ بازار ۔ رستہ ۔ کھجور کا درخت ۔ لوہے کا آلہ جس سے کسی چیز پہ مُہر لگاتے تھے ۔ زرِ سکّہ زدہ ۔

شاکلہ ۔ عادت ۔ عقل ۔ تہی گاہ ۔ روش ۔ رستہ ۔ کان کی لَو کی سفیدی ۔

صدف ۔ سیپ ۔ جو چیز بلند ہو جیسے دیوار ۔ کندھے کی ہڈی کی جگہ ۔ گھوڑے کا چلتے وقت اپنے سُم کو دور دور رکھنا ۔ کنارہ ۔ پہاڑ کی انتہا ۔

صرف ۔ توبہ ۔ حیلہ ۔ حادثہ ۔ زمانہ کی گردش ۔ ایک مشہور علم کا نام ۔ بات کرنے میں زیادتی کرنا ۔ گردش دینا ۔ کسی چیز کو اُلٹا کرنا ۔ درہم و دینار کو خالص و بے میل کرنا ۔

طائر ۔ پرند ۔ کردار ۔ دماغ ۔ وہ چیز جس سے نیک فال لیں ۔ مصیبت ۔

طالع ۔ طلوع کرنے والا ۔ صبح کاذب ۔ قسمت کا ستارہ ۔ وہ تیر جو نشانہ

سے پار نکل جائے۔

سہم۔ تیر۔ چھت کی کڑیاں۔ حصہ۔ گھر کے چاروں طرف کی زمین۔ چھ گز کی مقدار۔

عقاب۔ مشہور شکاری پرند۔ کنوئیں کے درمیان کا نکلا ہوا پتھر جو ڈول کو پھاڑ ڈالے۔ پہاڑ کی بڑی چٹان جو زینہ کی طرح بن گئی ہو۔ پانی کا چشمہ جس سے حوض میں پانی لایا گیا ہو۔ کنوئیں کے کنارے کا وہ پتھر جس پر پانی پلانے والا کھڑا ہو کر لوگوں کو پانی پلائے۔ چارپایوں کے پاؤں کا ایک خاص نشان آنحضرت کے جھنڈے کا نام۔ عقاب کی صورت کے چند ستارے۔ ڈوری جو کان کے بالے میں ڈالی جائے۔

فارسی میں **رنگ** اور عربی میں **عین** مشہور کثیر المعانی الفاظ ہیں۔ یہ تینوں زبانوں کے تھوڑے سے الفاظ ہیں جو مثال کے طور پر یہاں درج کیے گئے ہیں۔ حالانکہ ان میں سے ہر زبان میں ایسے الفاظ کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ عام زبان میں ایسے الفاظ جن کے معنی دو یا دو سے زیادہ ہوں قرینہ سے بے تکلف سمجھے گئے ہیں اور سمجھے جاتے ہیں پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ جب علمی اصطلاحات ایسے رائج اور مستعمل الفاظ سے بنائی جائیں گی جن کے کچھ معنی پہلے سے موجود ہیں تو ان الفاظ کے عام اور اصطلاحی معنوں میں مشترک ہونے کے سبب کوئی دقت پیش آئے گی۔ ہر موقع پر قرینہ بتا دے گا کہ یہ لفظ عام معنوں میں لیا گیا ہے یا اصطلاحی معنوں میں۔ بدلنے اور لکھنے کے قرائن کے علاوہ **مشترک** الفاظ کے اصلی معنوں اور دیگر معنوں میں اکثر تشبیہ یا مجاز کا تعلق ہوتا ہے۔ اس تعلق کے سبب ذہن انسانی ایک معنی سے دوسرے معنی کی طرف آسانی سے منتقل ہوتا ہے۔ کسی لفظ کو جو پہلے سے کچھ معنی رکھتا ہے، نئے اصطلاحی معنے پہنانے کے وقت بھی اس تعلق کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ مگر تماشا یہ ہے کہ

فارسی زبان میں کم اور عربی میں بہت سے ایسے مشترک الفاظ بھی ہیں، جن کے معنی باہم متضاد ہیں۔ تاہم کوئی دشواری اُن کے مختلف معنوں کے سمجھنے میں نہیں ہوتی۔ ایسے موقع پر دو مختلف معنوں میں بلاشبہ کوئی مجازی تعلق نہیں ہوتا۔ تاہم بولنے یا لکھنے کا قرینہ اس مشکل کو حل کر دیتا ہے۔ پس ہماری رائے میں جہاں تک ممکن ہو مفرد اصطلاحیں وضع کرنے میں اُن عام مفرد الفاظ سے کام لینا چاہیے جو ہماری زبان میں پہلے سے مستعمل ہیں۔ تاہم اگر کسی موقع پر ایسا عام مفرد لفظ نہ مل سکے، جو رائج اور مستعمل ہو یا لفظ تو مل سکتا ہے مگر وہ ایسا لفظ ہے جس سے آیندہ ترکیب کے وقت دقت پیش آئے گی، برخلاف اس کے کسی عنصری زبان کا ایک اور لفظ جو کم مشہور ہے، بہ نسبت اس کے چھوٹا اور ہلکا اور مرکبات میں آسانی سے کھپ جانے والا ہے، تو ایسی حالتوں میں ضرورتاً عنصری زبانوں کے غیر مستعمل الفاظ سے بھی کام لیا جا سکتا ہے۔

(تیسرا اصول) کسی اصطلاحی لفظ سے پورے اصطلاحی معنے ظاہر نہیں ہوتے ہر ایسے لفظ میں اصطلاحی معنے کی ایک جھلک ہوتی ہے اور یہی جھلک کافی سمجھی جاتی ہے۔ مثلاً گرامر میں **ضمیر** اُن لفظوں کو کہتے ہیں جو بجائے اسمائے مذکورہ استعمال کیے جاتے ہیں جس کا فائدہ یہ ہے کہ بار بار اُنھیں اسما کو جن کا ذکر گزر چکا ہے، دُہرانا نہیں پڑتا۔ **ضمیر** کے اصلی معنی ہیں پوشیدہ۔ یہ نام اس لیے دیا گیا کہ ضمیریں پوشیدہ یا غائب اسما کی قائم مقامی کرتی ہیں۔ بلاغت میں **مجاز** اُس لفظ کو کہتے ہیں، جو اپنے اصلی معنوں کو چھوڑ کر نئے معنوں میں استعمال کیا جائے۔ مثلاً قارورہ کے اصلی معنے شیشہ کے ہیں۔ مجازی معنے ہیں بیمار کا پیشاب جو شیشہ میں ڈال کر تشخیص مرض کے لیے حکیم کے پاس لے جائیں۔ **مجاز** کا لفظ جواز سے نکلا ہے، جس کے معنی ہیں گزرنا۔ چوں کہ اس میں اصلی اور حقیقی معنوں سے گزر جانا پڑتا ہے، اس لیے یہ نام دیا گیا ہے۔

منطق میں **دَور** اس کو کہتے ہیں کہ مثلاً ا کا وجود ب پر موقوف ہو، ب کا وجود ج پر، ج کا د پر، پھر د کا وجود ا پر موقوف ہو۔ **دَور** کے معنے ہیر پھیر کے ہیں۔ چونکہ اس سلسلہ میں ہر پھر کر وہی پہلی چیز آجاتی ہے، اس لیے دَور نام رکھا گیا۔ طب میں **جمرہ** ایک مرض کا نام ہے، جس میں درد کے ساتھ سوزش بیحد ہوتی ہے۔ جمرہ کے اصلی معنی عربی میں چنگاری کے ہیں۔

معنی کا یہ حصّہ جو **جھلک** کہلاتا ہے، اگر اُس معنی کا نمایاں اور ممتاز حصّہ ہو، تو بہتر ہے۔ ہر مفرد اِصطلاح کے وضع کرنے کے وقت حتی الامکان کوشش کرنی چاہیے کہ اِصطلاحی معنی کا نمایاں اور ممتاز حصّہ اصطلاحی لفظ سے ظاہر ہو۔ اگرچہ اس بات سے کسی طرح اِنکار نہیں ہو سکتا کہ زمانۂ سابق میں جو اصطلاحات عربی اور انگریزی وغیرہ زبانوں میں وضع کی گئی ہیں، اُن میں ہمیشہ اور بالالتزام اس بات کی کوشش نہیں کی گئی کہ اصطلاحی الفاظ سے اصطلاحی معنوں کا نمایاں اور ممتاز حصّہ ظاہر ہو۔ تاہم اس اُصول پر عمل کرنے سے ہم زیادہ مناسب اور موزوں اِصطلاحیں تجویز کر سکتے ہیں۔ انگریزی میں جو مفرد اصطلاحیں ہیں، اگر اُن کے اصطلاحی معنوں کا نمایاں اور ممتاز حصّہ اُن سے ظاہر نہیں ہوتا تو ہمارے لیے تقلید کی ضرورت نہیں ہے، ہم معنے کے نمایاں حصّہ کو نگاہ میں رکھ کر چوتھے اُصول کے مطابق نئی اِصطلاحات بنا سکتے ہیں۔

(چوتھا اُصول: دوسرے اُصول میں ہم نے قرار دیا ہے کہ حتی الامکان عنصری زبانوں کے مشہور اور رائج الفاظ سے وضع اصطلاحات میں کام لیا جائے۔ پس ضروری ہے کہ ہم موجودہ الفاظ کو نئے نئے معنے پہنائیں۔ اس حالت میں جو تعلق اصلی معنوں اور نئے معنوں میں ہوگا، وہ یا تو تشبیہ کا تعلق ہوگا یا کنایہ کا یا مجاز کا۔ تیسری صورت کی بہت سی شکلیں ہیں، مثلاً سبب سے مسبب۔ مظروف سے ظرف،

یا ظرف سے مظروف۔ عام سے خاص یا خاص سے عام۔ جزو سے کل یا کل سے جزو مُراد لی جائے۔ یہ تمام طریقے بلاغت میں تفصیل کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں، انہی طریقوں کی بنا پر ہمیں نئی اصطلاحیں وضع کرنی چاہئیں۔

(پانچواں اصول) عربی زبان کی قدیم مفرد علمی اصطلاحیں قائم رکھنی چاہئیں۔ (ان میں معرّب الفاظ بھی شامل ہیں) کیوں کہ وہ ہمارے اسلاف کی یادگار رہیں۔ اگر ہم نے ان مفرد اصطلاحوں سے اپنے خاص طریقۂ ترکیب کے مطابق مُرکّب اصطلاحیں تیار کیں، تو اس صورت میں بھی وہ یادگار قایم رہے گی گو کہ اس حالت میں اُن کی وہ ترکیبی شکل باقی نہ رہے، جو عربی زبان کے طریقۂ ترکیب کے مطابق ہو سکتی تھی۔

عربی زبان کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اُس میں مفرد الفاظ نہایت کثرت سے ہیں۔ اس باب میں شاید دُنیا کی کوئی زبان اُس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اس کے علاوہ اس زبان میں ایک مفرد مادہ سے بہت سے مفرد الفاظ نکالنے کا جو قاعدہ موجود ہے، وہ بے نظیر ہے، ہمیں اس قاعدہ سے مفرد الفاظ بنانے میں بڑی مدد مل سکتی ہے، اور مفرد الفاظ کا بہت بڑا ذخیرہ ہمارے ہاتھ آ سکتا ہے۔

مثلاً مادّہ لَمس سے حسب ذیل الفاظ بنائے گئے ہیں:۔

لموس۔ لماس۔ لمیس۔ لامس۔ لامسہ۔ ملموس۔ لَماست۔ لُماست۔ لُمیس۔ لماس۔ لمسا۔ تلمس۔ تلمیس۔ ملماس۔ التماس۔ تلمس۔ ملامست۔ متلمّس۔ تلامس۔ تلامس۔ متلامّس۔ یلتمس۔ یلتمس۔ لمّس وغیرہ

مادّۂ نظر سے حسب ذیل الفاظ نکالے گئے ہیں:۔

ناظر۔ ناظرہ۔ منظور۔ نظارہ۔ منظر۔ نظریّہ۔ نظران۔ تناظر۔ مناظرہ۔ مُناظِر۔ تنظار۔ اِنتظار۔ منتظر۔ انظار۔ نظار۔ نظاریہ۔ منظرہ۔ منظری۔ منظرانی۔ نظرہ۔ تنظّر

نظور۔ نظورہ۔ ناظور۔ ناظورہ۔ نظیر۔ نظیرہ۔ استنظار۔ مستنظر۔ متناظر۔ نظائر۔ نظراء، نواظر وغیرہ۔

ترکیب کے ایسے قاعدے البتہ عربی اور دیگر سامی زبانوں میں نہیں ہیں، جیسے کہ آریائی زبانوں میں ہیں، اسی بنا پر ہم نے قرار دیا ہے کہ مفرد علمی اصطلاحیں بنانے کے وقت اُن مفرد عربی الفاظ سے کام لینا چاہیئے جو ہماری زبان میں رائج اور مستعمل ہیں اور اگر ضرورت پیش آئے تو عربی زبان کے اُن مفرد الفاظ سے بھی کام لے سکتے ہیں، جو ابتک ہماری زبان میں رائج نہیں ہیں، مگر ترکیب الفاظ کے لیے ہمیں اُن آریائی طریقوں کو کام میں لانا چاہیے، جن سے مرکب اصطلاحیں نہایت سہولت سے اور بے تکلف تیار ہو سکتی ہیں۔

(چھٹا اُصول) اگر کسی علم میں اصطلاحیں پہلے عربی سے لی گئی ہوں، تو اُس علم میں آیندہ اصطلاحیں بھی عربی سے لینی چاہئیں یا نہیں؟ اس سوال کا جواب بعض حضرات کے نزدیک مطلقاً اثبات میں ہے اُن کی دلیل یہ ہے کہ ایسا کرنے سے یکسانیت پیدا ہوگی۔ ہم بھی اس کا جواب اُس خاص حد تک اثبات میں دیتے ہیں جو پانچویں اُصول میں بیان کی گئی ہے یعنی مفرد اصطلاحیں عربی کے اُن رائج اور مستعمل الفاظ سے بنا سکتے ہیں، جو ہماری زبان میں موجود ہیں اور بشرط ضرورت ان مفرد الفاظ کو بھی کام میں لا سکتے ہیں، جو اب تک ہماری زبان میں رائج نہیں ہوئے، مگر دو پہلو سے ہماری رائے اُن حضرات سے مختلف ہے۔

(اوّل) یہ کہ بالالتزام اور ہمیشہ عربی الفاظ ہی سے اصطلاحیں نہیں بنانی چاہئیں کیوں کہ بہت سے موقعوں پر فارسی یا ہندی سے بھی ہمیں ایسے الفاظ مل سکتے ہیں، جو بمقابلہ عربی الفاظ کے زیادہ سریع الفہم اور زبان پر آسانی سے رواں ہونے والے اور اُردو زبان کی بناوٹ کے لحاظ سے زیادہ موزوں اور مناسب ہوں۔

عربی الفاظ کی قید لگانے اور اس قاعدہ کا ہمیشہ التزام کرنے سے ہم اپنے تئیں خواہ مخواہ مجبور کرلیں گے اور اس سے ہم بعض اوقات دِقّت میں پھنس جائیں گے (دوم) یہ کہ جو حضرات اس یکسانیت پر زور دیتے ہیں۔ وہ مفرد اصطلاحات ہی پر بس نہیں کرتے، بلکہ مُرکّب اِصطلاحیں بھی عربی زبان ہی کے طریقہ کی تیار کرتے ہیں۔ ان مُرکّب اصطلاحوں میں دو دِقّتیں اکثر پیش آتی ہیں۔ پہلی یہ کہ اصطلاحیں آسانی سے زبان پر رواں نہیں ہوتیں اور صاف معلوم ہوتا ہے کہ واضع نے ان اِصطلاحات کو اُن قوموں کے لیے بنایا ہے۔ جن کی مادری زبان عربی ہے یا جن کا ذریعۂ تعلیم اُردوٗ زبان نہیں، بلکہ عربی زبان ہے۔ حالانکہ ہم جو اصطلاحیں تیار کرنا چاہتے ہیں، اُن کا مقصد اُن باشندوں کو تعلیم دینا ہے، جن کی زبان اُردوٗ ہے۔ دوسری دِقّت یہ پیش آتی ہے کہ وہ مُرکّب اصطلاحیں جو عربی طریقۂ ترکیب کے مطابق تیار کی جاتی ہیں، اپنی جگہ جامد ہوکر رہ جاتی ہیں اور اُن سے آیندہ اور الفاظ نہیں بن سکتے۔ برخلاف اس کے اگر مفرد الفاظ عربی سے لیے جائیں اور آریائی طریقۂ ترکیب کے مطابق اُن سے مُرکّب اصطلاحیں بنائی جائیں تو یہ دونوں دُشواریاں پیش نہ آئیں۔

بہر حال ہماری رائے یہ ہے کہ ہمیں یکسانیت کے خبط پر اپنی زبان کی خوش نمائی اور سادگی کو قربان نہیں کرنا چاہیے۔ عربی زبان سے ہمیں اُسی قدر کام لینا چاہیے جہاں تک کہ ہماری زبان کی آریائی فطرت تباہ نہ ہو اور مُرکّب اصطلاحیں تیار کرنے کی جو آسانیاں ہمیں اس فطرت کے سبب میسّر ہیں، وہ برباد نہ ہونے پائیں اور آیندہ ایسی مُرکّب اِصطلاحیں تیار نہ ہوں، جن کا بولنا اُردوٗ زبان بولنے والوں کے لیے مشکل ہو اور اُن سے پھر نئے مُشتقات نہ بن سکیں۔ مادری زبان تعلیم کا ایک قدرتی ذریعہ ہے اور کسی غیر زبان میں علم حاصل کرنا ایک مصنوعی ذریعہ ہے

یہ یکسانیت کا اصول ہمارے لیے اُسی وقت موزوں تھا جبکہ ہماری تعلیم کا قدرتی اور مصنوعی ذریعہ ایک تھا یعنی جبکہ ہمارے آباؤ اجداد عربی زبان بولتے اور عربی ہی میں تعلیم پاتے تھے یا کم سے کم اُس وقت کے لیے موزوں تھا، جبکہ تعلیم کا قدرتی ذریعہ تو بدل گیا تھا یعنی ہماری مادری زبان فارسی یا اردو ہو گئی تھی مگر مصنوعی ذریعہ باقی تھا، یعنی ہم عربی زبان میں تمام علوم کی تعلیم حاصل کرتے تھے۔ مگر جب کہ ہمارا قدرتی ذریعۂ تعلیم اور مصنوعی طریقۂ تعلیم دونوں بدل گئے ہیں تو یکسانیت کے اس طریقہ پر زور دینا خبط کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ جن مشکلات سے آزاد ہونے کے لیے ہم اُردو زبان کو تعلیم کا ذریعہ قرار دے رہے ہیں، اُنھیں مشکلات میں ہر پھر کر اپنے تئیں پھر پھنسانا چاہتے ہیں۔

(ساتواں اُصول) انگریزی، فرانسیسی، جرمنی اور یورپ کی دیگر زبانوں میں بہت سے الفاظ غیر زبانوں سے آئے ہیں اور ان زبانوں کے بولنے والوں نے ان الفاظ میں تصرف کر کے اُن کو اپنا بنا لیا ہے۔ عربوں نے بھی بہت سے علمی مفرد الفاظ اپنی زبان کی خراد پر چڑھا لیے تھے۔ طب اور علم الادویہ وغیرہ میں بہت سے یونانی مفرد الفاظ ہیں (بلکہ مرکب بھی) جو معرّب کر لیے گئے ہیں۔ مثال کے طور پر ذیل میں چند الفاظ درج کیے جاتے ہیں۔ جن میں مفرد و مرکب دونوں قسم کے الفاظ ہیں۔

غاریقون۔ سقمونیا۔ اوذیما۔ ذیابیطس۔ درہم۔ دینار۔ قولون۔ دیافرغما۔ اورطی کیلوس۔ کیموس۔ مانیا۔ مالیخولیا۔ باسلیق۔ قیفال۔ اثیر۔ منجنیق۔ قاثاطیر۔ صافن۔ قرنیہ۔ ایلاوس۔ ذوسنطاریا فلغمونی۔ بولیموس۔ قاطوخس۔ قوما۔ ابیلمیا وغیرہ

اب سوال یہ ہے کہ آیا ہمیں بھی انگریزی زبان کے بہت سے مفرد الفاظ کو تصرّف کرکے ہضم کر لینا چاہیے؟ اگر اس کا جواب اثبات میں ہو تو اس باب میں ہمیں کس اُصول پر عمل کرنا چاہیے اور اس کی حدبندی کیوں کر ہو سکتی ہے؟

ہماری رائے اس باب میں حسب ذیل ہے، جس کو ہم نے ساتواں اُصول قرار دیا ہے۔

(۱) انگریزی کے اکثر الفاظ جو مشہور اور رائج ہو چکے ہیں (خواہ وہ اصلی حالت میں ہیں یا اُن میں تصرّف کیا گیا ہے) اور عوام کی زبان پر بھی رواں ہو چکے ہیں، اپنے حال پر قائم رکھے جائیں، جیسا کہ ہم پہلے اُصول میں بیان کر چکے ہیں۔

(ب) وہ تمام مفرد الفاظ جو معرّب ہو کر عربی زبان کی علمی اصطلاحات میں شامل ہو چکے ہیں، اُن میں بھی کوئی تبدیلی نہ کی جائے۔ سب بدستور باقی رکھے جائیں جیسا کہ ہم پانچویں اُصول میں اشارہ کر چکے ہیں۔

(ج) حیوانات و نباتات کے وہ نام جن کا اشتقاق مشکوک ہے، یا جو امریکہ، افریقہ اور تسمینیا وغیرہ برّاعظموں کے کسی ملک کی زبان سے ماخوذ ہیں، اُن میں بشرطِ ضرورت تصرّف کر لیا جائے یا اُن کو بدستور رہنے دیا جائے۔

(د) اشیا کے جو نام عربی، فارسی یا ہندوستان کی کسی زبان سے یورپ میں گئے ہیں اور اُنھوں نے اپنی شکل تبدیل کر لی ہے، اُن کو بجنسہٖ انگریزی زبان سے نہیں لینا چاہیے بلکہ اُن کو اُس شکل پر لے آنا چاہیے جس پر کہ وہ اصل زبان میں تھے۔

(ہ) سائنس کی اشیا کے وہ نام جو موجدوں یا دریافت کنندوں کے نام پر رکھے گئے ہیں، اُن کو بھی بدستور قائم رکھنا اور اپنی زبان کی خراد پر چڑھا لینا چاہیے۔ اگر ہم ایسا نہ کریں گے تو علمی دنیا میں احسان فراموش کہلائیں گے۔

(آٹھواں اُصول) سائنس کی اُن اشیا کے علاوہ جن کا ذکر ساتویں اُصول میں ہو چکا ہے، باقی تمام اشیا جن کے ناموں کا اشتقاق معلوم ہے، اُن کے لیے اپنی زبان میں مفرد الفاظ وضع کر لینے چاہئیں۔ اس میں کیمیا کے عناصر۔ دوائیں۔ حیوانی۔ نباتی اور جمادی سب اشیا شامل ہیں۔

شاید اس موقع پر اعتراض کیا جائے کہ وہ چیزیں جو تجارت کی ذیل میں داخل ہیں۔ اپنے نام اپنے ساتھ اُن ملکوں سے لائی ہیں، جہاں سے کہ وہ تجارت کے لیے روانہ کی گئی ہیں۔ اس صورت میں وہ چیزیں اپنے مشہور ناموں سے ملیں گی۔ ہمارے وضع کیے ہوئے ناموں سے نہیں ملیں گی۔

مگر یہ اعتراض صحیح نہیں ہے۔ آخر بہت سی تجارتی چیزیں ایسی بھی ہیں، جن کے نام پہلے سے ہماری زبان میں موجود ہیں۔ مثلاً تھائی مول کو ہم اجوائن کا ست کہتے ہیں۔ اگر کوئی شخص انگریزی دواؤں کی دُکان پر جاکر اجوائن کا ست طلب کرے، تو دوا فروش یا تو پہلے سے جانتا ہوگا کہ اجوائن کا ست وہی ہے جسے ڈاکٹری میں تھائی مول کہتے ہیں۔ یا اگر نہ جانتا ہوگا تو کوشش کرے گا کہ اس نام کی حقیقت معلوم کرے۔ چونکہ خریدار اور فروشندہ دونوں ایک دوسرے کی بات سمجھنے کے محتاج ہیں اور فروشندہ نسبتاً زیادہ محتاج ہے، اس لیے کہ خریدار اُس فروشندہ کو چھوڑ کر جو اُس کی بات نہیں سمجھتا، دوسرے فروشندہ کے پاس چلا جائے گا، جو اُس کی بات سمجھتا ہے، اس بنا پر ہمیشہ دوکان داروں کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ خریداروں کی بات سمجھیں اور اُن کی مطلوب اشیا کے دیسی ناموں سے واقف ہوں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دوکان دار علی العموم اُن ناموں سے آگاہ ہو جاتے ہیں جن کا رواج ملک میں ہے۔ نئے نام جو ہم وضع کر رہے ہیں، اُن کا بھی یہی حال ہوگا۔ مثلاً جب ہم کسی انگریزی دوا فروش سے بنفشین طلب کریں گے، تو وہ اول تو حیرت زدہ

ہوگا کہ یہ کیا چیز ہی۔ پھر جب اُس سے سبزین طلب کرے گا اور کوئی عفنین، تو خود حیرت ہی جس کو فلاسفہ نے علم کا دروازہ بتایا ہی، اُس کو اس بات پر آمادہ کردیگی کہ وہ ان ناموں سے خبردار ہو۔ پھر تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ اِن سب ناموں کی حقیقت سے واقف ہو جائے گا اور آیندہ ان ناموں کو اپنے حافظہ میں محفوظ رکھے گا۔ تاکہ اِن چیزوں کا کوئی گاہک اُس کی دُکان سے واپس نہ جانے پائے

پس جس طرح تجارتی چیزوں کے وہ دیسی نام جو پہلے سے موجود اور رائج ہیں لین دین میں حارج نہیں ہوتے، بالکل اسی طرح نئے نام بھی آگے چل کر تجارت میں خلل انداز نہ ہوں گے۔

(نواں اُصُول) انگریزی کی بعض مفرد اصطلاحیں روم و یُونان یا دیگر ملکوں کی میتھا لوجی یعنی دیوتاؤں کے قصّوں کہانیوں سے لی گئی ہیں مثلاً امونیا Ammonia نمفا Nympha کوبالٹ Cobalt وغیرہ۔ میتھا لوجی (خرافیات) یورپ کے ادب کا اہم عنصر ہی اس لیے اُن ممالک کا بچہ بچہ ان اشاروں کو خوب سمجھتا ہی۔ مگر ہندوستان کے باشندے اُن سے بالکل نابلد ہیں۔ ہمیں ایسے لفظوں کو بدستور باقی رکھنا نہیں چاہیے، بلکہ جن اشیا کے لیے ایسے نام تجویز کیے گئے ہیں، اُن کی صفات و خواص معلوم کرکے نئی اصطلاحیں وضع کرلینی چاہئیں۔

(دسواں اُصُول) اگر انگریزی کی کوئی اصطلاح اُس شئے کی غلط خاصیت ظاہر کرتی ہو، جس کے لیے وہ اِصطلاح وضع کی گئی ہی، تو اس غلط خاصیت کی بنا پر ہمیں اپنی اِصطلاح نہیں بنانی چاہیے۔ بلکہ اُس کے صحیح خواص معلوم کرکے اُن کی بنا پر اصطلاح وضع کرنی چاہیے۔

(گیارہواں اُصُول) اگر ایک علم کی کسی انگریزی اصطلاح کے مقابل کوئی ایسی اِصطلاح تجویز کی جائے جو پہلے سے کسی اور علم میں مستعمل ہو، تو اُس کا کوئی

مضائقہ نہیں ہے۔ انگریزی اور عربی میں ایسی بہت سی اصطلاحیں ہیں، جو مختلف علوم میں یکساں مستعمل ہیں۔ اور ہر علم میں ان کے جُداگانہ معنے لیے جاتے ہیں۔ جس طرح ایک اصطلاح مختلف معنوں کے لحاظ سے مختلف علوم میں مستعمل ہو سکتی ہے، اسی طرح کئی مختلف اصطلاحیں ایسی ہو سکتی ہیں، جن کے معنے ایک ہوں۔ پہلی قسم کی اصطلاحوں کو مشترک اصطلاحیں اور دوسری قسم کی اصطلاحوں کو مرادف اِصطلاحیں کہتے ہیں۔

(بارھواں اُصُول) اگر انگریزی میں کوئی اصطلاح مشترک ہو اور مختلف علوم میں اُس کے معنے جُداگانہ لیے ہوں گے، تو اُردو میں ایسا لفظ تلاش کرنا نہیں چاہیے جو انگریزی لفظ کی طرح کئی معنوں کے لیے کافی اور کئی علوم میں مشترک ہو سکے۔ کیونکہ شاذ و نادر ہی ایسا لفظ مل سکتا ہے، اس صورت میں ہر اِصطلاحی معنی کے لیے جُداگانہ لفظ تجویز کرنا زیادہ موزوں ہوگا۔

(تیرھواں اُصُول) جہاں تک ممکن ہو، انگریزی زبان کی مفرد اصطلاح کے لیے اُردو اصطلاح بھی مفرد ہی تجویز کرنی چاہیے۔ لیکن اگر مفرد اصطلاح کے مقابل مفرد اصطلاح نہ مل سکے تو مُرکّب اصطلاح بنا لینی چاہیے۔ کیوں کہ یہ بات ضروری نہیں ہے کہ ایک زبان کے مفردات کے لیے ہمیشہ دوسری زبان میں بھی بالمقابل مفردات مل سکیں۔

(چودھواں اُصُول) دوسرے اُصول میں قرار دیا گیا ہے کہ مفرد اصطلاحیں اُردو زبان کی عنصری زبانوں سے لینی چاہئیں اور یہ بات واضح طور پر بتائی جا چکی ہے کہ ہندی، فارسی اور عربی ہی وہ عنصر ہیں جن سے ہماری زبان مُرکّب ہے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ ہماری نئی اصطلاحیں تینوں زبانوں یعنی عربی، فارسی اور ہندی کے الفاظ سے بے تکلف ماخوذ ہونی چاہئیں۔ مگر جو حضرات وضعِ اِصطلاحات

ہیں عربیت کے حامی ہیں، وہ تو فارسی زبان سے بھی اصطلاحیں بنانے کے روادار نہیں ہیں، ہندی کا تو کیا ذکر ہی پھر ایک اور گروہ ہی، جو اصطلاحات میں فارسی کی آمیزش کو جائز رکھتا ہی، لیکن ہندی میل سے نفرت کا اظہار کرتا ہی۔ غرضکہ یہ دونوں گروہ علمی اصطلاحات میں ہندی کی مداخلت کو پسند نہیں کرتے۔ اُن کے نزدیک وہ اصطلاحیں جو ہندی الفاظ سے بنائی جائیں اور جن میں ہندی کے مخصوص حروف (ٹ۔ ڈ۔ ڑ) اور مخلوط الہا حروف (بھ۔ پھ۔ تھ۔ ٹھ۔ دھ۔ ڈھ۔ رھ۔ ڑھ۔ کھ۔ گھ۔ لھ۔ مھ۔ نھ) شامل ہوں، محض بازاری اور مبتذل الفاظ ہوں گے۔

ہمارے نزدیک یہ خیال سخت غلطی پر مبنی ہی۔ ہندی ہماری محبوب زبان اُردو کے لیے جس کو ہم رات دن گھروں میں، بازاروں میں، محفلوں اور مجلسوں میں، مدرسوں اور کارخانوں میں اور ہر مقام میں اور ہر حالت میں بولتے ہیں اور اسی کو ہمیشہ لکھتے اور پڑھتے ہیں، بمنزلہ زمین کے ہی۔ اسی زمین پر فارسی اور عربی کے پودے لگائے گئے ہیں۔ اسی تختہ پر غیر زبانوں نے آکر گُل کاری کی ہی۔ اگر یہ زمین نکال دی جائے تو پھر اُردو زبان کا نام ونشان بھی باقی نہیں رہے گا۔ ہندی کو ہم اپنی زبان کے لیے امّ اللّسان اور ہیولائے اوّل کہہ سکتے ہیں۔ اس کے بغیر ہماری زبان کی کوئی ہستی نہیں ہی۔ اس کی مدد کے بغیر ہم ایک جملہ بھی نہیں بول سکتے۔ جو لوگ ہندی سے محبت نہیں رکھتے، وہ اُردو زبان کے حامی نہیں ہیں۔ فارسی، عربی یا کسی دوسری زبان کے حامی ہوں تو ہوں۔ کیا وہ ہندی اسما و افعال جن کو ہم رات دن چلتے پھرتے۔ اُٹھتے بیٹھتے۔ کھاتے پیتے اور سوتے جاگتے استعمال کرتے ہیں، مبتذل اور بازاری ہو سکتے ہیں؟ کیا ہمارے علما اور خواص و اشراف ان اسما و افعال کو بے تکلف اپنی زبانوں پر نہیں لاتے؟ پھر یہ کیا ہی کہ جو الفاظ ادنا و اعلا، عام وخاص، جاہل و عالم سب کی

زبانوں پر ہیں۔ وہ ہر قسم کی گفتگو اور خط و کتابت کے وقت تو مبتذل اور بازاری نہیں ہوتے، مگر علمی اصطلاحات بناتے وقت اُن کو مبتذل اور بازاری کہا جاتا ہے۔ کیا اُردو زبان میں سب زبانوں سے زیادہ کثیر التعداد ہندی کے الفاظ نہیں ہیں؟ کیا ہندی کے خاص حروف ٹ۔ ڈ۔ ڑ اور مخلوط الہا حروف ہم بے تکلّف ادا نہیں کرتے؟ کیا ہم ایسے الفاظ جن میں یہ حروف ہوں، اپنی زبان سے چھیل کر دُور کر سکتے ہیں؟ کیا ان حروف کے بولنے سے ہم ہمیشہ کے لیے توبہ کر سکتے ہیں؟ اگر نہیں تو کیا پھر ہر موقع پر ان الفاظ اور ان حروف کو استعمال کرنا اور فصیح سے فصیح تقریر اور تحریر میں ان کو دخل دینا اور ایک خاص موقع پر یعنی وضع اصطلاحات کے وقت ان الفاظ و حروف کو اُن کے شان دار درجہ سے گرا دینا اور مبتذل اور بازاری کی پھبتی اُن پر چپاں کرنا سراسر مہمل اور بے معنی نہیں ہے؟

آخر ہندی الفاظ کو سخیف و مبتذل سمجھنے کی وجہ کیا ہے؟ اس کی وجہ صاف ظاہر ہے جو قوم اپنے درجہ سے گر جاتی ہے اور حرّیت کا تاج سر سے اُتار کر غلامی کا طوق پہن لیتی ہے وہ اپنی ہر چیز کو پست و ذلیل سمجھنے لگتی ہے۔ اپنا مذہب دوسروں کے مذہبوں کے مقابلہ میں انھیں اونا اور کم زور نظر آتا ہے۔ غیروں کے اخلاق اور آداب و رسوم اپنے اخلاق اور آداب و رسوم دکھائی دیتے ہیں۔ اسی طرح اپنی زبان بھی اُنھیں غیروں کے زبانوں کی نسبت ناشایستہ اور کم مایہ معلوم ہوتی ہے۔ غیر زبانوں کے الفاظ اُن کی نظر میں نہایت شان دار اور ارفع ہو جاتے ہیں اور اپنی زبان کے الفاظ حقیر اور مبتذل معلوم ہوتے ہیں۔ یہ میلان گری ہوئی قوم کے تمام معاملات و حالات پر یکساں طور سے حاوی ہو جاتا ہے۔

ہم کو اس دھوکے سے بچنا چاہیے اور ہندی زبان کے الفاظ و حروف سے جو ہماری زبان کی فطرت میں داخل ہیں، ناک بھوں چڑھانی نہیں چاہیے۔ ہم جس

طرح عربی اور فارسی سے اصطلاحات لیتے ہیں۔ اسی طرح ہندی سے بھی بے تکلّف
وضعِ اصطلاحات میں کام لینا چاہیے اور ہندی الفاظ کو جو ہماری زبان کے مانوس و
محبوب الفاظ ہیں، بازاری اور مبتذل کہہ کر دُنیا کی نظر میں اپنے تئیں غیر مہذب
اور متنزل یا ننّہ ثابت کرنا نہیں چاہیے۔ اس اُصول سے صرف اُس صورت میں
ہٹنا چاہیے جب کہ ہندی کے اختیار کردہ مفرد الفاظ سے مُرکّب اصطلاحات تیّار
کرنے میں کوئی دُشواری پیش آئے۔

(پندرھواں اُصول) جو اصطلاح ہم اُصول مذکورۂ بالا پر حتی الامکان عمل کر کے
وضع کریں: اگر وہ اصطلاح اور اس کے مقابل کی انگریزی اصطلاح دونوں یکساں
طور پر دُھندلی اور مبہم ہوں اور اپنا مطلب صاف طور سے ظاہر نہ کرتی ہوں، تو
اپنی اصطلاح پر انگریزی اصطلاح کو ترجیح دینی نہیں چاہیے۔ بلکہ انگریزی اصطلاح کو
ترک کر کے اپنی اصطلاح قایم رکھنی چاہیے۔ کیوں کہ ہماری وضع کردہ اصطلاح کا تلفظ
اکثر بمقابلہ انگریزی اصطلاح کے تلفظ کے آسان ہوگا اور جس مادّہ سے ہمارا لفظ
بنایا گیا ہے، وہ بمقابلہ انگریزی لفظ کے مادّہ کے اکثر گوش آشنا ہوگا۔

(سولھواں اُصول) عام طور پر انگریزی مفرد اصطلاحات کا لفظی ترجمہ ہی کافی
ہوگا اس طریقہ سے ہٹنا وہاں پڑے گا، جہاں (ا) اصل انگریزی لفظ میں معنی کی
نمایاں جھلک نہ ہو، یا (ب) اُس شے کی غلط خاصیت ظاہر کی گئی ہو جس کے
لیے وہ لفظ انگریزی میں وضع کیا گیا ہے۔ یا (ج) وہ لفظ میتھالوجی (خرافیات)
سے ماخوذ ہو، یا جہاں (د) انگریزی کی مفرد اصطلاح کے مقابل اُردو میں کوئی
مفرد اصطلاح نہ بن سکے۔

یہاں مثال کے طور پر عربی کی چند قدیم اصطلاحات درج کی جاتی ہیں، جو
یونانی زبان کی مفرد اصطلاحات کے مقابلہ میں وضع کی گئی ہیں اور جو تقریباً ان

اِصطلاحات کا لفظی ترجمہ ہیں:

منطق = (لاجک) Logic

دونوں لفظ جس مادہ سے بنے ہیں اُس کے معنی ہیں گفتگو کرنا۔

اثنا عشری (ڈیوڈینم) Duodenum ایک آنت کا نام ہے۔ دونوں لفظوں کا مادہ بارہ کے معنوں میں ہے۔

صائم = (جیجونم) Jejunam ایک آنت کا نام ہے عربی اور یونانی لفظوں کے معنی ہیں۔ بھوکا۔

اعور (سیکم) Caecum

یونانی لفظ کے معنی ہیں اندھا۔ عربی لفظ کے معنی ہیں کانا۔

مستقیم (رکٹم) Rectum

یہ بھی ایک آنت کا نام ہے۔ دونوں لفظ کے معنی ہیں سیدھا۔

ملتحمہ (کنجنکٹوا) Cunjunotiva

آنکھ کی ایک جھلّی کا نام ہے۔ یونانی لفظ جس مادہ سے نکلا ہے، اُس کے معنی ہیں جوڑنا، ملانا۔ عربی میں لحام کے معنے ہیں زخموں کے لبوں کا ملنا۔ کسی دھاتی برتن کے شگاف کا ٹانکے کے ذریعہ جوڑا جانا۔

مشیمیہ (کورائڈ) Choroid

آنکھ کے ایک پردہ کا نام ہے۔ یونانی لفظ کورین سے نکلا ہے اور یہ وہ جھلّی ہے جس میں بچہ ماں کے پیٹ کے اندر لپٹا رہتا ہے۔ مشیمہ عربی میں اُسی جھلّی کو کہتے ہیں۔

شبکیہ (ریٹنا) Retina

یہ بھی آنکھ کے ایک پردہ کا نام ہے۔ دونوں لفظ جس مادّہ سے بنے ہیں اُس کے معنے جال کے ہیں۔

زجاجیہ (وٹریس) **Vitreous**

آنکھ کی ایک رطوبت کا نام ہے۔ دونوں لفظ جس مادّہ سے بنے ہیں، اُس کے معنے شیشے کے ہیں۔

صلبیہ (سکلے راٹک) **Sclerotic**

آنکھ کے ایک پردہ کو کہتے ہیں۔ دونوں لفظ جس مادّہ سے بنائے گئے ہیں اُس کے معنے ہیں سختی۔

قمع (انفنڈی بیولم) **Infundibulum**

دماغ کے ایک حصّہ کا نام ہے جو قیف کی شکل کا ہے۔ دونوں لفظوں کے معنے قیف کے ہیں۔

زمانۂ حال میں سائنس کی کتابوں کے جو ترجمے مصر میں کیے گئے ہیں، اُن سے بھی چند مفرد اصطلاحات یہاں نقل کی جاتی ہیں، جو انگریزی زبان کی مفرد اصطلاحات کے مقابل وضع کی گئی ہیں اور قدیم اصطلاحات کی طرح تقریباً اُن اِصطلاحات کا لفظی ترجمہ ہیں۔

ماص (ابساربینٹ) **Absorbent**

نباتات وعضویات کی اِصطلاح ہے۔ دونوں لفظوں کے اصلی معنے ہیں چوسنے والا۔

شبکہ (اکالیفا) **Acalepha**

نباتات کی اصطلاح ہے۔ دونوں لفظوں کے معنے ہیں جال۔

قابلہ (اڈاپٹر) **Adopter**

کیمیا کی اصطلاح ہے۔ دونوں لفظوں کے معنے ہیں قبول کرنے والا۔

اُلفت (افینٹی) **Affinity**

کیمیا کی اصطلاح ہے۔ دونوں لفظوں کے ایک معنی ہیں۔

قناۃ (کینل) **Canal**

تشریح کی اِصطلاح ہی۔ دونوں لفظوں کے معنی ہیں نہر۔

غرلیفہ (سیل) **Cell**

نباتات کی اصطلاح ہی۔ انگریزی لفظ کے معنی ہیں حجرہ۔ کوٹھری۔ غرلیفہ لفظ غرفہ کی تصغیر ہی، جس کے معنے کمرہ کے ہیں۔

مُکثِّف (کنڈنسر) **Condenser**

طبیعات کی اصطلاح ہی۔ دونوں لفظوں کے معنے ہیں کثیف کرنے والا۔

عقدہ (کونڈایل) **Condyle**

تشریح کی اصطلاح ہی۔ دونوں لفظوں کے معنے گرہ کے ہیں۔

تویج (کورولا) **Corolla**

نباتات کی اصطلاح ہی۔ دونوں لفظوں کے معنے ہیں چھوٹا تاج۔

اکلیل۔ تاج (کورونا) **Corona**

نباتات۔ حیوانات۔ فلکیات۔ تشریح۔ جویات۔ اثریات۔ موسیقی وغیرہ علوم کی اصطلاح ہی۔ اصل لفظ کے معنے تاج کے ہیں۔ عربی میں کہیں تاج ترجمہ کیا گیا ہی۔ کہیں پرختم۔ اکلیل کے معنی بھی تاج ہی کے ہیں۔

زرّاق (سائنوسس) **Cyanosis**

طب کی اصطلاح ہی۔ دونوں لفظ جس مادہ سے بنے ہیں، اُس کے معنے نیلے رنگ کے ہیں۔

تزہیر (افلوریسینس) **Efflorescence**

طب اور کیمیا کی اصطلاح ہی۔ دونوں لفظ جس مادّہ سے بنے ہیں، اُس کے معنے پھول کے ہیں۔

نافذہ (فنسٹرا) **Penestra**

تشریح کی اصطلاح ہے۔ دونوں لفظوں کے معنے ہیں کھڑکی۔

ہلام (جلاٹین) **Gelatine**

انگریزی لفظ لاطینی کے جس مادّہ سے ماخوذ ہے، اُس کے معنی ہیں جمانا۔ منجمد کرنا

عربی لفظ ہلام کے معنے ہیں فالودہ جیسی پلپلی چیز۔

مفردات کی طرح مرکّبات میں بھی اکثر لفظی ترجمہ کی کوشش کی گئی ہے۔

(ستر واں اُصول) اُصول ہائے مذکورۂ بالا پر عمل کرنے کے ساتھ بقدر امکان اس بات کا بھی لحاظ رکھنا چاہیے کہ جو لفظ بنے وہ خوب صورت ہو اور زبان پر آسانی سے رواں ہو سکے۔

مفردِ اصطلاحیں وضع کرنے کے طریقے	مفرد اصطلاحیں دو قسم کی ہو سکتی ہیں (اوّل) اسمی (دوم) فعلی

پھر اسمی اصطلاحوں کی بھی دو قسمیں ہیں (اوّل) وہ اسمی اصطلاحیں جو سابقوں اور لاحقوں کے ذریعے سے بنائی جاتی ہیں۔ اِن کو ہم **سبقلاحی** (سابقی + لاحقی) کہہ سکتے ہیں۔ (دوم) وہ اصطلاحیں جو سابقوں اور لاحقوں سے نہیں بنتیں۔ ان کو ہم آسانی کے لیے **لاسبقلاحی** کہہ سکتے ہیں۔ اس دوسری قسم یعنی **لاسبقلاحی** اصطلاحوں کے وضع کرنے کے طریقے ہم مفرد اصطلاحات وضع کرنے کے اُصولوں میں بیان کر چکے ہیں۔ یہاں صرف دو طرح کی مفرد اصطلاحیں بنانے کے طریقے ہم بیان کرنا چاہتے ہیں۔

(اوّل) سبقلاحی اصطلاحات

(دوم) فعلی اصطلاحات

فعلی اصطلاحات بھی اگرچہ لاحقوں سے بنتی ہیں، تاہم اس خیال سے کہ

بلحاظ اُن کی اہمیت کے اُن پر جُداگانہ نظر ڈالی جائے، ہم نے سبقلاحی اصطلاحات کی ذیل میں سے اُن کو نکال کر علیحدہ کر دیا ہے۔

سبقلاحی اصطلاحات

سابقوں اور لاحقوں کی فہرستیں ہم پہلے درج کر چکے ہیں اور جو الفاظ ان سابقوں اور لاحقوں سے اُردو اور فارسی زبان میں بنائے گئے ہیں، اُن کی مثالیں بھی ہم نے حتی الامکان درج کر دی ہیں۔ آگے چل کر مرکبات کی بحث میں نیم سابقوں اور نیم لاحقوں کی فہرستیں بھی معہ اُن الفاظ کے جن کے بنانے میں اُن سے کام لیا گیا ہے، ہم درج کر دیں گے۔ بعض نیم سابقے اور نیم لاحقے آپ کو ایسے نظر آئیں گے جو سابقوں اور لاحقوں میں داخل کرنے کے قابل ہیں اور عجب نہیں کہ زمانۂ آیندہ کے مصنفین اُن کا شمار اسی ذیل میں کریں۔ یہ تمام سابقے اور لاحقے اور ایسے نیم سابقے اور نیم لاحقے جن میں آگے چل کر سابقوں اور لاحقوں میں داخل ہونے کی قابلیت ہے، اُردو زبان کے ایک بڑے حصے کو تیار کرتے ہیں، جو گھروں اور بازاروں میں رائج ہے یا شاعری اور انشا پردازی کی دُنیا میں مستعمل ہے۔ سابقوں کی فہرست بڑی نہیں ہے۔ لاحقوں میں البتہ فارسی مصادر کے امر اور دیگر فعلی مشتقات سے بڑی گنجایش پیدا ہو گئی ہے۔ تاہم یہ سب ذخیرہ ایک علمی زبان کے لیے کافی نہیں ہے۔ انگریزی زبان اُن بے شمار سابقوں اور لاحقوں سے مالا مال ہے جو انگلوسیکسن کے علاوہ یونانی، لاطینی، اطالوی اور فرانسیسی زبانوں سے لیے گئے ہیں۔ ہماری زبان کے سابقوں اور لاحقوں کا ذخیرہ، جس میں ہندی اور فارسی سے مدد لی گئی ہے، انگریزی زبان کے ذخیرہ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ان کی مدد سے ہم انگریزی زبان کی سبقلاحی اصطلاحات کا ایک حصہ بلاشبہ تیار

کرسکتے ہیں، مگر جو حصّہ باقی رہ جائے اُس کے لیے نیا سامان فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔

اِس تمہید کے بعد دو اہم اُصولی باتوں پر نظر ڈالنی چاہیے، جن کو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں :

اِصطلاحات میں کنونشن

(۱) یورپ کی علمی زبان میں خاص خاص سابقے اور لاحقے مختلف علوم میں خاص خاص معانی کے اِظہار کے لیے مقرر کر لیے گئے ہیں۔ ان سابقوں اور لاحقوں سے جن عام مطالب کا اِظہار عام زبان میں کیا جاتا ہے اب اُن کے علاوہ نئے علمی مطالب اُن سے مُراد لیے جاتے ہیں۔ مثلاً سابقہ Pyro پائرو جس کے معنے آگ کے ہیں، کیمیا میں اُس تیزاب کے شروع میں لگایا جاتا ہے جس میں بمقابلہ اُسی قسم کے دوسرے تیزاب کے پانی کا ایک سالمہ کم ہو۔ یعنی علمائے کیمیا نے اس بات پر اِتفاق کرلیا ہے کہ اگر ایک ہی قسم کے دو تیزابوں میں سے ایک کے شروع میں یہ سابقہ ہو، تو سمجھا جائے گا کہ اس تیزاب میں بمقابلہ دوسرے تیزاب کے پانی کا ایک سالمہ کم ہے۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ یہ معنے سابقۂ مذکور کے لغوی معنوں سے کوئی واضح علاقہ نہیں رکھتے۔ یہی حال سابقہ Meta میٹا کا ہے۔ اسی طرح سابقہ Hyper ہائپر جس کے معنے اوپر کے ہیں، جس تیزاب کے شروع میں لگایا جاتا ہے، اُس سے اس بات کا ظاہر کرنا مقصود ہوتا ہے کہ اُس تیزاب میں مائین (آکسیجن) کی مقدار زیادہ ہے اور اگر سابقہ Hypo ہائپو کسی تیزاب کے شروع میں لگا یا گیا ہو تو اس سے اس بات کا اظہار ہوتا ہے کہ اس میں مائین کی مقدار کم ہے، ظاہر ہے کہ یہ خاص معانی ان سابقوں میں نہیں پائے جاتے۔ اسی طرح جن تیزابوں کے نام لاحقہ ic ایک پر ختم ہوتے ہیں جو محض صفت کی علامت ہے، وہ اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ اُن میں مائین کی مقدار زیادہ ہے

اور جن کے نام لاحقہ Ous اس پر ختم ہوتے ہیں اور یہ بھی صفت کی ایک علامت ہے، وہ اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ اُن میں مائین کی مقدار کم ہے۔ اسی طرح مثلاً Ine این اور In اِن دو لاحقے انگریزی زبان میں صفت بنانے کے لیے مستعمل ہیں۔ ان میں سے پہلا اُن کھاری جوہروں کے ناموں میں لگایا جاتا ہے جو Alkoloid الکلائڈ کہلاتے ہیں اور جو اکثر نباتات خاص کر درختوں کی جڑوں اور بیجوں میں پائے جاتے ہیں۔ یہ عضوی دواؤں کے طاقت ور مؤثر اجزا ہوتے ہیں۔ اُن کا مزا کھاری ہوتا ہے اور یہ بالعموم فحمین (کاربن) حمضین (ہائڈروجن) شورین (نائٹروجن) اور مائین (آکسیجن) سے مرکب ہوتے ہیں۔ دوسرا لاحقہ اُن قلم دار مرکبات کے ناموں میں لگایا جاتا ہے، جو گلوکو سائڈ Glucoside کہلاتے ہیں اور جو نباتات میں پائے جاتے ہیں۔ اُن کی ترکیب میں عام طور پر فحمین، حمضین اور مائین شامل ہوتی ہیں۔ مگر بعض کی ترکیب میں شورین بھی پائی جاتی ہے۔ اور ایک دو ایسے بھی ہیں جن میں علاوہ ان عناصر کے گندھک بھی پائی گئی ہے۔ جب پانی میں اُن کے ساتھ تیزاب کھاریا چند قسم کے خمیر ملائے جاتے ہیں، تو وہ اپنی ترکیب بدل دیتے ہیں اور اُن کے اجزا متفرق ہوکر انگوری شکر میں یا کسی دیگر شے مثلاً الکوہال وغیرہ میں متبدل ہو جاتے ہیں۔ اس میں کیا شک ہے کہ یہ معانی جو مُراد لیے گئے ہیں، ان لاحقوں سے کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ صرف علما کا اتفاق ہے جس کے سبب یہ معنے ان لاحقوں کو پہنائے گئے ہیں۔ ہمارے بعض صاحب علم دوست اس طریقے کو کوئی علمی طریقہ وضع اصطلاحات کا نہیں سمجھتے، بلکہ اس کو ایک تحکمانہ قرارداد یا کنونشن Convention خیال کرتے اور معیوب جانتے ہیں۔ اُن کے نزدیک انگریزی علمی اصطلاحات کو سامنے رکھ کر جو سابقوں اور لاحقوں سے بنائی گئی ہوں، اُن کا اُردو میں اِس طرح ترجمہ کرنا کہ ویسے ہی سابقے

اور لاحقے اُردو اصطلاحات کے ساتھ لگا دیے جائیں اور اُن سے وہی مُراد لی جائے جو انگریزی سابقوں اور لاحقوں سے مُراد لی گئی ہے، ایک غلط اور نامناسب طریقہ ہے۔ انگریزی میں جن سابقوں اور لاحقوں کو خاص علمی معنے پہنائے گئے ہیں، اُن سے وہ معانی ایک مدّت دراز کے گزُر جانے کے بعد سمجھ میں آنے لگے ہیں۔ ہم جو اب نئی علمی اصطلاحیں وضع کر رہے ہیں، اُن کی نسبت یہ توقع کرنا بیجا ہے۔ اِصطلاح سازوں کا فرض ہے کہ وہ کنونشن سے بچیں اور ایسا طریقہ اختیار کریں جس کے سبب ہر علمی اِصطلاح سے صحیح اور پورا علمی مفہوم ظاہر ہو۔

ہمارے دوستوں کی یہ رائے ہمارے نزدیک مندرجۂ ذیل وجوہ سے صحیح نہیں ہے:

(اوّل) کنونشن کے اوّل معنے جتھے یا گروہ کے ہیں۔ پھر دوسرے معنے اُس قرارداد کے ہیں، جو کسی جتھے یا گروہ نے باہم مل کر کی ہو۔ کس قدر تعجب کی بات ہے کہ خود اصطلاح کے بھی یہی معنے ہیں۔ لغت میں صاف لکھا ہے کہ اِصطلاح باہم صلح کرنا، باہم اتفاق کرنا۔ باہم مل کر کسی امر کو قرار دینا ہے۔ تمام پیشہ وروں کی اصطلاحوں اور تمام علمی اصطلاحوں پر یہ تعریف صادق آتی ہے۔ اگر یہ کنونشن ہے اور فی الحقیقت کنونشن ہی ہے تو ہمیں اِن تمام اصطلاحات سے دست بردار ہونا پڑے گا، جو آج کل ہماری زبان میں رائج اور مستعمل ہیں۔

(دوم) کوئی اِصطلاح ایسی نہیں ہے اور نہیں ہو سکتی، جس سے وہ پورا اور صحیح مفہوم ظاہر ہوتا ہو، جو اُس سے مُراد لیا گیا ہے ہمیشہ اصطلاح سے معنی کا ایک خاص حصّہ ظاہر ہوتا ہے اور باقی حصّہ کی نسبت سمجھ لیا جاتا ہے کہ وہ بھی اس اِصطلاح میں مضمر ہے۔ فرض کرو کہ دھاتی عنصروں کے لیے ہم لاحقہ یہ سے اور غیر دھاتی عنصروں کے لیے لاحقہ ین سے کام لیں اور پہلی قسم کے عنصروں کے نام مثلاً کحلیہ۔ زمردیہ۔ سوسنیہ۔ شعاعیہ۔ شہابیہ۔ رُمّانیہ۔ نیلیہ اور جرمانیہ وغیرہ رکھیں اور دوسری قسم کے عنصروں

کے نام مثلاً محمین ۔ سبزین ۔ شمسین ۔ بنفشین ۔ سورین ۔ زہرین ۔ قمرین ۔ رملین ۔ شنگرفین ۔ مائین ۔ حمضین وغیرہ قرار دیں، تو یہ ہماری ایک قرارداد ہوگی اور اُسی کو اِصطلاح کہتے ہیں ۔ یہ اور ین میں یہ قابلیت کہاں ہو کہ وہ دہاتی اور غیر دیہاتی ہونے کو بتائیں ۔ اِسی طرح فرض کرو کہ ہم اُن تیزابوں کے لیے جن کے ناموں کے آخر میں لاحقہ Ic آتا ہو اور جن میں مائین کی مقدار زیادہ ہوتی ہو، لاحقہ ی کو اور اُن تیزابوں کے لیے جن کے ناموں کے آخر میں لاحقہ Ous آتا ہو اور جن میں مائین کی مقدار کم ہوتی ہو، لاحقہ افی کو اختیار کریں تو یہ بھی ہماری ایک قرارداد ہوگی ۔ ی اور افی میں یہ طاقت کہاں سے آئی کہ وہ مائین کی مقدار کی زیادتی اور کمی کو ظاہر کر سکیں ۔ اسی طرح فرض کرو کہ ہم کیمیا کے دو گانہ مرکبات کا نام رکھنے میں اُن دو دو اجزا کے نام بغیر حرف عطف کے باہم ملا دیں، جن سے وہ مُرکّب ہوئے ہیں، تو بلاشبہ ان ناموں سے یہ تو ضرور ظاہر ہوگا کہ ان مُرکّبات میں فلاں فلاں دو چیز شامل ہیں، مگر اُن کی مقدار کا تناسب کسی طرح ظاہر نہیں ہوگا، حالانکہ یہ تناسب بھی ایک ضروری کیمیائی واقعہ ہو ۔ پس یہ ناممکن ہو کہ پورا اور صحیح مفہوم کسی اِصطلاح سے ظاہر ہو سکے ۔ معنی کا ایک حصہ ہر اصطلاح سے ہمیشہ ظاہر کیا جاتا ہو اور باقی حصہ کی نسبت بطور قرارداد سمجھ لیا جاتا ہو کہ وہ بھی اُس کے ساتھ مضمر ہو ۔ پھر اس بات پر بحث کرنی محض فضول اور بے ضرورت ہو کہ مفہوم کا کون سا حصہ یا کون سا علمی واقعہ اصطلاحی لفظ سے ظاہر ہوتا ہو اور کون سا واقعہ یا حصہ چھوڑ دیا گیا ہو ۔ ہر اصطلاح سے اختصار مقصود ہوتا ہو تاکہ ایک چھوٹے سے لفظ سے وسیع معنے مُراد لیے جائیں ۔ اگر ایسا نہ کیا جاتا اور ہمیشہ اس بات کی کوشش کی جاتی کہ عبارت خواہ کسی قدر طولانی ہو جائے، تاہم پورا اور صحیح مفہوم ظاہر ہو، تو پھر اصطلاح وضع کرنے کی کوئی ضرورت باقی نہ رہتی ۔ غرض کہ ہر اصطلاح ایک چھوٹی سی علامت

ہوتی ہے، جو بہت بڑے مفہوم کی طرف اشارہ کرتی ہے اور بولنے والوں اور لکھنے والوں کو وقت ضائع کرنے سے بچاتی ہے۔

(سوم)، اگر ہم اصطلاح سازی کے اُن مُسلّمہ اُصولوں پر چلتے ہیں، جو یورپ اور ایشیا میں رائج ہیں اور جن کے مطابق پہلے اصطلاحات وضع کی گئی ہیں، تو ہمارا یہ توقع کرنا کسی طرح بیجا نہیں ہے کہ پہلی موضوعہ اصطلاحات کی طرح ہماری موضوعہ اصطلاحات بھی آگے چل کر مقبول ہوں گی۔ ہماری قرار داد اور ہمارا اتفاق اولاً ضروری ہے اور اسی کا نام **اصطلاح** ہے۔ اگر اس اتفاق کو **کنونشن** کہہ کر رد کر دیا جائے، تو آیندہ جمہور کے اتفاق کی توقع کرنا بلاشبہ نامناسب اور بیجا ہوگا۔

غرض کہ اصطلاحات کے بنانے میں سابقوں اور لاحقوں سے کام لینا اور خاص خاص علوم میں اُن سے خاص خاص معانی مقصود رکھنا کوئی غیر علمی طریقہ نہیں ہے۔ بلکہ صحیح علمی طریقہ ہے۔ اگر یہ کنونشن ہے تو پھر یہ ایسا گناہ ہے کہ نہ اُس سے یورپ کے علما بچ سکے، نہ ہمارے علما۔ عربی زبان میں سابقے اور لاحقے نہیں ہیں تاہم یائے نسبتی، جو صفت بنانے کے لیے مستعمل ہے، اُس کے ساتھ تائے تانیث (جو وقف کی حالت میں ہ ہو جاتی ہے) لگا کر خاص خاص عقیدوں کے ماننے والے فرقوں یا شاہی خاندانوں کے نام رکھنے میں بطور لاحقہ استعمال کی گئی ہے۔ جیسے جبریہ۔ قدریہ۔ اثنا عشریہ۔ جہمیہ وغیرہ (مذہبی فرقے) عبّاسیہ۔ امویہ۔ فاطمیہ۔ مغلیہ وغیرہ (شاہی خاندان) آج کل مصری اور شامی اس لاحقہ سے حیوانی اور نباتی مجموعوں کے نام رکھنے میں کام لیتے ہیں۔ مثلاً زنجبیلیہ۔ نقطیہ۔ بقلیہ۔ برباعیہ وغیرہ (نباتات میں) مفصلیہ۔ شعاعیہ۔ دودیہ۔ عنکبوتیہ وغیرہ (حیوانات میں) اس لاحقہ **یہ** کی عربی جمع **یات** ہے۔ لاحقہ **یات** سے علوم کے نام رکھنے میں کام لیا گیا ہے۔ مثلاً ریاضیات۔ طبیعیات۔ فلکیات۔ عنصریات وغیرہ **یہ** میں کسی خاص

عقیدہ کو ماننے کی طرف۔ یا کسی نبات یا حیوان کی نسل میں ہونے کی طرف اشارہ کہاں سے نکل آیا۔ یات میں علم کا مفہوم کہاں ہے۔ یہ ایک قرارداد تھی۔ جو ہمارے قدیم بزرگوں نے کی تھی اور اسی بنا پر وہ یہ اصطلاحات چھوڑ گئے اب ہم بھی اُنھیں کے نقش قدم پر چلتے ہیں اور اسی طرح کی قراردادیں ہم بھی کرتے ہیں۔ پھر اس بنا پر کہ ہماری زبان سامی نہیں ہے، جس میں سابقوں اور لاحقوں کا وجود نہیں ملتا، بلکہ ہماری زبان آریائی ہے جس میں بہت سے سابقے اور لاحقے موجود ہیں۔ ہم اپنے اسلاف کی نسبت اس طرح کی قراردادیں کرنے کی زیادہ قابلیت رکھتے ہیں۔ پھر کیوں نہ ہم یورپ کی علمی آریائی زبانوں کی تقلید کریں، جن میں بہت کثرت کے ساتھ سابقے اور لاحقے خاص خاص علمی معانی کے لیے مخصوص کر دیئے گئے ہیں۔ یہ کچھ سابقوں اور لاحقوں ہی پر موقوف نہیں ہے، بلکہ جب یہ بات مسلّم ہے، جس کو ہم بار بار ظاہر کر چکے ہیں کہ اصطلاح اپنے معانی کے صرف ایک حصّہ کو نمایاں کرتی ہے اور باقی حصّہ بطور قرارداد کے سمجھ لیا جاتا ہے، تو گویا علمی اصطلاحات وضع کرنے یا علمی دُنیا میں داخل ہونے کے بعد ہمیں قدم قدم پر کنونشن سے سابقہ پڑتا ہے، جس سے ہم کسی طرح نہیں بچ سکتے۔ اگر اس سے بچنے کا کوئی طریقہ خیال میں آسکتا ہے (جس کی طرف ہم پہلے اشارہ کر چکے ہیں) تو وہ صرف یہ ہے کہ ہر اصطلاح کا پورا اور صحیح مفہوم ایک طویل عبارت میں ادا کیا جائے اور وقت کے ضائع ہونے کی مطلق پروا نہ کی جائے اور وضع اصطلاحات سے جو اختصار سہولت اور وقت کی کفایت ممکن ہے اُس سے مستفید ہونے کے خیال کو ہم ہمیشہ کے لیے خیرباد کہہ دیں۔

سماع اور قیاس کی بحث

(۲) سبقلاحی الفاظ کے بنانے میں فارسی اور ہندی سابقوں، لاحقوں، نیم سابقوں اور

نیم لاحقوں سے کام لینا پڑے گا۔ اس صورت میں جس طرح فارسی زبان کے سابقے، نیم سابقے اور نیم لاحقے فارسی اور عربی الفاظ کے ساتھ لگائے جائیں گے، اسی طرح اُن کو بہت سے موقعوں پر ہندی اور مشہور انگریزی الفاظ کے ساتھ بھی لگانا پڑے گا۔ اسی طرح ہندی سابقے، لاحقے، نیم سابقے اور نیم لاحقے محض ہندی الفاظ ہی کے ساتھ نہیں ملائے جائیں گے، بلکہ بعض اوقات اُن کو عربی اور فارسی الفاظ کے ساتھ بھی ملانا پڑے گا۔ ہم نے جو فہرستیں سابقوں، لاحقوں، نیم سابقوں اور نیم لاحقوں کی درج کی ہیں، اُن سے بنائے ہوئے الفاظ کی مثالوں میں یہ بات دکھائی گئی ہے کہ ہمارے بزرگوں نے اِس آزادی سے حسبِ ضرورت فائدہ اُٹھایا ہے۔ مگر جس ضرورت نے خانگی، بازاری، انشائی اور شاعرانہ زبان میں اُن کو اس آزادی کی اجازت دی تھی، اس کا دائرہ علمی زبان میں بہت وسیع ہو جاتا ہے۔ علمی زبان کے لیے اس کثرت سے الفاظ بنانے کی ضرورت ہے کہ اُس کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ بول چال یا انشا و شاعری کی زبان میں جو اب تک استعمال کی گئی ہے، بہت محدود خیالات تھے، جن کو ہمارے بزرگ ادا کرنا چاہتے تھے۔ اس بنا پر اُنھوں نے اس آزادی سے بہت فائدہ نہیں اُٹھایا۔ تاہم جو نقشِ قدم وہ چھوڑ گئے ہیں، وہ بآوازِ بلند پکارتے ہیں کہ اگر ہماری نسلوں کو ضرورت پیش آئے، تو وہ ان طریقوں پر چل کر اس آزادی سے مستفید ہو سکتے اور زبان کو ترقی کے درجہ پر پہنچا سکتے ہیں۔ ہمارے بزرگوں نے صرف اصطلاحی لفظوں ہی کے بنانے میں اس آزادی سے فائدہ نہیں اُٹھایا بلکہ بہت سے نئے مصادر بھی اُنھوں نے یادگار چھوڑے ہیں جو عربی فارسی لفظوں سے حسبِ ضرورت بنا لیے گئے ہیں۔ اگر ہم اپنے بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلیں اور اصطلاحی الفاظ کے بنانے اور نئے مصادر کے بنانے میں اسی طرح آزادی سے کام لیں، تو ایک دن ہماری زبان میں اسما اور افعال کا اتنا بڑا ذخیرہ موجود ہو جائے گا جتنا کہ آج یورپ کی مہذّب اور ترقی یافتہ زبانوں میں ہے مگر افسوس ہے کہ ہمارے زمانے کے بعض غزل گو شاعر جن کو سودا کی زبان میں

ہم شاعر لے کہہ سکتے ہیں، مستعمل اور مروج زبان میں سے چھیل چھیل کر بہت سے الفاظ
تو نکالتے اور متروکات کا دائرہ وسیع کرتے جاتے ہیں، لیکن ایسا کوئی سامان مہیا
نہیں کرتے اور ایسا کوئی طریقہ اختیار نہیں کرتے، جس سے ہماری زبان میں ادائے
مطالب وخیالات کی وسعت پیدا ہو اور اُس کو دن دونی رات چوگنی ترقی نصیب
ہو۔ اگر کوئی شخص بزرگوں کے نقش قدم پر چل کر کسی فارسی یا عربی لفظ کو کسی ہندی
لفظ کے ساتھ جوڑ دیتا ہے یا فارسی زبان کے کسی سابقے یا لاحقے کو کسی ہندی لفظ کے
ساتھ ملا دیتا ہے، یا کسی ہندی سابقہ یا لاحقہ کو عربی یا فارسی لفظ کے شروع یا آخر
میں لگا دیتا ہے یا کوئی نیا مصدر بنا کر اس کے مشتقات سے کام لیتا ہے، تو یہ نظم انشا
کے دربان اُس کا قلم پکڑ لیتے ہیں اور اُس کی زبان گدی سے کھینچنے کے لیے تیار
ہو جاتے ہیں اور اُس سے کسی گزشتہ شاعر کی سند کا مطالبہ کرتے ہیں اور فرماتے
ہیں کہ جو الفاظ پہلے بن چکے ہیں، وہ سماعی ہیں۔ اُن پر قیاس کر کے نئے الفاظ بنائے
نہیں جا سکتے۔ حالانکہ وہ حضرات یہ خیال نہیں کرتے کہ جب کوئی ایسا ہی مخلوط
لفظ یا اصطلاحی لفظ یا نیا مصدر بنایا گیا تھا اور کسی شاعر نے اس کو اول اول
استعمال کیا تھا، تو ایسا ہی مطالبہ کرنے پر وہ اُس لفظ یا مصدر کی کوئی سند
گزشتہ شعرا کے کلام سے پیش نہیں کر سکتا تھا۔ اگر بالفرض وہ کوئی ایسا ہی دوسرا
لفظ پیش کرتا جو بن کر مستعمل ہو چکا تھا، تو وہ اُس سماعی لفظ کو قیاسی کیونکر ثابت
کر سکتا تھا۔ پھر وہ خیال نہیں کرتے کہ اگر اُنھیں جیسے زبان و الفاظ کے قائل اُس
زمانہ میں موجود ہوتے اور ان کا اختیار نافذ ہوتا، تو کسی طرح ممکن نہ تھا کہ
ہمارے بزرگ آج ہمارے لیے اُردو زبان میں پچپن ہزار سے زیادہ الفاظ
کا ذخیرہ چھوڑ جاتے۔ جرمن، فرانسیسی اور انگریز اگر اس نامعقول اُصول پر عمل کرتے،
تو اُن قوموں کی ترقی یافتہ زبانیں ایک انچ آگے نہ سرکتیں اور علوم وفنون اور

ہر قسم کے خیالات و افکار کے ذخیرے ان زبانوں میں مہیا نہ ہوسکتے۔ انگریزی زبان بمقابلہ جرمن اور فرانسیسی زبان کے کم وسیع ہی، تاہم نیو اسٹینڈرڈ ڈکشنری کے نام سے حال میں انگریزی زبان کی جو لغات امریکہ سے شائع ہوئی ہی، اس میں ساڑھے چار لاکھ الفاظ موجود ہیں، باوجود اس کے کہ ان قوموں کی زبانیں بہت وسیع ہوگئی ہیں تاہم وہ اس وسعت پر قناعت نہیں کرتیں اُن کے شعرا، انشا پرداز، اخبار نویس، افسانہ نگار اور مصنف و مولف ہر روز ان زبانوں میں نئے الفاظ ایجاد کرتے اور اخباروں، رسالوں اور کتابوں کے ذریعہ سے اپنی زبانوں کو برابر ترقی دیتے رہتے ہیں ان ملکوں اور قوموں میں زبان و قلم کے ایسے دربان موجود نہیں ہیں جیسے کہ ہمارے ملک اور ہماری قوم میں موجود ہیں۔ یہ حضرات عربی اور فارسی کے ملاپ کو تو روا رکھتے ہیں، مگر ہندی الفاظ کے ساتھ اس ملاپ کو گوارا نہیں کرتے۔ حالانکہ اس ملاپ کی ہزاروں مثالیں ہمارے بزرگ بطور یادگار چھوڑ گئے ہیں۔ اس میلان کا سبب یہ ہی کہ عربی اور فارسی الفاظ کے ملاپ کو خود اہل ایران نے جائز کر دیا ہی اور ایک عام دستور ایسے لفظوں کے ملانے کا جاری ہوگیا ہی۔ مگر یہ حال ہمیشہ سے نہیں تھا۔ ایران میں بھی جب اوّل اوّل فارسی سابقوں اور لاحقوں کے ساتھ عربی الفاظ جوڑے گئے ہوں گے یا عربی الفاظ سے نئے مصادر بنائے گئے ہونگے تو عام لوگوں نے اُن کو ضرور اجنبیت کی نظر سے دیکھا ہوگا اور دو غلے الفاظ کی پھبتی اُن پر کسی گئی ہوگی لیکن ہوا کے رخ اور دریا کے بہاؤ پر کس کا اختیار ہی۔ اہل قلم نے کسی قید و بند کی پروا نہیں کی اور ایسے ہزاروں الفاظ ایجاد کر کے انشا اور شاعری کی زبان میں داخل کر دیئے۔ یہاں تک کہ اب یہ قاعدۂ کلیہ بن گیا ہی اور عربی ہی نہیں بلکہ ترکی الفاظ کا ملاپ بھی عام ہوگیا ہی۔ اس پر طرّہ یہ کہ اگر کوئی خالص فارسی زبان میں آج کچھ لکھنا چاہے تو

بغیر دقت کے وہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ پھر اس کامیابی پر بھی اُس کی کتاب کا مقبول ہونا دُشوار ہے۔ ترکی زبان کے شاعروں اور انشاپردازوں نے بھی بیجا قیود کی زنجیروں سے اپنے تئیں آزاد کر لیا ہے۔ اُنھوں نے اپنی زبان کے سابقوں اور لاحقوں کے ساتھ عربی اور فارسی الفاظ بے تکلّف ملا لیے ہیں اور اپنی زبان کے سابقوں اور لاحقوں کے ساتھ عربی اور فارسی ہی نہیں بلکہ یورپ کی زبانوں کے مشہور الفاظ بھی ملا کر نئے مرکبات تیار کر لیے ہیں اور اس طرح اپنی محدود زبان کو وسعت اور ترقی کے درجہ پر پہنچا یا ہے۔ پس اگر ہمارے ہم زبان بھی چاہتے ہیں کہ ان کی زبان ترقی کرے اور دُنیا کی ترقی یافتہ زبانوں کی طرح اس کے کارخانہ میں بھی ادائے معانی کے نئے نئے سانچے مہیا ہوں، تو اُن کو اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلنا اور آزادی کا قدم ذرا اور آگے بڑھانا چاہیئے۔ اگر وہ عربی، فارسی، ترکی، یا اُردو کی کسی لغات کو کھول کر دیکھیں گے، تو اُن کو معلوم ہوگا کہ اُس میں گھریلو، یا بازاری یا عام الفاظ کی بھرمار ہے۔ عربی میں تو کچھ علمی الفاظ ملیں گے بھی، مگر ترکی، فارسی، اُردو کے لغت نامے علمی سامان سے بالکل خالی نظر آئیں گے۔ برخلاف اس کے اگر وہ جرمن، فرانسیسی یا انگریزی ڈکشنریاں کھول کر دیکھیں گے تو اُن میں سینکڑوں علموں کے نام، ہزاروں آلات کے نام اور علوم و فنون کی بے شمار اصطلاحات نظر آئیں گی۔ کم سے کم اُردو کی اس بے مائگی پر اُنھیں ضرور افسوس ہونا چاہیے اور ایسی تدبیر اختیار کرنی چاہیے جس سے یہ داغ اُردو زبان کی پیشانی سے محو ہو، مگر میرے نزدیک نامعقول پابندیوں کے دائرہ میں رہ کر وہ اپنی زبان کو کبھی ترقی نہیں دے سکتے۔ جس طرح ایرانیوں نے اپنی زبان کے ساتھ عربی اور ترکی الفاظ کے ملاپ کو اور ترکوں نے اپنی زبان کے ساتھ فارسی اور عربی الفاظ کے ملاپ کو عام کر دیا ہے، اسی طرح اُنھیں ہندی زبان کے ساتھ فارسی اور عربی الفاظ کے ملاپ کو رفتہ رفتہ عام کر دینا چاہیے۔ سردست اتنا ہی دیکھنا کافی ہوگا کہ جو الفاظ اس ملاپ

سے تیار ہوں، وہ حسنِ مذاق کے سانچے میں ڈھلے ہوئے ہوں اس سے زیادہ روک ٹوک فضول ہے۔

مذکورۂ بالا دو اہم امور پر غور کرنے کے بعد اب ہم سبقلاحی الفاظ کے بنانے کے طریقے بیان کرنا چاہتے ہیں جو حسب ذیل ہیں:

(الف) انگریزی زبان کے جس سبقلاحی لفظ کا مرادف اپنی زبان میں تیار کرنا ہو، اُس میں دیکھنا چاہیے کہ کون سا سابقہ اور لاحقہ استعمال کیا گیا ہے۔ پھر اُس کے مقابل اپنی زبان کا کوئی موزوں سابقہ یا لاحقہ تلاش کرنا چاہیے۔ اگر کوئی موزوں سابقہ یا لاحقہ نہ مل سکے تو پھر کوئی مناسب نیم سابقہ یا نیم لاحقہ اس مطلب کے لیے ڈھونڈنا چاہیے۔ اس صورت میں جو لفظ تیار ہوگا وہ نیم سبقلاحی لفظ ہوگا۔ اگر اس میں بھی کامیابی نہ ہو تو پھر لغت کے اُس اُصول پر عمل کرنا چاہیے، جس کو ہم نے مُرکبات کے ذیل میں بیان کیا ہے۔ اِس حالت میں الفاظ کے ابتدائی یا آخری اجزا مختصر ہو کر سابقوں اور لاحقوں کی صورت اختیار کریں گے اور جو الفاظ اُس طریقے سے تیار ہوں گے وہ بھی نیم سبقلاحی الفاظ ہوں گے۔

(ب) جب اُردو سبقلاحی الفاظ بمقابلہ انگریزی سبقلاحی الفاظ کے بنانے ہوں تو یہ بات ضروری نہیں ہے کہ ہر انگریزی سابقہ کے مقابل اُردو سابقہ اور ہر انگریزی لاحقہ کے مقابل اُردو لاحقہ لایا جائے، کیوں کہ بعض اوقات انگریزی سابقہ کے مقابل اُردو لاحقہ ہوگا اور اس صورت میں بجائے سابقہ کے لاحقہ لگانا پڑے گا یا انگریزی لاحقہ کے مقابل اُردو سابقہ ہوگا، اور اس صورت میں بجائے لاحقہ کے سابقہ لگانا ہوگا۔ مثلاً Full فُل ایک انگریزی لاحقہ ہے، جس کے معنے بھرے ہوئے کے ہیں۔ اِسی طرح Less لَس بھی ایک انگریزی لاحقہ ہے جس کے معنی کم کے ہیں۔ یہ دونوں صفات بنانے میں مستعمل ہیں۔ برخلاف

اِن کے اُردو میں پہلے انگریزی لاحقہ کے مقابل ہر اور دوسرے انگریزی لاحقے کے مقابل کم ہر اور یہ دونوں سابقے ہیں۔ جو الفاظ کے شروع میں آتے ہیں Anti انٹی ایک انگریزی سابقہ ہر جس کے معنے خلاف کے ہیں۔ اس سے بنے ہوئے الفاظ کے ترجمہ میں خلاف کا نیم سابقہ کہیں کہیں کام دے گا۔ دیگر مواقع پر کہیں اُردو لاحقہ **شکن** یا **توڑ** لانا پڑے گا۔ کہیں **مار** کہیں کچھ اور۔

(ج) اگر ایک لاحقہ کے معنے مختلف علوم میں یا مختلف مواقع پر مختلف لیے جائیں تو اُس کا کوئی مضائقہ نہیں ہر۔ انگریزی زبان میں باوجود اس کے کہ افراط کے ساتھ لاحقے موجود ہیں، ایک ایک لاحقہ کئی کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہر۔ اُردو زبان میں اگر یہ ضرورت پیش آئے، تو اس پر کوئی تعجب نہیں ہو سکتا، کیونکہ بمقابلہ انگریزی زبان کے اُس میں لاحقوں کا ذخیرہ بہت کم ہر۔ مثلاً One اون ایک انگریزی لاحقہ ہر جس کے معنے کیمیا اور تجربیات میں مختلف ہیں Ol اول ایک اور لاحقہ ہر جس کے معنے کیمیا میں کچھ اور ہیں اور علم ادویہ میں کچھ اور۔

(د) اگر کسی انگریزی لاحقہ کے مقابل اُردو میں کوئی ایسا لاحقہ نہ ملے جو اس لاحقے سے بنے ہوئے تمام اصطلاحی الفاظ کے ترجمہ میں مدد دے سکے تو مختلف موقعوں پر مختلف لاحقے لگائے جا سکتے ہیں۔ مثلاً Ist ایک انگریزی لاحقہ ہر، جو اسم بنانے میں بہت زیادہ مستعمل ہر۔ اس کے مقابل اُردو میں کوئی ایسا لاحقہ نہیں ہر جو سب جگہ کام دے سکے۔ اس لیے کہیں اس کے مقابل **داں** لانا پڑیگا کہیں **گر** کہیں **کار**، کہیں **باز** کہیں **پسند**، کہیں **پرست** وغیرہ

(س) اس مختصر رسالے میں ممکن نہیں ہر کہ ہم انگریزی کے تمام سابقے اور لاحقے درج کر کے اُن کے مقابل اپنی زبان کے موزوں سابقوں اور لاحقوں کا نشان دیں اور مثال کے طور پر انگریزی زبان کے اصطلاحی الفاظ اور اُن کے

مقابل اُردو کے سبقلاحی الفاظ درج کریں۔ بعض خاص سابقوں اور لاحقوں کے متعلق البتہ ہم صلاح دے سکتے ہیں جو حسب ذیل ہے:

انگریزی زبان میں اوپر کا مفہوم ادا کرنے کے لیے حسب ذیل کئی سابقے مستعمل ہیں: Eph-ep-epi-up-Super-Hyper-over وغیرہ۔ ہمارے ہاں ان سب کے مقابل صرف زبر اور بالا ہیں۔

نیچے کا مفہوم ادا کرنے کے لیے انگریزی میں کئی سابقے ہیں۔ مثلاً Sub Under-hypo وغیرہ۔ ہمارے پاس ان کے مقابل میں زیر۔ تل۔ تہ ہیں۔

اندر اور باہر کا مفہوم ادا کرنے کے لیے بھی انگریزی میں کئی سابقے ہیں، مثلاً en In اندر کے لیے Ex-ec باہر کے لیے۔ ہمارے ہاں اُن کے مقابل میں کوئی سابقہ نہیں ہے۔ اگر درول۔ بروں۔ یا در اور بر اختیار کر لیے جائیں تو مناسب ہے۔

Inter انٹر ایک انگریزی سابقہ ہے، جو بہت سے انگریزی سبقلاحی الفاظ کے بنانے میں کام دیتا ہے۔ اگر اس کے مقابل ہمارے ہاں لفظ بین عربی زبان سے لے لیا جائے، جو مابین کا اختصار ہے، تو بہتر ہوگا۔ مثلاً انٹرنیشنل International کا ترجمہ بین قومی کیا جائے (جس کا ترجمہ اب تک مابین الاقوام مابین الدول۔ مابین اقوامی مابین دولی ہوتا رہا ہے) واضح ہو کہ اقوام کی جگہ جو جمع ہے، نسبت کے وقت عربی زبان کے عام قاعدہ کے مطابق مفرد لفظ یعنی قوم استعمال کیا جائے گا۔ نیز اس اختصار سے آیندہ الفاظ بنانے میں مفید نتیجہ نکلے گا۔ بین قومی کی طرح اور الفاظ بھی بے تکلّف بن سکتے ہیں۔ مثلاً بین ملکی۔ بین مجلسی۔ بین شہری۔ بین کالجی وغیرہ۔

پین Pan اور آل All دو انگریزی سابقے ہیں، جن کے معنے سب کے ہیں۔ ان کے مقابل اگر اُردو میں کُل بطور سابقہ کے اختیار کر لیا جائے

جس کے معنے ہماری زبان میں وہی ہیں جو انگریزی سابقوں کے معنے ہیں، تو بہت مناسب ہوگا۔ یہ لفظ بمقابلہ تمام اور ہمہ کے چھوٹا ہے۔ مثلاً پین جرمن موومنٹ Pan-German Movement کا ترجمہ کُل جرمن تحریک کیا جائے۔ پین اسلامک Pan-Islamic کا ترجمہ کُل اسلامی یا کُل مسلم یا کُل مسلمی اور پین اسلامزم Pan-Islamism کا ترجمہ کُل اسلامیت یا کُل مسلمیت یا کُل مسلم اتحاد کیا جائے۔ اسی طرح آل انڈیا نیشنل کانگرس All-India-National-Congress کُل ہندی قوم کانگرس کیا جائے۔

علمی سبقلاحی الفاظ بنانے کے لیے انگریزی میں جو سابقے مستعمل ہیں، اُن میں سے بعض تو اعداد کے معنوں میں ہیں اُن کی جگہ ہمارے ہاں بھی اعداد بطور سابقہ کے کام دے سکتے ہیں۔ بعض سابقے صفات ہیں، جن کے معنے ہیں سفید، سیاہ، موٹا، باریک، کوتاہ، دراز، سیدھا، ٹیڑھا، دایاں، بایاں، نرم، سخت، چکنا، کھُردرا، کم، زیادہ، بُرا، اچھّا، چھوٹا، بڑا، تنگ۔ فراخ، مساوی، مختلف، غلط، صحیح، جھوٹا، سچّا، میٹھا، کھٹّا، ہلکا، بھاری، پُرانا، نیا، آدھا، پورا، تیز، سُست، پست، بلند، تر، خشک، آگے پیچھے، سرد، گرم، قبل، بعد، موافق، مخالف، دُور، نزدیک، کچّا، پکّا، خالی، بھرا، تاریک، روشن وغیرہ۔ یہ سابقے نہیں ہیں بلکہ حقیقت میں نیم سابقے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں ہمارے ہاں بھی نیم سابقے کام دے سکتے ہیں، آگے چل کر مرکبات کی بحث میں ہم نے اُردُو زبان کے بہت سے نیم سابقے درج کیے ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی نیم سابقے تجویز ہوسکتے ہیں۔

انگریزی زبان کے لاحقوں میں سے Ics اِکس اور Logy لوجی علوم کا نام رکھنے میں مستعمل ہیں۔ دونوں لاحقوں کے مقابل ہمارے ہاں یات کا لاحقہ کام دے سکتا ہے۔ مثلاً Ethics ایتھکس (اخلاقیات) Mathematics

میتھامٹکس (ریاضیات) Biology بائی آلوجی (حیاتیات) Geology جیالوجی (ارضیات) جن علوم کے نام ہمارے ہاں بغیر یات کے لاحقے کے مشہور ہو چکے ہیں، اُن کو بحال خود چھوڑ دینا چاہیے۔ مثلاً حساب۔ نحو۔ منطق۔ کیمیا۔ فقہ وغیرہ۔ علوم کے ناموں سے ایک اسم اور ایک صفت مشتق کی جاتی ہے۔ صفت تو Ic یا Ical کے لاحقے لگانے سے بنتی ہے جس کے معنے "اُس علم کے متعلق" لیے جاتے ہیں۔ مثلاً Ethic ایتھک Ethical ایتھیکل Biologic بائی آلوجک Biological بائی آلوجیکل اسم Ist کا لاحقہ لگانے سے بنایا جاتا ہے۔ مثلاً Biologist بائی آلوجسٹ جس کے معنے ہیں اس علم کا جاننے والا، کہیں کہیں Ist کی جگہ اور لاحقے لگائے جاتے ہیں۔ مثلاً Mathe Matician میتھامیٹشن ہمارے ہاں صفات کے بنانے میں لاحقہ یات گھٹ کر فقط ی رہ جائے گا، یا بڑھ کر یاتی ہو جائے گا۔ مثلاً نفسی یا نفسیاتی ارضی یا ارضیاتی پہلی شکل اختصار کی ہے۔ دوسری صورت التباس سے بچنے کی ہے۔ کیوں کہ ارضی کے دو معنے ہو سکتے ہیں (۱) زمین کے متعلق (۲) زمین کے علم کے متعلق۔ اگر اختصار منظور ہو تو پہلی صورت بھی جائز ہے۔ مثلاً انگریزی میں Economic اکانومک کے دو معنے لیے جاتے ہیں (۱) کفایت شعاری کے متعلق (۲) علم اقتصاد کے متعلق۔ الگ الگ معنے قرینے سے سمجھے جاتے ہیں۔

ہمارے ہاں کی دوسری صورت پر یہ اعتراض نہیں ہو سکتا کہ عربی گرامر کے عام قاعدے کے متعلق یائے نسبتی مفرد لفظ کے آخر میں لگائی جاتی ہے۔ جمع کے آخر میں لگائی نہیں جاتی۔ کیوں کہ عربی میں بھی ضرورت کے وقت یائے نسبتی جمع کے آخر میں بے تکلف لگا دی جاتی ہے۔ مثلاً ہمارے ہاں کے دو بڑے بزرگوں کے نام کے ساتھ برکاتی اور ساعاتی کے الفاظ آتے ہیں اور اُردو

زبان میں تو اس کی متعدد مثالیں ہیں جو لاحقہ ی کی ذیل میں درج کی گئی ہیں، اسم بنانے میں جو انگریزی لاحقہ Ist اسٹ یا کسی اور لاحقہ کے ذریعہ سے بنایا جاتا ہے، ہمارے لاحقہ داں سے کام لیا جائے گا۔ مثلاً ریاضی داں۔ منطق داں۔ کیمیا داں۔ جن علوم کے نام کے آخر میں لاحقہ یات ہے۔ ان کے پورے نام بعض اوقات داں سے پہلے لائے جاتے ہیں۔ مثلاً ارضیات داں۔ نفسیات داں۔ مگر بعض اوقات اختصار کے لیے صرف حیات داں بجائے حیاتیات داں کہنا کافی ہوگا۔ جن علوم کے نام لاحقہ یات سے نہیں بنے، بلکہ اُن کے آخر میں ات ہے جیسے حیوانات۔ نباتات (جن کے دو معنے ہیں ایک تو حیوان اور نبات کی جمع۔ دوسرے اُن کا علم) ان سے صفت بنانے میں حیواناتی اور نباتاتی اور اگر قرینہ پر بھروسہ کیا جائے تو اختصاراً حیوانی اور نباتی کہیں گے۔ اسم بنانے کی حالت میں حیوانات داں اور نباتات داں کہیں گے۔ علوم کے انگریزی مُرکّب ناموں کے مقابل اُردو میں مُرکّب نام رکھنے کی تدبیر آگے چل کر مرکب اصطلاحات کے بیان میں آئے گی۔

جب کسی علم کا بیان علمی طور سے نہیں، بلکہ سادہ طور سے کیا جائے تو ایسے بیان کے لیے انگریزی میں لاحقہ Graph گرافی لگایا جاتا ہے، مثلاً Aerography ایروگرافی (ہوا کا بیان) Agrostography اگراسٹوگرافی (گھاسوں کا بیان) اس حالت میں ہمارے ہاں بجائے گرافی کے نامہ کا نیم لاحقہ موزوں ہوگا مثلاً بادنامہ۔ حشائش نامہ اور اُس کے لکھنے والے کو بادنویس اور حشائش نویس کہیں گے۔ دوسرا استعمال گرافی کا ایسے فن کے لیے ہوتا ہے، جس میں چھاپنے یا لکھنے یا کھودنے یا نقش کرنے کا کام ہو۔ مثلاً Zincography زنکوگرافی (جست کی پلیٹ پر کندہ کرنے کا فن) xylography زیلوگرافی (لکڑی پر کندہ کرنے کا فن) اس صورت میں لاحقہ گرافی کی جگہ ہمارے ہاں لاحقہ کاری لگایا جائے گا۔

چنانچہ پہلے فن کو جست کاری اور دوسرے کو کندہ کاری کہیں گے۔ اِن فنون کے کارناموں کو جست کارہ اور کندہ کارہ یا جست کار تختیاں اور کندہ کار تختیاں کہنا مناسب ہوگا۔ اس موقع پر انگریزی حرف گراف کا لاحقہ مستعمل ہے۔ ان فنون کا کام کرنے والوں کو انگریزی میں زنکوگرافر اور زیلوگرافر کہیں گے اور ہم جست کار کندہ کار یا جست کارچی اور کندہ کارچی کہنا موزوں خیال کریں گے۔ ان فنون سے صفت بنانے کے وقت انگریزی میں زنکوگرافیک اور زنکوگرافیکل کہتے ہیں۔ ہم صفت بنانے کی حالت میں جست کارانہ اور کندہ کارانہ یا جست کاریانہ اور کندہ کاریانہ کہیں گے، یہ دوسرا استعمال نیا اور بر بنائے ضرورت ہے۔

آلات کا نام رکھنے کی غرض سے انگریزی میں تین لاحقے بہت مستعمل ہیں۔ اُن میں سے ایک Soope اسکوپ ہے جس کے معنے دیکھنے کے ہیں۔ ہمارے ہاں اس لاحقہ کی جگہ اوّل بین کا لاحقہ مستعمل ہوا ہے۔ مثلاً Microscope مکراسکوپ (خُرد بین) Telescope ٹیلس کوپ (دوربین) مگر اب ہمارے نزدیک اُن لفظوں کو اپنے حال پر چھوڑ کر آیندہ اس لاحقہ کی جگہ نما کا لاحقہ استعمال کرنا زیادہ مناسب ہوگا۔ مثلاً Bioscope بائیسکوپ (حیات نما یا زندہ نما) Auriscope آرسکوپ (گوش نما) Baroscope بارسکوپ (بارنما) صفت بنانے کے وقت انگریزی میں بدستور لاحقات Io-Ical سے کام لیا جائے گا۔ ہم اس موقع پر حیات نمائی، بارنمائی اور گوش نمائی کہیں گے۔ اور اگر یائے مصدری کے التباس سے بچنا چاہیں تو حیات نماوی، بارنماوی اور گوش نماوی کہنا مناسب ہوگا۔ عربی میں صفرا اور سودا درحقیقت صفت ہیں مگر خاص خلطوں کا نام ہونے کے سبب معرفہ ہوگئے ہیں اور اُن سے صفات نسبتی، صفراوی اور سوداوی نکالی گئی ہیں۔ آلات کے نام بھی معرفہ ہیں۔ اِس لیے

یہ قاعدہ اس موقع پر بھی چسپاں ہوسکتا ہے۔ لاحقہ Scopy اسکوپی آلہ سے کام لینے کے لیے مستعمل ہے۔ مثلاً Auriscopy آرسکوپی (گوش نما سے کام لینے کا فن۔ گوش نما آلہ کے ذریعہ سے کان کے اندر کا حال معلوم کرنا) ہم اس موقع پر لاحقہ بینی کا استعمال کریں گے۔ اور اس کام کو گوش بینی کہیں گے۔ اس سے اسم انگریزی میں لاحقہ Ist سے بنایا جائے گا۔ ہم اس کی جگہ لاحقہ بین سے کام لیں گے، اور گوش بیں کہیں گے۔ اسی طرح Abdominoscopy ابڈامنسکوپی (شکم بینی Ebdosoopy ابڈا اسکوپی (مثانہ بینی) Gastroscopy گیسٹرا سکوپی (معدہ بینی) دوربیں اور خُرد بیں جو پہلے سے مستعمل نام ہیں، اُن سے صفات نسبتی، دوربینی اور خُرد بینی مشتق ہوں گی اور ان آلات سے کام لینے والوں کو دوربینچی اور خُردبینچی اور آلات سے کام لینے کو دوربین کاری اور خُرد بین کاری کہیں گے۔

دوسرا انگریزی لاحقہ جو آلات کے نام رکھنے میں مستعمل ہے Metter میٹر ہے جس کے معنے ناپنے اور اندازہ کرنے کے ہیں۔ مثلاً Acetometter ایسی ٹومیٹر (سرکہ کی قوت، ناپنے کا آلہ) Acoumetter اکومیٹر (سماعت کی تیزی ناپنے کا آلہ) ہم اس لاحقہ کی جگہ لاحقہ پیما کا استعمال مناسب سمجھتے ہیں۔ مثلاً پہلے آلہ کو ہم سرکہ پیما اور دوسرے کو سماعت پیما کہیں گے۔ اسی طرح بیرومیٹر Barometter (بار پیما) تھرمامیٹر Thermometer (حرارت پیما) الکٹرومیٹر Electrometer (برق پیما) وغیرہ۔ صفت نسبتی بنانے کے وقت انگریزی میں بیرومیٹرکل۔ تھرمامیٹرکل۔ الکٹرومیٹرکل کہیں گے۔ ہم اُن کی جگہ بار پیمادی۔ حرارت پیمادی۔ برق پیمادی کہنا مناسب سمجھتے ہیں۔ پھر اُن آلات سے کام لینے کو بار پیمائی۔ برق پیمائی کہیں گے۔ اِن آلات سے کام لینے والوں کو

ہمارے نزدیک بارپیماچی۔ برق پیماچی اور حرارت پیماچی کہنا مناسب ہوگا۔

تیسرا لاحقہ جو آلات کا نام رکھنے کے لیے انگریزی میں استعمال کیا جاتا ہے Graph گراف ہے جس کے معنے لکھنے کے ہیں۔ مثلاً Phonograph فونوگراف (آواز کو قلم بند کرنے کا آلہ) Sphy nograph اسفگموگراف (نبض کی حرکتیں قلم بند کرنے کا آلہ) ہمارے ہاں اس لاحقہ کی جگہ لاحقہ نگار لگانا مناسب ہوگا مثلاً ہم پہلے آلہ کو صدانگار اور دوسرے کو نبض نگار کہیں گے۔ صفات نسبتی بنانے کے وقت فونوگرافیکل اور اسفگموگرافیکل کی جگہ ہمارے ہاں صدانگاری اور نبض نگاری کہا جائے گا۔ مگر ان آلات سے کام لینے کو ہم صدانویسی اور نبض نویسی اور کام لینے والوں کو صدانویس اور نبض نویس کہیں گے۔

جراحی عملوں کے لیے جو سبک اور تیز آلات مستعمل ہیں، اُن کے لیے ٹوم Tome کا لاحقہ استعمال کیا جاتا ہے، جس کے معنے کاٹنے کے ہیں۔ مثلاً

Cephalotome کیفالوٹوم (جنین کا سر کاٹنے اور توڑنے کا آلہ)۔

Hysterotome ہسٹروٹوم (رحم کی گردن کھولنے کا آلہ) وغیرہ۔ ہم اس لاحقہ کی جگہ شگاف کا لاحقہ استعمال کرنا مناسب خیال کرتے ہیں۔ مثلاً پہلے آلہ کو ہم سرشگاف اور دوسرے کو رحم شگاف کہیں گے۔ ان آلات سے کام لینے کے لیے انگریزی میں لاحقہ Tomy ٹومی لگایا جاتا ہے۔ ہم لاحقہ شگافی لگانا مناسب جانتے ہیں۔ پس ان آلات سے کام لینے کو ہم سرشگافی اور رحم شگافی کہیں گے۔ اسم بنانے کے وقت انگریزی میں لاحقہ Ist اسٹ سے کام لیا جائے گا۔ ہم لاحقہ چی استعمال کریں گے اور شگاف کی جگہ اس کی مختصر شکل گاف استعمال کریں گے۔ کیونکہ فارسی میں یہ لفظ شگاف کا مرادف ہے۔ پس ہم اُن آلات سے کام لینے والوں کو سرگافچی اور رحم گافچی کہیں گے۔ صفت بنانے کے وقت ہمارے ہاں سرشگافانہ اور

رحم شگافانہ کہا جائے گا۔

مشابہت کے اظہار کے لیے انگریزی میں دو لاحقے آتے ہیں۔ فارم Form اور آئڈ Oid مثلاً Actiniform اکٹینی فارم (کرن جلیا) Adenoid اڈینائڈ (گلٹی کی شکل کا) اُردو میں پہلے لاحقہ کی جگہ نیم لاحقہ پیکر اور دوسرے لاحقہ کی جگہ لاحقہ نما اختیار کرلینا چاہیے۔ مثلاً Amygdaloid اَمگڈلائڈ (بادام نما) Android انڈرائڈ (مردنما)، Anthoid انتھائڈ (گل نما) Arciform آرسی فارم (کمان پیکر) Auriform اوری فارم (گوش پیکر) Bacciform بَکی فارم (شہتوت پیکر) لاحقہ نما کو ہم اسکوپ Scope کے مقابل بھی استعمال کریں گے۔ جیسا کہ پہلے مذکور ہو چکا ہے۔ بعض مقامات مثلاً علمِ حیوانات میں لاحقہ Oid کے مقابل فارسی زبان کی علامتیں تشبیہ آسا کا استعمال مناسب ہوگا۔

لاحقہ Ine این اوّل تو بعض عناصر کا نام رکھنے میں استعمال کیا گیا ہے۔ مثلاً Chlorine کلورین۔ دوم اُن کھاری جوہروں کا نام رکھنے میں مستعمل ہوا ہے جنھیں الکلائڈ یعنی الکلی نما یا قلی نما کہتے ہیں۔ ایک اور لاحقہ In این ہے جو اُن قلم دار مرکبات کا نام رکھنے میں استعمال کیا جاتا ہے جنھیں گلوکو سائڈ کہتے ہیں۔ مثلاً Quinine کونین اور Atropine اٹروپین، الکلائڈ ہیں۔ Salicin سیلی سین اور کالوسنتھین Colocynthin گلوکوسائڈ ہیں۔ ہم نے لاحقہ ین کو اُن عنصروں کا نام رکھنے میں استعمال کیا ہے جو غیر دھاتی ہیں مثلاً کلورین کو ہم سبزین، آیوڈین کو بنفشین کہیں گے۔ الکلائڈ اور گلوکوسائڈ جوہروں کے لیے بھی ہم اسی لاحقہ کو استعمال کریں گے۔ چنانچہ اٹروپین کی جگہ ہم یبروجین، سیلی سین کی جگہ خلافین۔ کالوسنتھین کی جگہ حنظلین اور Aloin ایلوئین کی جگہ صبرین کہیں گے۔ مصریوں نے عربی زبان میں بھی اس قاعدہ کو اختیار کرلیا ہے، حالانکہ عربی زبان

میں لاحقوں کا کوئی وجود نہیں ہے۔

انگریزی میں صفت بنانے کے لیے لاحقہ Ferous فیرس آتا ہے۔ اس کی جگہ ہمارے ہاں لاحقہ دار ہے۔ مثلاً Amygdaliferous امگڈلی فیرس (نور آور) Cauliferous کالی فیرس (ساق دار) Carboniferous کاربونی فیرس (فحمدار) وغیرہ۔ مگر اکثر اس لاحقہ کے معنے پیدا کرنے والے کے لیے جاتے ہیں۔ اس صورت میں لاحقہ آفریں لگانا چاہیے۔ مثلاً Auriferous آری فیرس (طلا آفریں) Chyliferous کائلی فیرس (کیلوس آفریں) وغیرہ

ایک لاحقہ صفت بنانے کے لیے انگریزی میں Ous اس ہے اس کے مقابل ہمارے ہاں ہندی لاحقہ یلا ہے۔ مثلاً Poisonous پائزنس (زہریلا) Bulbous بلبس (گٹھیلا) وغیرہ۔ کیمیا میں اس جگہ لاحقہ انی لگایا جاتا ہے۔ مثلاً Nitrous نائٹرس (شورانی) Sulphurous سلفیورس (کبریتانی) اس کے مقابل Nitric نائٹرک اور Sulphuric سلفیورک ہیں جن کے لیے لاحقہ ی لگایا جاتا ہے یعنی شوری اور کبریتی صفت بنانے کا ایک اور لاحقہ انگریزی Ose اوس ہے جو سابق لاحقہ سے ملتا جلتا اور معنی بھی وہی رکھتا ہے۔ کیمیا میں اس کے خاص معنے مراد لیے جاتے ہیں۔ اس کی جگہ لاحقہ گین لگانا مناسب ہوگا۔ مثلاً Cellulose سلیولوس (خنیرگین[1]) Fructose فرکٹوس (میوگین[2]) Glucose گلوکوس (شکرگیں[3]) Albumose البیوموس (بیاض گین) وغیرہ

ایک عام لاحقہ انگریزی کا جو اسمیت کے معنے دیتا ہے Ism اِزم ہے اس

---

[1] خنیرہ سے جو خانہ کی تصغیر ہے جیسے مشک سے مشکیزہ

[2] میوہ سے

[3] شکر رز (یعنی انگوری شکر) سے شکرزسی کا اختصار ہے۔ ایک رے حذف کر دی گئی۔

کے مقابل ہمارے ہاں لاحقہ یت ہی۔ مثلاً Hypnotism ہپناٹزم (زمیت) Despotism ڈسپاٹزم (استبدادیت Berkeleyism برکلیزم (برکلیت یعنی برکلے کا فلسفہ، فارسی ہندی الفاظ کے ساتھ بھی اس لاحقہ کو عام کردینا چاہیے۔

ایک اور عام لاحقہ انگریزی میں Able ایبل ہی جس کے معنے قابلیت کے لیے جاتے ہیں۔ ہمارے ہاں اس کے مقابل لاحقہ پذیر ہی۔ مثلاً Inflammable انفلامیبل (اشتعال پذیر Diffusible ڈفیوزیبل (انتشار پذیر) Moable موویبل (حرکت پذیر) وغیرہ۔

ایک لاحقہ انگریزی میں Cide سائڈ ہی جس کے معنے مارنے اور ہلاک کرنے کے ہیں اس کی جگہ ہمارے ہاں کُش اور مار دو لاحقے ہیں مثلاً Germicide جرمی سائڈ (جرمہ کش، جرمار (جرمہ + مار Infanticide انفنٹی سائڈ (بچّہ کش) بچّہ مار وغیرہ۔

غرض کہ ذرا تامل سے انگریزی سابقوں اور لاحقوں کے مقابلہ میں اُردو سابقے اور لاحقے تجویز ہوسکتے ہیں۔ جہاں سابقے اور لاحقے نہ ملیں وہاں نیم سابقوں اور نیم لاحقوں سے کام لیا جاسکتا ہی اور اگر اُن سے بھی کام نہ نکلے تو پھر تحت کے اُصول پر عمل کیا جاسکتا ہی جیسے ہم مرکّبات کے ذیل میں بیان کریں گے۔ اگر اُن میں سے کوئی تدبیر کامیاب نہ ہو تو سبقلاحی یا نیم سبقلاحی الفاظ کی جگہ مرکب الفاظ بنا لیے جائیں، کیوں کہ یہ بات ضروری نہیں ہی کہ ایک زبان کے مفرد الفاظ کے مقابل دوسری زبان میں بھی ہمیشہ مفرد الفاظ بن سکیں۔

(طے) فارسی مصدروں کے امروں کے ساتھ اسما کے ملانے سے جو سبقلاحی الفاظ تیار ہوتے ہیں، اگر وہ خاص چیزوں کے نام ہوں تو سُننے والے کا ذہن اُن کے عام معنے کی طرف منتقل ہوتا ہی۔ مثلاً گوش خار کا لفظ سُن کر خیال ہوتا ہی کہ اس

سے مُراد کان کھجانے والا شخص ہے۔ حالانکہ یہ ایک جانور کا نام ہے جس کو اُردو میں کنسلائی کہتے ہیں۔ اس شبہ سے بچنے کے لیے اہل ایران نے دو تدبیریں اختیار کی ہیں (ایک) یہ کہ امر اور اسم کو ملا کر جب وہ کسی چیز کا نام رکھتے ہیں تو اُس کے آخر میں ک بڑھا دیتے ہیں۔ مثلاً اسی گوش خار کو وہ گوش خارک کہیں گے۔ اسی طرح چرخ ریسک ایک پرند کا نام ہے۔ چشم بندک آنکھ مچول کے کھیل کو کہتے ہیں۔ چوب خوارک سے دیمک مُراد ہے۔ پنج پایک کیکڑے کو کہتے ہیں۔ چار پایک عام چار پایہ کو نہیں کہتے بلکہ ایک خاص جانور مُراد ہے۔ سنگ خوارک ایک پرند کا نام ہے۔ شب پرک چمگادڑ کا مشہور نام ہے۔ غم خوارک بگلے کو کہتے ہیں۔ گوش خزک وہی ہے جس کا دُوسرا نام گوش خارک ہے۔ (دوسرے) یہ کہ ایسے لفظ کے آخر میں ہ بڑھا دیتے ہیں۔ مثلاً پائدارہ (مددگار) پرپایہ (کنکھجورا) پنج پایہ (کیکڑا) تہ گیرہ (تہ دیگی) جاروبہ (جھاڑو) موچینہ (موچنہ) خارچنبہ (موچنہ) جاندانہ (بچہ کا تالو) جگرخورہ (جادوگر) خوں نوشہ (ظالم) دہاں درہ (جمائی) سنگ خورہ (سنگ خوراک) شادخوارہ (مطرب) شکرپزہ (میٹھے سموسے) کافوربویہ (ایک گھاس کا نام ہے) کژدم خوارہ (ایک جانور کا نام) گاؤدوشہ (دُودھ دوہنے کا برتن) گل مالہ (معماروں کی کرنی) وغیرہ۔

اُردو میں بھی ایسے الفاظ کے آخر میں صفت کی کوئی علامت بڑھائی جاتی ہے مثلاً دوپیازہ۔ بال خورہ ترپھلا۔ بارہ دری چھندکیا وغیرہ۔ ضرورت کے وقت سبقلاحی الفاظ کے بنانے میں ہم بھی اس قاعدہ پر عمل کرسکتے ہیں۔ مگر یہ قاعدہ سبقلاحی الفاظ ہی کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ اُردو فارسی میں ہر قسم کے مُرکب الفاظ میں اس پر عمل ہوتا ہے مثلاً فیل گوشک (ایک پھول کا نام ہے)، شب چراغک (جگنو) شانہ سرک (ہدہد) پرمقازہ (مصوّر کا قلم) پکھال پٹیا۔ پیٹو بخیا۔ چوہے دنتی۔ بھنگ مولا کن رسیا شہر خبرا۔ ننگ پیراؤ غیرہ

فعلی اصطلاحات

اُردو میں جو مصادر ہندی۔ فارسی اور عربی الفاظ سے یا آوازوں سے بنائے گئے ہیں۔ اُن کی بہت سی مثالیں ہم اُوپر درج کر آئے ہیں۔ مصادر بنانے کے لیے جو لاحقے مستعمل ہوئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں :

نا۔ انا۔ کنا۔ کارنا۔ پانا۔ لانا۔ وانا۔ ان میں سے آخر کے دو لاحقے متعدی بنانے کے لیے ہیں۔ مصدروں کے متعلق جہاں ہم نے بحث کی ہے وہاں یہ بات بھی دکھائی ہے کہ اُردو مصادر جس طرح مفرد اسما اور صفات سے بنائے گئے ہیں، اسی طرح وہ مُرکّب الفاظ سے بھی تیار کیے گئے ہیں۔ مصادر بنانے سے بڑی غرض یہ ہے کہ اختصار کے ساتھ مطلب ادا کیا جائے۔ مثلاً جب کہنا منظور ہو کہ گوٹا برسات کے سبب تانبے کے رنگ کا ہو گیا ہے، تو ہم خود تانبے کے لفظ سے ایک نیا مصدر بنا کر کہیں گے کہ گوٹا تنبیا گیا ہے۔ یا مثلاً جب یہ کہنا مقصود ہو کہ آج ہم نے میاں کی ایسی خبر لی کہ اُن کے چیتھڑے اُڑا دیئے تو اختصار کے ساتھ اس موقع پر اتنا ہی کہنا کافی ہو گا کہ آج ہم نے اُن کو خوب چیتھاڑا۔ بعض دفعہ بہت طویل مطالب ایسے مصادر کے ذریعہ سے ادا کیے جاتے ہیں جو بغیر ایک طویل عبارت کے ادا نہیں ہو سکتے۔ علمی خیالات کے ادا کرنے کے لیے ایسے مصادر کی سخت ضرورت ہے۔ اسی بنا پر دُنیا کی مہذب اور ترقی یافتہ زبانوں میں یہ عام قاعدہ ہو گیا ہے کہ جب ضرورت پیش آتی ہے تو مفرد اسما یا صفات سے اور بعض دفعہ مُرکّب الفاظ سے نئے مصادر بنا لیتے ہیں۔ چونکہ ہمارے اسلاف نے ہر قسم کے مصادر بنا کر بطور نمونہ اور یادگار کے ہمارے لیے چھوڑے ہیں، اِس لیے ہمیں لازم ہے کہ اُن لاحقوں کے ذریعے سے جو ابھی

درج کیے گئے ہیں۔ ہم بھی جدید مصادر حسب ضرورت بناتے اور زبان میں داخل کرتے اور اُن سے ادائے خیالات اور ادائے مطلب علمی کے لیے کام لیتے رہیں۔ اس مہمل خیال کو اب بالائے طاق رکھ دینا چاہیے کہ ان مصادر کی سند شعرائے زمانۂ سابق کے کلام میں نہیں ملے گی۔ اس لیے اُن کا استعمال ناجائز ہوگا۔

جب کسی انگریزی مصدر کے مقابل نیا مصدر بنانا ہو تو پہلے اُس مصدر کے مادّہ کا ترجمہ کرو۔ پھر اُس کے آگے مصادر کی اُردو علامات میں سے کوئی علامت لگاؤ مثلاً Nationalise نیشنلائز (قوم میں داخل کرنا)، قومانا۔قومیانا Naturalise نیچرلائز (عادی کرنا۔خو ڈالنا) = فطرانا۔فطریانا (فطرت سے) Register رجسٹر (درج رجسٹر کرنا = دفترانا۔ Acidify ایسیڈیفائی (تیزاب بنانا) = ترشانا (تُرشہ = تیزاب سے) Oxidate آکسیڈیٹ اور Oxidize آکسیڈائز (آکسائڈ بنانا) = مامُیدنا Oxygenate اکسی جنیٹ اور Oxygenize آکسی جنائز (آکسی جن کے ساتھ ترکیب دینا = مایانا۔ یا میّانا۔ یا میںانا (مائین سے) Chloridize کلورائڈائز (چاندی کا کلورائڈ تصویر چڑھانا) = سبزیدنا۔ Iodize آیوڈائز (آیوڈین سے متاثر کرنا) بنفشانا۔ Carbonize کاربنائز (کاربن میں تبدیل کرنا) = فحمانا Sulphurate سلفوریٹ (گندھک کے ساتھ ترکیب دینا) کندھانا۔کندھکانا Arsenicate آرسنی کیٹ (سنکھیا کے ساتھ مُرکّب کرنا) = سانکھنا۔سنکھانا۔ Nitrify نائٹریفائی (شورہ میں تبدیل کرنا) = شورانا Nitrogenize نائٹروجنائز (نائٹروجن کے ساتھ ترکیب دینا) = شُرنانا (شورین سے) شُریانا۔ Hydrogenize ہیڈروجنائز (ہیڈروجن کے ساتھ ملانا = حمضانا (حمضین سے) Bromize برومائز (برومین یا برومائڈ کا اِستعمال عکسی تصویروں میں کرنا) =

عفنانا۔ عفنیدنا (عفنین سے) Camphorate کمفوریٹ (کافور ملانا) = کافورنا۔ کفورنا۔ Megnetize مگنٹائز (مقناطیس بنانا۔ مقناطیس کی طرح کھینچنا) = مقنانا۔ رتمنا = مخفف مقناطیس سے) مقناطنا (مقناط = مخفف مقناطیس سے)

Electrify الکٹریفائی (بجلی پہنچانا یا دوڑانا یا بجلی سے متاثر کرنا) = برقانا

Electrocute الکٹروکیوٹ (الکٹرو = بجلی + کیوٹ = مخفف Execute اگزیکیوٹ = پھانسی دینا) بجلی سے پھانسی دینا [برقانسنا = (برق + پھانسی + نا)]

Electrolyze الکٹرولائز (الکٹرو = بجلی Lysis لائسس = پھاڑنا۔ جُدا کرنا) بجلی کے ذریعے کسی مرکّب کے اجزا متفرق کرنا [برقیرنا = (برق + چیرنا)]

Bromoiodize برومو آیوڈائز (برومو + آیوڈین + آئز) عکسی تصویروں میں برومائڈ اور آیوڈائڈ کا استعمال کرنا = عفشانا (عفنین + بنفشین + انا)

آخر کے تین مصدروں کے لیے تحت کے اصول کا مطالعہ کرو جو مرکّب اصطلاحات کی ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔

ہمارے ایک ذہین دوست نے خیال کیا ہے کہ جب دو لفظ پاس پاس رکھے جائیں اور اُن کے درمیان ربط کی کوئی علامت نہ ہو، پھر ان دونوں لفظوں کے آخر میں مصدر کی علامت لگا کر مصدر بنا لیا جائے تو وہ مصدر اُن دو چیزوں کی کیمیائی ترکیب پر دلالت کرے گا جن کو وہ دونوں لفظ تعبیر کرتے ہیں۔ مثلاً اگر حمضین اور مائین دونوں کو پاس پاس رکھ کر (اور اختصار کے لیے مائین کی جگہ حرف ما اختیار کرکے) اُردو یا فارسی زبان کی مصدر کی علامت بڑھا دی جائے اور حمضین مانا۔ یا حمضین مائیدن کہا جائے تو اس کے معنے ہوں گے حمضین اور مائین کا اس طرح باہم مل جانا کہ نہ اُن میں سے حمضین کی کوئی ہستی بذات خود باقی رہے اور نہ مائین اپنی اصلی ہستی پر قائم رہے، بلکہ ایک تیسری چیز بن جائے۔ پھر اگر

اس مُرکب مصدر سے مفعول بنایا جائے اور حمضین مایا۔ یا حمضین مائیدن (رضی بمعنی مفعول) کہا جائے تو اس سے ایک خاص کیمیائی مُرکب مُراد ہوگا جس میں دو نوں عناصر مل کر ایک ذات ہو گئے ہیں اور ان کے ملنے سے ایک تیسری نئی چیز پیدا ہو گئی ہے یعنی پانی۔ ہمارے یہ ذہین دوست اصطلاحات میں کنونشن کے سخت مخالف ہیں۔

مگر ہمارے نزدیک یہ خیال صحیح نہیں ہے (۱) نہ تو دو لفظوں کو پاس پاس رکھنے سے بلحاظ اُصول زبان کے یہ معنی پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً جھاڑو تارا۔ کتّا گھاس۔ کرن پھول بیل گاڑی۔ گلاب جامن۔ پیسہ اخبار۔ جیب گھڑی وغیرہ۔ ظاہر ہے کہ ان مُرکبات سے جن میں دو دو لفظ پاس رکھے گئے ہیں۔ یہ مُراد نہیں ہو سکتی کہ جھاڑو اور تارے میں کتّے اور گھاس میں، کان اور پھول میں، بیل اور گاڑی میں، گلاب اور جامن میں، پیسہ اور اخبار میں، جیب اور گھڑی میں ان کے باہم ملنے سے کوئی ایسا تغیر واقع ہو گیا ہے جس کے سبب ہر دو چیز میں سے کسی کی ہستی بذات خود باقی نہیں رہی اور جسے ہم کیمیائی تغیر کے لفظ سے تعبیر کرتے ہیں (۲) اور نہ کوئی ایسی مثال فارسی یا اُردو زبان کے مُرکب مصدر کی مل سکتی ہے جس میں دو لفظ اسی طرح پاس پاس رکھے گئے ہوں اور وہ مصدر اُن دو چیزوں کی کیمیائی ترکیب پر دلالت کرتا ہو۔ اُردو زبان میں جو مصادر دو لفظوں کے ملنے سے بنے ہیں، اُن کی مثالیں ہم نے مصادر کی بحث میں درج کردی ہیں۔ مثلاً بھسکنا (بھینس اور کھانا سے بنا ہے) ظاہر ہے کہ اس مصدر سے یہ معنی مقصود نہیں ہیں کہ بھینس اور اُس کے کھانے میں کوئی کیمیائی تغیر ظہور میں آیا ہے۔ جھڑپکنا (جھڑنا اور پکنا سے مل کر بنا ہے) کون شخص اس مصدر سے یہ مُراد لے سکتا ہے کہ جھڑنا اور پکنا کے درمیان کیمیائی ترکیب واقع ہوئی ہے۔ کا ورانا (کائیں = شوروغل + باورا = باولا) یہاں بھی شوروغل اور کسی دیوانے شخص کے درمیان کیمیائی ترکیب کا ظہور میں آنا مُراد نہیں ہو سکتا۔ سٹپٹانا (سٹی = عقل + پٹ)

اس مصدر میں بھی ہمارے ذہین دوست کو کسی کیمیائی ترکیب کی جھلک نظر نہیں آئے گی لٹپٹانا (لٹ مخفف اُلٹ + پٹ مخفف پلٹ) یہاں بھی لٹ اور پٹ دونوں حمضین اور مائین کی طرح اپنے باہم ملنے اور ایک ذات ہو جانے پر دلالت نہیں کرتے۔ یہ حال تو اُردو زبان کے مُرکب مصدروں کا ہے۔ فارسی میں کوئی ایسی مثال بھی نہیں مل سکتی۔

پس کون بات کا دعوا کر سکتا ہے کہ (۱) محض دو لفظوں کے پاس پاس رکھ دینے یا (۲) دو لفظوں کو پاس پاس رکھ کر اُن کا مصدر بنا لینے سے بلحاظ زبان کے اُن دو چیزوں کی کیمیائی ترکیب مُراد ہو سکتی ہے۔

اگر حمضین مائیدن سے ہم ترکیب اضافی مقلوب مُراد لیں، یعنی مائیدن حمضین سے تو اُس کے معنے ہوں گے حمضین کا پانی بن جانا۔ حالانکہ حمضین اور مائین دونوں مل کر تو البتہ پانی بن سکتی ہیں۔ مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ تنہا حمضین پانی بن جائے۔ پھر اگر حمضین مائید یا حمضین مائیدہ کو ترکیب اضافی مقلوب مالیں تو اس کا نتیجہ بھی وہی ہے جو حمضین مائیدن کا ہے، لیکن اگر ہم اس کو ترکیب توصیفی قرار دیں اور حمضین کو موصوف اور مائید یا مائیدہ کو اُس کی صفت ٹھیرائیں تو اس سے بھی وہی نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔ یعنی یہ مرکّب توصیفی بتاتا ہے کہ حمضین پانی بن گئی ہے۔ حالانکہ یہ امر کیمیائی واقعہ کے برخلاف ہے۔

جب یہ مسئلہ طے ہو گیا کہ اس طرح کے مُرکب مصدر یا اُس کے کسی مشتق سے بلحاظ اُصول زبان کے کیمیائی ترکیب پر دلالت کا اظہار نہیں ہو سکتا تو ہم اب صرف ایک ہی بات کہہ سکتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ یہ ہماری قرارداد ہے کہ اگر اس طرح دو لفظ پاس رکھے جائیں یا پاس پاس رکھ کر اُن سے کوئی مصدر بنا لیا جائے یا ایسے مصدر سے کوئی مشتق نکالا جائے تو ان سب صورتوں میں اُن دو چیزوں کا اپنی اپنی ہستی

چھوڑ دینا اور اُن میں کیمیائی تغیر واقع ہو کر ایک تیسری چیز پیدا ہو جانا مُراد لیا جائے گا، جن کو وہ دو لفظ تعبیر کرتے ہیں۔ پھر کیا یہ وہی کنونشن نہیں ہے، جس سے بچنے اور پرہیز کرنے کی تاکید کی گئی تھی اور کیا اس سے واضح طور پر یہ بات ثابت نہیں ہو گئی کہ ہم اصطلاحات وضع کرنے میں کنونشن سے کسی طرح نہیں بچ سکتے؟ پھر اب کیا فرق ہے درمیان اُس طریقہ کے جو بیان کیا گیا ہے اور درمیان اُس طریقہ کے جس میں یورپ کے کیمیائی تسمیہ کی طرح خاص خاص لاحقوں سے خاص خاص کیمیائی معانی مُراد لیے جاتے ہیں۔

مندرجۂ ذیل جدید مصادر پر غور کرو جو اسی طریقہ سے بنائے گئے ہیں:۔

اُردو کے جدید مصادر

اشکانا (اشک سے)، ببرانا (ببر شیر سے)، برقانا (برق سے)، برگانا (برگ = پتہ سے)، بسملانا (بسمل سے)، تخمانا (تخم اور تخمہ سے)، ترجمانا (ترجمہ سے)، تسمانا (تسمیہ سے)، تلخانا (تلخ سے)، تلفانا (تلف سے)، تندرانا (تندر = بجلی کی کڑک سے)، ثمرانا (ثمر سے)، جذبانا (جذبہ سے)، جسمانا (جسم سے)، جلسانا (جلسہ سے)، جنسانا (جنس سے)، جوفانا (جوف سے)، چترانا (چتر سے)، چربانا (چربی اور چربہ سے)، چقمقانا (چقماق سے)، حرفانا (حرف سے)، حرفانا (حرفہ سے)، حسنانا (حسن سے)، خشکانا (خشک سے)، خمرانا (خمر = شراب سے)، درسانا (درس سے)، دکنانا (دکن سے)، ذوقانا (ذوق سے)، ربطانا (ربط سے)، رسمانا (رسم سے)، رعشانا (رعشہ سے)، رقصانا (رقص سے)، رمزانا (رمز سے)، زنگارنا (زنگار سے)، زعفرانا (زعفران سے)، زلزلانا (زلزلہ سے)، زمزمانا (زمزمہ سے)، زردانا (زرد سے)، زہرانا (زہر سے)، سبزانا (سبز سے)، سُرخانا (سُرخ سے)، سرسمانا (سرسام سے)، شکلانا (شکل سے)، طلسمانا (طلسم سے)، طنطنانا (طنطنہ سے)، عطرانا (عطر سے)، عکسانا (عکس سے)، عنبرانا (عنبر سے)، غرغرانا (غرغرہ سے)، غمزانا (غمزہ سے)،

غوغانا (غوغا سے) فلسفانا (فلسفہ سے) قطرانا (قطرہ سے) قلمانا (قلم سے) قہرانا (قہر سے) قہقانا (قہقہہ سے) کجھانا (کج مج سے) کحلانا (کحل سے) کلفانا (کلف = چھائیں سے) لحمانا (لحم = گوشت سے) لفظانا (لفظ سے) لمسانا (لمس سے) لنگرانا (لنگر سے) مرضانا (مرض سے) مرکزانا (مرکز سے) مشکانا (مشک سے) منظرانا (منظر سے) میلانا (میل سے) نزلانا (نزلہ سے) نشترانا (نشتر سے) نظرانا (نظر سے) نظمانا (نظم سے) نقشانا (نقش سے) نقرانا (نقرہ = چاندی سے) نمکانا (نمک سے) نَومانا (نوم = نیند سے) نیلانا (نیل سے) ورمانا (ورم سے) وطنانا (وطن سے) ولولانا (ولولہ سے) ہضمانا (ہضم سے) ہندسانا (ہندسہ سے) یرقانا (یرقان سے) وغیرہ۔

جدید مصادر کے مشتقات یہ مصادر مثال کے طور پر لاحقہ انا سے بنائے گئے ہیں۔ دیگر لاحقوں سے بھی اسی طرح نئے مصدر بن سکتے ہیں۔ مصادر سے جو مشتقات بنتے ہیں اُن میں سے فاعل، مفعول اور حاصل مصدر کی ضرورت علمی زبان میں اکثر ہوتی ہے۔ فاعل اور مفعول کی معمولی شکلیں مثلاً کرنے والا، بدلنے والا، مارا ہوا، توڑا ہوا، علمی زبان کے لیے ناموزوں ہیں۔ ہمارے نزدیک فاعل کی تین شکلیں اختیار کی جا سکتی ہیں (۱) مثلاً شرماؤ (۲) شرمالو (۳) (مذکر و مونث) شرماتا۔ شرماتی۔ مفعول کے لیے ایک شکل ہی مثلاً (مذکر و مونث کی حالت میں) شرمایا۔ شرمائی۔ حاصل مصدر کی تین شکلیں اختیار کی جا سکتی ہیں مثلاً (۱) پھیلاو (۲) پچتاوا (۳) گھبراہٹ۔ بھربھراہٹ۔ اب اوپر کے جدید مصادر کے مشتقات پر غور کرو۔ مثلاً عکسانا سے۔ فاعل:۔ عکساؤ۔ عکسالو (عکساتا۔ عکساتی) مفعول:۔ عکسایا۔ عکسائی) حاصل مصدر عکساؤ، عکساوا۔ عکساہٹ۔ زمزمانا مصدر سے فاعل:۔ زمزماؤ۔ زمزمالو۔ زمزماتا۔ زمزماتی۔

مفعول :- رزمزایا۔ رزمزائی ؛ حاصل مصدر رزمزاہٹ (چار حرفی مصدر سے حاصل مصدر اسی وزن پر آسکتا ہی)

مُرکب مصدروں کے مشتقات پر جداگانہ غور کرو۔ برقانسنا سے فاعل برقانسو مفعول (برقانسا، برقانسی) حاصل مصدر برقانس۔ برقیرنا سے فاعل :- برقیرو۔ مفعول :- (برقیرا۔ برقیری) حاصل مصدر :- برقیر۔ عفشانا سے فاعل :- عفشاؤ۔ مفعول :- (عفشایا۔ عفشائی) حاصل مصدر :- عفشاہٹ۔

دو نئے مصدروں کے مشتقات اور ملاحظہ کرو۔ سبزیدنا سے فاعل :- سبزندہ (فارسی کے قاعدہ سے) سبزیدو۔ مفعول :- (سبزیدہ۔ سبزیدی) حاصل مصدر :- (فارسی کے قاعدہ سے) سبزیدگی۔

عفنیدنا سے فاعل :- عفنندہ (فارسی کے قاعدہ سے) عفنیدو۔ مفعول :- (عفنیدہ۔ عفنیدی) حاصل مصدر :- (فارسی کے قاعدہ سے) عفنیدگی۔

اب اس باب کے آخر میں ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ سابقوں، لاحقوں کی مدد سے کتنے سبقلاحی اور فعلی الفاظ ایک لفظ سے بن سکتے ہیں۔ ذیل میں جو مثالیں دی گئی ہیں۔ ان کے معنی ضرورت کے وقت معیّن کیے جا سکتے ہیں۔ یہاں معنوں سے بحث نہیں۔ صرف یہ دکھانا ہی کہ اُصولِ سبقلاحیت میں ایک لفظ سے کتنے الفاظ بنانے کی طاقت ہی۔ یہی وہ اُصول ہی جس پر آریائی زبانوں کی فطرت کی بنا ہی اور اسی اُصول کی مدد سے آریائی زبانیں بولنے والے ہر قسم کے خیالات و مطالب ادا کرنے کی قدرت رکھتے ہیں۔

سابقوں اور لاحقوں کی مدد سے کتنے الفاظ ایک لفظ سے بن سکتے ہیں

مثال کے لیے ہم یہاں صرف تین لفظ اختیار کرتے ہیں (۱) برق (۲) اُردو (۳) فلسفہ۔ واضح ہو کہ ان الفاظ سے

جو سابقاتی اور فعلی مفرد الفاظ بنائے گئے ہیں، جدید مصادر کی طرح اُن کے معنی یہاں نہیں لکھے گئے۔ کیوں کہ یہاں صرف اشتقاق کی شکلیں دکھانی منظور ہیں معنی حسب ضرورت معین ہو سکتے ہیں۔

(۱) برق

(سابقوں کی مدد سے) (۱) با برق (۲) با برقی (۳) بل برق (۴) بل برقہ (۵) بل برقی (۶) بن برق (۷) بن برقار (۸) بے برق (۹) بے برقی (۱۰) بے برقا (۱۱) پُر برق (۱۲) پُر برقی (۱۳) ذو برق (۱۴) ذی برق (۱۵) ذی برقی (۱۶) لا برقی (۱۷) لا برقیت (۱۸) لا برقیہ (۱۹) لا برقیانہ (۲۰) نا برقی (۲۱) نا برقہ (۲۲) ہم برق (۲۳) ہم برقہ (۲۴) ہم برقی۔

(لاحقوں کی مدد سے) (۲۵) برقاپا (۲۶) برقار (۲۷) برقاری (۲۸) برق آزار (۲۹) برق آزاری (۳۰) برقاس (۳۱) برق آزما (۳۲) برق آزمائی (۳۳) برق آفریں (۳۴) برق آفرینی (۳۵) برق افروز (۳۶) برق افروزہ (۳۷) برق افروزی (۳۸) برق افزا (۳۹) برق افزائی (۴۰) برق افشاں (۴۱) برق افشانی (۴۲) برق آگاہ (۴۳) برق آگاہی (۴۴) برق آگیں (۴۵) برق آگینی (۴۶) برقالا (۴۷) برقالو (۴۸) برق آلود (۴۹) برق آلودہ (۵۰) برق آلودگی (۵۱) برقالہ (۵۲) برق آمیز (۵۳) برق آمیزی (۵۴) برقان (۵۵) برقانا (۵۶) برق انداز (۵۷) برق اندازی (۵۸) برق اندوز (۵۹) برق اندوزہ (۶۰) برق اندوزی (۶۱) برق انگیز (۶۲) برق انگیزہ (۶۳) برق انگیزی (۶۴) برقانی (۶۵) برقانیہ (۶۶) برقانیت (۶۷) برقاؤ (۶۸) برقاؤ (۶۹) برق آور (۷۰) برق آوری (۷۱) برق بار (۷۲) برق بارہ (۷۳) برق باری (۷۴) برق باز (۷۵) برق بازی (۷۶) برق بان (۷۷) برق بانی (۷۸) برق برآر (۷۹) برق براری (۸۰) برق بند (۸۱) برق بندی (۸۲) برق بیز (۸۳) برق بیزی (۸۴) برق پاش (۸۵) برق پاشی (۸۶) برق پذیر (۸۷) برق پذیرہ (۸۸) برق پذیری (۸۹) برق پرست

(۹۰) برق پرستی (۹۱) برق پرور (۹۲) برق پروری (۹۳) برق پیچ (۹۴) برق پیما
(۹۵) برق پیماوی (۹۶) برق پیمائی (۹۷) برق پیماچی (۹۸) برقانا۔ برقانی (۹۹)
برق تاب (۱۰۰) برق تابی (۱۰۱) برق تابہ (۱۰۲) برق تاز (۱۰۳) برق تازی (۱۰۴)
برق جو (۱۰۵) برق جوئی (۱۰۶) برق جوش (۱۰۷) برق جوشی (۱۰۸) برقچی (۱۰۹) برق خانہ
(۱۱۰) برق خرام (۱۱۱) برق خرامی (۱۱۲) برق خند (۱۱۳) برق خیز (۱۱۴) برق خیزہ
(۱۱۵) برق خیزی (۱۱۶) برق دار (۱۱۷) برق داری (۱۱۸) برق داں (۱۱۹) برق دانی
(۱۲۰) برق دیدہ (۱۲۱) برق راں (۱۲۲) برق رانی (۱۲۳) برق رساں (۱۲۴) برق رسانی
(۱۲۵) برق رسیدہ (۱۲۶) برق رو (۱۲۷) برق روی (۱۲۸) برق ریز (۱۲۹) برق ریزی
(۱۳۰) برق زا (۱۳۱) برق زائی (۱۳۲) برق زاد (۱۳۳) برق زادہ (۱۳۴) برق زوال
(۱۳۵) برق زدہ (۱۳۶) برق زدگی (۱۳۷) برق زن (۱۳۸) برق زنی (۱۳۹) برق سال
(۱۴۰) برقستان (۱۴۱) برقستانی (۱۴۲) برق سرائے (۱۴۳) برق سنج (۱۴۴) برق سنجی
(۱۴۵) برق سوز (۱۴۶) برق سوزی (۱۴۷) برق شگاف (۱۴۸) برق شگافی (۱۴۹) برق شناس
(۱۵۰) برق شناسی (۱۵۱) برق طراز (۱۵۲) برق طرازی (۱۵۳) برق فروش (۱۵۴) برق فروشی
(۱۵۵) برق فریب (۱۵۶) برق فریبی (۱۵۷) برق افگن (۱۵۸) برق افگنی (۱۵۹) برق کار
(۱۶۰) برق کاری (۱۶۱) برق کدہ (۱۶۲) برق کش (۱۶۳) برق کشی (۱۶۴) برق کشا
(۱۶۵) برق کشائی (۱۶۶) برق گاہ (۱۶۷) برق گداز (۱۶۸) برق گدازی (۱۶۹) برق گر
(۱۷۰) برق گری (۱۷۱) برق گرداں (۱۷۲) برق گردانی (۱۷۳) برق گریز (۱۷۴) برق گریزی
(۱۷۵) برق گستر (۱۷۶) برق گستری (۱۷۷) برق گوں (۱۷۸) برق گیر (۱۷۹) برق گیرہ
(۱۸۰) برق گیری (۱۸۱) برق گیں (۱۸۲) برق گینی (۱۸۳) برق گینہ (۱۸۴) برق مارا
(۱۸۵) برق ناک (۱۸۶) برق ناکی (۱۸۷) برق نگار (۱۸۸) برق نگارہ (۱۸۹) برق نگاری
(۱۹۰) برق نگارچی (۱۹۱) برق نما (۱۹۲) برق نماوی (۱۹۳) برق نمائی (۱۹۴) برق نماچی

(۱۹۵) برق بیں (۱۹۶) برق بینی (۱۹۷) برق نویس (۱۹۸) برق نویسی (۱۹۹) برقاوا۔
(۲۰۰) برق وار (۲۰۱) برق واری (۲۰۲) برق وارہ (۲۰۳) برق وال (۲۰۴) برق والا
(۲۰۵) برق وان (۲۰۶) برق وش (۲۰۷) برق وشی (۲۰۸) برقہ (۲۰۹) برقاہٹ
(۲۱۰) برقی (۲۱۱) برقیا (۲۱۲) برقیات (۲۱۳) برقیانی (۲۱۴) برقیہ (۲۱۵) برقیت
(۲۱۶) برقیات داں (۲۱۷) برقیات دانی (۲۱۸) برق یار (۲۱۹) برق یاری (۲۲۰) برقیارا
(۲۲۱) برقیانا (۲۲۲) برقیانہ (۲۲۳) برقیاؤ (۲۲۴) برقیاؤ (۲۲۵) برقایا، برقائی۔
(۲۲۶) برقیت (۲۲۷) برقیتا (۲۲۸) برقیرا (۲۲۹) برقیزہ (۲۳۰) برقیلا (۲۳۱)
برقین (۲۳۲) برقینی (۲۳۳) برقینہ (۲۳۴) برق زار (۲۳۵) برقیا (۲۳۶) برقیائی

سابقوں اور لاحقوں کے علاوہ نیم سابقوں اور نیم لاحقوں کی مدد سے جو الفاظ تیار ہو سکتے ہیں وہ بھی یہاں لکھ دیے جاتے ہیں۔

(نیم سابقوں کی مدد سے) (۲۳۷) بیش برق (۲۳۸) بیش برقہ (۲۳۹) بیش برقی
(۲۴۰) تند برق (۲۴۱) تند برقی (۲۴۲) تند برقہ (۲۴۳) تیز برق (۲۴۴) تیز برقہ
(۲۴۵) تیز برقی (۲۴۶) خلاف برق (۲۴۷) خلاف برقی (۲۴۸) سیر برق (۲۴۹)
سیر برقہ (۲۵۰) سیر برقی (۲۵۱) کم برق (۲۵۲) کم برقہ (۲۵۳) کم برقی۔

(نیم لاحقوں کی مدد سے) (۲۵۴) برق آشنا (۲۵۵) برق آشنائی (۲۵۶)
برق اندام (۲۵۷) برق اندامی (۲۵۸) برق پارہ (۲۵۹) برق پرواز (۲۶۰) برق
پروازی (۲۶۱) برق پیشہ (۲۶۲) برق پیشگی (۲۶۳) برق پیکر (۲۶۴) برق پیکری
(۲۶۵) برق بنگ (۲۶۶) برق حاجز (۲۶۷) برق خو (۲۶۸) برق خوئی (۲۶۹)
برق خیال (۲۷۰) برق خیالی (۲۷۱) برق دست (۲۷۲) برق دستی (۲۷۳) برق دماغ
(۲۷۴) برق دماغی (۲۷۵) برق رفتار (۲۷۶) برق رفتاری (۲۷۷) برق رنگ
(۲۷۸) برق رنگی (۲۷۹) برق زبان (۲۸۰) برق زبانی (۲۸۱) برق زور (۲۸۲) برق زوری

(۲۸۳) برق سرشت (۲۸۴) برق سرشتی (۲۸۵) برق سیر (۲۸۶) برق سیری (۲۸۷)
برق شعار (۲۸۸) برق شعاری (۲۸۹) برق ضمیر (۲۹۰) برق ضمیری (۲۹۱) برق سیرت
(۲۹۲) برق سیری (۲۹۳) برق طبع (۲۹۴) برق طبعی (۲۹۵) برق طینت (۲۹۶)
برق طینتی (۲۹۷) برق فن (۲۹۸) برق کردار (۲۹۹) برق کرداری (۳۰۰) برق کیش
(۳۰۱) برق کیشی (۳۰۲) برق گھر (۳۰۳) برق مائل (۳۰۴) برق مایہ (۳۰۵) برق محل
(۳۰۶) برق مزاج (۳۰۷) برق مزاجی (۳۰۸) برق مشرب (۳۰۹) برق مشربی (۳۱۰)
برق منزل (۳۱۱) برق منش (۳۱۲) برق نامہ (۳۱۳) برق نظر (۳۱۴) برق نظری
(۳۱۵) برق نگاہ (۳۱۶) برق نگاہی (۳۱۷) برق نہاد (۳۱۸) برق نہادی

جن ہندی لاحقوں کے ساتھ لفظ برق ملایا گیا ہے، اُن کو لاحقوں کی ذیل میں دیکھو کہ وہ کن معنوں کے لیے لفظوں کے ساتھ ملائے جاتے ہیں۔ فارسی مصادر کے امروں کے ساتھ جو برق کا لفظ ملایا گیا ہے اُس میں اُن مختلف معانی کا لحاظ رکھنا چاہیے جو فارسی زبان میں اسم اور امر کے ملنے سے پیدا ہوتے ہیں اور جن کی طرف ہم پہلے اشارہ کر چکے ہیں۔ نیم سابقے اور نیم لاحقے مرکبات کے ذیل میں ہیں جن کو آگے چل کر بیان کیا گیا ہے۔ مگر چوں کہ ایک خاص لفظ کے ساتھ نیم سابقے اور نیم لاحقے اس طرح ملا کر آیندہ کسی موقع پر دکھائے نہیں جائیں گے جس طرح کہ سابقے اور لاحقے ایک خاص لفظ کے ساتھ ملا کر یہاں دکھائے گئے ہیں اس لیے ہم نے مفرد سبقلاحی اور فعلی الفاظ کے ذیل میں اُن نیم سبقلاحی الفاظ کو بھی سمیٹ لیا ہے جو نیم سابقوں اور نیم لاحقوں کی مدد سے بنائے جا سکتے ہیں۔

(۲) اُردو

(سابقوں کی مدد سے) (۱) نیم اُردو

(لاحقوں کی مدد سے) (۲) اُردو آموز (۳) اُردو آموزی (۴) اُردو آمیز

(۵) اُردو آمیزی (۶) اُردانا (۷) اُرداؤ (۸) اُردالو (۹) اُرداتا، اُرداتی (۱۰) اُردایا، اُردائی (۱۱) اُرداوٹ (۱۲) اُرداہٹ (۱۳) اُردوانہ (۱۴) اُردوانی (۱۵) اُردوانیت (۱۶) اُردوانیہ (۱۷) اُردو بیزیر (۱۸) اُردو بیزیری (۱۹) اُردو پرست (۲۰) اُردو پرستی (۲۱) اُردو پرور (۲۲) اُردو پروری (۲۳) اُردو پسند (۲۴) اُردو پسندی (۲۵) اُردو تراش (۲۶) اُردو تراشی (۲۷) اُردو خواں (۲۸) اُردو خوانی (۲۹) اُردو خیز (۳۰) اُردو خیزی (۳۱) اُردو داں (۳۲) اُردو دانی (۳۳) اُردوستان (۳۴) اُردوستانی (۳۵) اُردو شناس (۳۶) اُردو شناسی (۳۷) اُردو فہم (۳۸) اُردو فہمی (۳۹) اُردو کش (۴۰) اُردو کشی (۴۱) اُردو گر (۴۲) اُردو گری (۴۳) اُردو گریز (۴۴) اُردو گریزی (۴۵) اُردو نگار (۴۶) اُردو نگاری (۴۷) اُردو نما (۴۸) اُردو نمائی (۴۹) اُردو نواز (۵۰) اُردو نوازی (۵۱) اُردو نویس (۵۲) اُردو نویسی (۵۳) اُردویت (۵۴) اُردویّات (۵۵) اُردویاتی (۵۶) اُردویّات داں (۵۷) اُردوانیات (۵۸) اُردوانیات داں۔

(۳) فلسفہ

(سابقوں کی مدد سے) (۱) بافلسفہ (۲) بےفلسفہ (۳) ذوفلسفہ (۴) ذی فلسفہ (۵) ذی فلسفیت (۶) سرفلسفہ (۷) سرفلسفی (۸) صاحب فلسفہ (۹) صدر فلسفی (۱۰) غیر فلسفی (۱۱) غیر فلسفیت (۱۲) غیر فلسفیانہ (۱۳) لافلسفی (۱۴) لافلسفیت (۱۵) لافلسفیانہ (۱۶) مہا فلسفہ (۱۷) مہا فلسفی (۱۸) نا فلسفی (۱۹) نا فلسفیانہ (۲۰) نو فلسفہ (۲۱) نو فلسفی (۲۲) نیم فلسفہ (۲۳) نیم فلسفی (۲۴) نیم فلسفیانہ (۲۵) ہم فلسفہ (۲۶) ہم فلسفی

(لاحقوں کی مدد سے) (۲۷) فلسفی (۲۸) فلسفیانہ (۲۹) فلسفیت (۳۰) فلسفیہ (۳۱) فلسفیات (۳۲) فلسفانی (۳۳) فلسفانیت (۳۴) فلسفانیہ (۳۵) فلسفانا (۳۶) فلسفاؤ (۳۷) فلسفالو (۳۸) فلسفاتا، فلسفاتی (۳۹) فلسفایا، فلسفائی

(۴۰) فلسفانہ (۴۱) فلسفیلا (۴۲) فلسفین (۴۳) فلسفینہ (۴۴) فلسفہ آگین (۴۵)
فلسفہ آگاہ (۴۶) فلسفہ آموز (۴۷) فلسفہ آموزی (۴۸) فلسفہ باز (۴۹) فلسفہ بازی
(۵۰) فلسفہ آفریں (۵۱) فلسفہ آفرینی (۵۲) فلسفاری (۵۳) فلسفہ آرا (۵۴)
فلسفہ آرائی (۵۵) فلسفہ اندوز (۵۶) فلسفہ اندوزی (۵۷) فلسفہ اندیش
(۵۸) فلسفہ اندیشی (۵۹) فلسفہ انگیز (۶۰) فلسفہ انگیزی (۶۱) فلسفہ آور (۶۲)
فلسفہ آوری (۶۳) فلسفہ بیں (۶۴) فلسفہ بینی (۶۵) فلسفہ پزیر (۶۶) فلسفہ پزیری
(۶۷) فلسفہ پرداز (۶۸) فلسفہ پردازی (۶۹) فلسفہ پرست (۷۰) فلسفہ پرستی
(۷۱) فلسفہ پسند (۷۲) فلسفہ پسندی (۷۳) فلسفہ پرور (۷۴) فلسفہ پروری (۷۵)
فلسفی پن (۷۶) فلسفہ پیرا (۷۷) فلسفہ پیرائی (۷۸) فلسفہ پیما (۷۹) فلسفہ پیمائی
(۸۰) فلسفہ تاز (۸۱) فلسفہ تازی (۸۲) فلسفہ تراش (۸۳) فلسفہ تراشی (۸۴)
فلسفہ پاش (۸۵) فلسفہ پاشی (۸۶) فلسفہ جو (۸۷) فلسفہ جوئی (۸۸) فلسفہ چیں
(۸۹) فلسفہ چینی (۹۰) فلسفہ خانہ (۹۱) فلسفہ خواں (۹۲) فلسفہ خوانی (۹۳) فلسفہ خیز (۹۴)
فلسفہ خیزی (۹۵) فلسفہ دار (۹۶) فلسفہ داری (۹۷) فلسفہ داں (۹۸) فلسفہ دانی
(۹۹) فلسفہ راں (۱۰۰) فلسفہ رانی (۱۰۱) فلسفہ ریز (۱۰۲) فلسفہ ریزی (۱۰۳) فلسفہ زا
(۱۰۴) فلسفہ زائی (۱۰۵) فلسفی خیز (۱۰۶) فلسفہ رس (۱۰۷) فلسفہ رسی (۱۰۸) فلسفہ ساز (۱۰۹)
فلسفہ سازی (۱۱۰) فلسفستان (۱۱۱) فلسفستانی (۱۱۲) فلسفہ سنج (۱۱۳) فلسفہ سنجی
(۱۱۴) فلسفہ سوز (۱۱۵) فلسفہ سوزی (۱۱۶) فلسفہ شکن (۱۱۷) فلسفہ شکنی (۱۱۸)
فلسفہ شناس (۱۱۹) فلسفہ شناسی (۱۲۰) فلسفہ طراز (۱۲۱) فلسفہ طرازی (۱۲۲)
فلسفہ کار (۱۲۳) فلسفہ کاری (۱۲۴) فلسفہ کش (۱۲۵) فلسفہ کشی (۱۲۶) فلسفہ کشا
(۱۲۷) فلسفہ کشائی (۱۲۸) فلسفہ کوش (۱۲۹) فلسفہ کوشی (۱۳۰) فلسفہ کن (۱۳۱) فلسفہ گیر
(۱۳۲) فلسفہ گیری (۱۳۳) فلسفہ گستر (۱۳۴) فلسفہ گستری (۱۳۵) فلسفہ گاہ (۱۳۶) فلسفہ گداز

(۱۳۷) فلسفہ گر (۱۳۸) فلسفہ گری (۱۳۹) فلسفہ گریز (۱۴۰) فلسفہ گریزی (۱۴۱) فلسفی مان (۱۴۲) فلسفہ زار (۱۴۳) فلسفہ مند (۱۴۴) فلسفہ مندی (۱۴۵) فلسفہ ناک (۱۴۶) فلسفہ نگار (۱۴۷) فلسفہ نگاری (۱۴۸) فلسفہ نواز (۱۴۹) فلسفہ نوازی (۱۵۰) فلسفہ نویس (۱۵۱) فلسفہ نویسی (۱۵۲) فلسفور (۱۵۳) فلسفہ کاوی (۱۵۴) فلسفہ گار

(نیم سابقوں کی مدد سے) (۱۵۵) خام فلسفہ (۱۵۶) کج فلسفہ

(نیم لاحقوں کی مدد سے) (۱۵۷) فلسفہ آشنا (۱۵۸) فلسفی پرواز (۱۵۹) فلسفی خیال (۱۶۰) فلسفہ دشمن (۱۶۱) فلسفی دماغ (۱۶۲) فلسفہ دوست (۱۶۳) فلسفہ شعار (۱۶۴) فلسفی صورت (۱۶۵) فلسفی سیرت (۱۶۶) فلسفی طینت (۱۶۷) فلسفہ کیش (۱۶۸) فلسفی مزاج (۱۶۹) فلسفی مشرب (۱۷۰) فلسفی منش (۱۷۱) فلسفی نامہ (۱۷۲) فلسفی نظر

ترکیب الفاظ کے طریقے ہماری زبان میں

اب ہم اصطلاح سازی کے زیادہ اہم شعبہ یعنی مرکب اصطلاحات وضع کرنے کے اصولوں پر متوجہ ہونا چاہتے ہیں مگر سب سے اوّل اس بات پر غور کرنا لازم ہے کہ اردو زبان میں مرکب الفاظ کے اجزا کس کس طرح جوڑے جاتے ہیں اور معنوی لحاظ سے ان اجزا میں کیا تعلق ہوتا ہے اور ترکیب کے وقت ان اجزا میں کیا کیا تبدیلیاں ظہور میں آتی ہیں۔ غرض کہ پہلی نظر اس امر پر ڈالنی چاہیے کہ ترکیب الفاظ کے لیے کیا سامان ہماری زبان میں موجود ہے۔ بغیر اس کے کہ یہ مباحث طے کیے جائیں ہم اندازہ نہیں کر سکتے کہ علمی مرکب اصطلاحات وضع کرنے میں ہم کہاں تک کامیاب ہو سکتے ہیں اور کہاں پہنچ کر ہمیں مشکلات پیش آئیں گی۔

ہم ان مطالب کو ذیل کی چار بحثوں میں بیان کرنا چاہتے ہیں:

پہلی بحث

اس بحث میں ہم سرسری نظر ان مرکبات پر ڈالنی چاہتے ہیں جو ہماری زبان

میں رائج اور مستعمل ہیں۔ معنوی حیثیت سے ان مرکبات کی نوعیت مختلف ہے۔ وہ مثالیں جو ذیل میں دی گئیں ہیں، ان میں اس بات کو بغور دیکھنا چاہیے کہ اہل زبان نے آزادی کے ساتھ کبھی ہندی لفظوں کو ہندی لفظوں کے ساتھ۔ کبھی فارسی لفظوں کو فارسی لفظوں کے ساتھ۔ کبھی عربی لفظوں کو عربی لفظوں کے ساتھ۔ کبھی ہندی لفظوں کو فارسی لفظوں کے ساتھ۔ کبھی ہندی لفظوں کو عربی لفظوں کے ساتھ اور کبھی فارسی لفظوں کو عربی لفظوں کے ساتھ ملایا ہے اور ترکی اور انگریزی لفظوں کے ساتھ بھی یہی روش اختیار کی ہے۔

(۱) ہندی لفظوں کا ملاپ ہندی لفظوں کے ساتھ

آپ بیتی۔ آپ کاج۔ اکاس بیل۔ اکاس دیا۔ دودھ مہیری۔ آگ بگولہ۔ الوپ انجن ٹڈی دل۔ اندھیر کھاتا۔ تارا منڈل۔ آنول نال۔ باگ ڈور۔ باؤ گولہ۔ بل تاڑ۔ بن مانس بن بلاؤ۔ بن کریلا۔ بھنور جال۔ بھنور کلی۔ بھیٹ بکرا۔ تاپ تلی۔ تریاہٹ۔ تریا چلتر۔ ٹھگ بدیا۔ جانگڑہی۔ جان جوکھوں۔ جگت سیٹھ۔ جل ترنگ۔ جنم دن۔ جنم باؤلا۔ جنم اندھا جنم روگی۔ جنم پتری۔ جنم کنڈلی۔ جوا چور۔ جھاڑو نارا۔ چاند رات۔ چاند گہن۔ چاندنی رات چڑیا گھر۔ چور کچہری۔ چھپر کھٹ۔ دانت گھنگنی۔ دودھ بھائی۔ دودھ بہن۔ دھرم سبھا دھرم راج۔ دھوبی پاٹ۔ دیا سلائی۔ دیس بھائی۔ ڈاک چوکی۔ ڈاک گاڑی۔ راج تلک۔ رام نیلا۔ رام کہانی۔ سدا سہاگ۔ سدا سہاگن۔ سہاگ پٹارا۔ چورستہ سہاگ پڑا۔ سہاگ رات۔ سیتا پھل۔ کام چور۔ ٹھیکا بھیٹ۔ کتا گھاس۔ کجلی بن کرن پھول۔ کنٹھ مالا۔ کھجور چھڑی۔ گنگا جل۔ گئو گھاٹ۔ گئو ہتیا۔ گھر جنوائی۔ مور چال گیدڑ بھبکی۔ لکھا بہی۔ مرگ چھالا۔ منھ چھینکا۔ دودھ مان۔ مکھ پان۔ موتی باگ۔ مونگ پھلی۔ ناچ گھر۔ نین سکھ۔ بیل گاڑی۔ ہاتھ گاڑی۔ ہاتھی دانت۔ ہاتھ ادھار ہٹ دھرم وغیرہ

(۲) فارسی لفظوں کا ملاپ فارسی لفظوں کے ساتھ

شب چراغ ۔ زبان دراز ۔ پاک دامن ۔ آب نائے ۔ خاک نائے ۔ آب نے آتش زبان ۔ بادرفتار ۔ شب کور ۔ زیردست ۔ پاک نہاد ۔ آب شورہ ۔ بازار خرچ خان ساماں ۔ خانہ داماد ۔ دست پناہ ۔ شتر سوار ۔ سبک دوش ۔ نیک بخت ۔ آب دیدہ ۔ دست چالاک ۔ راہ خرچ ۔ زہر مہرہ ۔ سبزہ آغاز ۔ شکرپارہ ۔ سرخاب تندخو ۔ بلند پرواز ۔ شادی مرگ ۔ شہر بدر ۔ گاؤدُم ۔ گاؤزباں ۔ شہر پناہ ۔ سست رائے تنگ دست ۔ بیدار مغز ۔ گاؤ دیدہ ۔ گُل دم ۔ مرزامنش ۔ موم روغن ۔ گُل روغن ۔ شیردہاں ۔ سنگ دانہ ۔ خُردسال ۔ آہو چشم ۔ سینہ زور ۔ خوں بہا ۔ بیدار دل ۔ میانِ تہ مینابازار ۔ موم جامہ ۔ سیاہ گوش ۔ درازقد ۔ ستارہ پیشانی ۔ بیش بہا وغیرہ

(۳) عربی لفظوں کا ملاپ عربی لفظوں کے ساتھ

بقرعید ۔ جمعہ مسجد ۔ حاضر ضامنی ۔ تکیہ کلام ۔ عالی ظرف ۔ عالی شان ۔ عالی مزاج ۔ قریب مشرق ۔ طفل تسلّی ۔ صدر مقام ۔ صاحب ضلع ۔ صاحب ذوق ۔ صاحب جمال ۔ عالی ہمّت ۔ صاحب عالم ۔ صاحب اقبال ۔ صاحب تمیز ۔ عالی حوصلہ ۔ صاحب فراش ۔ صاحب سلیقہ ۔ خیر مقدم ۔ عالی دماغ ۔ صاحب قراں ۔ صاحب سلامت ۔ عالی نسب بیت بحثی ۔ غریب صورت ۔ لطیف مزاج ۔ ظفر تکیہ ۔ عمر قید ۔ فعل ضامنی ۔ قبول صورت کاہل وجود ۔ مال ضامن ۔ مدد محرر ۔ مدد معاش ۔ نقدی فیصلہ ۔ وعدہ خلاف ۔ عالی خیال حاصل مصدر وغیرہ

(۴) ہندی لفظوں کا ملاپ فارسی لفظوں کے ساتھ

آسمان کھونچا ۔ بازار چودھری ۔ نیک چلن ۔ گلاب جامن ۔ باغ باڑی ۔ بغل گند ۔ بھتیج داماد ۔ پلک دریا ۔ ٹکڑگدھا ۔ گھوڑے سوار ۔ تارگھر ۔ جگت اُستاد ۔ چادر چھت ۔ چرخ پوجا ۔ چور کشتی ۔ گولر کباب ۔ سبزی منڈی ۔ چور دروازہ ۔ ہاتھ چالاک ۔ راج دربار ۔

کوڑھ مغز۔ من مست۔ سدا گلاب۔ گھر داماد۔ منھ زور۔ موم پھلی۔ ہوا چکی وغیرہ

(۵) ہندی لفظوں کا ملاپ عربی لفظوں کے ساتھ

امام باڑہ۔ بادہ وفات۔ بال صفا۔ پاؤں مرید۔ عجائب گھر۔ جیب گھڑی۔ شعر چور۔ مضمون چور۔ پنچ فیصلہ۔ جوت جمع۔ چمر توحید۔ پیسہ اخبار۔ چور محل۔ دودھ شریک بھائی صلاحیت بہی۔ عمر پٹہ۔ کافر کرتی۔ کفر کچہری۔ کفن چور۔ گل تکیہ۔ ملکہ مسور۔ موتی محل۔ موتی مسجد نقدی چھٹھا۔ عید ملاپ جلسے۔ وغیرہ

(۶) فارسی لفظوں کا ملاپ عربی لفظوں کے ساتھ

آتش مزاج۔ پاتراب۔ پنج عیب۔ تار خبر۔ جیب خرچ۔ حرام مغز۔ سفر خرچ۔ دودھ شریک۔ دست خط۔ دست بیع۔ رکاب دوال۔ زن مرید۔ سخن تکیہ۔ شرم حضور شیش محل۔ غرض آشنا۔ فاقہ مست۔ فتح پیچ۔ فضول خرچ۔ قلم پاک۔ گاؤ تکیہ۔ گشت سلامی۔ ورق داغ۔ فیل پا۔ ہر دل عزیز۔ مطلب آشنا۔ نیک محضر۔ نیک خصلت نازک خیال۔ نازک طبع۔ نمک حرام۔ نمک حلال۔ گل عذار۔ گراں قیمت۔ گرم مصالحہ کور باطن۔ کوتہ نظر۔ عالی خاندان۔ فراخ حوصلہ۔ شتر غمزہ۔ سبز قدم۔ سست اعتقاد۔ خشک دماغ۔ تیز مزاج۔ تنک ظرف۔ تازہ وارد۔ سست فطرت۔ تنگ حوصلہ پاک طینت۔ بیش قیمت۔ وغیرہ

(۷) ترکی اور انگریزی لفظوں کا ملاپ دیگر زبانوں کے الفاظ سے

ان مثالوں میں حسب ذیل اشارات مختلف زبانوں کے لیے استعمال کیے گئے ہیں:۔

ت = ترکی، ا = انگریزی، ہ = ہندی، ف = فارسی، ع = عربی۔

آش پلاؤ (ف+ت)، آغا مینا (ت+ہ)، آگ بوٹ (ہ+ا)، اگن بوٹ (ہ+ا)، بونٹ پلاؤ (ہ+ت)، مونگ پلاؤ (ہ+ت)، گڑھ کپتان (ہ+ا)، ریل گاڑی

(ا + ہ) جیل خانہ (ا + ف) اُردو بازار (ت + ف) قرق امین (ت + ع) مرغی بیجر (ت + ا) وغیرہ

دوسری بحث

اس بحث میں مُرکّبات کے اجزا کے تعلق پر نظر ڈالی جاتی ہے اور دکھایا جاتا ہے کہ معنوی لحاظ سے کس کس طرح کے مُرکّبات ہماری زبان میں مستعمل ہیں۔ مُرکّبات کی دو بڑی قسمیں ہیں (ا) اسما و صفات کے مُرکّبات (ب) مصادر یا افعال اور اُن کے مشتقات کے مُرکّبات۔

(ا) قسم کے مُرکّبات حسب ذیل ہیں:-

(۱) عربی زبان کے مُرکّبات اضافی میں مضاف پہلے اور مضاف الیہ بعد میں آتا ہے۔ اُردو میں عربی زبان کے بعض اضافی مُرکّبات مستعمل ہیں۔ مثلاً بیت المال (مال کا گھر) بیت الحزن (غم کا گھر) بیت الحرام (عزت کا گھر) بیت الشرف (عزت کا گھر) بیت الصنم (بُت کا گھر یعنی بُت خانہ) بیت الخلا (خالی ہونے یا تنہائی کا گھر) ابن الوقت (وقت کا بیٹا یعنی زمانے کے رُخ پر چلنے والا) ابن اللہ (خدا کا بیٹا۔ عیسائی معاذ اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو کہتے ہیں) ابو البشر (آدمیوں کا باپ یعنی آدمؑ) دار الامارت (امیری کا گھر یعنی امیر کا صدر مقام) دار الامن (امن کا گھر) دار البقا (باقی رہنے کا گھر یعنی دوسری دُنیا) دار الحرب (لڑائی کا گھر یعنی جہاں اسلام کے قوانین جاری نہ ہوں) دار الحکومت (حکومت کا گھر یعنی حاکم کا صدر مقام) دار الخلافہ (خلافت کا گھر یعنی خلیفہ کا صدر مقام) دار السلطنت (سلطنت کا گھر یعنی سُلطان کا صدر مقام) دار الملک (حکومت کا گھر یعنی بادشاہ کا پایۂ تخت) دار الشفا (شفا کا گھر یعنی شفا خانہ) دار الضرب (سکّہ ڈھالنے کا گھر یعنی ٹکسال) دار المکافات (بدلے کا گھر یعنی آخرت) دار الجزا (بدلے کا گھر یعنی آخرت) دار القضا

(فیصلہ کا گھر یعنی قاضی کی کچہری) دار الطبع (چھاپے کا گھر یعنی چھاپہ خانہ) دار الترجمہ (ترجمہ کا گھر یعنی وہ محکمہ جہاں کتابوں کا ترجمہ کرایا جائے) ماء العسل (شہد کا پانی یعنی وہ پانی جس میں شہد ڈال کر جوش دیں) ماء الشعیر (جَو کا پانی یعنی وہ پانی جس میں جَو ڈال کر جوش دیں) راس المال (مال کی اصل یعنی سرمایہ وغیرہ۔

(۲) عربی زبان میں مرکّب کی ایک شکل یہ ہے کہ اوّل صفت لائی جائے۔ پھر موصوف کو صفت کی طرف مضاف کریں۔ یہ پورا مرکّب ایک صفت کسی اور موصوف کی بن جاتا ہے۔ مثلاً کثیر الاضلاع (بہت سے ضلعوں والی شکل)، کثیر الاولاد (بہت سے بچّوں والا شخص) کثیر المعانی (بہت سے معنوں والا لفظ) کثیر الفوائد (بہت سے فائدوں والی چیز) کثیر الاستعمال (بہت استعمال میں آنے والا) واجب الادا (وہ روپیہ جس کا ادا کرنا واجب ہو) واجب الاظہار (وہ بات جس کا ظاہر کرنا واجب ہو) واجب التسلیم (وہ بات جس کا مان لینا واجب ہو) واجب التعزیر (وہ شخص جو سزا کے لائق ہو) واجب الرحم (وہ شخص جس پر رحم کرنا واجب ہو) واجب الرّعایت (وہ آدمی جس کی رعایت کرنی واجب ہو) واجب الزیارت (وہ شخص یا مقام جس کا دیکھنا واجب ہو) واجب الطلب (وہ روپیہ جو طلب کرنے کے قابل ہو) واجب العرض (وہ کیفیت جو ظاہر کرنے کے قابل ہو) واجب القتل (وہ شخص جس کا قتل کرنا مناسب ہو) واجب الوصول (وہ روپیہ جس کا وصول کرنا واجب ہو) واجب الوجود (وہ جس کا وجود ضروری ہے یعنی خدا) وغیرہ

(۳) فارسی زبان کے مرکّبات اضافی میں مضاف پہلے آتا ہے۔ مضاف الیہ بعد میں مضاف کے آخر میں زیر ہوتا ہے جو کسرۂ اضافی کہلاتا ہے۔ مثلاً اربابِ دولت (دولت کے مالک) اربابِ سخن (شاعری کے مالک) اربابِ نشاط (خوشی کے مالک)

اربابِ شریعت (شرع کے ماہر) اربابِ طریقت (طریقۂ خداشناسی کے ماہر) سنگِ مثانہ (مثانہ کی پتھری) موئے دماغ (دماغ کا بال یعنی ناگوار آدمی) آبِ کوثر (کوثر کا پانی) طوفانِ بے تمیزی (جہالت کی افراط) لائقِ صحبت (ہم نشینی کے لائق) قابلِ ادب (ادب کے قابل) لائقِ انعام (انعام کے لائق) قابلِ رشک (رشک کرنے کے قابل) لائقِ تحسین (تعریف کے لائق) قابلِ داد (داد دینے کے قابل) عصائے موسیٰ (حضرت موسیٰ کا عصا) ریشِ قاضی (قاضی کی داڑھی۔ بھنگ چھاننے کی صافی کو کہتے ہیں) بزمِ سخن (شاعری کی محفل) وغیرہ

(۴) فارسی زبان کے مُرکّب توصیفی میں موصُوف پہلے صفت بعد میں آتی ہے موصُوف کے آخر میں زیر ہوتا ہے جو کسرۂ توصیفی کہلاتا ہے۔ مثلاً نجومِ سماوی (آسمانی ستارے) فضائے نامتناہی۔ صحرائے ناپیدا کنار۔ ریگِ رواں، شاعرانِ موزوں طبع۔ میدانِ وسیع ذہنِ رسا۔ طبعِ بلند پرواز۔ عہدِ درخشاں (روشن زمانہ) شمشیرِ خارا شگاف (پتھروں سے پار نکل جانے والی تلوار) نظارۂ دل کش۔ منظرِ عام۔ سمندِ بادپا۔ معجونِ مقوی۔ عرقِ مصفّٰی۔ حالتِ مجموعی۔ خونِ ناحق۔ تاجِ جواہر نگار۔ زلفِ مشکیں۔ الفاظ کثیر المعنیٰ۔ امیرِ جاہ طلب۔ درویشِ خلوت پسند۔ مردِ حق شناس۔ رائے صائب وغیرہ

(۵) فارسی زبان کے مُرکّبِ اضافی کے اجزا کی ترکیب تو وہی قائم رہتی ہے، مگر کسرۂ اضافی اُڑ جاتا ہے جو اضافی مُرکّبات کثرت سے مستعمل ہوتے ہیں، اُن میں ایسا اکثر ہوتا ہے۔ مثلاً:

اہل کار۔ اہل مد۔ صاحب تمیز۔ صاحب دل۔ صاحب قِراں۔ صاحب نصیب صاحب اقبال۔ میر ساماں۔ میر شکار۔ میر مجلس۔ میر بحر۔ وغیرہ

کسرۂ اضافی کے دُور ہونے کا ان مُرکّبات پر یہ اثر ہوا ہے کہ ان سب کے آخر میں یائے نسبتی و مصدری بے تکلف لگائی جاسکتی ہے یعنی اہل کاری۔ صاحب تمیزی

میر بحری وغیرہ

(۶) فارسی مرکّب اضافی کے اجزا کی ترتیب بدل جاتی ہے اور کسرۂ اضافی بھی اُڑ جاتا ہے، مگر معنی وہی قائم رہتے ہیں۔ مثلاً دست پناہ۔ شہریار۔ وفادشمن۔ خدادوست غرض آشنا۔ عیش محل۔ حمید منزل۔ ملکہ باغ۔ شب کور۔ زہرمہرہ۔ سخن تکیہ۔ پشت پناہ دل آرام۔ سنگ ریزہ۔ شکرپارہ۔ شترسوار۔ شہرپناہ۔ عنایت نامہ۔ گاؤ زباں۔ وغیرہ

(۷) فارسی زبان میں بہت سے مرکّبات ایسے ہوتے ہیں جن میں پہلا جز مشبّہ بہ اور دوسرا جز مشبّہ ہوتا ہے۔ پھر دونوں جز مل کر پورا مرکّب ایک صفت بن جاتا ہے، مثلاً:

آہو چشم۔ بادرفتار۔ آتش زباں۔ شعلہ رو۔ سروقد۔ گل رخ۔ ماہ رخسار۔ شیر دہاں ستارہ پیشانی۔ آتش مزاج۔ شمع رو۔ وغیرہ

(۸) فارسی زبان میں ایک طریقۂ ترکیب یہ ہے کہ مرکّب میں پہلا جز صفت ہوتا ہے دوسرا موصوف۔ پھر دونوں مل کر ایک صفت بن جاتے ہیں۔ مثلاً:

نیک بخت۔ خوب صورت۔ خوش کردار۔ عالی نسب۔ والا حسب۔ پاک دامن سبک دوش۔ تندخو۔ بلند پرواز۔ سست رائے۔ تنگ دست۔ خردسال۔ بیدار مغز سیاہ گوش۔ درازقد۔ بیش بہا۔ فراخ حوصلہ۔ عالی ظرف۔ تنک مزاج۔ بلند ہمّت نازک دماغ۔ وغیرہ

(۹) اسی ذیل میں ایک طریقۂ ترکیب یہ بھی ہے کہ پہلا جز صفت نہیں ہوتا بلکہ اسم ہوتا ہے، مگر اُس کے معنی صفت کے لیے جاتے ہیں۔ اُس کے لحاظ سے دوسرا جز موصوف ہوتا ہے۔ پھر یہ دونوں مل کر کسی اور موصوف کی صفت بن جاتے ہیں۔ مثلاً:

مرزا منش۔ ہندو سیرت۔ کافر ماجرا۔ مسلمان صورت۔ سکندر شوکت۔ ارسطو دانش فرعون مزاج۔ نمرود خصلت۔ افلاطون مشرب۔ زردشت کیش۔ وغیرہ

(۱۰) مرکّب کے دو اجزا میں سے آخری جز جو اکثر ایک اسم ہوتا ہے امر کا کام

دیتا ہے اور دونوں جز مل کر اسم فاعل ترکیبی کا کام دیتے ہیں۔ مثلاً:

خان ساماں۔ شادی مرگ۔ روباک۔ دست پاک۔ قلم پاک۔ تن زیب۔ شہر بدر۔ بال صفا۔ وعدہ خلاف۔ دیر بقا۔ زود ہضم۔ زود فنا۔ دیر ہضم۔ فلک سیر وغیرہ

(۱۱) اردو میں مضاف الیہ پہلے ہوتا ہے۔ مضاف بعد میں۔ دونوں کے درمیان علامت اضافت (کا۔ کی۔ کے وغیرہ) آتی ہے۔ اضافت دور کرنے کے بعد جو مرکّب تیار ہوتا ہے، اس کے وہی معنی باقی رہتے ہیں۔ مثلاً:

جنم پتری۔ ٹڈی دل۔ ڈاک گاڑی۔ بازار خرچ۔ بقرعید۔ جمعہ مسجد۔ گھر داماد سبزی منڈی۔ جیب گھڑی۔ سفر خرچ۔ فاتحہ مست۔ وغیرہ۔

(۱۲) اردو اضافی مرکّب جن کا ذکر گزشتہ نمبر میں ہوا، اس کے آخر میں صفت کی علامت بڑھا کر پورے مرکّب کو ایک صفت بنا لیتے ہیں۔ مثلاً:

کن رس سے کن رسیا۔ شہر خبر سے شہر خبرا۔ اسی طرح من موجی۔ لکھ پتی (یعنی لاکھ روپیہ کی عزت رکھنے والا) وغیرہ

(۱۳) اردو میں صفت پہلے آتی ہے موصوف بعد میں۔ مرکّب توصیفی کے اجزا کی یہ ترتیب فارسی زبان کے عام مرکّب توصیفی کے برخلاف ہے۔ مثلاً:

کچ لہو (یعنی کچا لہو) کچالو (یعنی کچے آلو) میٹھا زہر۔ کڑوی تری۔ مٹھا لا۔ سانپ گہرا تالاب۔ اندھیر کھاتا۔ چوریسیا۔ بڑ گرو (یعنی بڑا گرو) کال کوٹھری (یعنی کالی کوٹھری) کم چھڑ (یعنی لمبی چھڑ) وغیرہ

(۱۴) اردو مرکّب توصیفی جس کا ذکر گزشتہ نمبر میں ہوا۔ بعض دفعہ بجنسہ ایک صفت بن جاتا ہے، جیسا کہ فارسی کا مرکّب توصیفی مقلوب جس کا ذکر نمبر (۸) میں کیا گیا ہے۔ مثلاً:

نیک چلن۔ ترچھ میل۔ گھن چکر (گھن مخفف گھنا = بہت) وغیرہ

مگر ان معنوں کے لیے اکثر مرکب کے آخر میں صفت کی علامت بڑھائی جاتی ہو۔ وغیرہ

چونسٹھ کھمبا۔ کج نظرا۔ منگ مولا۔ ادھ منا۔ بڑھ پیٹو۔ لم قدا۔ تیج ہتا۔ ترچھپا۔

تل نظرا۔ تھڑدلا۔ کال کنڈیت۔ لم ٹنگو۔ ننگ پیرا۔ بارہ ہنی توپ۔ بڑدنتا۔ بڑانچا

چھبند کیا۔ میٹھ بولا۔ وغیرہ

(۱۵) بعض اُردو مُرکبات میں پہلا جز مشبّہ بہ ہوتا ہو، اور دوسرا جز مشبّہ

پھر دونوں مل کر پورا مُرکب ایک صفت بن جاتا ہو۔ یہ ویسا ہی مُرکّب ہو جیسا کہ

فارسی زبان کا مرکب نمبر (۷) میں بیان کیا گیا ہو۔ فرق یہ ہو کہ فارسی زبان میں ایسے

مُرکبات کے آخر میں صفت کی کوئی علامت لگانے کی ضرورت نہیں ہو۔ مگر اُردو

میں کوئی علامت صفت کی اکثر لگائی جاتی ہو۔ مثلاً :

پکھاں پٹیا۔ مرگ نینا (آہو چشم) تامیسری (تانبے جیسے سر والا یعنی گنجا) وغیرہ

(۱۶) نمبر (۱۳) میں اُردو توصیفی مُرکب کا بیان کیا گیا ہو جس میں پہلا جز صفت

ہو مگر بعض اُردو مرکب توصیفی میں پہلا جز صفت نہیں ہوتا۔ بلکہ اسم ہوتا ہو اور صفت

کے معنی دیتا ہو۔ مثلاً :

کُتّا گھاس ۔ جھاڑو تارا۔ وغیرہ

پہلے جز کو مشبّہ بہ اور دوسرے کو مشبّہ بھی کہہ سکتے ہیں جیسا کہ نمبر (۱۵) کے

مُرکبات میں بیان کیا گیا ہو مگر فرق یہ ہو کہ وہاں دونوں جز مل کر کسی اور موصوف

کی صفت بن جاتے ہیں اور یہاں مُرکب توصیفی بدستور باقی رہتا ہو۔ دوسرا

فرق یہ ہو کہ نمبر (۱۵) کے مرکبات کے آخر میں معنی مطلوب پیدا کرنے کے لیے علامت

صفت بڑھائی جاتی ہو۔ یہاں نہ وہ معنی مطلوب ہیں اور نہ اس بات کی ضرورت

ہو کہ کوئی علامت صفت کی آخر میں بڑھائی جائے ۔

(۱۷) بعض دفعہ دو صفتیں مل کر ایک صفت بن جاتی ہیں۔ مثلاً :

کھٹمٹھا ۔ مٹھ لونا ۔ وغیرہ

(۱۸) بعض دفعہ دو اسم مل کر ایک صفت بن جاتے ہیں ۔ مثلاً:

مُنھ زور ۔ پلک دریا ۔ شرم حضور ۔ وغیرہ

اس ترکیب میں بعض دفعہ آخر میں صفت کی علامت بھی بڑھانی پڑتی ہے۔ مثلاً

ہول دلا ۔ تل چاولی (داڑھی) وغیرہ

(۱۹) بعض دفعہ دو اسم ملا دیے جاتے ہیں، جن میں عطف کا تعلّق ہوتا ہے مگر عطف کی علامت درمیان میں نہیں لائی جاتی، ایسے مُرکّب کا نام مرکب عطفی ہے۔ مثلاً:

تانا بانا ۔ دِل گُردہ ۔ آنول نال ۔ شیر برنج ۔ گُل قند ۔ وغیرہ

(۲۰) مرکب عطفی کی ذیل میں ایک اور مرکب ہے جس کو مُرکّب **ترادفی** کہتے ہیں اس کے دونوں اجزا باہم مرادف ہوتے ہیں اور بیچ میں کوئی علامت ربط کے لیے نہیں لائی جاتی ۔ مثلاً:

کاربار ۔ خاک دھول ۔ بھلا چنگا وغیرہ

یہ مُرکّب عام اسموں اور صفتوں کی طرح دو فعلی مشتقات سے بھی بنتا ہے۔ مثلاً: بھول چوک ۔ دیکھ بھال وغیرہ اس کی مثالیں دوسری قسم کے مُرکّبات کی ذیل میں نمبر (۶) میں دیکھو۔

(ب) اب دوسری قسم کے مُرکّبات یعنی مصادر یا افعال اور اُن کے مشتقات کے مُرکّبات کا بیان کیا جاتا ہے جو حسب ذیل ہے:-

(۱) فارسی زبان میں مصادر کے امر مفعول اور ماضی کے ساتھ اسما کے ملنے سے جو مُرکبات تیار ہوتے ہیں ۔ اُن کی چند مثالیں یہاں دی جاتی ہیں مگر چونکہ ہم فارسی مصادر کے امر اور دیگر مشتقات کو لاحقوں کی فہرست میں درج کر چکے ہیں، کیونکہ وہ ہماری زبان میں مستقل طور سے استعمال نہیں کیے جاتے، اس لیے یہاں زیادہ

تفصیل کی ضرورت نہیں ہے۔

(اسما اور امر کے مرکبات) دل آزار۔ خوش خرام۔ پامال۔ وغیرہ

(اسما اور ماضی کے مرکبات) نگہداشت۔ دست برد۔ وغیرہ

(اسما اور مفعول کے مرکبات) ستم رسیدہ۔ غم زدہ۔ اجل گرفتہ۔ وغیرہ

(۲) اسم اور امر مل کر اردو میں اسم فاعل ترکیبی کا اسی طرح کام دیتے ہیں جس طرح فارسی میں مثلاً:

بلاچٹ۔ چلم چٹ۔ دماغ چٹ۔ مغز چٹ۔ سیاہی چٹ۔ شُروا چٹ۔ پلنگ توڑ۔ سر توڑ۔ کفر توڑ۔ منہ توڑ۔ جبڑا توڑ۔ کلا توڑ۔ ہڈی توڑ۔ تہ توڑ۔ چڑی مار۔ اڑی مار۔ تیس مار۔ بٹ مار۔ راہ مار۔ گرزمار۔ مکھی مار۔ یار مار۔ کُتّے مار۔ کفن کھسوٹ گل کٹ۔ مکھی چوس۔ ہری چگ۔ نیبو نچوڑ۔ گاؤ پچھاڑ۔ کھل اُپاڑ۔ نک چڑھا (چڑھا امر ہے چڑھانا سے) گل چلا (چلا امر ہے چلانا سے) بت بنا (بنا امر ہے بنانا سے) گھر پھونک گھر اُجاڑ۔ وغیرہ

(۳) بعض دفعہ امر اور اسم کے ملنے سے مفعول کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً:

نوتوڑ۔ تل کٹ وغیرہ

(۴) بعض دفعہ اسم اور امر مل کر صفت کا کام دیتے ہیں۔ اس صورت میں امر فعل لازم سے لیا جاتا ہے، فعل متعدی سے نہیں۔ مثلاً:

منہ پھٹ۔ منہ چھٹ۔ ہتھ چھٹ۔ وغیرہ

(۵) بعض دفعہ اسم اور امر مل کر مُرکّب حاصل مصدر بناتے ہیں۔ مثلاً:

پت جھڑ۔ گھڑ دوڑ۔ کایا پلٹ۔ وغیرہ

(۶) اسم اور ماضی کے ملنے سے مفعول کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً:

آنکھوں دیکھا۔ بال باندھا نشانا۔ آپ بیتی۔ کان پکڑی باندی۔ کڑکھائی۔

من مانی بات۔ منہ بولا بھائی۔ منہ دیکھی بات۔ منہ مانگی مراد یا موت۔ منہ مانگے دام۔ وغیرہ

(۷) بعض دفعہ اسم اور ماضی کے ملنے سے فاعل کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً:

پلک پٹیا۔ پن ڈبا۔ جیب کترا۔ چرکٹا۔ کٹھ پھوڑا۔ پتھر پھوڑا۔ پتھر چٹیا۔ کن بندھا۔ کم تولا۔ گھس کھدا۔ گھڑ چڑھا۔ کھٹ بنا۔ موچھ مڑوڑا۔ وغیرہ

(۸) بعض دفعہ اسم اور ماضی کے ملنے سے صفت کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً:

دل جلا۔ دل چلا۔ مغز چلا۔ دماغ چلا۔ کمر جھکا۔ دھڑ ٹوٹا۔ کمر ٹوٹا۔ نکٹا (ناک کٹا) رس بھری۔ ارمان بھری۔ سہاگ بھری۔ تاروں بھری رات۔ سر کٹا۔ سر منڈا۔ قدموں لگی بلا۔ کان پڑی آواز۔ کن پھٹا۔ کن چھدا۔ کن کٹا۔ کھوج مٹا گل پھولا۔ گھر بسا۔ گھر گیا۔ مانگ جلی۔ منہ پڑی بات۔ نیستی بھرا۔ وغیرہ۔

(۹) کبھی دو امروں کی ترکیب سے اسم فاعل ترکیبی کا کام لیا جاتا ہے۔ مثلاً:

لے مر۔ لے لوٹ۔ وغیرہ

(۱۰) کبھی دو ماضیوں کو ترکیب دے کے مفعول کے معنی لیتے ہیں۔ مثلاً:

پالا پوسا بچہ۔ دیکھا بھالا۔ لوٹا کھسوٹا۔ لیا دیا۔ لیپا پوتا۔ وغیرہ

(۱۱) کبھی دو ماضیوں کے ملنے سے صفت کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً:

بھولا بھٹکا۔ جلا بلا۔ جلا بھنا۔ لدا پھندا۔ ٹوٹا پھوٹا۔ لگا بندھا۔ پڑھا گُنا۔ پڑھا لکھا۔ گیا گزرا۔ وغیرہ

(۱۲) اسم اور صفت حالیہ ملا کر صفت مرکب بنائی جاتی ہے۔ مثلاً:

خدا لگتی بات۔ منہ بولتی تصویر۔ وغیرہ

(۱۳) دو صفت حالیہ ملا کر بھی صفت مرکب بنالی جاتی ہے۔ مثلاً:

جیتی جاگتی مورت۔ چلتی پھرتی چھاؤں۔ ڈھلتی پھرتی چھاؤں۔ وغیرہ

(۱۴) دکھائی بھرائی وغیرہ شکل کے حاصل مصدروں کے ساتھ خاص اسما کے ملانے

سے مُرکّب حاصل مصدر بنائے گئے ہیں، جن سے خاص خاص نیگوں یا اُجرتوں کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہی۔ مثلاً:

پان کھلائی۔ جوتی چھپائی۔ سلام کرائی۔ سہرا بندھائی۔ شربت پلائی۔ سڑک گھسائی گرد جھڑائی۔ منہ بھرائی۔ نال کٹائی۔ دُودھ بڑھائی۔ منہ دکھائی۔ دودھ پلائی۔ ساتھ گھسائی ہاتھ دُھلائی۔ سر مُنڈائی وغیرہ۔

جگ ہنسائی۔ لوگ ہنسائی۔ منہ چھوائی بھی مرکب حاصل مصدر ہیں، مگر اُن سے کسی خاص رسم یا اُجرت کا بتانا مطلوب نہیں۔

(۱۵) عام حاصل مصدروں کے ساتھ اسما کے مرکب ہونے کی مثالیں حسب ذیل ہیں:۔

کپڑچھان۔ من سمجھوتی۔ ناک گھسنی۔ ہتھ کٹی۔ ہتھ پھیری۔ ۔ پھٹول۔ آنکھ مچول ۔ چھلا چھپول۔ چادر چھپول۔ گدھا لوٹن۔ چڑیا نچن وغیرہ

(۱۶) دو حاصل مصدروں کو ملا کر بھی مرکب حاصل مصدر بنا لیتے ہیں۔ مثلاً:

اُدھیڑبُن۔ اُکھاڑ پچھاڑ۔ پکڑ دھکڑ۔ پوچھ گچھ۔ پھیر بدل۔ پھیر پھار۔ تاک جھانک توڑ پھوڑ۔ ٹوٹ پھوٹ۔ جھاڑ پھونک۔ جھاڑ پونچھ۔ چل چلاؤ۔ چلت پھرت۔ چھان بین چھیڑ چھاڑ۔ چھین جھپٹ۔ چیر پھاڑ۔ داب چوک۔ دوڑ دھوپ۔ دیکھ بھال۔ رکھ رکھاؤ رگڑا جھگڑا۔ روک ٹوک۔ روک تھام۔ سوچ بچار۔ کاٹ پھانس۔ کاٹ چھانٹ۔ کتر بونت۔ کرنی بھرنی۔ اُتار چڑھاؤ۔ اُچھل کود۔ بول چال۔ کود پھاند۔ کھیل کود۔ گھٹاؤ بڑھاؤ۔ گھس بیٹھ۔ لاگ لپیٹ۔ لپک جھپک۔ چمک دمک۔ لپیٹ جھپیٹ اٹک چال۔ لڑائی بھڑائی۔ لکھت پڑھت۔ لگائی بجھائی۔ سکھائی پڑھائی۔ لگی لپٹی۔ جلی کٹی۔ لوٹ کھسوٹ۔ لوٹ مار۔ لین دین۔ مار پیٹ۔ ناپ تول۔ مار دھاڑ۔ مار کٹائی۔ نوچ کھسوٹ۔ ہار جیت۔ ہانک پکار وغیرہ

(۱۷) اسم اور مصدر ملا کر صفت مُرکّب بنائی جاتی ہی۔ مثلاً:

تھرتھرکنپی۔ گھرگھسنا۔ گھرجھکنی۔ کوّے اُڑانی۔ وغیرہ۔

(۱۸) اسم فاعل ترکیبی جو اسم اور امر کے ملنے سے بنتا ہی اور جس کا ذکر نمبر (۲) میں کیا گیا اُس کے آخر میں (واؤ) زیادہ کرکے وہی معنی مُراد لیتے ہیں۔ مثلاً:

بچھلگو۔ شہر اُجاڑو۔ پیٹ پالو۔ مال مارو۔ وغیرہ

(۱۹) دو امروں کے ملنے سے جو اسم فاعل ترکیبی بنتا ہی اور جس کا ذکر نمبر (۹) میں کیا گیا ہی، اُس کے آخر میں (واؤ) زیادہ کرکے وہی معنی مُراد لیتے ہیں۔ مثلاً:

لے بھاگو۔ پھاڑ کھاؤ۔ وغیرہ

(۲۰) اسم اور ماضی کے ملنے سے جو صفت کے معنی لیے جاتے ہیں جس کا ذکر نمبر (۸) میں کیا گیا، اُس کے آخر میں بھی (واؤ) زائد کرکے وہی معنی مُراد لیتے ہیں مثلاً:

رتن جڑاؤ (یعنی مرصّع بجواہر) وغیرہ

(۲۱) بعض دفعہ اُس اسم فاعل کے شروع میں جس کے آخر میں (واؤ) زائد کی جاتی ہی، کوئی اسم بڑھایا جاتا ہی اور اُس سے ایک صفت بنا لیتے ہیں جس میں قابلیت کے معنی پائے جاتے ہیں۔ مثلاً:

کام چلاؤ (یعنی کام چلانے کے قابل)، پیٹ بھراؤ (پیٹ بھرنے کے لائق) وغیرہ

تیسری بحث

مُرکّبات کے اجزاءِ ترکیب کے وقت یا تو بلا کسی تغیّر و اضافہ کے بدستور باقی رہتے ہیں، جس کی مثالیں گزر چکی ہیں، یا اُن میں تغیر و اضافہ ہوتا ہی۔ اس سے غرض یہ ہوتی ہی کہ وہ مُرکبات جن میں تغیر و اضافہ کیا گیا ہو، مختصر ہو جائیں اور زبان پر آسانی سے رواں ہوں۔ اس طریقہ کے مُرکبات آریائی زبانوں کے ساتھ مخصوص ہیں اور اُردو زبان کی عنصری زبانوں میں سے صرف ہندی

اور فارسی میں پائے جاتے ہیں، اس لیے اوّل ہم اس بحث میں اُنھیں کا بیان یک جائی طور پر کریں گے۔ عربی زبان میں بھی مرکبات کے اختصار کا ایک خاص قاعدہ ہے مگر ہم اس کا ذکر اس بحث میں نہیں چھیڑیں گے۔ اس کو آیندہ چل کر بیان کریں گے۔ موجودہ مطالب کو ہم کئی عنوانوں میں تقسیم کرتے ہیں جو حسب ذیل ہیں:-

(مطلب اوّل) ہندی اور فارسی مرکبات کے اجزا میں اگر حرف علّت ہوں تو ترکیب کے وقت وہ حروف پہلے جُز میں سے یا دوسرے جُز میں سے یا دونوں جزوں میں سے گر جاتے ہیں جس کی مثالیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں:

اصل الفاظ	حروفِ علّت گرنے کے بعد	ترکیب کی حالت میں
آدھا	اد۔ یا ادھ	ادگدرا۔ ادھ سیرا وغیرہ
ایک	اک	اِکتارا۔ اکڈال 〃
آگے	اگ	اگلا۔ اگوا 〃
پیچھے	پچھ	پچھلگو۔ پچھواڑا 〃
پانی	پَن	پَن چکّی۔ پنگھٹ 〃
پان	پن	پَن بٹّا۔ پَن کُٹّی 〃
پھول	پھُل	پھلجھڑی۔ پھلواری 〃
تلے	تَل	تَل نظرا۔ تلپٹ 〃
ٹیڑھا	ٹڑھ	ٹڑھمنھا 〃
چام = چمڑا	چم	چمار۔ چمرس 〃
آٹھ	اَٹھ	اٹھواڑہ۔ اٹھماشی 〃
سات	ست	ست نجا۔ ست ماسا 〃
سیاہ	سیہ	سیہ باطن۔ سیاہ دِل 〃

اصل الفاظ	حروف علت گرنے کے بعد	ترکیب کی حالت میں
شاہ	شہ	شہزور۔ شہباز وغیرہ
کالا	کال	کال کوٹھری۔ کال گنڈیت 〃
کپڑا	کپڑ	کپڑچھان۔ کپڑباں 〃
کاٹھ = لکڑی	کٹ	کٹ پتلی۔ کٹ پھوڑا 〃
کچّا	کچ	کچ لہو۔ کچالو 〃
کالا	کل	کلچڑی۔ کلسرا 〃
کان	کن	کن رسیا۔ کن ٹوپ 〃
کوتاہ	کوتہ	کوتہ قد۔ کوتہ گردن 〃
کھاٹ	کھٹ	کھٹ بُنا۔ کھٹمل 〃
گاجر	گجر	گجر بھت۔ گجرا 〃
گرو	گر	گردوارہ۔ گرمکھی 〃
گولی	گل	گلچلا۔ گلچھرّے 〃
گلا	گل	گل مالا۔ گلجوٹ 〃
گال	گل	گل پھولا۔ گل تکیہ 〃
گھوڑا	گھڑ	گھڑ چڑھا۔ گھڑدوڑ 〃
گھاس	گھس	گھس کھدا۔ گھسیارا 〃
گھنا = بہت	گھن	گھنچکّر۔ گھنگور 〃
لوہا	لوہ	لوہ چون۔ لوہ سار 〃
میٹھا	مٹھ	مٹھ لونا۔ مٹھ بولا 〃
کھٹّا	کھٹ	کھٹ لونا۔ کھٹ مٹھا 〃

اصل الفاظ	حروف علّت گرنے کے بعد	ترکیب کی حالت میں
ناک	نک	نکتوڑا۔ نک چڑھا وغیرہ
ہاتھ	ہتھ۔ ہت	ہتھکڑی۔ ہتھ پھیری "
راہ	رہ	رہزن۔ رہرو "
گاہ	گہ	خرگہ۔ کارگہ "
ماہ	مہ	مہرو۔ مہتاب "
سیاہ	سیہ	سیہ دار۔ سیہ سالار "
کلاہ	کلہ	کج کلہ۔ کلہدار "
گناہ	گنہ	گنہ گار۔ بے گنہ "
نگاہ	نگہ	نگہبان۔ نگہباز "
گوہر	گہر	گہربار۔ گہرفشاں "
بڑا	بڑ	بڑدنتا۔ بڑانکھا "
چھوٹا	چھٹ	چھٹ بھیّا
بھتیجا	بھتیج	بھتیج بہو۔ بھتیج داماد "
بھانجا	بھانج	بھانج داماد "
دھان	دھن	دھن کٹی "
تیل	تل	تلچٹا "
باگ	بگ	بگڈٹ "
بھلامانس	بھلمنس	بھلمنسات "
بھاڑ	بھڑ	بھڑبھونجا "
بھیک	بھک	بھکاری۔ بھک منگا "

اصل الفاظ	حروف علّت گرنے کے بعد	ترکیب کی حالت میں
بھوک	بُھک	بھک موا وغیرہ
پات	پَت	پَت جھڑ "
گاد	گَد	گدلا "
بات	بَت	بَت بنا "
باٹ = رستہ	بَٹ	بٹ مار "
ہتھوڑا	ہتھُڑ	ہتھڑوالا "
آئینہ	آئنہ	آئنہ دار "
نیشتر	نِشتر	نشترکدہ "
بیروں	بروں	بروں سرا "
نیکو	نکو	نکوکار "
ہوش	ہُش	ہشیار "
گاؤ	گا	گامیش "
کاہ	کَہ	کہربا۔ کہکشاں "
کوہ	کُہ	کہسار "

(مطلب دوم) (۱) ہندی اور فارسی کے مُرکّب لفظ میں اگر پہلے جز کا آخری حرف اور دوسرے جز کا پہلا حرف ایک ہو تو ان دونوں ہمجنس حرفوں میں سے ایک گرجاتا ہے۔ حرف علّت کی کوئی قید نہیں۔ اس میں حروف صحیح بھی داخل ہیں۔ مثلاً:

(کچا + آلو) سے کچالو (ناک + کٹا) سے نکٹا

(شب + برات) سے شبرات (جنگ + گاہ) سے جنگاہ

(ناک + کیل) سے نکیل (رم = بھاگنا + منده) سے رمنده

(شرم+مندہ) سے شرمندہ (غرم=غصّہ+مندہ) سے غرمندہ
(سپید+دیو) سے سپیدیو (سپید+دار=درخت) سے سپیدار
(نیم+من) سے نیمن (بادام+مغز) سے بادامغز
(گرد+دہن) سے گردہن (خم+مند سے خمند) (پھر بدل کر) کمند
(آزاد+درخت) سے آزادرخت (شہر+روا) سے شہروا
(شب+بان) سے شبان (چمگادڑ) (دشت+تنگ) سے دشتنگ (مفلس)

(۲) بعض دفعہ ایسے دو ہم جنس حرفوں کا ادغام ہو جاتا ہے۔ یعنی ایک حرف لکھنے میں اڑا کر دوسرے حرف کو مشدّد کر دیتے ہیں۔ مثلاً

(خور=سورج+رم=بھاگنا) سے خورّم (شب+بو) سے شبّو
(فر+رخ) سے فرّخ (شب+باز) سے شبّاز (چمگادڑ)

(۳) اگر ایسے دو حروف قریب المخرج ہوں تو یا تو ایک حرف کو اڑا دیتے ہیں، جیسے (یک+گانہ) سے یگانہ (ناگ+کیسر) سے ناگیسر یا ایک حرف کو اڑا کر دوسرے کو مشدّد کر دیتے ہیں، جیسے (شب+پرہ) سے شپّرہ، یا اُن میں سے ایک حرف کو کسی دوسرے حرف سے بدل دیتے ہیں، جیسے (ہٹ+تال) سے ہڑتال۔

(مطلب سوم) بعض دفعہ مرکبات کے اجزا میں سے بغیر کسی خاص اُصول یا قاعدہ کے حروف صحیح بھی گر جاتے ہیں۔ مثلاً:

(چپ=بائیں+راست=دائیں+ی) سے چپراسی
(پانچ+میل) سے پچ میل (پانچ+سیر) سے پنسیرا
(دست+پناہ) سے دسپنا
(گرگ+شغال) سے گرشال (ایک دوغلے جانور کا نام)
(میخ+چوب) سے میخچو (شیشہ+محل) سے ششمحل

(نسخ + تعلیق) سے نستعلیق (سرکہ + انگبین یا انجبین = شہد) سے سکنجبین
(سگ + پستان) سے سپستان (ستار + زن) سے ستا زن (ستار نواز)
(مردار + سنگ) سے مرداسنگ (کدہ + بانو) سے کدبانو
(آذر + نشین) سے آذرشین (سمندر جانور)
(گل = چنگاری + خانہ) سے گلخن (شاد + باش) سے شاباش
(گرگ + بز) سے گربز (مکاری) (کشت + ورز) سے کشاورز (کسان)
(سرکہ + آہن) سے سکاہن (داد + ور) سے داور
(خوش + دامن) سے خوشامن
(جا + روب) سے جارو (اُردو میں جھاڑو)
(شاہ + گرد) سے شاگرد

(مطلب چہارم) اُردو میں مُرکّب کے اجزا کو باہم ملانے کا ایک اور عجیب قاعدہ ہی۔ وہ یہ ہی کہ جب مُرکّب کے دوسرے جز میں کوئی حرف علّت ساکن ہو تو اُس حرف علت سے ماقبل حروف کو حذف کر دیتے ہیں اور پہلے جُز کو اس محذوف جُز کے ساتھ ملا دیتے ہیں۔ اس قاعدہ سے دونوں جُز مل کر ایک جان ہو جاتے ہیں۔ مثلاً:

(پھول + تیل) سے پھُلیل (تیل کی ت حذف کر دی)
(گڑ + تمباکو) سے گڑاکو (تمباکو میں سے تمب کو حذف کر دیا)
(بھس + تمباکو) سے بھساکو (تمباکو میں سے تمب کو حذف کر دیا)
(رس + چاول) سے رساول (چاول کی چ حذف کر دی)
(کھڑا + پاؤں) سے کھڑاؤں (پاؤں کی پ اُڑ گئی)
(نیب + گولی) سے نبولی (گولی کا گاف اُڑ گیا)

(کیکر + گولی) سے کَکرولی (گولی کا گاف اُڑ گیا)
(انگ = بدن + پوچھا) سے انگوچھا (پوچھا کی پ اُڑ گئی)
(پشت + بارہ = بوجھ) سے پُشتارہ (بارہ کی ب اُڑ گئی)
(بقر + عید) سے بقرعید (عید کی ع اُڑ گئی)

(مطلب پنجم) (۱) مرکبات کے اجزا کے درمیان ربط کے لیے بعض دفعہ ایک الف بڑھا دیتے ہیں۔ یہ الف ربط یا عطف کا کام دیتا ہے۔ ہندی اور فارسی دونوں زبانوں میں یہ قاعدہ جاری ہے۔ مثلاً:

(سر) اور (رو) سے سرارو (تنگ) اور (ترش) سے تنگا ترشی
(زن) اور (شو) سے زناشوئی (مشت) اور سنگ سے مشتا سنگ (فلاخن)
(سر) اور (پا) سے سراپا (سر) اور (شیب = مخفف نشیب) سے سراشیب
(سر) اور (گوں = مخفف نگوں) سے سراگوں
(جوان) اور (مرگ) سے جوانا مرگ
(دست) اور (سنگ) سے دستا سنگ (فلاخن)
(سال) اور (ماہ) سے سالا ماہ (تگ) اور (پو) سے تگا پو
(تگ) اور (دو) سے تگا دو (رست) اور (خیز) سے رستاخیز
(پیش) اور (دست) سے پیشا دست (پس) اور (دست) سے پسا دست
(پس) اور (چین) سے پسا چیں (شب) اور (روز) سے شبا روزی
(ریل) اور (پیل) سے ریلا پیلی (دھکا) اور (پیل) سے دھکا پیل
(جو) اور (کھار) سے جوا کھار (سر) اور (کوفت) سے سراکوفت (طعنہ)
(کوہ) اور (موی) سے کوہا موی (ایک کھیل کا نام)
(سر) اور (زیر) سے سرازیر (جھاڑ) اور (پھونک) سے جھاڑا پھونکی

(چیر) اور (پھاڑ) سے چیرا پھاڑی (دھم) اور (چوکڑی) سے دھما چوکڑی
(روک) اور (ٹوک) سے روکا ٹوکی (دھینگ) اور (مشت) سے دھینگا مشتی
(توڑ) اور (مروڑ) سے توڑا مروڑی (چھین) اور (جھپٹ) سے چھینا جھپٹی
(چوم) اور (چاٹ) سے چوما چاٹی (ٹھوک) اور (پیٹ) سے ٹھوکا پیٹی
(جھک) اور (بادل) سے جھکّا بادل (نوچ) اور (کھسوٹ) سے نوچا کھسوٹی
(کوس) اور (کاٹ) سے کوسا کاٹی (کم) اور (بیش) سے کما بیش
(نوک) اور (جھوک) سے نوکا جھوکی (نوک) اور (چوک مقلوب کوچ) سے
نوکا چوکی (لوٹ) اور (کھسوٹ) سے لوٹا کھسوٹی
(ہاتھ) اور (جوڑ) سے ہاتھا جوڑی (ایک پودے کا نام)
(ہاتھ) اور (چھانٹ) سے ہاتھا چھانٹی (دغابازی)
(ہل) اور (چل) سے ہلا چلی (ہاتھ) اور (پاؤں) سے ہاتھا پائی
(سات) اور (روہن = جتھا) سے ساتا روہن
(کاگ - کوّا) اور (رول = غوغا) کاگا رول
(کان) اور (بات) سے کانا باتی (کان) اور (پھس) سے کانا پھوسی
(کھینچ) اور (تان) سے کھینچا تانی
(مرگ = ہرن) اور (لوچن = آنکھ) سے مرگا لوچنی
(مرگ = ہرن) اور (نین = آنکھ) سے مرگا نینی
(موسل) اور (دھار) سے موسلا دھار
(مٹی) اور (پھوس) سے مٹیا پھوس (مٹی) اور (ٹھس) سے مٹیا ٹھس
(۲) بعض دفعہ ربط کے لیے (الف) کی جگہ (یا) آتا ہے۔ مثلاً:
(بھیڑ) اور (چال) سے بھیڑیا چال (بھیڑ) اور (دھسان) سے بھیڑیا دھسان

(ملی) اور (میٹ) سے ملیامیٹ (چچا) اور (ساس) سے چچیا ساس (خالو) اور (ساس) سے خلیا ساس (دادا) اور (خسر) سے دَدْیا خسر (ماموں) اور (سسر) سے ممیا سسر (پھپا) اور (ساس) سے پھپیا ساس۔

(۳) بعض دفعہ ایک ہی لفظ مکرر آتا ہے اور الف درمیان میں اضافہ کیا جاتا ہے مثلاً شباشب۔ لبالب۔ گوناگوں۔ رنگارنگ۔ سراسر۔ برابر۔ پیاپے۔ دمادم رَوارَو۔ دوادو۔ مالامال۔ خیزاخیز۔ مارامار۔ بھاگا بھاگ۔ برسابرس۔ بوندا بوندی دھینگا دھینگی۔ دھمادھم۔ جھڑاجھڑ۔ پڑاپڑ۔ تڑاتڑ۔ مونھا مونھ۔ دھواں دھوں۔ چھوا چھو شرماشرمی۔ دیکھا دیکھی۔ بیچا بیچ۔ نفسا نفسی۔ گرما گرمی۔ شوراشوری۔ رسمارسمی۔ قسما قسمی۔ زورا زوری۔ ہماہمی۔ رواروی۔ دوادوی وغیرہ۔

(۴) بعض دفعہ بجائے الف کے ربط کے لیے (میم) آتا ہے۔ (الف) کی طرح یہ بھی مختلف لفظوں اور مکرر لفظوں کے درمیان اضافہ کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

چیخم دھاڑ۔ چخم چاخ۔ دھکم دھکا۔ ٹھیکم ٹھیک۔ پورم پور۔ ٹالم ٹول۔ لوٹم لوٹ وغیرہ۔

(۵) کبھی ربط کے لیے (واؤ) عطف بھی مرکب کے دو اجزا کے درمیان لاتے ہیں۔ مثلاً:

آب و ہوا۔ آب و تاب۔ آب و رنگ۔ رنگ و بو۔ پیچ و تاب۔ کاروبار کاروباری۔ بے سروپا۔ بے سروپائی۔ بے سروسامان۔ بے سروسامانی۔ بندوبست بندوبستی کاغذات۔ حاکم و محکومانہ تعلقات۔ وغیرہ

چوتھی بحث

اُردو زبان میں جو مرکبات کثرت کے ساتھ مستعمل ہیں، اُن کے بہت سے

ابتدائی اور آخری اجزا ایسے ہیں جو اکثر آتے ہیں اور اُن سے بہت سے الفاظ مُرکّب ہوتے ہیں یا مُرکّب ہونے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ یہ اجزا مستقل الفاظ ہیں یا مستقل الفاظ سے حروف علّت وغیرہ گراکر بنائے گئے ہیں۔ مُرکّبات سے علٰحدہ جن معنوں میں اُن کا استعمال اُردو یا فارسی میں ہوتا ہے، تقریباً اُنھیں معنوں کو وہ مُرکّبات میں بھی ظاہر کرتے ہیں۔ ایسے الفاظ کو ہم سابقے اور لاحقے تو نہیں کہہ سکتے، جن کی فہرست ہم پہلے درج کر چکے ہیں۔ البتہ ہم اُن کو نیم سابقے اور نیم لاحقے کہہ سکتے ہیں۔ ذیل میں ہم ایسے الفاظ کی فہرست درج کرتے ہیں۔ فارسی زبان میں ان نیم سابقوں اور نیم لاحقوں سے مُرکب ہو کر جو خاص الفاظ بنے ہیں، اُن کو بھی ہم نے ہر نیم سابقے اور نیم لاحقے کی ذیل میں درج کر دیا ہے تاکہ اس سے الفاظ سازی میں مزید بصیرت حاصل ہو۔ تمیز کے لیے ایسے الفاظ کے شروع میں حرف (ف) لکھ دیا گیا ہے۔ فارسی مرکبات میں اضافت کا کوئی مُرکّب نہیں لیا گیا۔ نیم سابقوں میں اکثر وہ ہیں جن کا شمار صفات میں ہے۔ یہ صفات شاعری اور انشا پردازی کی جان ہیں۔ ان میں سے بعض نیم سابقے مثلاً: کم۔ کج۔ بد۔ دو۔ کج۔ کل وغیرہ ایسے ہیں کہ اگر آیندہ مصنّفین اُن کو سابقوں میں داخل کرلیں تو کچھ تعجّب نہیں۔

نیم سابقے

آب - آب پاشی - آب جوش (پانی میں جوش دی ہوئی چیز منقّٰی - یخنی یا شوربا) آب خورہ - آب دار - آب دست - آب دیدہ - آب رواں - آب شورہ (شورہ سے ٹھنڈا کیا ہوا پانی - لیموں اور شکر کا شربت) آب کاری - آب نلے - آب نے - آب یاری - آبرو - آبلہ - وغیرہ (ف) آب انبار (بڑا حوض یا تالاب) آب اندام (نازک اندام) آب اندر شیشہ (ایک نیم سبز نباتی رنگ ہے) آب باز (تیراک) آب بردار (وہ بات جس کا جھوٹ سچ ہونا معلوم نہ ہو) آب پاشاں (ایران کا ایک تہوار جس میں ایک دوسرے پر رنگ چھڑکتے ہیں) آب پیکر (ستارے) آب جامہ (پانی پینے کا گلاس) - آب چرا (تھوڑی سی غذا جو نہار منہ پانی پینے کے لیے کھائیں) - آب چیں (غسل میت کی صافی) - آب خوردہ (وہ برتن جس بائیں اکثر پانی رہا ہو) آب خیز (وہ زمین جہاں کھودنے سے پانی قریب ہی نکل آئے) آب دان (پست زمین جہاں بارش کا پانی جمع ہو جائے - پانی کا برتن - جھیل) آب دزد (پنچورا - وہ زمین جہاں پانی پوشیدہ جاری ہو، بادل) آب دست (وضو - پاک دامن شخص - ہنرمند - دست کار) آب دستاں (پانی کا لوٹا) آب دنداں (احمق - کم زور - ایک قسم کی شیرینی - قمار بازوں کی اصطلاح میں نادان حریف - لطیف میوہ) - آب راہہ (پانی گذرنے کا رستہ) - آب رفت (وہ پتھر جس کو پانی نے تراش کر گول کر دیا ہو) آب ریز (پائخانہ - چوبچہ - سر پر پانی ڈالنے کا برتن) - آب ریزاں - آب ریزگاں (دیکھو آب پاشاں) آب زن (تسکین دینے والا وہ برتن جس میں دواؤں کا پانی ڈال کر بیمار کو بٹھاتے ہیں) آب زیرگاہ (وہ شخص

جو ظاہر میں اچھا ہو اور باطن میں شریر ہو) آب سوار (پانی کا بلبلہ) آب سیر (سبک رفتار جانور)، آبشار (پانی کی چادر) آب شناس (حقیقت شناس۔ قاعدہ داں۔ وہ شخص جو جہاز کا نگراں ہو اور دریا کے تیور پہچانتا ہو) آب شنگ (دیکھو آب زن)، آب شیب (وہ جگہ جہاں پانی اوپر سے نیچے آکر بہتا ہو۔ آب کار (شراب فروش۔ شراب خوار۔ سقا۔ نگیں ساز) آب کامہ (ایک کھانے کا نام) آب کش (سقا) آب کند (وہ زمین جس کو پانی نے کھود ڈالا ہو) آب کور (بے فیض آدمی جو لوگوں کو پانی دینے سے بھی دریغ کرتا ہو) آب گاہ (تالاب) آب گردش (آب و ہوا کا تغیر۔ بیماری جو آب و ہوا کے تغیر سے پیدا ہو) آب گوں (گیہوں کا نشاستہ۔ آسمان) آب گیر (تالاب) آب گینہ (شیشہ) وغیرہ

آتش۔ آتش باز۔ آتش پرست۔ آتش خانہ۔ آتش خو۔ آتش داں۔ آتش رُخ۔ آتش زباں۔ آتش زدہ۔ آتش زدگی۔ آتش زنی۔ آتش طبع آتش فشاں۔ آتش مزاج۔ آتش کدہ۔ وغیرہ۔ (ف) آتش افزانہ (آتش بازی کی ہوائی) آتش افروز (ایندھن۔ یزدجردی سنہ کا گیارھواں مہینہ۔ ققنس) آتش افروز (ایندھن۔ چقماق) آتش برگ (دیا سلائی۔ چقماق) آتش بند (آگ سے بچنے کا منتر) آتش پا (بے قرار۔ شوخ گھوڑا)۔ آتش پرور (تلوار کی صفت) آتش پیکر (سورج۔ جنات۔ شیاطین)۔ آتش خاطر (تیز فہم) آتش خوار (ایک پرندہ کا نام۔ ظالم و رشوت خوار) آتش دستی (چالاکی) آتش زن (چقماق ققنس) آتش فام (نارنجی)۔ آتش فراز (دیکھو آتش افزانہ) آتش فروز (دیکھو آتش افروز) آتش نعل (تیز رو گھوڑا) آتش کار (غضبناک۔ جلد باز بدکار۔ بھڑبھونجا۔ باورچی۔ لہار۔ آتش باز) آتش کاو (آگ کریدنے کا اوزار) آتش کش (تنور سے آگ نکالنے کا اوزار) آتش گر۔ آتش گرہ (آگ

پکڑنے کا اوزار ۔ چمٹا) آتش گیر (آتش گر) ۔ آتش گوں (ایک پھول کا نام) آتش لباس
(سُرخ پوش) آتش پنجہ (دیکھو آتش دست) آتشیں پیکر (دیکھو آتش پیکر)
آتشیں زباں (دیکھو آتش زباں) ۔ آتشیں سخن (دیکھو آتش زباں) ۔ آتشیں لباس
(دیکھو آتش لباس) وغیرہ

آزاد ۔ آزاد خیال ۔ آزاد طبع ۔ آزاد مزاج ۔ آزاد مشرب ۔ آزاد مذہب ۔
آزاد رو ۔ وغیرہ (ف) آزاد میوہ (ایک مٹھائی کا نام) آزاد درخت (ایک
درخت کا نام) آزاد دارو (جنگلی چقندر) ۔ آزاد نامہ (آزادی کی دستاویز)
آزاد وار (موسیقی کی ایک دھن) وغیرہ ۔

آشفتہ ۔ آشفتہ حال ۔ آشفتہ مزاج (ف) آشفتہ دماغ ۔ آشفتہ مغز وغیرہ

اد ۔ ادھ (مخفف آدھا) ادگدرا (نیم پختہ) ادھ کچرا ۔ ادھ سیرا ۔ ادھ کھلا
(نیم شگفتہ) ادھ گلا ۔ ادھ منا (چڑچڑا) ادھ منا (بیس سیر کا باٹ) ۔ ادھ موا ۔ وغیرہ

افسردہ ۔ افسردہ دل ۔ افسردہ خاطر (ف) افسردہ بیان (جس کی
بات دل پر اثر نہ کرے) افسردہ پستاں (بانجھ عورت) افسردہ جان (مردہ دل ۔
بے رحم) افسردہ دروں (افسردہ دل) افسردہ دَم (دیکھو افسردہ بیان) وغیرہ

اِک ۔ (مخفف ایک) اِک پیچا ۔ اک تارا (کپڑے اور باجے کی ایک قسم)
اک تالا (راگ کا اک اُصول جس کی ہر ضرب برابر فاصلہ پر پڑتی ہے ۔ اِک درا
اک ڈال ۔ اکسار ۔ اکلوتا ۔ اِکنگ (لکڑی کا ایک کھیل ۔ یک دل) وغیرہ

اگ (مخفف آگے) اگلا ۔ اگوا ۔ (رہنما) ۔ اگوانی (پیشوائی) ۔ اگوائی
(پیشوائی) وغیرہ ۔

اگن ۔ (آگ) اگن باؤ (آتشک) اگن بوٹ ۔ اگن کیڑا (سمندر) وغیرہ

ایک ۔ ایک جان (خوب ملا ہوا ۔ گہرا دوست) ایک رنگ (ہم رنگ)

ایک زبان (ہم زبان) ایک مونھ (ہم زبان) وغیرہ

باد- بادنما- بادبان- بادخایہ (فتق) بادخور (گھوڑے کی ایک بیماری) بادخورہ (رنج) بادکش- بادہوائی وغیرہ (**ف**) بادآور- بادآورد (ایک کانٹے دار جھاڑی پرویز کے ایک خزانے کا نام- موسیقی کی ایک دُھن- وہ چیز جو مفت ہاتھ آئے) باد بدست (مفلس) بادبَر (پتنگ- جو شیخی کرے اور کچھ کام نہ کرے) بادبُر (پھرکی- نفخ شکن دوا) بادبرگ (پتنگ) بادبیزان (پنکھا- ایلچی) بادبیزن (پنکھا)- بادپا (تیز رفتار) بادپر (دیکھو بادبر) بادپّران (خوشامدگو) بادپّرانی (خوشامد) بادپردا (ہوادار گھر- وہ شخص جس کے نزدیک ہر بات مساوی ہو)- بادبرہ (لکڑی کی چھیلن) بادپیچ (جھولا) بادخوان (خوشامدی- بھاٹ) بادخورک (ایک پرند کا نام) باددار (بے تعلق اور مغرور آدمی- سوچی ہوئی جگہ) باددردست- باددرمُشت- باددرکف (تینوں کے لیے دیکھو باد بدست) باددست (فضول خرچ- چالاک) باددستی (فضول خرچی- چالاکی) باددم (مغرور) بادران (ہوا- موکّل- مغرور- پنکھا) بادرس (ہوادار مکان) بادرسا (سبکسار) بادریس- بادریسہ (چمڑا جو تکلے کے اندر ہوتا ہے)- بادریش (مغرور) بادزن- بادزنہ (پنکھا) بادسار (تیز رفتار- بے عزت و وقار آدمی) بادسخا (سخی) بادسر (سرکش و مغرور) بادسری (گردن کشی) بادسنج (خام خیال آدمی) بادسیر (تیز رفتار) بادسوار (تیز رَو گھوڑا- تیز رَو گھوڑے کا سوار- بڑا پنکھا) بادفروش (بھاٹ) بادکردار (تیز رو) بادگزار (ہوادان- قصّہ خوان) بادگیر (ہوادان) بادوبیزن (دیکھو بادبیزن) بادہوا (جھوٹا وعدہ) وغیرہ-

بارہ- بارہ باٹ- بارہ بانی (خالص- بے عیب) بارہ پتھر (چھاونی کی حد) بارہ پنی توپ (بارہ پونڈ یعنی چھ سیر کے گولے کی) بارہ ٹوپی (چالاک آدمیوں کی کونسل)

بارہ دری۔ بارہ سنگا۔ بارہ کھڑی۔ بارہ ماسہ۔ بارہ وفات۔ وغیرہ

باریک۔ باریک بیں۔ باریک بینی وغیرہ

بالا۔ بالابر۔ بالابند (سرپیچ) بالاپوش (پلنگ پوش) بالادستی۔ بالانشینی۔ بالاخانہ بالادست۔ بالانشیں وغیرہ (ف) بالاچاق (حاکم۔ زیادتی کرنے والا) بالاخوانی (اپنی لیاقت سے زیادہ اپنے تئیں دکھانا) وغیرہ

بد۔ بداخلاق۔ بداخلاقی۔ بداصل۔ بداسلوب۔ بداسلوبی۔ بدانجام۔ بداطوار۔ بداطواری۔ بدانتظام۔ بدانتظامی۔ بداندیش۔ بداندیشی۔ بدباطن۔ بدباطنی۔ بدبخت۔ بدبختی۔ بدبلا۔ بدبو۔ بدپرہیز۔ بدپرہیزی۔ بدتر۔ بدتری۔ بدجانور (سور) بدچلن۔ بدچلنی۔ بدحال۔ بدحالی۔ بدحواس۔ بدحواسی۔ بدخط۔ بدخطی۔ بدخلق۔ بدخلقی۔ بدخواہ۔ بدخواہی۔ بدخو۔ بدخوئی۔ بدخوابی۔ بددعا۔ بددل۔ بددلی۔ بددماغ۔ بددماغی۔ بددیانت۔ بددیانتی۔ بدڈول۔ بدذات۔ بدذاتی۔ بدذہن۔ بدذہنی۔ بدراہ۔ بدراہی۔ بدرکاب۔ بدرکابی۔ بدرنگ۔ بدرنگی۔ بدروپ۔ بدزبان۔ بدزبانی۔ بدزیب۔ بدزیبی۔ بدسلوک۔ بدسلوکی۔ بدشگون بدشگونی۔ بدشکل۔ بدشکلی۔ بدصورت۔ بدصورتی۔ بدطینت۔ بدطینتی۔ بدسرشت۔ بدظن۔ بدظنی۔ بدعملی۔ بدعہد۔ بدعہدی۔ بدسیرت۔ بدسیرتی۔ بدفال۔ بدفالی۔ بدفعل۔ بدفعلی۔ بدکردار۔ بدکرداری۔ بدقوارہ۔ بدکار۔ بدکاری۔ بدگمان۔ بدگمانی۔ بدگو۔ بدگوئی۔ بدلحاظ بدلحاظی۔ بدلگام۔ بدلگامی۔ بدمزہ۔ بدمزگی۔ بدمعاش۔ بدمعاشی۔ بدمزاج۔ بدمزاجی بدمست۔ بدمستی۔ بدمعاملہ۔ بدمعاملگی۔ بدنام۔ بدنامی۔ بدنصیب۔ بدنصیبی۔ بدنہاد۔ بدنہادی۔ بدنما۔ بدنمائی۔ بدنظر۔ بدنظری۔ بدوضع۔ بدوضعی۔ بدفہمی۔ بدہیئت۔ بدنیت بدنیتی وغیرہ (ف) بدآغاز (بدسرشت)۔ بدآمد (خوشامد کی ضد)۔ بداختر (بدنصیب) بدادا (نادہند)۔ بدبیں (عیب جو)۔ بدتخم (ظالم وفاسق)۔ بدجلو (سرکش گھوڑا) بدخوان (خط جو اچھی طرح نہ پڑھا جائے)۔ بدخور (دوا جو بدبو یا بدمزہ ہونے کے سبب کھائی نہ جائے)

بدزہرہ (ڈرپوک)۔ بدرگ (شریر)۔ بدساز (بے ڈول)۔ بدسگال (بدخواہ) بدسواد (بدمعاملہ)۔ بدقدم (منحوس)۔ بدکنش (بدکردار)۔ بدگفت (بدگو)۔ بدگوہر۔ بدمذہب وغیرہ

بدر۔ بدررو۔ بدرنویسی (قابل سماعت رقوم کا لکھنا) وغیرہ

برون ۔ (ف) برون سرا (وہ روپیہ جو ٹکسال سے باہر ڈھالا گیا ہو) وغیرہ

برہنہ ۔ برہنہ شمشیر (ف) برہنہ رو (بے حجاب)۔ برہنہ سری (محرومی ۔ بے حرمتی)۔ برہنہ گوئی (صاف گوئی) وغیرہ

بڑ ۔ (مخفف بڑا) بڑبولا (شیخی باز) بڑبھاگی (اقبال مند) بڑپٹا۔ بڑپیٹو (بسیارخوار) بڑدنتا۔ بڑمکھا۔ بڑکنا۔ بڑگرو۔ بڑھئی (سورنی) وغیرہ

بلند ۔ بلند آواز۔ بلند آوازی۔ بلند پرواز۔ بلند پروازی۔ بلند حوصلہ۔ بلند حوصلگی بلند خیال۔ بلند خیالی۔ بلند نظر۔ بلند نظری۔ بلند ہمت۔ بلند ہمتی۔ بلند بیں۔ بلند بینی وغیرہ (ف) بلند گرائے (وہ شخص جو ترقی پر آمادہ ہو)۔ بلند و پست دیدہ (تجربہ کار) وغیرہ

بہ ۔ بہتر۔ بہترین۔ بہبود۔ بہبودی (ف) بہ اُفتاد (بہبود)۔ بہ گزیں (انتخاب کنندہ) بہ گزیدہ (انتخاب شدہ) وغیرہ

بیدار ۔ بیدار بخت۔ بیدار دل۔ بیدار مغز۔ بیدار مغزی وغیرہ

بیش ۔ بیش بہا۔ بیش قیمت۔ بیش قرار وغیرہ (ف) بیش بہار (ایک سدا بہار بوٹی کا نام) بیش فروش (وہ شخص جو اپنا سب مال لُٹا دے) وغیرہ

پاک ۔ پاک باز۔ پاک بازی۔ پاک دامن۔ پاک دامنی۔ پاک طینت۔ پاک طینتی۔ پاک نہاد۔ پاک سرشت۔ پاک فطرت وغیرہ (ف) پاک باش (وہ جو اپنا سب کچھ لُٹا دے) پاک رائے۔ پاک رو۔ پاک عیار (زرِ خالص) پاک فروش (= پاک باش) پاک مغز (پاک رائے) وغیرہ

پاکیزہ ۔ پاکیزہ صورت۔ پاکیزہ سیرت۔ پاکیزہ خیال۔ پاکیزہ مزاج وغیرہ

پچھ - پچھایا۔ (انگیا کا پچھلا حصہ) پچھاڑی۔ پچھلگو۔ پچھواڑہ۔ پچھوت (وہ چیز جو فصل کے آخر میں بوئی جائے) پچھیت (دالان کی پشت کی دیوار) پچھواہوا۔ وغیرہ

پریشان - پریشان حال۔ پریشان حالی۔ پریشان خاطر۔ پریشان دل وغیرہ (ف) پریشان گو۔ پریشاں نویسی۔ وغیرہ

پست - پست خیال۔ پست فطرت۔ پست قد۔ پست ہمت۔ پست قامت وغیرہ

پن - (مخفف پانی) پن کپڑا۔ پن گھٹ۔ پن چورا۔ پن بھتا (پتلے پکے ہوئے چاول)۔ پن چکی۔ پنسال۔ پن کال (وہ قحط جو بارش کی کثرت کے سبب پڑے) پنھیارا۔ پنیاسانپ۔ پنیالا۔ پنیلا۔ پن ڈبا وغیرہ

پے - پیرو۔ پیروی۔ پیخانہ (ف) پے سپر (پائمال) پے سفید (منحوس) پے شگون (مبارک قدم) پے غلط (گمراہی) وغیرہ

تاریک - تاریک خیال۔ تاریک خیالی وغیرہ

تازہ - تازہ دم۔ تازہ کار۔ تازہ خیال۔ تازہ وارد۔ تازہ ولایت (ف) تازہ دماغی (دانائی و خوش حالی) تازہ سکہ (نوسکہ زدہ) تازہ گو (نومشق شاعر) وغیرہ

تباہ - تباہ حال۔ تباہ حالی۔ تباہ کار۔ تباہ کاری۔ تباہی زدہ وغیرہ

تر - تردست۔ تردستی۔ تردامن۔ تردامنی۔ ترزبان۔ ترزبانی۔ تردماغ۔ تردماغی۔ (ف) ترخندہ (خوشی کی ہنسی) ترصدا (عمدہ گویا) ترفروش (جس کا ظاہر اچھا اور باطن برا ہو) ترنغمہ (= ترصدا)۔ ترنفسی (= ترزبانی) ترنوازی (خوش خوانی) ترنواز (= ترصدا) وغیرہ

ترش - ترش رو۔ ترش روئی (ف) ترش ابرو۔ ترش رخسار وغیرہ

تشنہ - تشنہ لب۔ تشنہ لبی (ف) تشنہ جگر۔ تشنہ دل وغیرہ

تل - (مخفف تلے) تل نظرا (وہ شخص جو بد نظری سے چپکے چپکے دیکھے)۔

تلپٹ ۔ تلچھٹ ۔ تلیٹی (دامنِ کوہ) تلیچا (چھت کے نیچے کا وہ حصہ جو ڈاٹ سے کنگنی تک ہوتا ہے) وغیرہ۔

تلخ ۔ تلخ کام ۔ تلخ کامی ۔ تلخ عیش ۔ تلخ رو (ف) تلخ نوا (جس کا گانا ناگوار ہو) تلخ ابرو ۔ تلخ جبیں ۔ تلخ مہر ۔ تلخ و ترش چشیدہ (تجربہ کار) وغیرہ

تمام ۔ (ف) تمام اجزا (کامل)۔ تمام رس (مقابل نارس)۔ تمام عیار (بالکل کھرا) وغیرہ ۔

تند ۔ تُند مزاج ۔ تند مزاجی ۔ تند خو ۔ تند خوئی ۔ تند رَو ۔ تند رفتار ۔ تند رفتاری (ف) تند رو (بخیل) تند رائے (ناعاقبت اندیش) وغیرہ

تنک ۔ تنک ظرف ۔ تنک ظرفی (تنک مزاج ۔ تنک مزاجی (ف) تنک اندام (نازک اندام) تنک بیز (گھوڑے کے دُم کے بالوں کی چھلنی) تنک جامی (تھوڑی شراب پینا) تنک رو (شرمیلا)۔ تنک لب (نازک لب) تنک متاع (مفلس) تنک بہرہ (کم نصیب) تنک روزی (کم نصیب) تنک روشنائی ۔ تنک سرمایہ ۔ تنک فہم (کم فہم) وغیرہ

تنگ ۔ تنگ چشم ۔ تنگ چشمی ۔ تنگ دست ۔ تنگ دستی ۔ تنگ حال تنگ حوصلہ ۔ تنگ حوصلگی ۔ تنگ دل ۔ تنگ دلی ۔ تنگ دہن (ف) تنگ ورزی (گرم جوشی) تنگ روزی (مفلس) تنگ زیست (تنگ حال) تنگ سال (سالِ قحط) تنگ عیش (مفلس ۔ غمگین) تنگ گیری (سخت گیری) تنگنا (گھاٹی) تنگ معاش ۔ تنگ یاب (وہ چیز جو مشکل سے ملے) تنگ باز (جس کے پاس لوگوں کی رسائی مشکل ہو) وغیرہ

تہی ۔ تہی دست ۔ تہی دستی (ف) تہی پشت (بے مغز) تہی چشم (نابینا) تہی آخر (وہ جانور جو آب و دانہ کے قحط میں مبتلا ہو) تہی دو (بے فائدہ کوشش کرنے والا)

تہی دیدہ (= تہی چشم)۔ تہی گاہ (بدن کا وہ حصّہ جو بغل اور پہلو کے درمیان ہی) وغیرہ

تیرہ۔ تیرہ بخت۔ تیرہ بختی۔ تیرہ روزگار (ف) تیرہ باطن۔ تیرہ حال۔ تیرہ خاک دان (دُنیا) تیرہ خرد۔ تیرہ درون۔ تیرہ دست (دُنیا) تیرہ دل۔ تیرہ رائے تیرہ رواں۔ تیرہ روز۔ تیرہ سرانجام۔ تیرہ کوکب۔ تیرہ مغز۔ تیرہ گل (تلچھٹ ملی شراب یا گدلا پانی) وغیرہ

تیز۔ تیز مزاج۔ تیز مزاجی۔ تیز رَو۔ تیز روی۔ تیز رفتار۔ تیز رفتاری۔ تیز دست تیز دستی۔ تیز قدم۔ تیز گام۔ تیز طبع۔ تیز کار۔ تیز فہم۔ تیز فہمی۔ تیزاب (ف) تیز دولت (جو یکایک بلند مرتبہ پر پہنچ جائے) تیر شست (تیر انداز جس کا تیر نشانے سے نکل جائے) تیز قلم (جلد نویس) تیز مغز وغیرہ

جل۔ جل پان (ناشتہ) جل ترنگ۔ جل تریٰ۔ جل توریٰ (مچھلی) جل تھل (خشکی و تری) جل جوگنی (جونک۔ چیل۔ بدمزاج عورت) جل کر (محصولِ آب) جل ککڑ جل پنچھی (مُرغِ آبی) جل مانس) وغیرہ

جنم۔ جنم اشٹمی۔ جنم اندھا۔ جنم باؤلا۔ جنم بھوم۔ جنم استھان (زاد بوم) جنم پتری جنم پترا۔ جنم جلا۔ جنم جلی (بدبخت) جنم دن۔ جنم روگی۔ جنم کنڈلی۔ جنم مرن۔ جنم دُکھیا۔ وغیرہ

چار۔ چار ابرو۔ چار آئینہ۔ چار باغ (شالی رومال) چار بالش (چار پانچ (حجّت و تکرار) چار پایہ۔ چار پائی۔ چار تال (ایک تال کا نام) چار تکبیر (جنازہ کی نماز) چار ٹوک (چار ٹکڑے والا) چار جامہ۔ چار چشم۔ چار حرف (لعنت) چار خانہ چار دانت (پوری عمر کا بکرا) چار دانگ۔ چار دیوار۔ چار زانو۔ چار شنبہ۔ چار ضرب (ایک قسم کا ناچ) چار سو۔ چار کانے (چوسر کا ایک داؤ) چار گنا۔ چار گام۔ چار گامہ (تیز رو گھوڑا) چار مغز (اخروٹ) چار یاری (سُنّی۔ کلمہ کا روپیہ) (ف) چار ارکان (عناصر۔ راؤنی) چار بند (دُنیا) چار بندی (توشہ دان) چار بیخ (بیخ کاسنی۔

پیچ بادیان۔ پیچ کرفس۔ پیچ کبر، چار پارہ (ناچ کی ایک قسم۔ ایک باجے کا نام)۔ چار پہلو (پیٹ بھرا۔ بھاری۔ موٹا۔ ایک قسم کا انجیر) چار خم (کشتی کا ایک داؤ) چار شاخ (سزا کی ایک قسم) چار شانہ (تنومند و فربہ) چار ضرب (چار ابرو کا صفایا۔ خالص سونا) چار طاق (ایک قسم کا خیمہ۔ راؤٹی) چار طاقی (ایک قسم کی ٹوپی) چار قب (پادشاہانِ توران کی ایک خاص پوشش کا نام) چار گل (داغ دینے کا ایک طریقہ) چار گوشہ (شاہی تخت۔ جنازہ۔ چھوٹا دسترخوان) چار گوشی (چار دستہ کی صراحی۔ چار لنگر (بڑی کشتی) چار موجہ (بھنور) چار میخ (سزا کی ایک قسم) وغیرہ

چرب۔ چرب زباں۔ چرب زبانی (ف) چرب آخور (وہ آدمی جس کی زندگی ناز و نعمت میں گزرتی ہو) چرب بالا۔ چرب قامت (خوش قد) چرب پہلو (موٹا آدمی۔ وہ شخص جس کی ذات سے لوگ مستفید ہوتے ہوں) چرب دست (چالاک۔ ہنرمند) چرب گو (شیریں زباں۔ فریب دینے والا) وغیرہ

چور۔ چور بالو۔ چور بدن۔ چور پیٹ۔ چور پیسا۔ چور تالا۔ چور دروازہ۔ چور لیک (خفیہ راہ) چور خانہ۔ چور رستہ۔ چور زمین۔ چور کچہری۔ چور کھڑکی۔ چور پہرہ۔ چور گلی چور کشتی۔ چور محل۔ چور مونگ۔ چور ہٹیا وغیرہ۔

چھٹ۔ (مخفف چھوٹا)۔ چھٹ بھیّا وغیرہ

خام۔ خام پارہ۔ خام خیالی وغیرہ (ف) خام جوشی (بیجا غصّہ) خام خو (تلوّن مزاج) خام دستی (ناتجربہ کاری) خام ریش (مسخرا) خام سر (خام خیال) خام طمع (خام خیال) خام سوز (وہ چیز جو باہر سے جلی اور اندر سے کچّی ہو) خام نوش (ناپختہ شراب پینے والا) وغیرہ

خشک۔ خشک دماغ۔ خشک دماغی۔ خشک مغزی۔ خشک سالی۔

(ف) خشک آخور (قحط کا سال۔ بخیل)۔ خشک انگبیں (شہد جو سوکھ کر چھتّے میں رہ جائے) خشک بند (زخموں کا علاج بغیر مرہم کے۔ مقابل تربند)۔ خشک پشت (کچھوا)۔ خشک پہلو (بخیل)۔ خشک پے (منحوس) خشک جاں (محروم۔ بے ہنر) خشک جنباں (وہ شخص جو بیہودہ حرکات کرتا رہے) خشک دامن (پاک دامن۔ مقابل تر دامن)۔ خشک دست (بخیل) خشک دہاں (روزہ دار) خشک ریش۔ خشک ریشہ (زخم جو باہر سے خشک اندر سے تر ہو۔ مکر و حیلہ۔ نفاق) خشک زار (زمین بے آب و گیاہ) خشک زبان (بے زبان۔ کم گو)۔ خشک سار (زمین جس پر پانی نہ برسا ہو) خشک سر (تندخو۔ دیوانہ مزاج) خشک شانہ (مغرور) خشک طینت (بے فیض آدمی) خشک عناں (سرکش گھوڑا) خشک نہاد (بے فیض) وغیرہ۔

خوب۔ خوب رو۔ خوب روئی۔ خوب صورت۔ خوب صورتی۔ خوب کلاں وغیرہ

خیرہ۔ خیرہ سر۔ خیرہ سری۔ خیرہ رائے۔ خیرہ چشم۔ خیرہ چشمی (ف) خیرہ دست (سرکش) خیرہ نگاہ (خیرہ چشم) خیرہ کُش (بے سبب اور بے محابا قتل کرنے والا) وغیرہ

خلاف۔ خلاف ضابطہ۔ خلاف ضابطگی۔ خلاف قانون۔ خلاف قانونی کارروائی۔ خلاف آئینی۔ خلاف بیانی۔ خلاف دستور۔ خلاف شرع۔ خلاف طبع خلافِ عقل۔ خلاف قیاس۔ خلاف وضع۔ خلافِ وضعی وغیرہ

دراز۔ دراز قد۔ دراز گوش (ف) دراز خوان (لمبا دسترخوان) دراز دست (غالب اور قوی) دراز دستی (ظلم و ستم) دراز دُم (کتّا۔ بندر۔ بچھّو۔ گرگٹ) دراز دنبال (گائے بھینس) دراز سفرہ (دراز خوان) دراز شمشیر (چالاک تلوریا) دراز کار (جو اپنی لیاقت سے زیادہ کام کرنے کا مدعی ہو اور شیخی کی باتیں کرتا ہو) دراز نفس (بکواسی) دراز نفسی (بکواس) دراز بازو (غالب) وغیرہ۔

دو۔ دو آتشہ۔ دو آبہ۔ دو اسپہ۔ دوانی۔ دوبارہ۔ دو باز (دو رنگے باز کا

کبوتر یا کنکوا) دو آشیانہ (دو کمرہ کا ڈیرہ) دو بالا ۔ دو بلدا (دو بیلوں کا چھکڑا) دو بلدی
(دو بلدا) دو بھاشیا (ترجمان یا مترجم) دو بھیسیا (منافق) دو پارہ ۔ دو پایہ ۔ دو پٹہ ۔
دو پشتہ ۔ دو چند ۔ دو رنگا ۔ دو رُخہ ۔ دو رو ۔ دو طرفہ ۔ دو پلڑی ۔ دو پلکا (ایک قسم کا
توأم نگینہ) دو پنتھی (ایک وضع کی دُہرے خانہ کی جالی) دو ہرا ۔ دو سرا ۔ دو پہر
دو پہریا ۔ دو پیازا ۔ دو تارا ۔ دو تہی ۔ دو ٹوک ۔ دو جیا (حاملہ) دو چار ۔ دو چوبہ ۔
(دو چوب کا خیمہ) دو خصمی (وہ عورت جس نے دوسرا بیاہ کیا ہو) دو دستہ خلال ۔
دو دستی ۔ دو دلہ ۔ دو ہاجو (دوسری شادی والا مرد یا عورت) دو دھارا (تیغ دو دم
اور وہ جگہ جہاں دو دریا ملیں اور ایک قسم کا تھوُر) دو دھاری ۔ دو راؤ (نفاق)
دو راہا ۔ دو رسا ۔ دو رگا ۔ دو غلا ۔ دو رویہ ۔ دو زانو ۔ دو سالہ ۔ دو سوتی ۔ دو سیری
دو شاخہ ۔ دو شالہ ۔ دو عملہ ۔ دو عملی ۔ دو فصلا ۔ دو فصلی ۔ دو گاڑا (دونالی بندوق)
دو گانا ۔ دو گانہ ۔ دو لتی ۔ دو لڑا (دو لڑ کا ہار) دو لہرا (ایک موٹا فرشی کپڑا) دو محلہ ۔
دو منزلہ ۔ دو معنی ۔ دو منھا (دو موںہا) دو نالی ۔ دو ہتڑ ۔ دو ہتی ۔ دو لڑی (دو لڑ کی زنجیر
جو گلے میں پہنی جائے) دُلائی ۔ دو شنبہ ۔ دو گنا ۔ دونا ۔ دُہرا ۔ دوہر وغیرہ (ف)
دو بامہ (کبوتر جو ایک برج میں نہ رہے) دو بتی (اشرفی جس کے دونوں طرف چہرہ ہو)
دو بدو ۔ دو برادراں ایک شکاری پرندہ ہے جو عقاب سے چھوٹا ہوتا ہے ۔ دو روشن
ستارے جن کو فرقدین کہتے ہیں ۔ دو بُرجی (دو بامہ ۔ آوارہ گرد) دو برہم زنی (چغل خوری
کر کے دو شخصوں کے درمیان لڑائی کرا دینی) دو بُعد (طول وعرض) دو بینندہ (دونوں
آنکھیں ۔ بھینگا ۔ مشرک) دو پرویزنی (بہت باریک آٹا جو دو دفعہ چھلنی میں چھانا گیا ہو)
دو پیکر (برج جوزا) دو تار (ایک ساز کا نام) دو تیغہ باز (بہادر جنگجو) دو تیغہ بازی
(تلوار کا ایک سپاہیانہ کھیل) دو جہان ۔ دو دری (دنیا) دو رنگ (منافق) دو رنگی
(منافق پن) دو رُو (گُل رعنا ۔ منافق) دو روزہ (تھوڑی مدت) دو رویہ (منافق)

دوروئی (نفاق)، دوزبان (منافق)، دوسر (منافق)، دوسرا (دوجہاں) دوشاخہ (پیکان کی ایک قسم) دوشاہیں (دستہ ترازو۔ نسر طائر اور نسر واقع) دوگاہ (رام کلی راگنی کا فارسی نام) دوگوشی (ٹوپی کی ایک وضع۔ دو دستہ کی صراحی) دونیم (دوپارہ) وغیرہ

دُور۔ دُور اندیش۔ دُور اندیشی۔ دُور بیں۔ دُور بینی۔ دُور دست۔ دُور دراز۔ (**ف**) دُور اُفتادہ۔ دورباش (ایک دوشاخہ نیزہ جو نقیب کے ہاتھ میں رہتا ہے اور وہ شاہی سواری کے آگے چلتا ہے) وغیرہ

دیر۔ دیرپا۔ دیرآشنا دیرہضم۔ دیرفہم۔ دیرآمیز (**ف**) دیریاز (مدت دراز) دیرسال (زمانۂ دراز) دیربقا۔ دیرگاہ۔ دیرگاہاں (دیرسال) دیرمایہ (صفرا) وغیرہ

راج۔ راج استھان (شاہی محل۔ دارالحکومت) راج اگیا (فرمان شاہی) راج بنس (شاہی خاندان) راج بنسی۔ راج بھنڈار (شاہی خزانہ) راج بھوگ (وہ بھوجن جو دوپہر کے وقت پرماتما کے روبرو رکھا جائے) راج بھیٹ (نذرانۂ شاہی) راج پاٹ۔ راج پتی (شاہزادہ) راج پتنی (ملکہ) راج پوت (شاہزادہ) راج پھوڑا (پیٹھ کا ایک بڑا پھوڑا) راج تلک۔ راج دُلاری (شاہزادی۔ راج دوار (شاہی محل کا دروازہ) راج دھانی (راج استھان) راج دُہائی (بادشاہ سے فریاد) راج دھرم (شاہی فرض یا مذہب) راج ڈنڈ (ٹیکس یا جرمانہ) راج رانی۔ راج روگ (تپ دق یا کوڑھ۔ عمارت بنوانے کا خبط) راج سبھا (دربار شاہی) راج کاج۔ (شاہی معاملات) راج کر (راج ڈنڈ) راج کل (شاہی خاندان) راج کمار (شاہزادہ) راج کنور (شاہزادہ) راج کماری (شاہزادی) راج کوی (ملک الشعرا) راج گرو (راجہ کا پیر یا جگت اُستاد) راج گھاٹ (دریا پر بادشاہ کے نہانے کا مقام۔ راجہ کا قاتل) راج مارگ (شاہ راہ) راج منتری (وزیر) راج نیت۔ راج نیتی (قانون شاہی۔ دستور سلطنت) راج ہٹ (بادشاہ کی ضد) راج ہنس (ایک قسم کی مرغابی) وغیرہ

راست ۔ راست باز ۔ راست بازی ۔ راست گو ۔ راست گوئی (ف) راست بود (موجودِ حقیقی یعنی خدا) راست خانہ (جو سب کے ساتھ معاملہ میں درست ہو) راست رو، راست روی ۔ راست قلم (دیانت دار محاسب) راست مزہ (خوش مزہ) وغیرہ

رنگیں ۔ رنگین ادا ۔ رنگیں مزاج ۔ رنگیں خیال (ف) رنگیں رفتاری (خوش رفتاری) رنگیں کماں (قوس قزح) رنگیں طبع وغیرہ

روشن ۔ روشن چوکی ۔ روشن دان ۔ روشن دماغ ۔ روشن دماغی ۔ روشن ضمیر روشن ضمیری ۔ روشن دل ۔ روشن دلی (ف) روشن چراغ (موسیقی کی ایک دُھن کا نام) روشن رائے (صائب الرائے) روشن سواد (جو پڑھنے کی پوری قدرت رکھتا ہو) روشن قیاس ۔ روشن خیال ۔ روشن خیالی ۔ روشن گر (صیقل گر) وغیرہ

زندہ ۔ زندہ دل ۔ زندہ دلی وغیرہ

سادہ ۔ سادہ رو ۔ سادہ دل ۔ سادہ دلی ۔ سادہ طور ۔ سادہ کار ۔ سادہ کاری سادہ لوح ۔ سادہ لوحی ۔ سادہ مزاج ۔ سادہ مزاجی ۔ سادہ وضع (ف) سادہ پُرکار سادہ جگر (احمق) سادہ خواں (رواں پڑھنے والا) سادہ شکر (سبزہ آغاز) وغیرہ

سُبک ۔ سُبک بار ۔ سُبک باری ۔ سُبک دست ۔ سُبک دستی ۔ سُبک دوش سُبک دوشی ۔ سُبک سر ۔ سُبک سری ۔ سُبک رفتار ۔ سُبک رفتاری ۔ سُبک روحی ۔ سُبک رو ۔ سُبک روی ۔ سُبک سیر ۔ سُبک خرام ۔ سُبک خرامی (ف) سُبک پا (بے وقار آدمی ۔ تیز رفتار ہرکارہ ۔ ڈاک کا گھوڑا) سُبک پر (تیز پرواز) سُبک پرواز سُبک پروازی ۔ سُبک پے (بے وقار آدمی جو کہیں ایک جگہ قیام نہ کرے) سُبک دل (لطیف آدمی) سُبک روح (سُبک دل) سُبک سار (بے وقار ۔ بے قرار ۔ فرومایہ ۔ مجرّد ۔ فارغ البال) سُبک طبع (سُبک دل) سُبک سایہ (بے ثبات) سُبک عناں (تیز رو) سُبک سنگ (بے وقار آدمی) سُبک قدر (کمینہ ۔ ذلیل) سُبک لقا (مطیع ۔

کشادہ رو۔ جس سے جلد ملاقات ہو سکے۔ جو لوگوں کے پاس دیر تک نہ بیٹھے)۔
سُبک مغز (اوچھا آدمی)، سُبک ہمّت (کم ہمّت) وغیرہ

سَت۔ (مخفف سات) ست خصمی۔ ست پچھڑا (دوغلا) ست پوتی
(سات بیٹوں کی ماں) ست کھنا۔ ست کھنڈا (سات منزل کا مکان)۔ ست لڑا
ست ماسا۔ ست وانسا (سات مہینے کے حمل پر جو رسم ادا کی جاتی ہے)۔ ست منزلہ
ست نجا (مخلوط النسل) وغیرہ

سخت۔ سخت گیر۔ سخت گیری۔ سخت کوش۔ سخت کوشی۔ سخت جان۔
سخت جانی۔ سخت دل۔ سخت دلی وغیرہ (ف) سخت استخواں (وہ آدمی جس کی
نسل طاقت اور جفاکشی میں مشہور ہو) سخت باز (کامل جواری) سخت بازو (قوی
ہیکل آدمی) سخت پا (ثابت قدم) سخت پنجہ (بخیل) سخت پیشانی (نہایت بےباک
اور دلیر) سخت چشم (بےحیا) سخت رو (اکھڑ اور سنگ دل) سخت کش (جو سخت
کمان کو کھینچ سکے) سخت زور (پُرزور) سخت زہ (پہلوان شہ زور۔ تیرانداز)
سخت ساق (سخت پا) سخت کماں (سخت کش) سخت لگام (سرکش گھوڑا)
سخت مغز (جو کسی کی بات پر یقین نہ لائے) وغیرہ

سدا۔ سدابرت۔ سدابہار۔ سداپھل۔ سداسہاگ۔ سداسہاگن
سداگلاب وغیرہ۔

سرد۔ سرد بازاری۔ سرد پونو (اسوج کی اخیر تاریخ جس سے موسم سرما
شروع ہوتا ہے) سرد چینی۔ سرد رُت۔ سرد مہر۔ سرد مہری۔ سرد مزاج۔ سردابہ
وغیرہ (ف) سرد آب (سردابہ) سرد بیاں۔ سرد حرف (مرد غیر فصیح) سرد رو
(ناخوش) سرد گو (سرد بیاں) سرد نفس (جس کی بات میں اثر نہ ہو) وغیرہ

شست۔ شست رو۔ شست رفتار۔ شست اعتقاد۔ شست قدم

سست بیاں۔ سست رائے (ف) سست بخت (بدبخت) سست پے (آہستہ رو) سست رگ (نامرد۔ کم زور) سست ریش (احمق) سست مہار (مطیع) سست وفا (بے وفا) وغیرہ

سیاہ۔ سیہ۔ سیاہ باطن۔ سیہ باطن۔ سیاہ بخت۔ سیہ بخت۔ سیاہ پوش۔ سیہ پوش۔ سیاہ تاب۔ سیہ تاب۔ سیاہ دل۔ سیہ دل۔ سیاہ رو، سیہ رو۔ سیاہ روئی۔ سیہ روئی۔ سیاہ زبان، سیہ زبان (کلجبھا) سیاہ کار۔ سیہ کار۔ سیاہ کاری، سیہ کاری۔ سیاہ گوش۔ سیاہ مست، سیہ مست۔ سیاہ مستی، سیہ مستی (ف) سیاہ بید، سیہ بید (بید کی ایک قسم کا نام ہے) سیاہ پستاں، سیہ پستاں (وہ عورت جس کا بچّہ زندہ نہ رہے اگر کسی اور کے بچّہ کو دُودھ پلائے تو وہ بھی مرجائے) سیاہ چردہ، سیہ چردہ۔ سیاہ فام، سیہ فام، سیاہ چشم، سیہ چشم (بازشکاری) سیاہ خانہ، سیہ خانہ (قیدخانہ۔ ماتم خانہ) سیاہ دروں، سیہ دروں (گنہگار۔ ظالم) سیاہ دست، سیہ دست (بخیل) سیاہ دیدہ (سیاہ چشم) سیاہ سال، سیہ سال (سالِ قحط) سیاہ کاسہ۔ سیہ کاسہ (سیاہ دست) سیاہ کرد (سیاہ کار) سیاہ نامہ، سیہ نامہ (ظالم وفاسق) سیہ بہار (وہ بہار جس میں سبزی اعتدال سے بڑھ گئی ہو) سیہ چال (اندھا کنواں مجرموں کی قید کے لیے) سیہ سر (آدمی۔ قلم) سیہ قلم (تصویر جو سیاہی سے کھینچی جائے) سیہ کام (بدبخت) سیہ گلیم (بدبخت) سیہ مغز (دیوانہ) وغیرہ

سیر۔ سیر چشم۔ سیر چشمی۔ سیراب۔ سیرابی۔ سیر حاصل (ف) سیر آہنگ (بلند آواز) وغیرہ

شاد۔ شاداب۔ شادابی۔ شاد کام۔ شاد کامی (ف) شاد باد (موسیقی کے ایک پردہ کا نام) شاد بہر (خوش حال) شاد خواب (میٹھی نیند) شاد خوار، شاد خوارہ (خوش حال۔ مطربہ۔ میخوار۔ بغیر تکلیف کے زندگی بسر کرنے والا)۔

شادخواست (شوق) شادخور (شادخوار) شادگونہ (توشک) شادمار (بڑا سانپ) وغیرہ

شکر۔ شکرپارہ۔ شکرتری۔ شکرخوار۔ شکررنجی۔ شکرقند۔ شکرلب (**ف**) شکرآب (شکررنجی) شکربرگ (ایک مٹھائی کا نام) شکربورہ، شکربوزہ، شکربیرہ۔ شکربیزہ (سموسے کی ایک قسم) شکربیز (ایک طرح کے پنیر کا نام) شکرپیچ (کاغذ جس میں شکر یا مٹھائی لپیٹی جاتی ہے) شکرچش (نمونہ) شکرحرف (وہ شخص جس کا اُوپر کا ہونٹ پیدائشی طور سے چرا ہوا ہو) شکرخار (ایک درخت کا نام) شکرخند، شکرخندہ (زہرخند کے مقابل) شکرخواب۔ شکروہاں (شکرحرف) شکررنگی (شکررنجی) شکررنگ (ناراض۔ بیزار) شکرریز (وہ چیز جو شادی کی رات کو دلہن کے سر پر نچھاور کی جائے۔ فصیح اور شیریں کلام۔ خوش طبع۔ شیریں زباں) شکرزباں (شیریں گفتار) شکرزخمہ (تیر جو نشانہ پر پہنچ جائے) شکرسماع (عمدہ گویّا) شکرسنگ (سفید رنگ کا ایک پتّھر ہے۔ اگر اُس کو گھِس کر لگائیں تو زخم سے خون آنے کو بند کر دیتا ہے) شکرسوار (وہ آدمی جس کے حرکات وسکنات خوش آیند ہوں) شکرشکن (شیریں بیاں) شکرقلم (ایک مٹھائی کا نام ہے) شکرلب (شکرحرف) شکرلنگ (کسی قدر لنگڑا) وغیرہ

شوخ۔ شوخ دیدہ۔ شوخ چشم۔ شوخ چشمی۔ شوخ زبان۔ شوخ زبانی۔ شوخ رفتار۔ شوخ رفتاری۔ شوخ مزاج۔ شوخ مزاجی۔ شوخ طبع وغیرہ (**ف**) شوخ نگاہ۔ شوخ نظر۔ شوخ بیان وغیرہ

شور۔ شوربخت۔ شوربختی۔ شورپشت (**ف**) شورپا (وہ جانور جس کے پاؤں چلتے وقت آپس میں رگڑ کھاتے ہوں) شورچشم (وہ شخص جس کی نظر لگتی ہو) وغیرہ

شیریں۔ شیریں زباں۔ شیریں زبانی۔ شیریں بیاں۔ شیریں بیانی۔ شیریں کلام۔ شیریں کلامی (**ف**) شیریں باف (ایک لطیف پارچہ کا نام ہے) شیریں دہن۔ شیریں دل۔ شیریں ادا۔ شیریں لب۔ شیریں کار (حلوائی۔ ظریف) شیریں کاری (کسی کام کو عمدگی سے انجام دینا) وغیرہ

عالی۔ عالی جاہ۔ عالی جناب۔ عالی خاندان۔ عالی دماغ۔ عالی شان۔ عالی حوصلہ۔ عالی ظرف۔ عالی مرتبہ۔ عالی ہمّت۔ عالی ہمّتی وغیرہ

غلط۔ غلط بردار (کاغذ پر سے حرف غلط چھیلنے کا اوزار) غلط فہمی۔ غلط نامہ غلط کار۔ غلط کاری (**ف**) غلط انداز۔ غلط بیں وغیرہ

فراخ۔ فراخ حوصلہ۔ فراخ پیشانی (**ف**، فراخ آستیں (فیاض) فراخ بیں (جو سب کو ایک نظر سے دیکھے) فراخ دامن۔ فراخ دامانی (باسروسامانی) فراخ دست (فیاض) فراخ دہن (بسیار گو۔ بد زبان) فراخ رَو (دوڑ کر چلنے والا۔ حد سے گزر جانے والا فضول خرچ) فراخ رُو (کشادہ دل۔ خندہ پیشانی۔ خوش خُلق) وغیرہ۔

قبل قبلِ مسیحی۔ قبل ہجری۔ قبل نبوی۔ قبل میلاد۔ قبل طوفانی وغیرہ۔

کج۔ کج اخلاق۔ کج ادا۔ کج ادائی۔ کج بحث۔ کج بحثی۔ کج خُلق۔ کج خلقی۔ کج رائے۔ کج رفتار۔ کج رَو۔ کج رَوی۔ کج سرشت۔ کج طینت۔ کج طینتی۔ کج طبع۔ کج فطرت۔ کج فہم۔ کج فہمی۔ کج عقل۔ کج دماغ۔ کج کلاہ۔ کج کلاہی۔ کج مج زبان۔ کج نظرا (**ف**)، کج بیع (بدمعاملہ) کج باز (بدمعاملہ۔ مُفسد) کج آگند (ایک لباس تھا جس میں ریشم بھرا جاتا تھا اور اُس کو پہن کر لڑائی میں جاتے تھے) کج پلاس (بدمعاملہ) کج پلاسی (بدمعاملگی) کج معاملہ (بدمعاملہ) وغیرہ

کچ۔ (مخفف کچّا) کچ پیندیا۔ کچ دلا۔ کچ دلی۔ کچ لوندا۔ کچ لہو۔ کچالو۔ کچوانسی کچومر۔ کچلونا وغیرہ

کل۔ (مخفف کالا) کل پوٹیا (ایک پرند کا نام) کل جیبھا۔ کل دُمہ (کبوتر کی ایک قسم) کل سرا (بیہیّا) کل موہنا۔ کل چڑی وغیرہ

کم۔ کم اختلاط۔ کم اختلاطی۔ کم اصل۔ کم بخت۔ کم بختی۔ کمیا (کم زور) کمتر۔ کم توجہ

کم توجہی ۔ کم تولا ۔ کم حوصلہ ۔ کم حوصلگی ۔ کم حیثیت ۔ کم بضاعت ۔ کم بضاعتی ۔ کم سرمایہ
کم مایہ ۔ کم مائگی ۔ کم خرچ ۔ کم خوراک ۔ کم ولا ۔ کم ذات ۔ کم رَو ۔ کم رُو ۔ کم روئی ۔ کم زور
کم زوری ۔ کم سال ۔ کم سِن ۔ کم سنی ۔ کم سخن ۔ کم سخنی ۔ کم شہوت ۔ کم ظرف ۔ کم ظرفی ۔
کم عقل ۔ کم عقلی ۔ کم عمر ۔ کم عمری ۔ کم فرصت ۔ کم فرصتی ۔ کم فہم ۔ کم فہمی ۔ کم قسمت ۔
کم قسمتی ۔ کم قیمت ۔ کم گو ۔ کم گوئی ۔ کم محنت ۔ کم محنتی ۔ کم نصیب ۔ کم نصیبی ۔ کم نگاہی
کم ہمّت ۔ کم ہمتی ۔ کم یاب ۔ کم یابی ۔ کم خاب ۔ کم خوابی ۔ کم وزن ۔ کم ذہن ۔ کم وقعت
وغیرہ (**ف**) کم بغلی (افلاس) کم بودگی (اپنے تئیں حقیر سمجھنا) کم زبان جو تعمیل حکم
میں کوئی عذر نہ کرے) کم زوہ (بدنصیب جواری ۔ منافق وکافر) کم زن (بدنصیب
جواری ۔ سہل انکار (وہ جو اپنے کمالات کو کم درجے کا سمجھے) کم طالع ۔ کم عیار (جو وزن
مقررسے کم ہو) کم مددی (مدد نہ کرنا ۔ سیاہی کا اچھی طرح رواں نہ ہونا) کم کاسہ
(بخیل ۔ کم ہمّت) وغیرہ

کُند ۔ کند ذہن ۔ کند ذہنی (**ف**) کند بصر ۔ کند بیان ۔ کند جواب ۔ کند چشم ۔
کند دست ۔ کند رائے ۔ کند سواد ۔ کند سوال ۔ کند فہم ۔ کند نظر ۔ کند گوش وغیرہ

کوتہ ۔ (مخفف کوتاہ ۔ کوتہ اندیش) کوتہ اندیشی ۔ کوتہ بیں ۔ کوتہ بینی ۔ کوتہ قد
کوتہ گردن ۔ کوتہ نظر وغیرہ (**ف**) کوتہ پا (ایک جانور ہے خرگوش جیسا) کوتہ پاچہ
(کوتہ پا ٹھنگنا آدمی) کوتہ بال، کوتہ بالا (کوتہ قد) کوتہ قامت وغیرہ

کور ۔ کور باطن ۔ کور باطنی ۔ کور دل ۔ کور بخت ۔ کور دہ ۔ کور نمک وغیرہ ۔
(**ف**) کور آب (بہت پیاسا ۔ سراب) کور چشم (اندھا) کور ذوق (بدمذاق)
کور فہم ۔ کور فہمی ۔ کور موش (چھچھوندر) کور میخ (لکڑی کا کھونٹا جس سے گھوڑے
باندھے جائیں) کور نگاہ وغیرہ ۔

کھٹ ۔ (مخفف کھٹّا) کھٹ لونا ۔ کھٹ مٹھا وغیرہ

کہن (مخفف کہنہ)، کہن سال۔ کہن سالی (ف) کہن پوستیں (بڈھا پھوس) کہن پیوند (خانہ زاد) کہن دامی (مکر و فریب میں کامل ہونا) کہن سلسلہ (پرانا قیدی) کہن طاق (آسمان) کہن فرش (زمین) کہن کو (وہ رگ جسے عرق النساء کہتے ہیں) کہن کیسہ (مال دار) کہن لنگ (شخص یا چیز جو کسی جگہ سے باہر نہ نکل سکے) وغیرہ۔

کہنہ۔ کہنہ مشق۔ کہنہ مشقی (ف) کہنہ سوار (پہلوانوں کا سردار) کہنہ فروش (جو پرانی چیزیں فروخت کرتا ہو) کہنہ فعل (مکّار۔ تجربہ کار) کہنہ فعلی (مکّاری تجربہ کاری) وغیرہ۔

گراں۔ گراں بار۔ گراں باری۔ گراں جان۔ گراں جانی۔ گراں خاطر۔ گراں قیمت (ف) گراں پا (مغرور۔ کاہل) گراں پایہ (بلند مرتبہ) گراں پرواز (شکست پرواز) گراں پشت (قوی پشت۔ بارکش۔ حمال) گراں چشم (جس کی نظر بد اثر کرتی ہو) گراں خواب (گہری نیند سونے والا اور دیر سے اٹھنے والا) گراں خوار (بسیار خوار) گراں خو (مخالف و ناساز) گراں خیز (گراں پا) گراں دست (جو دیر سے کام کرے۔ بہادر۔ طاقت ور۔ سخی) گراں دود (ابر سیاہ۔ کُہر) گراں رکاب (وہ شہسوار جو دشمن کے مقابلے میں ثابت قدم رہے۔ باوقار آدمی) گراں سایہ (عالی مرتبہ۔ وہ شخص جس کی موجودگی ناگوار ہو) گراں سر (مغرور۔ بدمست جاہل۔ سپہ سالار) گراں سرشت (مغرور۔ باوقار۔ کاہل) گراں سُریں (گراں پا) گراں سنگ (باوقار۔ قانع۔ بھاری) گراں قدر (بلند مرتبہ) گراں کیسہ (بخیل) گراں گوش (بہرا) گراں گیر (دیر گیر اور سخت گیر۔ وہ شخص جو معاملات میں صبر و ثبات سے کام لے) گراں مایہ (قیمتی۔ نفیس۔ مال دار) گراں مغز (جاہل۔ بدمست۔ مغرور) گراں نظر (مغرور) وغیرہ

گرد۔ گِردگھا (آوارہ گرد۔ طفیلی)۔ گرد نامہ (تعویذ۔ جس سے فراری واپس بلایا جائے)۔ گِرد باد۔ گرداب۔ گرد بالش (گل تکیہ)۔ گرد آور۔ گرد آوری (ف) گرد بُر (برمۂ نجاران)۔ گرد بازو (تنومند) گرد بالیں (گرد بالش) گرد پائے (تخت کے گرد بیٹھنے کی جگہ)۔ گرد مشت (قبضۂ کمان کی ایک قسم)۔ گرد نائے (لٹّو) وغیرہ

گرم۔ گرم اختلاطی۔ گرم بازاری۔ گرم جوش۔ گرم جوشی۔ گرم سیر (مقابل سردسیر) گرم مزاج۔ گرم مزاجی۔ گرم مصالح (ف) گرم خوں (ملنسار)۔ گرم خیز (سحرخیز۔ جلد جاگنے والا۔ پھرتیلا۔ شب زندہ دار)۔ گرم دل (عاشق) گرم دماغی (غرور)۔ گرم رَو (تیز رفتار) گرم روی۔ گرم کیں (قوی دشمن) گرم گاہ (میدان جنگ میں گھمسان کی جگہ) دن کا درمیانی حصّہ جب کہ ہوا گرم چلتی ہو) وغیرہ

گُم۔ گم راہ۔ گم راہی۔ گم نام۔ گم نامی (ف) گم بودگی (ہراساں ہونا) گم زن (معدوم کرنے والا۔ ترک کرنے والا) گم شدہ۔ گم کردہ پے (بے نشان۔ وہ شخص جو کوئی کام اس طرح کرے کہ اُس کی تہ کو پہونچنا مشکل ہو) وغیرہ

گھن۔ (مخفف گھنا = بہت) گھن چکّر۔ گھن گرج۔ گھن گھور (گھور = گہرا) وغیرہ

لم۔ (مخفف لمبا) لم بوت (لمبی کشتی)۔ لم بوترا۔ لم پری (گدھی)۔ لم ٹرنگا۔ لم ٹنگا لم ٹنگو (کلنگ) لم ڈھیک۔ لم چھڑ (لمبی چھڑ۔ دراز قد)۔ لم چھٹوا۔ لم ڈڑھیا۔ لم ڈور۔ (دراز دُم پرند۔ شستِ ماہی)۔ لم قدا۔ لم کنا۔ لم گردنا وغیرہ

مِٹھ۔ (مخفف میٹھا)۔ مٹھلونا۔ مٹھبولا وغیرہ

مونھ۔ مونھ بند کلی۔ مونھ بولا بھائی۔ مونھ بولتی تصویر۔ مونھ بھرائی۔ مونھ پڑی (زبان زد) مونھ پھٹ۔ مونھ چور (حیادار) مونھ چھٹ (مونھ پھٹ)۔ مونھ چھوائی (تواضع سمرقندی) مونھ در مونھ۔ مونھ دکھائی یا دکھلائی۔ مونھ زبانی۔ مونھ زور۔ مونھ زوری۔ مونھ فق (حواس باختہ) مونھ کالا (بدنام) مونھ مانگا۔ مونھ مانگی۔ مونھ نال

موٹھا مونھ (لبالب) مہاسے۔ مہارانی وغیرہ

نازک۔ نازک اندام۔ نازک اندامی۔ نازک بدن۔ نازک بدنی۔ نازک خیال نازک خیالی۔ نازک دماغ۔ نازک دماغی۔ نازک مزاج۔ نازک مزاجی۔ نازک طبع نازک کلامی۔ نازک وقت۔ نازک مسئلہ۔ نازک معاملہ وغیرہ۔

نرم۔ نرم چارہ۔ نرم دل۔ نرم دلی (ف) نرم بُر (درودگروں اور لُہاروں کے ایک اوزار کا نام۔ خوشامدی۔ حیلہ گر) نرم بیز (باریک سوراخ کی چھلنی) نرم چشم (بے حیا)۔ نرم دست (ایک ملائم پارچہ کا نام ہے)۔ نرم سار (حلیم)۔ نرم شانہ (کاہل۔ نامرد۔ مخنّث۔ مُطیع۔ کمزور) نرم گردن (مطیع)۔ نرم لگام (مطیع گھوڑا جو سرکش نہ ہو) وغیرہ

نگوں۔ نگوں بخت۔ نگوں ہمت (ف) نگوں سار (شرمندہ۔ وہ شخص جسے سزا کے طور پر اُلٹا لٹکا دیا ہو)۔ نگوں طشت (بخیل۔ جس کا عیب پکڑا گیا ہو۔ آسمان) نگوں طالع وغیرہ

نو۔ نوراتری۔ نورتن۔ نوکھنڈ (زمین کے نو حصّے)۔ نوگزہ۔ نومنزلہ۔ نوگرہ (نوستاروں کی گردش)۔ نواسہ۔ نولکھا ہار وغیرہ

نیک۔ نیک اختر۔ نیک انجام۔ نیک اندیش۔ نیک بخت۔ نیک بختی نیک چلن۔ نیک چلنی۔ نیک خصلت۔ نیک خو۔ نیک خواہ۔ نیک قدم۔ نیک محضر نیک مرد۔ نیک منش۔ نیک منظر۔ نیک نام۔ نیک نامی۔ نیک نہاد۔ نیک سرشت نیک نیت۔ نیک نیتی۔ نیک سیرت۔ نیک فطرت۔ نیک مزاج۔ نیک مزاجی۔ نیک اطوار۔ نیک طبع۔ نیک طینت وغیرہ (ف) نیک فرجام۔ نیک کردار وغیرہ

والا۔ والاجاہ۔ والاشان۔ والاقدر۔ والاشکوہ۔ والاجناب۔ والادستگاہ والابارگاہ وغیرہ

ہرزہ - ہرزہ درائی - ہرزہ سرا - ہرزہ سرائی - ہرزہ گرد - ہرزہ گردی - ہرزہ گو - ہرزہ گوئی وغیرہ

مذکورۂ بالا نیم سابقوں میں جو صفات مرکب ہوئی ہیں، اُن کے علاوہ اور بھی صفات ہیں، جن کے ساتھ دیگر الفاظ مرکب کیے جاتے ہیں؛ مگر اکثر یہی صفات بار بار آتی ہیں۔ صفات کے علاوہ دیگر الفاظ مثلاً آب - آتش - باد - جنم - راج - مونہ - اگن - جل وغیرہ کی طرح اور بھی بہت سے الفاظ ہیں، جو مرکبات میں بطور ابتدائی اجزا کے آتے ہیں، مگر ہم نے ان الفاظ کو بطور مثال کے درج کیا ہے اور دیگر الفاظ سے بخوف طوالت گریز کی ہے۔

اب ہم ذیل میں نیم لاحقے درج کرتے ہیں۔ ان میں بعض وہ لاحقے بھی داخل ہیں جو محلّوں، بازاروں، مکانوں اور کمیٹیوں وغیرہ کے نام رکھنے میں اور خطابات میں مستعمل ہیں اور مستقل الفاظ ہونے کے سبب لاحقوں کی ذیل میں شامل نہیں کیے گئے۔

نیم لاحقے

۔آب۔ تیزاب۔ سُرخاب۔ سیماب۔ سیلاب۔ گرداب۔ تالاب۔ پیشاب۔ سیراب۔ شاداب۔ گلاب۔ غرقاب۔ پنجاب۔ خوشاب۔ نیلاب (ایک دریا کا نام) (**ف**) زہرآب۔ زرآب۔ شورآب۔ زردآب۔ بنگاب۔ چرخاب (گرداب)۔ زگالاب (سیاہی)۔ سردآب۔ سفیدآب۔ شاخاب (موج)۔ شکراب (خفیف رنجش)، فاضلاب (وہ پانی جو دریاؤں میں سے طغیانی آنے پر کناروں سے باہر نکل جاتا ہے)۔ قنداب (شربت)۔ کشکاب (آش جو) لعلاب (شراب)۔ دوشاب (انگور کا شیرہ جس کو جوش دے لیا ہو)۔ مرغاب (ایک دریا کا نام) وغیرہ

۔آشنا۔ زودآشنا۔ دیرآشنا۔ کم آشنا۔ مطلب آشنا۔ لب آشنا۔ زباں آشنا۔ حرف آشنا۔ صورت آشنا۔ غرض آشنا۔ رنج آشنا۔ دردآشنا (**ف**) خودآشنا جو اپنے سوا کسی کو دوست نہ بنائے)۔ دست آشنا (صاحب معاملہ) وغیرہ

۔اندام۔ گل اندام۔ نازک اندام۔ نازک اندامی۔ سمن اندام (**ف**) آب اندام (نازک اندام)۔ تنک اندام (نازک اندام) خوش اندام۔ بلوریں اندام۔ شیراندام ہفت اندام (ایک رگ کا نام ہے) وغیرہ

۔ابرو۔ ہلال ابرو۔ کمان ابرو۔ سیاہ ابرو۔ تیغ ابرو۔ چار ابرو (**ف**) قوس ابرو۔ شوخ ابرو۔ پیوستہ ابرو۔ کشادہ ابرو۔ زال ابرو (آسمان) سفید ابرو (بوڑھا آدمی)۔ تلخ ابرو۔ ترش ابرو۔ سرکہ ابرو (ترش رو)۔ زرّیں ابرو وغیرہ

- **اختر**۔ نیک اختر۔ بد اختر۔ بلند اختر۔ روشن اختر (**ف**) سیہ اختر۔ سوختہ اختر وغیرہ۔

- **بازار**۔ (ظرفیت)۔ ترپ بازار۔ علی بازار وغیرہ

- **باطن**۔ نیک باطن۔ بد باطن۔ بد باطنی۔ تیرہ باطن۔ تاریک باطن۔ پاک باطن پاک باطنی (**ف**) کور باطن۔ کور باطنی۔ سیہ باطن وغیرہ

- **باغ**۔ ملکہ باغ۔ جام باغ وغیرہ

- **بخت**۔ نیک بخت۔ نیک بختی۔ بد بخت۔ بد بختی۔ کم بخت۔ کم بختی۔ سیاہ بخت سیاہ بختی۔ تیرہ بخت۔ شور بخت۔ شور بختی (**ف**) تنگ بخت (مفلس) سفید بخت شست بخت۔ شوریدہ بخت۔ فیروز بخت۔ کور بخت وغیرہ

- **بدن**۔ سیم بدن۔ گل بدن۔ نازک بدن۔ نازک بدنی۔ چور بدن۔ پری بدن (**ف**) نسریں بدن، وغیرہ۔

- **بو**۔ خوش بو۔ بد بو۔ شب بو۔ ناز بو۔ کم بو۔ تیز بو۔ مشک بو (**ف**) سمن بو۔ عنبر بو۔ شاہ بو (عنبر)۔ تند بو۔ دستن بو وغیرہ

- **بیان**۔ رنگیں بیاں۔ رنگین بیانی۔ روشن بیاں۔ روشن بیانی۔ پاکیزہ بیان۔ آتش بیان۔ شیریں بیاں۔ شیریں بیانی۔ راست بیاں۔ راست بیانی غلط بیاں۔ غلط بیانی۔ نازک بیاں۔ نازک بیانی۔ جادو بیاں۔ جادو بیانی۔ سحر بیاں۔ سحر بیانی۔ خلاف بیان۔ خلاف بیانی (**ف**) سرد بیان۔ سرد بیانی تند بیان۔ تند بیانی۔ افسردہ بیان۔ افسردہ بیانی وغیرہ

- **پارہ**۔ ماہ پارہ۔ شکر پارہ۔ جواہر پارہ۔ سیپارہ (**ف**) آتش پارہ (چنچل) الماس پارہ (شوخ)۔ پوست پارہ (درفش کاویانی)۔ بیش پارہ (ایک مٹھائی کا نام) چار پارہ (رقص کا ایک انداز۔ ایک باجے کا نام)۔ شکم پارہ۔

(اسپغول)۔ نان پارہ۔ سنگ پارہ۔ کوہ پارہ (طاقت ور گھوڑا) وغیرہ
۔پایہ۔ بلندپایہ۔ بلند پائگی (ف) پیل پایہ (ستون) خوان پایہ (دسترخوان چوبی) کوہ پایہ (دامن کوہ) فلک پایہ۔ گراں پایہ (بلندپایہ) وغیرہ
۔پرواز۔ بلندپرواز۔ بلندپروازی۔ عرش پرواز۔ تیزپرواز۔ تیزپروازی۔ خوش پرواز۔ خوش پروازی۔ شبک پرواز (ف) دیرپرواز۔ گراں پرواز۔ نوپرواز (وہ پرندجس نے ابھی ابھی اُڑنا سیکھا ہو) وغیرہ
۔ **پشت**۔ سنگ پشت۔ خارپشت۔ شورہ پشت۔ شورہ پشتی۔ ماہی پشت (ف) آزردہ پشت (کبڑا) تہی پشت (پوچ اور بے مغزا) چال پشت (وہ جانورجس کی کمر گہری اور شانے اُبھرے ہوں)۔ حلقہ پشت (مطیع) خشک پشت۔ (سنگ پشت) دامن پشت (کبڑا)۔ کوزپشت (کبڑا)۔ سُرخ پشت (ایک جانور کانام)۔ کاسہ پشت (کچھوا) کبودپشت (آسمان)۔ سفال پشت (سنگ پشت) کُلاپشت (بکری کی اون کی پوشاک جوسبزیا سیاہ رنگ کی بنائی جاتی ہے)۔ کمان پشت (کبڑا)۔ کوزہ پشت (کبڑا)۔ کوہ پشت (مضبوط اور طاقت ور)۔ قوی پشت۔ گاوپشت (آسمان) گراں پشت (قوی۔ حمّال) لاک پشت (کچھوا) وغیرہ
۔ پناہ۔ دست پناہ۔ شہرپناہ۔ فضیلت پناہ۔ شجاعت پناہ۔ غیرت پناہ جہالت پناہ (ف) الٰہی پناہ (وہ شخص جو الٰہیات کا ماہر ہو)۔ جہل پناہ (جاہل) ایزدپناہ (جو خدا کی پناہ میں ہو)۔ گیتی پناہ (دُنیا کا نگہبان) وغیرہ
۔ **پہلو**۔ تنگ پہلو۔ نرم پہلو۔ شش پہلو (ف) چرب پہلو (فیّاض)۔ چارپہلو (پیٹ بھرا۔ فربہ۔ تنومند۔ انجیر کی ایک قسم)۔ چراغ پہلو۔ (فیّاض)۔ خشک پہلو (بے فیض) وغیرہ
۔ **پے**۔ نیک پے۔ مُبارک پے (ف) خجستہ پے۔ خشک پے (منحوس)

سبک پے (بے وقار آدمی)۔ شکست پے۔ سفید پے (مبارک قدم)۔ ملایک پے فرخ پے۔ فرخندہ پے وغیرہ

- **پیشہ**۔ نوکری پیشہ۔ تجارت پیشہ۔ ملازمت پیشہ۔ شاگرد پیشہ۔ سپاہی پیشہ جفا پیشہ۔ کرم پیشہ۔ سخاوت پیشہ۔ ہم پیشہ۔ نزاکت پیشہ وغیرہ (ف) جمع پیشہ۔ عجز پیشہ۔ قیامت پیشہ۔ مقلد پیشہ (نقال۔ رقاص) عقم پیشہ (قمار باز) نظارت پیشہ (خواجہ سرا۔ نگہبان) وحدت پیشہ (موحد) ہدایت پیشہ۔ سعادت پیشہ۔ شقاوت پیشہ ضلالت پیشہ۔ ہزار پیشہ (وہ شخص جو بہت سے ہنر جانتا ہو)۔ ہنر پیشہ وغیرہ

- **پیکر**۔ حور پیکر۔ پری پیکر۔ ماہ پیکر (ف) روز پیکر (صاف و پاک)۔ آب پیکر (ستارے) آتش پیکر (سورج۔ جنات) آتشیں پیکر (آتش پیکر) کہربا پیکر (زرد) دو پیکر (جوزا)۔ زرد پیکر۔ ظفر پیکر (تلوار کی صفت) پاکیزہ پیکر۔ زر پیکر۔ قیامت پیکر۔ کوہ پیکر (گھوڑے کی صفت)۔ گاؤ پیکر (فریدوں کے گرز کا نام)۔ مار پیکر۔ یاقوت پیکر۔ نہاں پیکر (جن۔ پری۔ فرشتے) فرشتہ پیکر (اولیا۔ ارواح)۔ برہنہ پیکر وغیرہ

- **تن**۔ سیم تن۔ جلے تن (ف) ارغواں تن (مریخ)۔ پیل تن۔ تہمتن۔ روئیں تن۔ فرشتہ تن (اولیا۔ کواکب۔ ارواح)۔ کاسہ تن (ہر قابلیت سے بے بہرہ۔ کوز پشت)۔ نسریں تن۔ بلوریں تن وغیرہ

- **جان**۔ سخت جان۔ سخت جانی۔ کم جان (ف) گراں جاں (سخت جاں)۔ گراں جانی۔ آہن جان (سخت جان) آہنیں جاں (سخت جاں)۔ افسردہ جان (مردہ دل بے رحم)۔ خشک جان (زاہد خشک)۔ سوختہ جان۔ شیشہ جان (نرم دل) سنگ جان (سخت دل) وغیرہ

- **جاہ**۔ عالی جاہ۔ بلند جاہ۔ ثریا جاہ۔ سلیمان جاہ۔ جم جاہ۔ خورشید جاہ

فلک جاہ ۔ والاجاہ ۔ فریدوں جاہ ۔ سکندر جاہ ۔ ارسطو جاہ ۔ فلاطوں جاہ ۔ آسماں جاہ سلطان جاہ ۔ خسرو جاہ (یہ نیم لاحقہ خطابات میں مستعمل ہی)۔

۔جبیں ۔ ماہ جبیں ۔ زہرہ جبیں ۔ خندہ جبیں (**ف**) سہیل جبیں ۔ صبح جبیں ۔ کشادہ جبیں ۔ شگفتہ جبیں ۔ گل جبیں ۔ گرفتہ جبیں ۔ آئینہ جبیں ۔ تلخ جبیں ۔ سرکہ جبیں وغیرہ

۔جگر ۔ خستہ جگر ۔ تفتہ جگر ۔ خونیں جگر ۔ سوختہ جگر (**ف**) آہنیں جگر (سخت جان جفاکش)، بُزجگر (بُزدل)، تشنہ جگر (مشتاق)۔ برشتہ جگر ۔ تفسیدہ جگر ۔ سادہ جگر (احمق)، کوہ جگر (دلیر ۔ صاحبِ حوصلہ)۔ مینا جگر (سلیم طبع ۔ نرم دل) وغیرہ

۔جناب ۔ عالی جناب ۔ فلک جناب ۔ عرش جناب ۔ کیواں جناب ملایک جناب وغیرہ

۔جنگ ۔ خانہ جنگ ۔ خانہ جنگی ۔ دلیر جنگ ۔ سرور جنگ ۔ شہاب جنگ عماد جنگ ۔ ظفر جنگ (یہ نیم لاحقہ بھی خطابات میں استعمال کیا جاتا ہی) (**ف**) پیش جنگ (وہ شخص جو بغیر انتظار کمک کے جنگ میں پیش قدمی کرے) فیروز جنگ (وہ شخص جس پر جنگ میں کوئی غالب نہ آسکے)

۔چشم ۔ چار چشم ۔ تنگ چشم ۔ تنگ چشمی ۔ شوخ چشم ۔ شوخ چشمی ۔ طوطا چشم طوطا چشمی ۔ غزال چشم ۔ آہو چشم ۔ گاو چشم ۔ میش چشم ۔ گربہ چشم ۔ گل چشم (**ف**) ابلق چشم ۔ پہن چشم (بے حیا)، تہی چشم (اندھا)۔ خیرہ چشم (شوخ چشم)۔ زاغ چشم (کبود چشم)۔ زرد چشم (ایک شکاری پرند کا نام)۔ سبز چشم (کبود چشم)، سخت چشم (بے حیا)۔ سُرخ چشم (جلّاد) سُرمہ چشم ۔ سفید چشم (اندھا ۔ بے حیا)، سیاہ چشم بازچشم (بے مروّت ۔ بے وفا) سیر چشم (فیاض ۔ مرغوبات سے بے پروا)۔ گرسنہ چشم (مقابل سیر چشم)۔ شور چشم (بدنظر)۔ کند چشم ۔ کور چشم (اندھا)۔ گاو چشم (ایک پھول کا نام)۔ فراخ چشم ۔ گراں چشم (بدنظر) گور چشم (ایک کیڑے کا نام)۔ بلبل چشم

(ایک کپڑے کا نام)۔ نرم چشم (بے حیا)۔ نرگس چشم وغیرہ

۔ **چور**۔ کفن چور۔ کام چور۔ دل چور۔ مونھ چور (حیادار)۔ نظر چور۔ تن چور۔ بدن چور وغیرہ۔

۔ **چوک** ۔(ظرفیت)۔ چاندنی چوک۔ عالم چوک وغیرہ

۔ **حال** ۔ تباہ حال۔ تباہ حالی۔ خستہ حال۔ خستہ حالی۔ پریشاں حال ۔ پریشاں حالی۔ خوش حال۔ خوش حالی۔ بدحال۔ بدحالی۔ آشفتہ حال۔ آشفتہ حالی۔ پاکیزہ حال۔ تنگ حال۔ آسودہ حال۔ آسودہ حالی وغیرہ

۔ **حویلی**۔ (ظرفیت)۔ زرد حویلی۔ سرفراز حویلی وغیرہ

۔ **خاطر**۔ رنجیدہ خاطر۔ افسردہ خاطر۔ آزردہ خاطر۔ پریشاں خاطر وغیرہ (ف) آتش خاطر (تیز فہم)۔ آئینہ خاطر (روشن دل) وغیرہ۔

۔ **خو**۔ نیک خو۔ نیک خوی۔ بدخو۔ بدخوی۔ شعلہ خو۔ تندخو۔ تندخوی۔ فرشتہ خو۔ خوش خو۔ خوش خوی۔ پاکیزہ خو وغیرہ (ف) پرنیاں خو (نرم دل۔ خوش حال) زال خو (بہت بوڑھا)۔ رومی خو (متلوّن)۔ آتش خو۔ گراں خو (مخالف۔ ناموافق) وغیرہ

۔ **خیال**۔ روشن خیال۔ روشن خیالی۔ بلند خیال۔ بلند خیالی۔ پاکیزہ خیال۔ رنگیں خیال۔ رنگیں خیالی۔ عالی خیال۔ عالی خیالی۔ پریشاں خیال۔ پریشاں خیالی پست خیال۔ پست خیالی۔ تاریک خیال۔ تاریک خیالی۔ تنگ خیال۔ تنگ خیالی نازک خیال۔ نازک خیالی۔ نیک خیال۔ نیک خیالی۔ خام خیال۔ خام خیالی۔ (ف) جادو خیال (شاعر)۔ جادو خیالی۔ خوش خیال وغیرہ۔

۔ **دامن**۔ پاک دامن۔ پاک دامنی۔ تردامن۔ تردامنی۔ خوش دامن۔ فراخ دامن (ف) خشک دامن (پاک دامن)، درازدامن۔ تنگ دامن۔ تہی دامن۔ کوتہ دامن وغیرہ

۔ **دانہ** ۔ بہدانہ ۔ انار دانہ ۔ تلسی دانہ (ایک زیور کا نام ہی) ۔ رام دانہ ۔ ساگو دانہ ۔ گرمی دانے ۔ کرم دانہ ۔ سنگ دانہ ۔ گل دانہ ۔ الائچی دانہ ۔ کالا دانہ ۔ کدو دانے ۔ مشک دانہ (ف) یک دانہ (بے مثل موتی) ۔ چوب دانہ (ایک میوہ کا نام ہی) ۔ ہفت دانہ (ست نجا کھانا جو عاشورہ کے دن کھایا جاتا ہی) شاہ دانہ (تخم بھنگ) وغیرہ

۔ **دست** ۔ چابک دست ۔ چابک دستی ۔ تیز دست ۔ تیز دستی ۔ زیر دست زیر دستی ۔ پیش دست ۔ پیش دستی ۔ تہی دست ۔ تہی دستی ۔ تنگ دست ۔ تنگ دستی آب دست ۔ سبک دست ۔ سبک دستی ۔ تر دست ۔ تر دستی ۔ دراز دست ۔ دراز دستی (ف) آتش دستی (چالاکی) ابر دست (سخی) ۔ یادست (آدھا خریدی ہوئی چیز) پسادست (یادست) پس دستی (کفایت کے ساتھ ذخیرہ کرنا) پیچیدہ دست ۔ (زبون و ناتواں) پیشادست (پیشگی اُجرت) چرب دست (چالاک ۔ ہنر مند ۔ غالب) خام دستی (ناتجربہ کاری) خشک دست (بخیل) چیرہ دست ۔ چیرہ دستی خیرہ دست (سرکش) سفید دست (حضرت موسیٰؑ ۔ جود ۔ سخی) ۔ سردست (حقیر) سلاح دست (سپاہی) سنگین دست (غور و فکر سے کام کرنے والا) سیاہ دست (بخیل) قادر دست ۔ قلم دست (قلم کا کام کرنے والا ۔ کاتب یا مصوّر) قوی دست کلیم دست (عجیب عجیب کام انجام دینے والا) ۔ کند دست ۔ گراں دست (فیاض بہادر ۔ قوی ۔ دیر سے کام کرنے والا) گستاخ دست (تیزی سے کام کرنے والا) ۔ نرم دست (ایک ملایم پارچہ کا نام ہی) نیم دست (چھوٹی مسند) ہم دست (شریک ہمنشیں) یک دست (یکساں) باد دست (فضول خرچ ۔ چالاک) بحر دست (سخی) وغیرہ

۔ **دشمن** ۔ وفا دشمن ۔ عیش دشمن ۔ زن دشمن ۔ آشنا دشمن (ف)

خانہ دشمن (گھر سے بیزار) رہائی دشمن (جو اپنی رہائی کو باعث ہلاکت جانتا ہو)۔
عاشق دشمن وغیرہ۔

۔ **دل** ۔ خوش دل ۔ خوش دلی ۔ بد دل ۔ بد دلی ۔ پاک دل ۔ پاک دلی ۔
روشن دل ۔ روشن دلی ۔ زندہ دل ۔ زندہ دلی ۔ سنگ دل ۔ سنگ دلی تنگ دل
تنگ دلی ۔ سخت دل ۔ سیاہ دل ۔ سیاہ دلی ۔ رحم دل = رحم دلی ۔ نرم دل ۔ نرم دلی
نیک دل ۔ نیک دلی ۔ تاریک دل ۔ تاریک دلی ۔ تیرہ دل ۔ تیرہ دلی ۔ نازک دل ۔
نازک دلی ۔ پریشان دل ۔ پریشاں دلی ۔ آشفتہ دل ۔ آشفتہ دلی ۔ آزردہ دل ۔
آزردہ دلی ۔ دریادل ۔ دریادلی ۔ افسردہ دل ۔ افسردہ دلی ۔ رنجیدہ دل ۔ رنجیدہ دلی
(**ف**) آزادہ دل (فارغ البال) اشتر دل (کینہ توز ۔ نامرد) تشنہ دل (مشتاق)
تفتہ دل (غمناک) زاغ دل (سیاہ دل) سادہ دل (احمق) شب دل (لطیف
مزاج آدمی) سنگ دل (موذی) سیماب دل (ڈرپوک ۔ بے قرار) شیر دل
شیر دلی ۔ شیشہ دل (نرم دل) صاحب دل ۔ صاحب دلی ۔ فسردہ دل ۔ کشادہ دل
کوچک دل (دردمند ۔ خوش اخلاق) گاؤ دل (بد دل ۔ ناتواں) گرفتہ دل
(ملول) ۔ مردہ دل ۔ مردہ دلی وغیرہ

۔ **دماغ** ۔ خردماغ ۔ خردماغی ۔ بددماغ ۔ بددماغی ۔ عالی دماغ ۔ عالی
دماغی ۔ روشن دماغ ۔ روشن دماغی ۔ نازک دماغ ۔ نازک دماغی ۔ تاریک دماغ
(**ف**) تردماغ (نیم مست) تردماغی ۔ گرم دماغی (غرور) خشک دماغ (دیوانہ)
گندہ دماغ ۔ پریشاں دماغ ۔ پراگندہ دماغ ۔ آشفتہ دماغ وغیرہ

۔ **دوست** ۔ زر دوست ۔ ظلم دوست ۔ صلح دوست ۔ فقر دوست ۔ مسافر
دوست ۔ غریب دوست ۔ زن دوست ۔ مظلوم دوست ۔ خدا دوست ۔ عیش دوست
کمین دوست ۔ آرام دوست ۔ وطن دوست ۔ قوم دوست ۔ ملک دوست

گوہر رقم۔ اعجاز رقم۔ نفیس رقم۔ ثریا رقم وغیرہ
(یہ نیم لاحقہ کاتبوں اور خوش نویسوں کے خطابات میں مستعمل ہی)۔
۔ **رنگ**۔ بدرنگ۔ خود رنگ۔ نیم رنگ۔ خوش رنگ۔ گل رنگ۔ کم رنگ
شب رنگ۔ یک رنگ۔ یک رنگی۔ شوخ رنگ۔ گندم رنگ (**ف**) آب رنگ
آتش رنگ۔ اکسیر رنگ (شراب کی صفت)۔ الماس رنگ (تلوار کی صفت)۔
ہفت رنگ۔ گندمی رنگ۔ سبزہ رنگ۔ زبرجد رنگ۔ دو رنگ (منافق)۔
دو رنگی۔ ساختہ رنگ (موافق) شکر رنگ (ناراض)۔ شکستہ رنگ (زرد رنگ)۔
پریدہ رنگ۔ شگوفہ رنگ (سفید)۔ شوریدہ رنگ (رند)۔ فیروزہ رنگ۔ کہربا رنگ
(زرد۔ وہ چیز جو کہربا کی طرح کشش کی خاصیت رکھتی ہو)۔ گاؤ رنگ (فریدوں کے
گرز کا نام ہی)۔ مینا رنگ (سبز)۔ سیم رنگ وغیرہ۔
۔ **رُو**۔ گل رو۔ ماہ رو۔ پری رو۔ بدرو۔ کم رو۔ خوش رو۔ خوش روئی۔ خوب رو۔
خوب روئی۔ شمع رو۔ ترش رو۔ ترش روئی۔ لالہ رو۔ آبرو۔ فرشتہ رو۔ فرشت رو۔
سُرخ رو۔ سُرخ روئی۔ کشادہ رو۔ کشادہ روئی۔ شگفتہ رو۔ پاکیزہ رو۔ سیاہ رو۔
سیاہ روئی۔ خندہ رو۔ خندہ روئی۔ تازہ رو۔ قبلہ رو۔ شمال رو۔ جنوب رو (**ف**)
آشنا رو (جانا پہچانا آدمی)۔ آفتاب رو (مشرق رویہ) زرد رو (شرمندہ)۔ بہشتی رو۔
پسندیدہ رو۔ تلخ رو۔ تندرو (بخیل)۔ تنک رو (شرمیلا) دو رو (گل رعنا) برہنہ رو
(بے حجاب)۔ زیبا رو۔ پرزدہ رو (زشت رو)۔ ساختہ رو (شرمندہ)۔ سخت رو
(اکھڑ آدمی)۔ سنگ رو (بے حیا)۔ شعلہ رو۔ سمن رو۔ فراخ رو (کشادہ رو) کشیدہ رو
(لمبے چہرہ والا)۔ دراز رو۔ ناشستہ رو۔ یک رو (بے ریا دوست)۔ آئینہ رو۔
آتش رو۔ آتشیں رو۔ خرّم رو۔ خورشید رو۔ صبح رو۔ عید رو۔ وغیرہ
۔ **ریزہ**۔ سنگ ریزہ۔ الماس ریزہ۔ جواہر ریزہ (**ف**) سیماب ریزہ۔

ارزاں ریزہ (قطراتِ باراں)۔ مینا ریزہ وغیرہ

۔ **زباں**۔ شیریں زباں۔ شیریں زبانی۔ چرب زباں۔ چرب زبانی۔ بد زباں۔ بدزبانی۔ تر زباں۔ تر زبانی۔ تند زباں۔ تند زبانی۔ ہفت زباں۔ گاؤ زباں۔ نرم زباں۔ نرم زبانی (**ف**) آتش زباں (زود گو شاعر)۔ آتشیں زباں۔ ارّہ زباں (تند زباں) بُریدہ زباں (خاموش)۔ بستہ زباں (وہ شخص جو کلام کرنے پر قادر نہ ہو)۔ جادو زباں جادو زبانی۔ خشک زباں۔ خوش زباں۔ دو زباں (منافق)۔ دو زبانی۔ روغن زباں (چرب زباں) زاغ زباں (کلھبّا)۔ سوسن زباں (وہ شخص جو بات کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو) بسیہ زباں (زاغ زباں)۔ شکر زباں۔ شکستہ زباں (وہ شخص جس کی زبان میں لکنت ہو)۔ شوخ زباں۔ شیوا زباں (فصیح)، کج مج زباں (غیر فصیح)۔ کم زباں (بے عذر احکام کی تعمیل کرنے والا)۔ نگاریں زباں (وہ شخص جو ظاہری طور پر محبّت کا دعوا کرے)۔ نیم زباں (کم گو) وغیرہ

۔ **زور**۔ شہ زور۔ کم زور۔ کم زوری۔ منھ زور۔ منھ زوری۔ زباں زور۔ زباں زوری۔ گاؤ زوری (**ف**) فیل زور (طاقت ور آدمی۔ کُشتی کے ایک داؤں کا نام)۔ سخت زور (توانا آدمی) وغیرہ

۔ **سبھا**۔ اندر سبھا۔ ہندو سبھا۔ پنجاب سبھا۔ راجپوت سبھا وغیرہ

۔ **سخن**۔ کم سخن۔ رنگیں سخن۔ شیریں سخن۔ نازک سخن (**ف**) آتش سخن (طعنہ کرنے والا۔ عتاب کرنے والا)۔ آتشیں سخن۔ جادو سخن (شاعر)۔ حاضر سخن (حاضر جواب) وغیرہ

۔ **سرشت**۔ نیک سرشت۔ بد سرشت۔ پاک سرشت۔ پاکیزہ سرشت ملائک سرشت (**ف**) گراں سرشت (مغرور۔ باوقار)۔ گردوں سرشت (مغرور۔ باوقار۔ کمینہ۔ خوں ریز) وغیرہ

۔ **سماج**۔ آریا سماج۔ برہم سماج۔ دیو سماج وغیرہ

۔ **سیر**۔ تُنک سیر۔ فلک سیر (ف) آب سیر (خوش رفتار) تیز سیر باد سیر۔ برق سیر۔ بلند سیر وغیرہ

۔ **سیرت**۔ فرشتہ سیرت۔ ملک سیرت۔ نیک سیرت۔ بدسیرت۔ پاک سیرت خوب سیرت۔ خوش سیرت۔ بلند سیرت۔ شوخ سیرت وغیرہ

۔ **شاہی**۔ نادر شاہی۔ سکھا شاہی۔ راجا شاہی وغیرہ

۔ **شعار**۔ بدشعار۔ بدشعاری۔ نیک شعار۔ جفا شعار۔ جفا شعاری۔ وفا شعار۔ وفا شعاری۔ ستم شعار۔ ستم شعاری۔ نزاکت شعار۔ حماقت شعار ضلالت شعار۔ سعادت شعار وغیرہ

۔ **شکوہ**۔ دارا شکوہ۔ ثریا شکوہ۔ والا شکوہ۔ بلند شکوہ۔ عالی شکوہ آسماں شکوہ۔ فلک شکوہ۔ سکندر شکوہ۔ فریدوں شکوہ۔ انجم شکوہ۔ اختر شکوہ۔ سلیمان شکوہ۔ ہمایوں شکوہ وغیرہ (یہ نیم لاحقہ شاہزادوں کے خطابات میں مستعمل تھا)۔

۔ **صورت**۔ غریب صورت۔ مسکین صورت۔ گربہ صورت۔ گدا صورت۔ مظلوم صورت۔ خوب صورت۔ خوب صورتی۔ بد صورت۔ بد صورتی۔ پریشاں صورت۔ پری صورت۔ فرشتہ صورت۔ حسین صورت۔ جمیل صورت۔ مومن صورت کافر صورت۔ برہمن صورت وغیرہ

۔ **ضمیر**۔ روشن ضمیر۔ روشن ضمیری۔ پاک ضمیر (ف) اختر ضمیر۔ آئینہ ضمیر وغیرہ

۔ **طالع**۔ بلند طالع۔ روشن طالع۔ کم طالع۔ بیدار طالع۔ ہمایوں طالع۔ فرخندہ طالع۔ مبارک طالع۔ نیک طالع۔ خوش طالع (ف) خجستہ طالع۔ خشک طالع (بدبخت) سوختہ طالع۔ برگشتہ طالع۔ نگوں طالع۔ فیروز طالع واژوں طالع وغیرہ

۔ **طبع** ۔ روشن طبع ۔ بلند طبع ۔ تیز طبع ۔ خوش طبع ۔ خوش طبعی ۔ آزاد طبع ۔ پاکیزہ طبع ۔ سلیم طبع ۔ شوخ طبع ۔ شوخ طبعی ۔ رنگیں طبع ۔ خسیس طبع ۔ شریف طبع لطیف طبع ۔ عالی طبع ۔ نازک طبع ۔ نیک طبع (**ف**) آتش طبع (تیز طبع) آئینہ طبع (روشن طبع) چمن طبع (رنگیں طبع) خس طبع (کمینہ) سبک طبع (لطیف طبع)۔ گدا طبع وغیرہ ۔

۔ **طینت** ۔ فرشتہ طینت ۔ ملایک طینت ۔ پاک طینت ۔ پاکیزہ طینت راست طینت ۔ سخت طینت ۔ شوخ طینت ۔ فراخ طینت ۔ نیک طینت وغیرہ

۔ **ظرف** ۔ کم ظرف ۔ کم ظرفی ۔ عالی ظرف ۔ عالی ظرفی ۔ تنگ ظرف تنگ ظرفی ۔ بلند ظرف (**ف**) تہی ظرف (بے حوصلہ)۔ دریا ظرف (وسیع حوصلہ کا آدمی)۔ وغیرہ ۔

۔ **فن** ۔ سحر فن (جادوگر)۔ جادو فن ۔ سامری فن ۔ ہزار فن ۔ بہزاد فن کامل فن ۔ ہم فن (**ف**) نکیسا فن ۔ ہاروت فن ۔ زہرہ فن ۔ شیریں فن ۔ آزاد فن بسیار فن ۔ پاکیزہ فن ۔ نازک فن ۔ خوش فن وغیرہ

۔ **قدر** ۔ کم قدر ۔ گرامی قدر ۔ والا قدر ۔ بلند قدر ۔ عالی قدر سلیمان قدر ۔ برجیس قدر ۔ ہمایوں قدر ۔ ثریا قدر ۔ دارا قدر ۔ فریدوں قدر (یہ نیم لاحقہ بھی پہلے شاہزادوں کے خطابات میں مستعمل تھا) (**ف**) برکندہ قدر (ذلیل آدمی) سُبک قدر (کم قدر) گراں قدر وغیرہ ۔

۔ **قدم** ۔ نیک قدم ۔ مبارک قدم ۔ سبز قدم (منحوس)۔ خوش قدم ۔ خوش قدمی ۔ تیز قدم ۔ تیز قدمی ۔ شکستہ قدم ۔ ثابت قدم ۔ ثابت قدمی پیش قدمی آہستہ قدم ۔ آہستہ قدمی (**ف**) بدقدم (منحوس)۔ فسردہ قدم (شکستہ قدم) فشردہ قدم (ثابت قدم) کاہل قدم (شکستہ قدم) میخ قدم (خانہ نشیں) ہم قدم وغیرہ

۔ **قلم** ۔ ہم قلم (کتابت یا اخبار نویسی کے فن میں ہم پیشہ)۔ موقلم (مصوّر کا قلم) یک قلم (تمام)۔ شیریں قلم ۔ خوش قلم ۔ کج قلم ۔ آزاد قلم ۔ زود قلم ۔ رنگیں قلم ۔ تیز قلم (ف) دست قلم (دست بریدہ ۔ کتابت کا کام کرنے والا) ۔ سست قلم ۔ شوخ قلم ۔ بد قلم ۔ (بدخط)۔ راست قلم (دیانت دار محاسب)۔ شکر قلم (ایک مٹھائی کا نام ہے) شیریں قلم) گوش قلم (تنہا)۔ تند قلم ۔ نوقلم (جس نے ابھی ابھی لکھنا سیکھا ہو)۔ وغیرہ

۔ **کام** ۔ خود کام ۔ خود کامی ۔ تلخ کام ۔ تلخ کامی ۔ شاد کام ۔ شاد کامی (ف) شیریں کام ۔ شیریں کامی ۔ خوش کام ۔ دوست کام ۔ دشمن کام ۔ سیہ کام (سیہ بخت) سیہ کامی وغیرہ

۔ **کردار** ۔ بد کردار ۔ بد کرداری ۔ خوش کردار ۔ خوش کرداری ۔ نیک کردار ۔ نیک کرداری ۔ جفا کردار ۔ جفا کرداری ۔ راست کردار ۔ راست کرداری (ف) باد کردار (شتاب کار) وغیرہ

۔ **کلام** ۔ شیریں کلام ۔ شیریں کلامی ۔ بد کلام ۔ بد کلامی ۔ رنگیں کلام ۔ نازک کلام نازک کلامی وغیرہ

۔ **کوٹھی** ۔ (ظرفیت)۔ کنگ کوٹھی ۔ سلطان کوٹھی وغیرہ

۔ **کیش** ۔ جفا کیش ۔ وفا کیش ۔ عقیدت کیش ۔ مروّت کیش ۔ ارادت کیش سعادت کیش ۔ اخلاص کیش ۔ صفا کیش ۔ شجاعت کیش ۔ محبّت کیش وغیرہ

۔ **گلی** ۔ (ظرفیت)۔ چھ گلی ۔ دہرم گلی وغیرہ

۔ **گوش** ۔ خرگوش ۔ سیہ گوش ۔ حلقہ بگوش (ف) آگندہ گوش (نصیحت نہ سننے والا)، بازی گوش (کھلنڈرا لڑکا جس کے کان ہمیشہ کھیلنے والوں کی آواز پر لگے رہیں)۔ دراز گوش (گدھا)۔ زرد گوش (منافق ۔ بزدل ۔ بدبخت)۔ زیرِ گوش (ایک زیور کا نام ہے)۔ سُفتہ گوش (غلام)۔ سوسن گوش (گھوڑے کی صفت) شُلل گوش

کتا جس کے کان لٹکے ہوں اور اُن پر بال کثرت سے ہوں)۔ فیل گوش (ایک پھول کا نام۔ ایک مٹھائی کا نام)۔ کندگوش (بہرا)۔ گراں گوش (بہرا)۔ صدف گوش وغیرہ

۔**گھاٹ**۔ (ظرفیت)۔ دھوبی گھاٹ۔ رام گھاٹ۔ چادر گھاٹ وغیرہ

۔**گھٹ**۔ (مخفف گھاٹ) (ظرفیت): پنگھٹ۔ مرگھٹ وغیرہ

۔**گھر**۔ (ظرفیت)۔ تار گھر۔ ناچ گھر۔ جادو گھر۔ چڑیا گھر۔ عجائب گھر۔ ریل گھر ڈاک گھر۔ گرجا گھر۔ انڈا گھر۔ گھنٹا گھر۔ گیند گھر۔ جنس گھر۔ ہتیار گھر۔ گودام گھر وغیرہ

۔**لب**۔ شیریں لب۔ شیریں لبی۔ لعل لب۔ شکر لب۔ غنچہ لب (صفت) پستہ لب۔ تنگ لب۔ نازک لب سوفار لب (کشادہ دہن)۔ شگر لب (جس کے اوپر کا ہونٹ پیدائشی طور پر چرا ہوا ہو)۔ عقیق لب۔ یاقوت لب۔ گرفتہ لب (خاموش)۔ گوش لب (جو ابھی سبزہ آغاز نہوا ہو)۔ نوش لب وغیرہ

۔**مآب**۔ فضیلت مآب۔ عصمت مآب۔ عظمت مآب۔ جلالت مآب۔ عفت مآب۔ شرافت مآب۔ حماقت مآب۔ نزاکت مآب وغیرہ

۔**مائل**۔ سبزی مائل۔ زردی مائل۔ سرخی مائل۔ سیاہی مائل وغیرہ

۔**مایہ**۔ سرمایہ۔ کم مایہ۔ خمیر مایہ۔ پنیر مایہ (ف)۔ دست مایہ (سرمایہ) قدر مایہ (تھوڑا سا)۔ گراں مایہ۔ فرومایہ۔ تنک مایہ۔ دیر مایہ (صفرا) وغیرہ

۔**محل**۔ (ظرفیت)۔ رنگ محل۔ داد محل۔ عیش محل۔ شیش محل وغیرہ

۔**مزاج**۔ بدمزاج۔ بدمزاجی۔ تندمزاج۔ تندمزاجی۔ خوش مزاج آشنا مزاج۔ شوخ مزاج۔ گرم مزاج۔ نازک مزاج۔ نازک مزاجی۔ شریف مزاج طفل مزاج۔ نرم مزاج۔ نرم مزاجی۔ نیک مزاج۔ وحشی مزاج۔ آوارہ مزاج۔ رند مزاج۔ عاشق مزاج۔ قایم مزاج۔ تنک مزاج۔ تنک مزاجی۔ آزاد مزاج مسکین مزاج۔ مستغنی مزاج۔ پریشاں مزاج۔ زن مزاج۔ خشک مزاج۔ تیز مزاج

آتش مزاج ۔ تلخ مزاج ۔ تنگ مزاج ۔ افسردہ مزاج ۔ تلوّن مزاج ۔ تلوّن مزاجی ۔ سخت مزاج (ف) رنگی مزاج (جو ہمیشہ خوش رہے)۔ وارستہ مزاج ۔ شعلہ مزاج نازمزاج (نازک مزاج) وغیرہ

۔ **مشرب** ۔ رندمشرب ۔ رندمشربی ۔ آزاد مشرب ۔ فقیرمشرب ۔ درویش مشرب ۔ صوفی مشرب ۔ سادھومشرب ۔ جوگی مشرب ۔ رنگیں مشرب وغیرہ

۔ **مغز** ۔ پُرمغز ۔ حرام مغز ۔ بیدارمغز ۔ بیدارمغزی (ف) آشفتہ مغز (دیوانہ) پاک مغز ۔ پالودہ مغز ۔ پوچ مغز (احمق)۔ تہی مغز (احمق) تیرہ مغز ۔ تیزمغز ۔ خشک مغز (تندخو)۔ سُبک مغز (فرومایہ)۔ سخت مغز (جو کسی کی بات پر یقین نہ لائے) شوریدہ مغز (دیوانہ)۔ گندہ مغز وغیرہ

۔ **مندر** ۔ (ظرفیت)۔ سماج مندر ۔ تربھوَن مندر ۔ کالی مندر وغیرہ

۔ **منڈی** ۔ (ظرفیت) سبزی منڈی ۔ چاول منڈی وغیرہ

۔ **منزل** ۔ (ظرفیت)۔ عیش منزل ۔ آفتاب منزل ۔ کوثر منزل فردوس منزل وغیرہ

۔ **منش** ۔ مرزامنش ۔ رندمنش ۔ آزادمنش ۔ مولوی منش ۔ صوفی منش ۔ پاک منش ۔ نیک منش ۔ پاکیزہ منش (ف) زادمنش (سخی)۔ زہرہ منش ۔ عطاردمنش وغیرہ ۔

۔ **نا** ۔ سُرنا (اصل سورنا ۔ سور = شادی)۔ تھنا ۔ قرنا ۔ کرنا وغیرہ

۔ **نام** ۔ نیک نام ۔ نیک نامی ۔ بدنام ۔ بدنامی ۔ گم نام ۔ گم نامی (ف) خوش نام ۔ خوش نامی وغیرہ

۔ **نامہ** ۔ فتح نامہ ۔ فوتی نامہ ۔ قرقی نامہ ۔ کابین نامہ ۔ مہرنامہ ۔ کارنامہ ۔ کرایہ نامہ ۔ کرسی نامہ ۔ گِردنامہ ۔ گِرونامہ ۔ رہن نامہ ۔ بیع نامہ ۔ گزرنامہ ۔ حکم نامہ ۔

محضر نامہ ۔ مختار نامہ ۔ نکاح نامہ ۔ اعمال نامہ ۔ نرخ نامہ ۔ نسب نامہ ۔ وراثت نامہ ۔ وصیت نامہ ۔ عنایت نامہ ۔ الطاف نامہ ۔ محبت نامہ ۔ شفقت نامہ ۔ رافت نامہ ۔ الفت نامہ ۔ عطوفت نامہ ۔ مودت نامہ ۔ کرامت نامہ ۔ نوازش نامہ ۔ مہربانی نامہ نیاز نامہ ۔ گزارش نامہ ۔ ارادت نامہ ۔ عقیدت نامہ ۔ ہدایت نامہ ۔ ہبہ نامہ اقرار نامہ ۔ عہد نامہ ۔ عطا نامہ ۔ پنچایت نامہ ۔ صلح نامہ ۔ ثالثی نامہ ۔ دخل نامہ ۔ راضی نامہ سپاس نامہ ۔ شہادت نامہ ۔ طلاق نامہ ۔ جنگ نامہ ۔ اطلاع نامہ ۔ سفارش نامہ ۔ سفر نامہ ۔ سیاحت نامہ ۔ تعبیر نامہ ۔ طلب نامہ ۔ شراکت نامہ ۔ صحت نامہ ۔ غلط نامہ فال نامہ ۔ ضمانت نامہ ۔ سقطی نامہ (رسالہ کے مردہ گھوڑوں کی فہرست) شاہ نامہ ۔ ظفر نامہ وغیرہ (ف) روزنامہ (روزنامچہ)۔ سپید نامہ (صالح آدمی)۔ سرنامہ سیاہ نامہ (گنہگار۔ ظالم)۔ کشادنامہ (فرمان شاہی۔ پروانہ معافی۔ طلاق نامہ) گزارنامہ ۔ گزارہ نامہ ۔ گزرنامہ (تعبیر نامہ ۔ تفسیر یا شرح کی کتاب)۔ ورنامہ (سرنامہ) تنگ نامہ (ہجو نامہ)۔ گنج نامہ ۔ تفسیر نامہ (سپاہ کی فراہمی کا حکم) وغیرہ

۔ نائے ۔ آب نائے ۔ خاک نائے (ف) تنگ نائے (گھاٹی)۔ گردنائے (گل سُرخ ۔ لٹو) وغیرہ

۔ **نصیب** ۔ بدنصیب ۔ بدنصیبی ۔ کم نصیب ۔ کم نصیبی ۔ خوش نصیب ۔ خوش نصیبی ۔ سیاہ نصیب ۔ بلند نصیب ۔ بلند نصیبی ۔ عالی نصیب ۔ عالی نصیبی ۔ حسرت نصیب ۔ حسرت نصیبی ۔ عیش نصیب ۔ عیش نصیبی ۔ حرماں نصیب ۔ حرماں نصیبی ۔ ہجراں نصیب ۔ ہجراں نصیبی ۔ فراق نصیب ۔ غم نصیب ۔ غم نصیبی ۔ ذلت نصیب ذلت نصیبی وغیرہ

۔ **نظر** ۔ بلند نظر ۔ بلند نظری ۔ کم نظر ۔ کم نظری ۔ کوتہ نظر ۔ کوتہ نظری ۔ تند نظر ۔ گرم نظر تیز نظر ۔ باریک نظر ۔ بالغ نظر ۔ بدنظر ۔ پاک نظر ۔ تنگ نظر ۔ تنگ نظری ۔ کج نظر ۔

تل نظر (ف) کند نظر۔ گراں نظر (مغرور)۔ خوش نظر (ہر ایک سے اُلفت کرنے والا)۔ وغیرہ۔

- **نگاہ**۔ کم نگاہ۔ کم نگاہی۔ بد نگاہ۔ بد نگاہی۔ باریک نگاہ۔ باریک نگاہی۔ کج نگاہ۔ کج نگاہی (ف)، خوش نگاہ۔ ژرف نگاہ (باریک بیں)۔ ژرف نگاہی عاشق نگار۔ قیامت نگاہ۔ کور نگاہ (اندھا) وغیرہ

- **نہاد**۔ بد نہاد۔ بد نہادی۔ نیک نہاد۔ نیک نہادی۔ کج نہاد۔ سفلہ نہاد (ف) خاک نہاد (تواضع کرنے والا)۔ خشک نہاد (بے فیض آدمی)۔ فرزیں نہاد (وہ شخص جو ہمیشہ ٹیڑھی چال چلتا ہو)۔ ملک نہاد وغیرہ

مرکّب اصطلاحیں وضع کرنے کے اصول

اِس بحث سے فارغ ہونے کے بعد کہ ہماری زبان میں ترکیب الفاظ کے کیا طریقے ہیں اور ترکیب کے وقت مرکّبات کے اجزا میں تغیّر اور اضافہ کی کیا کیا شکلیں ہیں۔ اور شاعری اور انشاپردازی کے زبان میں کون کون سے نیم سابقے اور نیم لاحقے استعمال کیے جاتے ہیں، اب وقت آیا ہے کہ ہم مرکّب اصطلاحیں وضع کرنے کے اُصول بیان کریں جو حسب ذیل ہیں :۔

(پہلا اُصول) گزشتہ باب کی دوسری بحث پر ایک دفعہ پھر نظر ڈالو، جس میں مرکّبات کی اقسام بیان کی گئی ہیں اور اُن پر آسانی کے لیے نمبر ڈال دیئے گئے ہیں۔ یہاں ہم صرف نمبروں کا حوالہ دیں گے۔ اُن مرکبات کی تفصیل کا اعادہ نہیں کریں گے۔ پہلا اُصول یہ ہے کہ جب کوئی مرکّب اصطلاح ایسی وضع کرنی ہو جس سے آیندہ نئے مشتقات کا نکالنا مطلوب نہ ہو تو مندرجۂ ذیل نمبروں کے مرکّبات پر عمل کرو :۔

مرکّبات قسم (ا) میں سے نمبر (۱)۔ (۲)۔ (۳)۔ (۴)۔ (۱۳)۔ (۱۶)۔

مرکّبات قسم (ب) میں سے نمبر (۷) - (۱۰) - (۱۱) - (۱۲) - (۱۳) - (۱۷) - (۱۸) - (۱۹) - (۲۰) - (۲۱) -

(دوسرا اصول) جب کوئی ایسی مرکّب اصطلاح بنانی ہو، جس سے نئے مشتقات آیندہ بنائے جائیں گے، تو مرکّبات قسم (الف) اور مرکّبات قسم (ب) میں سے اُن نمبروں کے علاوہ، جن کا حوالہ پہلے اصول میں دیا گیا ہے، دیگر نمبروں کے مرکّبات پر عمل کرو۔

(تیسرا اصول) اگر مرکّب کے دونوں اجزا ہندی ہوں یا دونوں جز فارسی ہوں یا ایک جز فارسی اور ایک جز ہندی ہو، نیز اُن اجزا میں حروف علّت ہوں، تو اختصار کے لیے پہلے جز میں سے، یا دوسرے جز میں سے، یا دونوں جزوں میں سے حروفِ علّت گرادینے چاہئیں۔ گزشتہ باب کی تیسری بحث میں مطلب اوّل کے ذیل میں اس کی بہت سی مثالیں درج کی گئی ہیں۔ اگر اس کو ہم ایک عام قاعدہ بنادیں، تو تیار شدہ مرکّبات چھوٹے اور زبان پر آسانی سے رواں ہونے والے اور آیندہ اشتقاق میں آسانی پیدا کرنے والے ہوں گے۔

(چوتھا اصول) اگر مرکّب کے پہلے جز کا آخری حرف اور دوسرے جز کا پہلا حرف ایک ہو، تو اُن میں سے ایک کو حذف کردینا چاہیے، تاکہ مرکّب مختصر ہوجائے اور زبان پر سہولت کے ساتھ پھسلنے لگے اور اُس سے نئے مشتقات تیار کرنے میں آسانی ہو۔ اس قاعدہ کو بھی عام کردینا چاہیے۔ نیز عربی زبان کے الفاظ کو بھی اس قاعدہ کے ذیل میں لے آنا چاہیے۔ مثلاً جرمہ عربی لفظ ہے، جس سے وہ باریک کیڑا مراد ہے جو آنکھ سے دکھائی نہیں دیتا بلکہ خوردبین سے نظر آتا ہے۔ اس کے ساتھ ہندی لفظ مار ملاکر جرمار بنالینا چاہیے۔ کرم فارسی لفظ ہے۔ اس کے ساتھ مار کا لفظ ملانے سے کرمار بن جائے گا۔ اگر ایسے مرکّب کے دونوں جز دو حرفی ہوں، تو پہلے جز کے آخری

حرف کو دوسرے جزکے پہلے حرف کے ساتھ مدغم کر دینا چاہیے اور اس صورت میں اُس حرف کو مشدّد پڑھنا چاہیے۔ صرف ایسے موقع پر ہم جنس کا حذف کرنا مناسب نہ ہوگا۔ (گزشتہ باب کی تیسری بحث کے مطلب دوم پر نظر ڈالو)۔

(پانچواں اُصول) اگر مرکّب کے پہلے جز کا آخری حرف اور دوسرے جز کا پہلا حرف قریب المخرج ہوں، مثلاً دونوں (ت و)، یا (س ش)، یا (ک گ)، یا (ب پ)، یا (ت ط) وغیرہ ہوں تو اُن میں سے ایک کو حذف کر دینا چاہیے۔ اس بات کے لیے کوئی قاعدہ معیّن نہیں ہو سکتا کہ کون سا حرف حذف کیا جائے اور کون سا باقی رکھا جائے۔ اس موقع پر بس اسی قدر بتانا ممکن ہے کہ جس حرف کے گرانے سے لفظ زیادہ رواں اور سہل التلفّظ ہو جائے، اسی کو حذف کر دینا چاہیے۔ یہ قاعدہ بھی عام ہونے کے قابل ہے۔ عربی زبان کے الفاظ پر بھی اس قاعدہ کو حاوی کر دینا چاہیے۔ ایسے مرکّب میں دو صورتیں یہ بھی ممکن ہیں کہ ایک حرف کو اُڑا کر دوسرے کو مشدّد کر دیں، یا کسی حرف کو حذف نہ کریں بلکہ اُن میں سے ایک حرف کو کسی اور ایسے حرف سے بدل دیں، جس کے سبب مرکّب کا ثقل دور ہو کر اُس کا تلفظ آسان ہو جائے مگر ہم ان صورتوں کو عام قاعدہ کے ذیل میں لانا نہیں چاہتے۔ بلکہ صرف حسنِ ذوق پر نظرانداز کرتے ہیں (دیکھو مطلب دوم بحث سوم گزشتہ باب)۔

(چھٹا اُصول) گزشتہ باب کی تیسری بحث کے مطلب سوم میں ایسے مرکبات کی بھی مثالیں دی گئی ہیں جن میں بغیر کسی خاص اُصول یا قاعدہ کے حروفِ صحیح حذف کر دیئے گئے ہیں۔ مگر ہم ان سے بھی ایک اُصول کا استنباط کر کے اُس کو عام کرنا چاہتے ہیں۔ یہ اُصول ذیل کی صورتوں پر حاوی ہے:۔

(۱) اگر ہائے مختفی مرکّب کے کسی جزو کے آخر میں ہو تو اُس کو گرا دینا چاہیے مثلاً شیشہ سے شیش۔ کدہ سے کد۔ خانہ سے خن۔ کاسہ سے کاس وغیرہ

(۲) ہندی کے ایسے الفاظ، جن میں نون غنہ ہو اور اُس سے پہلے کوئی حرفِ علّت ساکن ہو، اگر کسی مُرکّب میں بطور پہلے جز کے آئیں، تو حرف علّت کے ساتھ نونِ غنّہ کو بھی گرا دینا چاہیے مثلاً پانچ سے پچ۔ کانس سے کس۔ کھونٹ سے کھٹ۔ چونچ سے چچ۔ نیند سے نِد۔ چھینک سے چھک وغیرہ۔

(۳) فارسی زبان کے ایسے الفاظ جو مُرکّب کے شروع میں آئیں اور جن کے آخر میں دو حرف صحیح ساکن ہوں ضرورت کے وقت اُن کے آخری حرف کو گرا دینا جائز ہوگا۔ مثلاً گرگ سے گرُ۔ گِرد سے گِر۔ دست سے دس۔ چشم سے چش۔ زخم سے زخ۔ ماست سے ماس۔ راست سے راس وغیرہ۔ بعض دفعہ عربی الفاظ بھی اس قاعدہ کی لپیٹ میں آجائیں گے مثلاً نسخ سے نس۔ شخص سے شخ وغیرہ

(۴) فارسی زبان کے ایسے الفاظ جن کے آخر میں حرفِ صحیح ہو اور اُس سے پہلے حرفِ علّت ہو، اگر وہ کسی مُرکّب میں بطور ابتدائی جز کے آئیں، تو اُن کا آخری حرف گر جائے گا مثلاً شاہ سے شا شاد سے شا۔ مُردار سے مُردا۔ ستار سے ستا وغیرہ (دیکھو گزشتہ باب کی تیسری بحث کا مطلب سوم)

(ساتواں اُصُول) گزشتہ باب کی تیسری بحث کے مطلبِ چہارم میں جو عجیب قاعدہ ہم نے بیان کیا ہے، جس کی مدد سے متعدد مُرکبات اُردُو میں، اور بعض فارسی میں بنائے گئے ہیں، ہماری رائے میں اُس کو علمی ضرورت کی بنا پر عربی، فارسی، ہندی۔ تینوں زبانوں کے الفاظ پر حاوی کردینا چاہیے۔ اس قاعدہ سے مُرکّب الفاظ کو سہل التلفظ بنانے میں بڑی مدد ملے گی۔ نیز اس قاعدہ سے ہماری زبان کی ایک بڑی کمی اور بڑی ضرورت پوری ہوگی۔ ہم ایک موقع پر بیان کرچکے ہیں کہ انگریزی زبان میں انگلوسکسن کے علاوہ فرانسیسی۔ اطالوی۔ لاطینی اور یونانی سے بہت سے سابقے اور لاحقے لیے گئے ہیں اور اُن کے سبب سے سیکڑوں اصطلاحی الفاظ بنانے

میں بڑی سہولت ہے۔ ہماری زبان میں سابقوں اور لاحقوں کا جو ذخیرہ ہے، وہ کسی طرح انگریزی زبان کے سبقلاحی ذخیرہ سے مقابلہ نہیں کرسکتا۔ اگر ہم اس قاعدہ پر عمل کریں گے، تو ہمارے پاس بہت سے نئے سابقے اور لاحقے یا نیم سابقے اور نیم لاحقے مہیا ہوجائیں گے اس قاعدہ میں بڑی خوبی یہ ہے کہ مُرکّب کے دونوں جز مل کر ایک جان ہوجاتے ہیں۔ اور مثل ایک مفرد لفظ کے بن جاتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس قاعدہ کی مثالیں جو ہم نے مطلب چہارم میں درج کی ہیں، وہ سب حروفِ علّت کی مثالیں ہیں۔ مگر ہمارے نزدیک نون غنّہ بھی اس قاعدہ میں داخل ہونا چاہیے۔ کیونکہ الف۔ واو۔ ی کی طرح اگر نون غنّہ بھی دو لفظوں کے بیچ میں آتا ہے، تو وہ دونوں لفظ گھل مل جاتے ہیں اس قاعدہ کو ہم ذیل کے طریقوں سے وسعت دے سکتے ہیں:۔

(۱) اگر مرکّب کا ابتدائی جز کوئی ایسا لفظ ہو، جس کے درمیان کوئی حرف علّت ساکن ہو، تو اُس حرفِ علّت کے بعد جو حرف یا حروف ہوں، اُن سب کو حذف کردینا چاہیے۔ اس عمل سے ابتدائی جز چھوٹا ہوجائے گا اور اُس کے آخر میں حرف علّت ساکن ہوگا۔ جب اِس جز کو دوسرے جز سے ملایا جائے گا تو دونوں جز مل کر بطور ایک مفرد کے ہوجائیں گے۔ یہ پہلا جز جس کے آخر میں حرف علّت ہوگا، ایک نئے سابقے کی شکل اختیار کرے گا۔

مثلاً ستارہ سے ستا۔

نمونہ سے نمو۔

خمیر سے خمی۔

اب ان تین نئے سابقوں کے ساتھ لفظوں کے ملنے کو دیکھو۔ (ستا)

ستابرگہ (ایک درخت کا نام جس کے پتے ستارہ کی شکل کے ہوتے ہیں)۔
ستاپشتہ (ایک مچھلی جس کی پشت کے درمیان سے روشنی کی شعاعیں نکلتی ہیں)۔

(نمو) نموتصویر (وہ تصویر جس کو نوآموز مصوّر سامنے رکھ کر تصویرکشی کا فن سیکھیں)۔ نموکار (وہ کام جو بطور نمونہ کے کیا جائے، جس کی پسند ناپسند پر کاری گر کی اُجرت کا تعیّن موقوف ہو)۔

(خمی) خمی جرمات (وہ جرمے یا باریک کیڑے جو خمیر پیدا کرتے ہیں۔ اُن میں سے ایک کیڑے کو خمی جرمہ کہیں گے)۔ خمی مادّہ (یا خمی مایہ وہ چیز ہے جس سے خمیر پیدا ہوتا ہے)۔ خمی مادّیات (وہ علم ہے جس میں ایسی چیزوں کا بیان ہو)۔

(۲) اگر مرکب کا آخری جز کوئی ایسا لفظ ہو، جس کے درمیان حرفِ علّت ساکن ہو تو اُس حرفِ علّت سے پہلے جو حرف یا حروف ہوں، اُن سب کو گرا دینا چاہیے۔ اس طرح آخری جز چھوٹا ہو جائے گا جس کے شروع میں حرفِ علّت ساکن ہوگا نیز اُس میں پہلے جز کے ساتھ گھُل مل جانے کی قابلیت پیدا ہو جائے گی اور وہ ایک نئے لاحقہ کی شکل اختیار کریگا۔ مثلاً

مایل سے۔ ایل
خول سے۔ ول
ریشہ سے۔ یشہ

اب اِن تین نئے لاحقوں کے ساتھ لفظوں کے ملنے کو دیکھو۔

(۔ ایل) مرکزایل (وہ چیز جو مرکز کی طرف مائل ہو)۔
جوشایل (وہ چیز جو جوش کھانے پر مائل ہو)۔
گریزائل (وہ شے جو بھاگنے اور دُور ہو جانے پر آمادہ ہو)۔

(۔ ول) نرمول (نرم غلاف۔ نرمولہ۔ وہ جانور جو نرم غلاف کے اندر

رہتا ہو)۔ سختول (سخت غلاف۔ سختولہ۔ وہ جانور جو سخت غلاف کے اندر رہتا ہو)۔

(۔ یشہ) تنگیشہ (وہ پتے جن کی ساخت میں تنگ ریشے ہوں) اُریشہ (وہ پتے جن کی بناوٹ میں اُریبواں یا محرّف ریشے ہوں)۔ رنگیشہ (رنگیں ریشوں والے پتے)۔

(۳) اگر کسی مُرکّب کے آخر میں کوئی ایسا لفظ ہو جس کے درمیان نون غنّہ ہو تو نون غنّہ سے پہلے جو حرف یا حروف ہوں، اُن سب کو حذف کر دینا چاہیے۔ اس طرح مُرکّب کا آخری جز چھوٹا ہو جائے گا، جس کے شروع میں نون غنّہ ہوگا اور اس میں پہلے جز کے ساتھ ایک جان ہو کر ملنے کی قابلیت پیدا ہو جائے گی۔ اور وہ ایک نئے لاحقہ کی شکل اختیار کرے گا۔ مثلاً:

قندیل سے ندیل
شکنجہ سے نجہ
سنگ سے نگ

اب ان نئے لاحقوں سے لفظوں کے ملنے کو دیکھو:۔

(۔ ندیل) برقندیل (بجلی کی قندیل)۔ گیسندیل (گیس کی قندیل)۔

(۔ نجہ) تخمنجہ (بیجوں کو دبانے اور اُن میں سے تیل نکالنے کا آلہ)۔ پھلنجہ (پھلوں کو دبانے اور اُن میں سے عرق نکالنے کا آلہ)۔

(۔ نگ) آتشنگ (وہ پتھر یا چٹان جس کی بناوٹ آگ کے اثر سے ہوئی ہو)۔ آبنگ (وہ پتھر یا چٹان جس کی بناوٹ پانی کے عمل سے ظہور میں آئی ہو)۔

باوجود اس کے کہ انگریزی زبان میں لاحقے کثرت سے ہیں، تاہم سہولتِ ترکیب کے لیے اس قاعدہ پر بھی عمل کیا گیا ہے۔ مثلاً:

Alcohol الکوہل سے کاٹ کر Ol ایک لاحقہ بنایا گیا ہے جو کیمیا

میں مستعمل ہے مثلاً Carbinol کاربنول (لاحقہ مذکور کاربن کے آخر میں لگایا گیا ہے)۔

Glycerol گلیسرول (لاحقہ مذکور گلیسرین کے ساتھ شامل کیا گیا ہے)۔

Hyle ہائل۔ ایک یونانی لفظ ہے جس کے معنی مادّی چیز یا لکڑی کے ہیں۔ اُس سے لاحقہ Yl ماخوذ ہوا ہے جو عضوی کیمیا میں بہت مستعمل ہے۔ مثلاً:

Ethyl ایتھایل (اس میں Yl سے پہلے Ether ایتھر کا مخفف Eth ملایا گیا ہے۔ Carbonyl کاربونایل۔ اس میں Yl سے پہلے کاربن کا لفظ ملایا گیا ہے)۔

Haemia ہیمیا (ایک یونانی لفظ ہے، جس کے معنی خون کے ہیں۔ اس لفظ سے کاٹ کر لاحقہ Emia یمیا اور لاحقہ Aemia بنایا گیا ہے، جو ان امراض کے ناموں کے آخر میں لگایا جاتا ہے، جن میں کوئی تغیّر خون کے اندر ہوتا ہے۔ مثلاً: Uraemia یوریمیا اس میں Aemia سے پہلے Urine یورین (پیشاب) کا مخفف Ur یور شامل کیا گیا ہے)

Horama ہوراما بھی ایک یونانی لفظ ہے، جس کے معنی نظارہ کے ہیں۔

Panorama پینوراما میں اس یونانی لفظ کا مخفف Orama لگایا گیا ہے۔ اس سے پہلے پین Pan شامل ہے، جس کے معنی سب کے ہیں۔ پینوراما ایک بڑی مکمل تصویر کو کہتے ہیں، جو مرکز سے دکھائی جاتی ہے)۔

Anodyne انوڈاین ایک مُرکّب لفظ ہے، جس میں الفاظ An ان = نہیں اور Odyne اوڈاین = درد شامل ہیں، پورے لفظ انوڈاین کے معنی ہیں وہ دوا جو درد کے لیے مُسکِّن ہو، اس میں سے An اِن کا لفظ کاٹ کر نفقط اوڈاین Odyne رکھ لیا ہے، جس کے معنی وہی ہیں یعنی دوائے مُسکِّن درد

پھراس کو دیگر الفاظ کے ساتھ ملایا ہے مثلاً Chlor کلور کے ساتھ جو Chloroform کلوروفارم کا مخفف ہے ملا کر Chlorodyne کلوروڈین بنایا ہے، جو ایک مشہور مسکن درد دوا ہے۔

اُن الفاظ کو جو اس اصول کے بموجب مختصر کیے گئے ہوں، ہم نیوائی [نیوا = ن۔ی۔و۔ا۔ + ی = علامتِ صفت] کہیں گے اور اس اصول کو نیوانیت کے نام سے موسوم کریں گے۔

(آٹھواں اصول) جن الفاظ کے شروع میں الف ممدودہ ہو، وہ لاحقہ یا نیم لاحقہ بنانے کے لیے سب سے بہتر ہیں کیونکہ اُن سے پہلے جو الفاظ ملائے جاتے ہیں، وہ گھل مل کر ایک ہو جاتے ہیں مگر شرط یہ ہے کہ دو حرف سے زیادہ حروف کے جو الفاظ اُن سے پہلے آئیں، اُن کے آخری حرف سے پہلے کا حرف ساکن ہو مثلاً جوش۔ تیز۔ مار۔ درد۔ زخم وغیرہ۔ اس بنا پر جہاں تک ممکن ہو لاحقہ یا نیم لاحقہ بنانے میں ایسے ہی الفاظ سے کام لینا چاہیے۔ لاحقوں کی جو فہرست درج کی گئی ہے اُن میں سب سے زیادہ کار آمد لاحقے وہی ہیں، جن کے شروع میں الف ممدودہ ہے۔ اس کے بعد لاحقہ، یا نیم لاحقہ بنانے کے لیے دوسرا درجہ اُن الفاظ کا ہے جن کے شروع میں الف ہو اور اس کے بعد کا حرف ساکن ہو۔ مثلاً الماس۔ افسانہ۔ ارمان وغیرہ۔ مگر دو حرف سے زیادہ حروف کے جو الفاظ اُن سے پہلے آئیں، اُن کے لیے بھی شرط یہ ہے کہ اُن کے آخری حرف سے پہلے جو حرف آیا ہو وہ ساکن ہو، متحرک نہ ہو۔ اس صورت میں یہ الفاظ بھی جن کے شروع میں الف ہے اور اُس کے بعد کا حرف ساکن ہے، اپنے سے پہلے الفاظ کے ساتھ گھل مل کر ایک ہو جائیں گے۔ مثلاً درد افزا۔ شیر افگن وغیرہ۔ الف سے شروع ہونے والے الفاظ میں جن کو ہم نے دوسرے درجہ پر رکھا ہے سب سے بہتر وہ الفاظ ہیں

جن میں الف کے بعد نون ساکن ہو۔ مثلاً اندام۔ انبار۔ انجام۔ انداز۔ انباز۔ انبوہ۔ انبان۔ اندوز وغیرہ۔ یہ الف سے شروع ہونے والے دیگر الفاظ کی نسبت جب اپنے ماقبل کے الفاظ کے ساتھ ملتے ہیں، تو اُن کا تلفّظ ہلکا اور خوش گوار ہوتا ہے۔ لاحقوں کی فہرست اُٹھا کر دیکھو۔ اُن میں الف ممدودہ سے شروع ہونے والے لاحقوں کے بعد دوسرا درجہ اُن لاحقوں کا ہے، جو الف سے شروع ہوتے ہیں۔ مگر اُن کے بعد کا حرف ساکن ہے۔ پھر اُن میں بھی وہ لاحقے زیادہ بہتر ہیں، جن میں الف کے بعد نون ساکن ہے۔ یہاں لاحقوں سے بحث نہیں ہے صرف ایک اُصول کا بیان کرنا منظور ہے، جو لاحقوں اور نیم لاحقوں دونوں پہ حاوی ہے۔ مرکبات میں اس اُصول سے جو کام لینا ہے، وہ یہ ہے کہ آیندہ جو جدید نیم لاحقے اختیار کیے جائیں، اُن میں ایسے نیم لاحقوں کو ترجیح دی جائے، جن پہ یہ اُصول صادق آتا ہے۔ مثلاً آلہ کا لفظ بطور نیم لاحقہ مستعمل ہونے کی قابلیت رکھتا ہے۔ ہر قسم کے بجلی کے آلوں کا نام ہم برقالے رکھ سکتے ہیں۔ ہر قسم کے آلاتِ ضرب کو ہم ضربالے کہہ سکتے ہیں۔ اسی طرح تمام آلات قطع و بُرید بُریدالے تمام آلاتِ حرارت گرمالے، تمام آلاتِ حرب حربالے، تمام آلاتِ موسیقی موسیقالے اور تمام روشنی کے آلات نورالے کہے جا سکتے ہیں۔

ڈاکٹری میں سوزشی بیماریوں کا ایک خاص نظام ہے، جو طب یونانی میں نہیں ہے۔ ایسی بیماریوں کے ناموں میں لاحقہ Itis آئٹس لگایا جاتا ہے چوں کہ اس لاحقہ سے اُس خاص عضو کی سوزش کا اظہار ہوتا ہے جس کے نام کے آخر میں یہ لگایا جاتا ہے اس لیے ہم لفظ آتش بطور نیم لاحقہ اختیار کر سکتے ہیں۔ مگر اس سے صفت بناتے وقت آتیشی کہنا مناسب ہوگا۔ آتیش لفظ آتش کی دوسری شکل ہے۔ مثلاً Adenitis اڈنیائٹس = غدّاتش (غدّاتیشی۔ غدّاتش

کے متعلق)۔

Laryngitis لیرنجائٹس = حنجراتش (حنجراتیشی۔ حنجراتش کے متعلق)۔

Nephritis نفرائٹس = کُلیاتش یا گُرداتش (گُرداتیشی یا کُلیاتیشی۔ صفت)۔

(نواں اصول) عربی زبان میں اگر کوئی مُرکّب اضافی ہو، تو نسبت کے وقت اُس کے ایک جزو کے آخر میں یائے نسبتی لگائی جاتی ہے۔ لیکن اگر پورے مُرکّب اضافی سے صفت نسبتی بنانی ہو، تو پھر اُس مُرکّب اضافی کو مختصر کر لیتے ہیں۔ مثلاً:

قبیلہ (عبدالشمس) سے صفتِ نسبتی (عبشمی) ہوگی۔

قبیلہ (عبدالدار) سے صفت نسبتی (عبدری) ہوگی۔

" (تیم اللہ) " " " (تیملی) "

" (عبدالقیس) " " " (عبقسی) "

" (بنو العنبر) " " " (بلعنبری) "

" (امرء القیس) " " " (مرقسی) "

پھر عبشمی، عبدری، عبقسی اور مرقسی سے مندرجہ ذیل مصدر بھی تراش لیے ہیں:

تعبشم = قبیلہ عبدالشمس کی طرف منسوب ہونا۔

تعبدر = " عبدالدار " " "

تعبقس = " عبدالقیس " " "

تمرقس = " امرء القیس " " "

دیگر قسم کے مُرکّبات کو بھی اسی طرح مختصر کر لیتے ہیں۔ مثلاً:

ضبطر = (ضبط + ضبر)

صہصلق = (صہل + صلق)

ہیولیٰ = (ہیئت + اولیٰ)

دمگر زیادہ قرینِ قیاس یہ ہے کہ یہ لفظ یُونانی زبان کے لفظ Hyle ہائل سے معرّب کیا گیا ہے (دیکھو ساتواں اُصُول)

حنزلی (حنفی - معتزلی) وہ شخص جو اُصُول میں معتزلہ کے مذہب پر اور فروع میں امام ابوحنیفہؒ کے مذہب پر چلتا ہو۔

اسی طرح جملہ انا معک (میں تیرے ساتھ ہوں) سے صفت اِمَّعہ بنائی ہے۔ اِمّعہ اُس شخص کو کہتے ہیں جو خود کچھ رائے نہ رکھتا ہو اور ہر ایک کی رائے سے اتفاق کر لیتا ہو۔

اس سے بھی بڑھ کر یہ کیا ہے کہ پورے جُملوں کو مختصر کر کے اُن سے مصدر بنا لیے ہیں، مثلاً:

بسملہ = "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کہنا۔
حوقلہ = "لاحول ولاقوۃ الّا باللہ" کہنا۔
حمدلہ = "الحمدللہ" کہنا۔
جعفدہ = "جعلت فداک" کہنا۔
سبحلہ = "سبحان اللہ" کہنا۔
طلبقہ = "اطال اللہ بقاءک" کہنا۔
ہیللہ = "لاالٰہ الّا اللہ" کہنا
حسبلہ = "حسبی اللہ" کہنا۔
سمعلہ = "سلامٌ علیکم" کہنا۔
دمعزہ = "ادام اللہ عزک" کہنا۔

مذکورۂ بالا مثالیں علّامہ سیوطی کی "مزہر" سے لی گئی ہیں۔ اس قاعدہ کو نحت کہتے ہیں اور جو الفاظ اس طریقہ سے بنائے جاتے ہیں وہ منحوت کہلائے جاتے ہیں۔

گرشال (گرگ + شغال)، اور نستعلیق (نسخ + تعلیق) اسی قاعدہ سے بنے ہیں، جو تیسری بحث کے مطلب سوم میں درج کیے گئے ہیں۔ لفظ مغریزی (مغلئی + انگریزی)، بھی جو حیدرآباد میں بولا جاتا ہے اسی اصول کے مطابق بنا ہے۔ ہمارے ہاں بعض عربی فارسی کے جملے اس طرح استعمال کیے گئے ہیں کہ گویا وہ ایک مفرد لفظ ہیں مثلاً چیستاں (چیست آں)، کی جمع چیستانیں بے تکلف بولی جاتی ہے۔ لن ترانی کی جمع لن ترانیاں عام طور سے مستعمل ہے۔ قل اعوذ سے قل اعوذیا ایک صفت نکال لی گئی ہے۔ الم نشرح ہونا بھی ہماری زبان کا ایک محاورہ ہے، مگر چونکہ ان جملوں کا اختصار نہیں کیا گیا، اس لیے ہم ان مثالوں کو اصول نحت کے ماتحت نہیں مانتے۔

اس اصول کا ماحصل یہ ہے کہ اختصار کے لیے مرکب کے اجزا میں سے ایک یا دو سے زیادہ حروف لے لیے جاتے ہیں۔ یہ بات کہ حروف دونوں جزوں میں سے لیے جائیں یا ایک جز میں سے اور اجزا کے شروع میں سے حروف لیے جائیں، یا آخر میں سے، اور ایک حرف لیا جائے، یا ایک سے زیادہ، محض مذاق پر مبنی ہے۔ اس کے لیے کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہو سکتا۔ صرف اس امر کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ جو منحوت الفاظ تیار ہوں وہ مذاق صحیح پر بار نہ ہوں۔

انگریزی زبان میں بھی اس اصول پر کثرت سے عمل کیا گیا ہے۔ مثلاً:

حجریات میں Femic فیمک کا جو لفظ مستعمل ہے اس کے آخر میں Ic نسبت کا لاحقہ ہے Fe اختصار ہے لفظ Ferum فرم کا جس کے معنی لوہے کے ہیں اور M اختصار ہے لفظ Magnesium مگنیشیم (مغنیشیہ) کا اسی طرح حجریات کے لفظ Salic سیلک میں (S) سے Silicon سلیکان (رملیہ) مراد ہے Al اختصار ہے لفظ Aluminium الومنیم (زجاجیہ) کا اور Ic نسبت کا لاحقہ ہے ہم اگر اس اصول پر عمل کریں تو پہلے لفظ کو لومی (لوہا + مغنیشیہ + ی)

اور دوسرے لفظ کو رمزی (رملیہ + زاجیہ + ی) کہہ سکتے ہیں Alferric الفرک میں آل لفظ الومینم (زاجیہ) سے اور فر لفظ فرم (لوہا) سے لیا گیا ہے ہم زالوہی کہہ سکتے ہیں Miric مرک میں M مگنیشیم (مغنیشیہ) سے اور ir لفظ Iron (لوہا) سے لیا گیا ہے ہم اس کی جگہ ملوئی کہیں گے Mirlic مرلک میں M لفظ مگنیشیم (مغنیسیہ) سے Ir لفظ Iron (لوہا) سے اور L لفظ Lime (چونا) سے لیا گیا ہے۔ ہم اس کی جگہ ملوچی کہہ سکتے ہیں۔

(دسواں اُصول) اُصولِ ہائے مذکورۂ بالا میں سے اُصول نمبر (۱) و (۲) و (۳)، مُرکّبات کی اس حالت کے متعلق ہیں، جب کہ اُن کے اجزا سالم ہوں اور اُن میں کوئی تغیّر یا اضافہ نہ کیا جائے۔ اُصول نمبر (۳) و (۴) و (۵) و (۶) و (۷) و (۹) اس غرض سے ہیں کہ اُن کی مدد سے مُرکّبات کے اجزا چھوٹے اور مُرکّبات مختصر اور آسانی کے ساتھ زبان پر رواں ہوں۔ اُصول نمبر (۸) کو بھی اسی ذیل میں داخل سمجھنا چاہیے، کیوں کہ الف ممدودہ والے لفظوں کا ایک الف ترکیب کے وقت بولنے میں گر جاتا ہے اور الف مقصورہ والے لفظوں میں بھی مُرکّب ہونے کے وقت الف بولا نہیں جاتا۔ یہ سب اُصول تغیّرِ اجزا کے متعلق ہیں مگر جن مُرکّبات کے اجزا میں تغیّر نہ ہو سکتا ہو، یا تغیّر کرنا مناسب نہ ہو، تو بغور دیکھنا چاہیے کہ اجزا کے ملنے سے جو مُرکّب تیار ہوا ہے وہ ثقیل تو نہیں ہے۔ اگر ثقیل نہیں ہے اور زبان پر آسانی سے رواں ہو سکتا ہے تو اُس مُرکّب کو علیٰ حالہ چھوڑ دینا چاہیے۔ لیکن اگر ثقیل ہے تو پھر دونوں اجزا کے درمیان ربط کے لیے الف یا واو یا یا اضافہ کرنا چاہیے تاکہ مُرکّب کا ثقل دُور ہو جائے۔ یہ اُصول جو اجزائے مُرکّب کے درمیان علامتِ ربط اضافہ کرنے کے متعلق ہے، گزشتہ باب کی تیسری بحث کے مطلب چہارم سے ماخوذ ہے۔ ربط کے لیے دو لفظوں کے درمیان (میم) بھی آتا ہے، جس کی مثالیں ہم مطلب چہارم

میں درج کر چکے ہیں مگر اصول ہذا میں ہم نے اس کو خارج کر دیا ہے، کیوں کہ وہ بازاری لفظوں میں مستعمل ہے اور اس کی مثالیں بھی بہت زیادہ نہیں ہیں۔ اس کی جگہ ہم ی کو داخل کرتے ہیں، جو یائے نسبتی کہلاتی ہے۔ انگریزی زبان میں مرکب کے پہلے جز کے آخر میں اکثر O لایا جاتا ہے، تاکہ دوسرے جز کے ساتھ پہلا جز مربوط ہو جائے۔ بعض دفعہ پہلے جز کا آخری حرف کچھ اور ہوتا ہے اور بعض دفعہ آخر میں کوئی حرف علت ہوتا ہی نہیں، بلکہ جزو مذکور صرف چھوٹا کر لیا جاتا ہے۔ اس حالت میں جب کہ پہلے جز کے آخر میں O یا کوئی اور حرف اس غرض سے لایا جاتا ہے کہ وہ بہت سے مرکبات میں دوسرے جز کے ساتھ آسانی سے مربوط ہو جائے، اس پہلے جز کو کمبائننگ فارم **Cobining form** یعنی صورتِ ربطی یا رابطہ کہتے ہیں۔ اگر مرکب کے آخری جز کو ایسی شکل میں لے آئیں جس سے وہ پہلے جز کے ساتھ بہت سے مرکبات میں سہولت کے ساتھ مل سکے، تو یہ دوسرا جز بھی کمبائننگ فارم یا رابطہ کہلاتا ہے، غرض کہ رابطہ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک شروع کا رابطہ دوسرے آخر کا رابطہ۔ یہ درحقیقت نیم سابقوں اور نیم لاحقوں کی خاص صورتیں ہیں، مگر یہاں ہم رابطہ کے لفظ سے شروع کا رابطہ مراد لے رہے ہیں۔ مثلاً:

Aero	ایرو (رابطہ ہے ایر یعنی ہوا سے)۔
Bromo	برومو (رابطہ ہے برومین = عفنین سے)۔
Chloro	کلورو (رابطہ ہے کلورین = سبزین سے)۔
Hydro	ہائڈرو (رابطہ ہے پانی، ہیڈروجن = حمضین سے)۔
Iodio	آئڈو (رابطہ ہے آیوڈین = بنفشین سے)۔
Carbo	کاربو (رابطہ ہے کاربن = فحمین سے)۔
Micro	میکرو (رابطہ ہے ایک لفظ سے جس کے معنی چھوٹے کے ہیں)۔

Oxy آکسی (رابطہ ہے آکسیجن = مائین سے)۔

Actini اکٹینی (رابطہ ہے ایک لفظ سے جس کے معنی کرن کے ہیں)۔

Calci کیلسی (رابطہ ہے کیلسیم۔ کلسیہ سے)۔

یہ ضرور نہیں کہ جن انگریزی مرکبات میں رابطہ موجود ہے، اُن کے مقابل اُردو میں بھی رابطہ کی شکل پیدا کی جائے اور پہلے جز میں رابطہ کی کوئی علامت اضافہ کی جائے کیوں کہ ممکن ہے کہ بعض جگہ ربط کے لیے اضافہ کی ضرورت ہی پیش نہ آئے۔ مرکب اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے اور بعض جگہ بجائے اضافۂ علامت ربط کے اُن اُصولوں میں سے کسی اُصول پر عمل کرنا ممکن ہو جو اوپر گزر چکے ہیں۔ اب اُردو زبان میں کچھ مثالیں ایسے مرکبات کی درج کی جاتی ہیں، جو انگریزی مرکبات کے مقابلہ میں ہیں۔ یہ الفاظ جن علوم کی اصطلاحات ہیں، اُن کے نام اصطلاح کے ساتھ درج کر دیئے گئے ہیں۔

Aeanthocephalous خارسرہ (حیوانات)

Acanthopodi0us خارپایہ (نباتات)

Acanthopterygious خاربال (حیوانات)

Adenopharyngitic لوزاحلقی (لوزتین اور حلق کے متعلق (تشریح)

Adenpharyngitis لوزاحلقاتش (طب)

(یہ لوزتین اور حلق کی سوزش کا نام ہے)

Ceratoglossal لامازبانی (تشریح)

یہ ایک عضلہ کا نام ہے جو عظم لامی اور زبان سے تعلق رکھتا ہے)۔

Cleidemastoideus ترقواحلمی (تشریح)

Glossipiglottic زبانامزماری (تشریح)

Electrochemie	برقیمیائی
	(برق + کیمیا + ی)
Electromagnetic	برقی مقناطیسی یا برقا مقناطیسی
Magnetoelectric	مقنا برقی
	(مقنا۔ مقناطیس کا مخفف ہے)
Vegetomineral	نباتی معدنی
Pneumogastric	ریا معدی (تشریح)
Slernoclavicuflar	قصی ترقوی (تشریح)
Sternomastoid	" حلمی (")
Hydrobromic	حمضا عنبی (کیمیا)
Hydroiodie	حمضا بنفشی (کیمیا)
Oxysulphosalt	ما یا کبری نمک (کیمیا)
	یا ما کبری نمک (مائین اور کبریت سے مرکب)
Equisetales	اَسپادُمہ (نباتات)
Lycopodiales	گرگایہ۔ گرپایہ (نباتات)
Dorssocentral	پشتا مرکزی (حیوانات)
Gastroenteric	معدامعائی یا شکما رودی (تشریح)
Gastroenteritis	شکما رود آتش (طب)
	یا شکم رود آتش (معدہ اور آنتوں کی سوزش کا نام ہے)
Gastroenterostomy	شکما رود شگافی (جراحی)
	(معدہ اور آنتوں پر عمل جراحی کرنا)

عضلا زور (فزیالوجی)	Myodynamia
عضلا زوری (؍؍)	Mydynamic
عضلا زور پیما (؍؍)	Mydynamiometer
عضبا زور (؍؍)	Neurodynamia
عضبا زوری (؍؍)	Neurodynamic

(گیارھواں اصول) سبقلاحی الفاظ بنانے کے جو طریقے ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اُن میں طریقہ نمبر (ط) کا استعمال عام مُرکّبات میں بھی ہو سکتا ہے جس کی چند مثالیں ہم اُس طریقہ کے ذیل میں درج کر چکے ہیں۔ حیوانات اور نباتات میں اس طریقہ پر عمل کرنے کی ضرورت اکثر پیش آئے گی۔ گزشتہ اصول میں ذیل کے الفاظ اس طریقہ پر عمل کرنے کی مثالیں ہیں:-

خارسرہ (حیوانات) خارپایہ (نباتات) اُسپادُمہ (نباتات) گرپایہ (نباتات)

چند مثالیں اور ملاحظہ ہوں:-

شکم پایہ (حیوانات)	Gastropoda
بال پایہ (؍؍)	Pteropoda
غلاف تنہ (؍؍)	Thecosomata
زیرچشمہ (؍؍)	Basommatophora

انگریزی الفاظ جمع کی شکل میں ہیں۔ اس لیے ہم شکم پائے۔ بال پائے۔ غلاف تنے اور زیرچشمے کہیں گے۔ صفت بنانے کے وقت شکم پائی۔ بال پائی۔ غلاف تنی اور زیرچشمی کہا جائے گا۔

(بارھواں اصول) انگریزی زبان میں ایک لفظ سے جتنے سبقلاحی یا

مُرکّب الفاظ بنائے گئے ہوں، یہ ضرور نہیں کہ اُردو میں بھی اُس کے مقابل ایک ہی لفظ سے تمام سبقلاحی اور مُرکّب الفاظ بنائے جائیں۔ مثلاً:

لفظ Galaeto گیلکٹو سے (جس کے معنی دُودھ کے ہیں) بہت سے الفاظ بنائے گئے ہیں ان ہی میں سے ایک لفظ Glactin گیلکٹین بھی ہے۔ اگر ہم اس رابطہ کا ترجمہ شیر کریں، پھر شیر سے تمام الفاظ بنائیں تو گیلکٹین کا ترجمہ شیریں کرنے میں التباس کا اندیشہ ہے۔ اگر ہم التباس سے بچنا چاہیں تو گیلکٹین کا ترجمہ بجائے شیریں کے لبنین کرنا چاہیے جو عربی لفظ لبن (دُودھ) سے ہے۔ اسی طرح رابطہ Glorso (زبان) سے جتنے الفاظ بنائے گئے ہیں اگر ہم اُن سب میں زبان کا لفظ اختیار کریں، تو کوئی مضائقہ نہیں، مگر لفظ Glossology کا ترجمہ عربی لفظ لسان سے کرنا مناسب ہوگا یعنی لسانیات۔

ذیل

ژ ان اُصول جو اُصول نحت کے نام سے موسوم کیا گیا ہے، اُس کا استعمال بہت سے مُرکّب عَلَموں اور آلوں وغیرہ کا نام رکھنے میں کیا جائے گا۔ مثلاً:

مقنا برقیات Magnetoelectricity

مقنا بصریات Magnetooptics

مقنا صوت نگار Magnetoophonograph

اِن مُرکّبات میں مقنا کا لفظ مقناطیس سے منحوت ہوا ہے۔

حیتی کیمیا Biochemistry

حیتی قوائیات Bi0dynamic

حیتا موسیات Bionomics

ان مُرکّبات میں حیتی لفظ حیاتی کا مخفّف ہے۔ آخر لفظ میں (۔ اموسیات) لفظ (ناموسیات) کا مخفّف ہے جس کے معنی ہیں قوانین و اُصول کا علم۔

حیوی کیمیا۔ یا۔ حے کیمیا Zoochemistry

حیوی جغرافیہ Zoogeography

حیوی زردہ Zooxanthbila

حیوی زردین Zooxanthin

حے نبات Zoophyte

حے نباتیات Zoophythology

حیوی قوائیات۔ یا۔ حے قوائیات Zoodynamics

اِن میں حے اور حیوی لفظ حیوانی کا مخفّف ہے۔

Phyto—Pathology نَب مرضیات۔ یا۔ نبا مرضیات

Phytholithology نباحجریات

Phythochemistry نَب کیمیا

اِن مرکبات میں نب یا نبا۔ نبات یا نباتی سے منحوت ہوا ہے۔

Physicomathematics طِبی ریاضیات

Physicophilosophy طِبی فلسفہ

اِن میں طِبی لفظ طبیعی کا اختصار ہے۔

Paleobotany قدانباتیات

Paleoichthyology قداسمکیات

Paleornithology قداطیریات

Paleozoology قداحیوانیات

اِن میں قدا لفظ قدامی (منسوب بہ قدامت) کا اختصار ہے۔ اگر لفظ قدیم کو مختصر کرنا چاہیں، تو پھر قدا کی جگہ قدی کہیں گے۔

Oxycamphor ماکافور

Oxyhydrocarbon ماحمفحی

ما لفظ مائین کا اور حم لفظ حمضین کا اختصار ہے۔

Hydrodynamics ماقوائیات

Hydrodynamometer ماقوت پیما

یہاں ما کا لفظ مایع کا اختصار ہے۔

Thermobarometer حرا بار پیما

Thermoelectricity حرا برقیات

حراگلوانی پیما — Thermogalvanometer

اِن میں حرا لفظ حرارت سے کاٹا گیا ہے۔

جِل نبات — Dermatophyte

جِل عضلی — Dermatomuscular

جِل عصبی — Dermatoneural

جِل مرضیات — Dermatopathology

یہاں جِل لفظ جِلد کا مخفّف ہے۔

ساتواں اُصول جو اُصول نیوائیت کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اُس کا اِستعمال ذیل کی مثالوں میں دیکھو:

حیوانات اور نباتات کو علمائے حیاتیات نے چھ بڑی قسموں میں منقسم کیا ہے جو حسب ذیل ہیں:

(۱)	Phylum	فیلم = خاندان
(۲)	Class	کلاس = جماعت
(۳)	Order	آرڈر = فیصلہ
(۴)	Family	فیملی = عائلہ
(۵)	Genus	جینس = جنس
(۶)	Species	اسپیشیز = نوع

نباتات کے خاندانوں کے جو نام ہیں، اُن کے آخر میں لفظ Phyta فائٹا موجود ہے جس کے معنی درختوں کے ہیں اور وہ صرف پانچ ہیں۔ جماعتوں، جنسوں اور نوعوں کے ناموں کے آخر میں کوئی لاحقہ بالالتزام نہیں لگایا جاتا۔ فیصلوں اور عائلوں کے ناموں کے آخر میں البتہ ایسے لاحقے لگائے جاتے ہیں جن سے بہ یک نظر معلوم

ہو جاتا ہے کہ یہ فصیلہ ہے یا عائلہ۔ اگر ہم اس غرض کے لیے الفاظ فصیلہ اور عائلہ میں سے دو لاحقے یلہ اور ائلہ بموجب ساتویں اصول کے کاٹ لیں تو ہمارا کام اُن سے بخوبی چل سکتا ہے۔ مثلاً چند فصیلوں کے نام ذیل میں لکھے جاتے ہیں:۔

سرخیلہ	Filicales
اسپاڈمیلہ	Equisestales
گرپائیلہ	Lycopodiales
آبنوسیلہ	Ebenales
صابونیلہ	Sapindalea

چند عائلوں کے نام بھی ذیل میں ملاحظہ کیجیے:۔

آبنوسائلہ	Ebenaceae
صابونائلہ	Sapindaceae
قرنفائلہ	Caryophyllaceae
خشخشائلہ	Papaveraceae
خنزیرآئلہ	Scrophularaceae

فصیلہ یا عائلہ کے ایک درخت کو ظاہر کرنا مقصود ہو تو ہ آخر سے دور کر کے سرخیل۔ اسپاڈمیل۔ آبنوسائل۔ صابونائل وغیرہ کہیں گے۔ پھر جمع کی حالت میں سرخیلات۔ اسپاڈمیلات۔ آبنوسائلات۔ صابونائلات کہا جائے گا۔ صفتِ نسبتی کے لیے واحد کے آخر میں ی اضافہ کریں گے۔ مثلاً سرخیلی۔ اسپاڈمیلی۔ آبنوسائلی صابونائلی۔ حیوانات کی اقسام میں بالالتزام کوئی لاحقہ ناموں کے آخر میں نہیں لگایا جاتا۔ مختلف الفاظ بطور نیم لاحقوں کے آخر میں لگائے جاتے ہیں، جن کے معنی حسبِ ذیل ہیں:
پاؤں۔ منھ۔ آنکھ۔ پٹھا۔ پشت۔ جلد۔ شکل۔ ریڑھ کی ہڈی۔ پھیپڑا۔ گلپھڑا۔

بازو۔ پنکھ۔ بدن۔ جانور وغیرہ

جانور کے لیے انگریزی میں Zoon کا نیم کا لاحقہ ہے، جس کی جمع Zoa ہے۔ اگر حیوان کو اُصولِ نیوائیت کے مطابق ی پر کاٹا جائے، تو یوآن ایک لاحقہ بن جائے گا جو Zoon کی جگہ کام دے گا۔ اُس کی جمع لاحقہ ۔انات لگا کر بنائی جائے گی۔ مثلاً:

[illegible]

فطریوان (واحد) فطریوانات (جمع)	Mycetozoa
تخمیوان۔ تخمیوانات	Sporozoa
مائیوان۔ مائیوانات	Hydrozoa
کاسیوان۔ کاسیوانات	Scyphozoa
شعاعیوان۔ شعاعیوانات	Actinozoa
نطفیوان۔ نطفیوانات	Spermatozoa
شمسیوان۔ شمسیوانات	Heliozoa

حجریات کو علمائے معدنیات نے آٹھ قسموں میں منقسم کیا ہے، جن میں سے چار اصلی قسمیں اور چار ذیلی ہیں۔ یہ تقسیم کیمیائی ساخت کے لحاظ سے کی گئی ہے۔ اقسامِ مذکورہ حسبِ ذیل ہیں۔ ان اقسام کے آگے وہ انگریزی لاحقے بھی لکھ دیئے گئے ہیں جو اُن کے ناموں کے آخر میں لگائے جاتے ہیں، پھر اُردو لاحقے اُن کے مقابل درج کیے گئے ہیں:۔

انگریزی لاحقے		اردو لاحقے
1- Class=ANE		ار۔ قطار
2- Order—ARE		ایہ۔ پایہ
3- Rang—ASE		یرہ۔ زنجیرہ
4- Grad— ATE		یل۔ ذیل

5- Subclass —ONE	انگریزی لاحقے:	آرین ۔ قطار زیریں	اردو لاحقے:
6- Suborder—ORE		آمین ۔ پایۂ زیریں	
7- Subrang—OSE		یرین ۔ زنجیرۂ زیریں	
8- Subgrad —OTE		یلین ۔ ذیل عزیریں	

نویں اصول میں نحت کی جو انگریزی مثالیں درج کی گئی ہیں، ان میں دو لفظ تجریات کے متعلق فیمک اور سلک لکھے گئے ہیں اور ان کے مقابل اردو اصطلاحیں لومی اور رمزی درج کی گئی ہیں۔ تجریات کی کیمیائی تقسیم انھیں لومی اور رمزی مادوں کی نسبتوں پر مبنی ہے۔ نسبتوں کے اختلاف کے لحاظ سے دو سابقے Per اور Do کلاسوں کے ناموں کے ساتھ مستعمل ہیں۔ ہم ان سابقوں کے مقابل ماف (مافوق کا اختصار) اور ماب (مابین کا اختصار) استعمال کرسکتے ہیں۔

چنانچہ تجریات کی پانچ کلاسیں حسب ذیل ہیں:۔

1-	Persalane	ماف رمزار
2-	Dosalane	ماب رمزار
3-	Salfemane	رمزلومار
4-	Dofemane	ماب لومار
5-	Perfemane	ماف لومار

آرڈروں اور اُن کی تحتانی قسموں کے نام ملکوں اور مقاموں کے ناموں سے لیے گئے ہیں۔ مثلاً:

چند آرڈروں وغیرہ کے نام حسب ذیل ہیں:۔

Britannare	(برطانیہ سے) برطنایہ
Russare	(روس سے) روسایہ

(طسمانیہ سے) طسمانایہ	Tasmanare
(اندلس سے) اندلسایہ	Hispanare
(اطالیہ سے) اطلایہ	Italare
(جرمنی سے) جرمنایہ	Germanare
(الاسکا سے) الاسکیرہ	Alaskase
(کناڈا سے) کناڈیرہ	Canadase
(لمبرگ سے) لمبرگیرہ	Limburgase
(بالٹی مور سے) بالٹی موریرہ	Baltimorase
(شمپلین سے) شمپلائن	Champlainore

تمت

طبع دوم — ۱۹۵۴ء

قیمت: پانچ روپے بارہ آنے

انجمن پریس، لارنس روڈ، کراچی - ۳ میں بہ اہتمام تمنائی طبع ہوا